THE BOOK WAS DRENCHED

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224129
UNIVERSAL
LIBRARY

Checked

تہذیب الاخلاق

375

من ابتداے

ماه شوال　　لغایت　　ماه رمضان

سنه ۱۳۱۱ نبوي　　مطابق　　سنه ۹۷ و ۱۲۹۸ هجري

ماده تاریخ بحساب سال نبوي

آیاتٍ لکلِّ صبّارٍ شکورٍ

۱۳۱۱

علیگڈه

مطبع علیگڈه انسٹیٹیوٹ میں باهتمام لاله گلاب راے چهپا

سنه ۱۸۸۱ ع

فہرست مضامین

مضمون	نام راقم	صفحہ
نو روز یعنی شروع سال نبوی ...	سید احمد ...	۱—۴
سفر نامہ جناب مولوی محمد سمیع اللہ خاں بہادر بابت سفر لندن ...	محمد سمیع اللہ خاں ...	۴—۷۲
نیچر میں امورِ اتفاقیہ نہیں ہوتے ...	منشی محمد ذکاءاللہ ...	۷۲—۷۴
قوانین تہذیب ...	منشی مہدی حسن ...	۷۴—۸۴
اصول تمدن — یوٹلٹی یعنی اصول رفاہ عام — اصول رہبانیت — اصول خود رائی — اسباب نفرت و احتراز ...	منشی مہدی حسن ...	۸۴—۹۶
خیر بر غیر ...	منشی محمد ذکاءاللہ ...	۹۶—۹۹
جلسہ اڈریس آنریبل سر جان اسٹریچی جی سی ایس آئی ...	کمیٹی مدرسۃالعلوم ...	۹۹—۱۱۷
مسلمان اور ترقی ...	مولوی الطاف حسین حالی	۱۱۸—۱۲۴
مشرقی علوم و فنون ...	سید احمد ...	۱۲۴—۱۳۳
ورنیکلر یعنی ہماری زبان ...	سید احمد ...	۱۳۳—۱۳۸
ہماری زبان اور ہماری اعلی درجہ کی تعلیم	سید احمد ...	۱۳۸—۱۴۳
سب سے زیادہ نیک اور بڑا مشکل کام ...	منشی محمد ذکاءاللہ ...	۱۴۳—۱۴۷
تتمہ قوانین تہذیب — تہذیب خارجی انسان کے لیئے — عادات انسانی میں نفاست	منشی مہدی حسن ...	۱۴۳—۱۵۴
سفر نامہ سید احمد خاں بابت سفر لندن موسوم بہ مسافران لندن ...	سید احمد ...	۱۵۵—۲۴۳
شایستگی اہل ہند اور اُسکے لیئے انشاپردازی ...	منشی محمد ذکاءاللہ ...	۲۴۳—۲۵۳
فاتحہ خوانی علوم قدیمہ ...	منشی محمد ذکاءاللہ ...	۲۵۳—۲۶۰
اعتقاد و اخلاق ...	منشی مہدی حسن ...	۲۶۱—۲۶۳
مثنوی تعصب و انصاف ...	مولوی الطاف حسین حالی	۲۶۳—۲۷۰
مروت — معہ ریمارک اڈیٹر ...	منشی مہدی حسن ...	۲۷۰—۲۷۳
خیالی سفر نامہ	منشی مہدی حسن ...	۲۷۴—۲۷۸

مضمون		نام راقم		صفحہ
علم الکیمیا — تعریف — معنی لفظ کیمیا — اقوال مثبتین و منکرین کیمیا		منشی محمد ذکاءالله	...	۲۷۸—۲۸۶
دیباچہ جرمی بنتھم کی کتاب یوٹلٹی پر		منشی مہدی حسن	...	۲۸۷—۲۹۸
آزادی راے بطور ملز لبوٹی	...	سید احمد	...	۲۹۹—۳۱۴
آزادی	...	منشی مہدی حسن	...	۳۱۴—۳۲۱
رباعیات حسب حال زمانہ	...	مولوی الطاف حسین حالی		۳۲۲

تہذیب الاخلاق

سنه ۱۳۱۱ نبوي　　　　　　　　　　　　سنه ۱۲۹۷ هجري

آیاتٍ لِکُلِّ صَبّارٍ شَکُورٍ

۱۳۱۱

نوروز نبوی

شوال کا مہینہ اور عید کا دن تیرہ سو گیارھویں سالگرہ ظہور مذھب اسلام کي ھی' تمام مسلمان عید کرتے ھیں اور خوشیاں مناتے ھیں' عید گاہ میں دوگانے پڑھتے ھیں' خیر خیرات کرتے ھیں' فطرہ دیتے ھیں' دودھ سونیاں کھاتے ھیں' ایک دوسرے کو تحفہ بھیجتے ھیں' لڑکوں کو چھٹي ملتي ھی' عیدیاں لے لیکر خوش ھوتے ھیں' مگر اس مختلف گروہ کے مختلف خیالات ھیں — بزرگ اور خدا پرست زاھد و عابد الوداع کے دن ماہ مبارک کي مفارقت میں گریہ و زاري کرچکتے ھیں پھر عید کے دن فرض کے ادا کرنے اور بہشت میں اعلی درجات ملنے کا استحقاق حاصل کرنے کے خیال سے خوشیاں مناتے ھیں — جوان کہتے ھیں کہ خدا خدا کرکے رمضان مبارک تشریف لیگئے مرمر کے روزے پورے کیئے اب خدا نے عید کا دن دکھلایا برس بھر کو نجات ملي — بڈھے سیدھي سادي طبیعت کے آدمي شکر کرتے ھیں کہ ایک سال تو خدا نے روزے رکھوا دیئے عید کا دن دکھلا دیا دیکھیئے اگلے سال بھي ھم ھونگے یا نہیں *

دنیا کے جو مزے ھیں ھرگز یہہ کم نہونگے
چرچے یہي رھینگے افسوس ھم نہونگے

لڑکے چھٹي کي دھن میں کھیل کود کي اُمنگ میں عیدیاں لے لیکر خوش ھوتے ھیں کہ دو دن کے لیئے تو پڑھنے کي مصیبت اُستاد کي دھشت سے نجات ملي' ھماري عمر کا جو مقتضی ھی اُس کے برتنے کا موقع ھاتھہ آیا — مگر جو پکے مسلمان ھیں اور تہیت مذھب اسلام کے پیرو ھیں وہ کہتے ھیں کہ عید' عید کا دن تو ھی' مگر عید کے کچھہ سامان بھي ھیں' جب کچھہ سامان نہیں پاتے تو گو خوشیاں منلاني چاھتے ھیں مگر کچھہ منا

نہیں سکتے — ہلال عید اُنکي آنکہوں میں ہلال نو نظر نہیں آتا بلکہ ہلال آخر ماہ دکہائي دیتا هي جو بدر هوکر گہتتے گہتتے هلال هوگیا هي *

تمام قوموں نے اپنے اپنے مختلف نشان اختیار کیئے تھے مگر مسلمانوں نے ہلال کا نشان اختیار کیا تہا جو ظہور مذہب اسلام کي نشاني اور هونہار بدر کي نیک شگوني تہي مگر وہ یہہ نہ سمجہے تھے کہ بدر کو پھر هلال هونا اور کمال کو پھر زوال آنا هی — وہ تو بدر کي چاندني دیکھہ کرخوش خوش سدھارے اب هم محاق کي اندھیري میں ٹکراتے هیں — اس وقت دنیا کے پردہ پر جہاں جہاں مسلمان هیں ایک سي ابتر حالت میں هیں' تعصب کو دینداري سمجھتے هیں' تعصب نے اُن کو ایسا غلیظ القلب کردیا هی کہ کسي طرح پسیجنا هي نہیں — خدا تو اپنے حبیب کو فرماتا هی " و لو کنت فضاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک " مگر اس حکم کو اُنہوں نے چھوڑا هی اور تعصب کو پکڑا هی اور دوسري قوموں نے اکثر اُمور میں تعصب کو چھوڑا هی اور اس حکم کو پکڑا هی' مفلسي نے مسلمانوں کا هي گھر پسند کیا هی' بے دولت کا اطلاق اگر هو سکتا هی تو مسلمانوں هي پر هوسکتا هی ' چند آدمي اگر با دولت هیں تو قوم کي بھلائي کي کچھہ پرواہ نہیں کرتے اور کہتے هیں کہ —

مرا هست بط را ز طوفاں چہ باک

قوم کي قوم بے علم و بے هنر هوتي جاتي هی' اُنہوں نے اپنے سلف کي اُس ناموري کو جو علوم و فنون میں اُنہوں نے حاصل کي تھي بالکل ڈبودیا هی — دنیاوي علوم و فنون کو جانے دو ' اگر دیني هي علوم میں اُنہوں نے ترقي کي هوتي تو بھي صبر آتا کہ خیر دنیا گئي تو دین هاتھہ آیا ' علماے دین کي زبان حال پکار پکار کہہ رهي هی کہ " کبونني موت الکبرا " اجتہاد و استنباط کو جانے دو روایت کشي جو ادنی ترین درجہ علماء هی وہ بھي باقي نہیں رهي هی ' واقعہ سے روایت کا اور روایت سے واقعہ کا تطبیق دینا نہایت هي کم پایا جاتا هی' اُس کے مآخذ و استنباط تک پہونچنا تو دوسري بات هی *

هم اس علم پر بھي خاک ڈالتے هیں اور اخلاق پر نظر کرتے هیں تو بھي بجز افسوس کے کچھہ نہیں پاتے' اتقیا کو دیکھتے هیں کہ دن رات اس خیال میں مبتلا هیں کہ مسواک کتني لنبي اور ازار کتني اُونچي رکھني چاهیئے' نماز میں هاتھہ ناف کے نیچے هوں یا چھاتي کے اوپر ' آمین آهستہ سے کہي جاوے یا ایسے پکار کر جس سے مسجد گونج جاوے — جب اس سے بھي فارغ هوتے هیں تو ایک دوسرے کي تکفیر کے فتوے لکھنے پر مصروف هوتے هیں' جب اس کا بھي محل نہیں پاتے تو اُن کي نسبت جن کو وہ اپنا ساتھي نہیں سمجھتے افترا پردازي اور بہتان بندي کرنے پر متوجہ هوتے هیں — غرضکہ بلبلوں کي طرح اسي طرح بولتے اور گنگناتے رهتے هیں' دل کي نیکي اور اندروني حالت کي درستي پر مطلق

خیال بھی نہیں جاتا ' تمام احکام شرعیہ کا مقصد جو روح کا پاک کرنا ' دل کو درست کرنا ' اخلاق کا پیدا کرنا ' محبت کا ترقی دینا ' قومی ھمدردی کو جوش میں لانا ' اور قوم کے ساتھہ ھمدردی کرنا ھی اُس کا ذرہ برابر اثر بھی دل میں پیدا نہیں ھوتا — مولوی صاحب سننے کی خوشی پیش امام بننے کا فخر ممبر پر چڑھ کر خوش الحانی سے عید کے خطبہ پڑھنے کا افتخار لوگوں کے قدم چھونے ھاتھہ چومنے کی خوشی دل کو ایسا بھلا دیتی ھی کہ دبنے کی گنجایش ھی نہیں رھتی — یہی سبب ھی کہ اندرونی حالت عالم و جاھل سب کی یکساں ھی جو کچھہ ھی باھر کی ٹیپ ٹاپ ھی *

مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر میکنند

جو لوگ شبلی و جنید کی ھمسری کا دعوی کرتے ھیں کیا کچھہ افتخار ھی جو اُن کو اپنی بوریا نشینی پر نہیں ھی ' سجادہ نشینی دین و دنیا دونوں پر فتحیابی ھی جو کچھہ چاھو سو کرو مگر صورت و حالت ایسی بناتے جاؤ جس سے لوگ کھچتے جاویں ' بناتے جانے کی حاجت نہیں وہ خود ھی بنتی جاتی ھی ' بوریئے پر بیٹھنا جب اُن کو تخت طاؤس پر بیٹھنے سے زیادہ لطف دکھاتا ھی تو وھی لطف دوسرے دن اُن کو زمین پر بٹھاکر عرش پر بیٹھنے کا مزا چکھاتا ھی مگر جو چیز کہ اسلام کی انسان میں پیدا ھونی چاھیئے تھی اُس کا نشان نہیں ملتا ' ھاں مگر ان میں مثل پہلوں کے مردم آزاری نہیں ھی — جب قوم کا یہہ حال ھی تو ھلال عید کیا خوشی دے سکتا ھی ' بلکہ محرم کے ھلال سے زیادہ دل فگار ھی ' ایسے ھلال سے کیا خوشی ھوسکتی ھی جو محاق میں آنے والا ھو ' ھاں اگر ھر سال قوم کی روحانی ایمانی اخلاقی تمدنی ترقی ھوتی رھے تو پھر عید کا چاند تو عید ھی کا چاند ھی ' مگر افسوس ھی کہ اس کی توقع نہیں — بالفعل تو قوم تمام قوموں کی مورد نفرین بن رھی ھی اور قوم اُس پر فخر کرتی ھی اور کچھہ نہیں سمجھتی ' اور کیونکر سمجھے کہ جو کچھہ ھوا ھی اور ھوتا ھی خود اُس نے کیا ھی اور کرتی ھی *

تو بخویشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری
بخدا کہ واجب آمد ز تو احتراز کردن

پس جب ھماری قوم کا یہہ حال ھی جس کے لیئے ھلال عید ھی تو پھر عید کیسی ' مگر ھاں اس زمانہ میں اُن پکے مسلمانوں اور ٹھیٹ اسلام پر چلنے والوں کی بدولت (جنکو اس زمانہ کے مقدس لوگوں نے جو تیرھویں صدی کے مقدس لوگ گنے جاتے ھیں اُسی خیال سے نیچری کا خطاب دیا ھی جس خیال سے حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں نے حضرت عیسی کو ناصری کا خطاب دیا تھا اور اُنھوں نے اُس خطاب کو اُسی خوشی سے منظور کیا ھی جس طرح حضرت عیسی نے نہایت

خوشی سے ناصری کے خطاب کو منظور کیا) تھا ہماری قوم میں کچھہ ترقی کا خیال پیدا ہوا ہی ' اور نئی روشنی اور پرانی روشنی والے دونوں کہتے ہیں کہ قوم کو تنزل ہی قومی ترقی ہونی چاہیئے ' بہت سے دلوں میں گو قدیم اقوال سے لغزش آئی ہو مگر لاالہ الااللہ محمد رسول‌اللہ پر اُن کے دل کو پختہ یقین ہوگیا ہی ' اس وقت یہاں تک تو ہوا ہی آیندہ دیکھیئے کیا ہوتا ہی و ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم *

راقـــــــــــم

سید احمد

سفر نامہ

جناب مولوی محمد سمیع‌اللہ خاں بہادر

بابت سفر لندن

تمہید

سیاحی و ملکوں کی سیر ایک ایسی عمدہ چیز ہی کہ اُس کی ہر زمانہ میں قدر و تعریف ہوتی آئی ہی — انسان کی عقل کو روشنی خیالات کو ترقی مختلف قسم کے تجربے جیسے اُس کے ذریعہ سے حاصل ہوسکتے ہیں ایسے اَور کسی چیز سے میری راے میں حاصل نہیں ہوتے' بلکہ اگر مبالغہ نہ خیال کیا جاوے تو زندگی کا لطف ہی یہہ ہی' جو آدمی سفر نہیں کرتا اُس کی صاف مثال اُس گڑھے کے مینڈک کی سی ہی جس کی حکایت کو سب جانتے ہیں *

جب تک آدمی سفر نکرے اُس وقت تک یہہ مضمون عمدگی سفر کا ایک خیالی مضمون ہوتا ہی اور اقناعی طور سے تسلیم کیا جاتا ہی لیکن تجربہ کے بعد بلا شبہہ عین الیقین کے درجہ کو پہونچ جاتا ہی *

میرے دل میں ایک مدت سے دو سفروں کا شوق تھا ایک تو عرب کے سفر کا اور دوسرے یورپ کے سفر کا — عرب کے سفر کو زیادہ تر تعلق مذہبی حالت سے ہی اور یورپ کے سفر کو انسان کی بھلائی ملکی و قومی ہمدردی اخلاقی و معاشرتی و دماغی قوی و خیالات کی ترقی سے — میںنے عرب کا سفر ہنوز نہیں کیا ہی اس وقت میں یورپ کے سفر میں ہوں اور لندن میں جو انکلستان کا دارالسلطنت خیال ہوتا ہی موجود ہوں *

میں خیال کرتا ہوں کہ میرے اس یورپ کے سفر کی تقدیم سے میرے ہندوستان کے مسلمان بھائی مجھہ سے خوش نہونگے اور میں جانتا ہوں کہ ہر قسم کے اعتراضات

و الزامات مجھہ پر کرتے ہونگے اس لیئے کبھی کبھی میرا یہہ ارادہ ہوتا تھا کہ میں اُسکے وجوہ کچھہ لکھوں یا کم سے کم اُن کی سمجھہ کے موافق مشیت کے مذہبی مسئلہ کو جو ہر مشکل کا آسان کرنے والا اور ہر ناوک اعتراض کی عمدہ سپر متصور ہی پیش کردوں لیکن چونکہ اُس سے میری اصلی غرض فوت ہوتی تہی اس لیئے میںنے اُس طریقہ کو پسند نہیں کیا ٭

میری اصلی غرض یہہ ہی کہ میں اپنے مخالف و موافق دوستوں کے خیالات اور اُن کی اندرونی طبیعت سے واقف ہوں اور نہ تنہا میں بلکہ سب لوگ واقف ہوں وہ نازک خیالیاں کریں طبیعت کی جولانیاں دکھاویں مضمون پر مضمون و آرٹکل پر آرٹکل اخباروں میں چھپیں مجالس" میں میرا ذکر خیر ہو کوئی آنکھیں میچ میچ کر کوئی آنکھوں کو جھپکا جھپکا کر اشاروں سے کوئی خندہ زیر لبی سے باتیں کرے رمز و کنایات و اشارہ بازیاں ہوں اور اُن کو میں پڑھوں و سنوں و دیکھوں و لطف اُٹھاؤں ٭

بعض میرے واجب التعظیم دوست یہہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے اس سفر کے واقعات کو لکھوں اور جو کچھہ اثر اُن واقعات سے یا اس سفر سے میرے دل پر ہوا ہی اُس کو بھی بیان کروں میں اُن کے ارشاد کی تعمیل میں عذر نہیں کرسکتا ہوں لیکن اُن کی خدمت میں یہہ ضرور التماس کرتا ہوں کہ دوسرے حصہ فرمایش کی مجھہ سے اُمید نہ رکھیئے — واقعات البتہ ایسی چیز ہیں جنکو کوئی اُسی طرح لکھہ سکتا ہی کہ سمجھہ میں آجاویں لیکن اس کیفیت کو جو دل پر طاری ہو کوئی کیونکر بیان کرسکتا ہی اس کیفیت کا حال تو وہی ہی کہ من ذاق ذاق ٭

لہذا میں اول ہی سے معذرت کرتا ہوں کہ اُس کیفیت قلبی و اثر کی حالت کے بیان میں میں معذور ہوں مگر العاقل تکفیہ الاشارۃ ٭

شاید میرے خیالات کے اظہار سے اُس کا نتیجہ پیدا ہونا ممکن ہو اور وہ میرے اثر قلبی کا ثبوت سمجھا جاوے ٭

لایق لحاظ

جب میں ہندوستان میں تھا تو لوگ یورپ کے سفر کی صورت بڑی ہی خوفناک دکھاتے تھے کوئی جہاز سے ڈراتا تھا کوئی جہاز کی سی‌سکنس سے خوف دلاتا تھا کوئی سمندر کی موجوں سے دھمکاتا تھا کوئی کہتا تھا کہ دفعتاً جو گرمی سے سردی کی تبدیلی الکزنڈریہ سے ہوتی ہی وہ مسافروں کو فوراً بیمار کردیتی ہی سینہ میں درد ہونے لگتا ہی کھانسی ہو جاتی ہی کوئی کہتا تھا کہ" بڑے بڑے کمبل رکھنا جاڑا بہت ہوگا — دوائیں رکھنا کام آوینگی — لخلخے کے لیئے عطر" رکھنا اُس کی بہت ضرورت پڑیگی — کوئی اعلی کے

استعمال کي هدايت کرتا تها — بعض احباب نے همکو چتني دي که يهه جهاز ميں سب سے زيادہ مفيد هوگي کسي نے ترنج کا مربہ همارے ساتهه کيا که صفرا کي شدت بهت هوگي اُس ميں يهه بهت کارآمد هوگا کسي نے بتايا که ليموں ضرور رکهنا وہ اکسير کا کام دينگے — ميں نا تجربہ کار تها اور تين نو عمر لڑکوں کا ساتهه تها همنے سب کچهه ديا متعدد کمبل خريدے بڑي عمدہ عمدہ دوائيں ليں چتني بهي لي مربہ بهي منظور کيا املي کي تهيلي بهي رکهي مختلف عطروں کي بوتليں رکهيں ليموں بهت سے رکهے — افشردہ بنانے کو قند بهي رکها اور اُس کے واسطے کافي اهتمام کيا ليکن بعد تجربہ و اختتام سفر معلوم هوا که وہ بالکل باتيں هي باتيں تهيں خواہ مخواہ کا دهڑکا تها همکو نہ تو کمبل کي حاجت پڑي نہ مربہ کي ضرورت پيش آئي نہ عطر کام آئے نہ افشردہ کے استعمال کي ضرورت پڑي — ليموں سڑتے گئے اور هم پهينکتے گئے عطر کي شيشياں بند کي بند لندن آئيں چتني کي بوتل و املي آج تک موجود هي کمبل کا خواہ مخواہ بوجهه هي — جب کچهه ضرورت نہ پڑي تو اس وجهه سے که يهه چيزيں کيا هونگي لڑکوں پر زبردستي کي نہ قند کو تمام کرو شربت بناؤ اور پيؤ — مربہ کهالو مگر وہ کهتے تهے که همکو ضرورت نهيں نہ همارا دل چاهتا هي جب وہ تمام نهوا تو کهيں قند ديا کسي جهاز کے نوکر کو مربہ ديا يهه ممکن هي نہ کسي خاص موسم ميں کسي خاص اتفاق سے سي سکنس هو ليکن اُس کے واسطے اس قدر مبالغہ ٹهيک نهيں جس سے خواہ مخواہ آدمي ڈر جاوے — اگر اس قدر دور دراز جهاز کے سفر ميں کسي کو قے آئے يا دوران هو يا خفيف حرارت هوگئي تو کيا وہ خود بخود ايک دو روز ميں رفع هو جاتا هي جهاز ميں کمپني کے پاس دوائيں موجود هوتي هيں لهذا ميں اپنے آيندہ مسافروں کو نصيحت کرتا هوں که وہ هرگز سفر دريا سے خوف نکريں اور کپڑوں اور کمبلوں کے بوجهه اور دواؤں کا ذخيرہ عطار کي دوکان اپنے همراہ نہ ليں — احتياطاً کچهه کونين اور ايک مختصر شيشي کسي قسم کي خوشبو کي اپنے ساتهه لاويں مربہ کهانا اگر پسند هو اور قبض کا خيال هو تو املي کا مربہ کافي هي اس ليئے که يهه معلوم هوا که اختلاف غذا سے يا سمندر کي آب و هوا سے بعض اشخاص کو قبض هوا تها بچهونا بچهانے کو و کمبل اوڑهنے کو رومال منهه پونچهنے و نهاکر بدن پونچهنے کو آئينہ منهه ديکهنے کو صابن منهه دهونے کو سب کمپني جهاز کي ديتي هي مگر برش و کنگها اپنا هونا چاهيئے هاں اگر کاغذ سے صفائي کي مشق و طهارت پسند نهيں هي تو ايک متوسط لوٹا اپنے ساتهه رکهنا چاهيئے (جيسا که همنے رکها تها) البته بنيايں و قميص سفيد هوں تو بارہ بارہ رکهني لازم هيں اس ليئے که جهاز ميں سفيد کپڑے بهت جلد ميلے هو جاتے هيں زيادہ مناسب طريقه يهه هي که دو دوٹ مسافر بناوے يا تو بالکل سياہ رنگ کے کشميرے کے يا جو مايل بسياهي هوں کسي اَور رنگ کے ايک ايسا جو گلابي

جاڑوں میں هندوستان میں لایق استعمال هو اور دوسرا گرم جو سرد هوا میں کام آوے جیساکه هندوستان میں جاڑے میں پہنتے هیں — یهه دو جوڑے تمام سفر کو کافی هونگے اور زیادہ احتیاط هو تو ایک السٹر بنالے قمیص و بنھاین اگر رنگین هوں تو کم بهی کافی هیں یهه اس قدر اسباب هوگا جو ایک معمولی مختصر بکس میں آسکتا هی اور وہ جہاز کے کمرہ میں پلنگ کے نیچے رہ سکتا هی *

جهاز میں کپڑے دهونے کو هرگز هرگز نه دے دهولائی بهت زیادہ لیتے هیں اور کپڑوں کی حالت اصلی میلے کپڑوں سے بهی بدتر کرلاتے هیں ایک ریل بیگ کم قیمت کا خریدنا چاهیئے اور میلے کپڑے اُس میں رکھنے چاهیئیں میرے نزدیک تو سفر دریا نہایت هي فرحت بخش و روح افزا چیز هی اور حالات هم اپنے اپنے موقع پر بیان کرینگے *

آغاز سفر

سفر کا آغاز مناسب هی که علیگڈه سے قرار دیا جاوے اس لیئے که هم چار آدمی وهیں سے متفق هوکر روانه هوئے اور مسافران لندن کہلائے میں اور تینوں میرے ساتهی ایک حمید الله خاں میرا بڑا بیٹا اور دوسرے حامد علی خاں حکیم امجد علی خاں صاحب رئیس امروهه تحصلیدار ضلع متهرا کے بیٹے تیسرے محمد رفیق شیخ الهی بخش صاحب اسسٹنٹ انجنیر کے فرزند (یهه تینوں طالب علم هیں مدرسةالعلوم علیگڈه کے) ۱۲ اپریل سنه ۱۸۸۰ ع سے پہلے علیگڈه میں پهونچ گئے تھے — ۱۲ اپریل کو مدرسةالعلوم کے طالب علموں نے اپنے تینوں مدرسه کے بهائیوں کی رخصت کے واسطے اور میری الوداع کے لیئے صبح کو ایک جلسه قرار دیا تها چنانچه قبل از دو پہر وہ جلسه منعقد هوا اُس میں تمام کالج کے طالب علم و مدرس و پروفیسر و پرنسپل و هیڈ ماسٹر اور دیگر تمام عہدہ دار اور ضلع کے حکام یوروپین و هندوستانی اور ضلع بریلی کے ڈپٹی کلکٹر میرے مخدوم مولوی محمد کریم صاحب بہادر اور کنور محمد لطف علی خاں صاحب و محمد اسمعیل خاں صاحب و مصطفی خاں صاحب و محمد عنایت الله خاں صاحب اور دیگر رؤسا جو مجهه سے ملنے کو اور مجهکو رخصت کرنے کو تشریف لائے تهے سب جمع تهے — طالب علموں نے هر مسافر طالب علم کو جدا جدا ایڈریس دی اور مجهکو جداگانه — طالب علموں نے اُن کا شکریه ادا کیا — مینے بهی الوداعی و نصیحت آمیز کلمات سے طالب علموں کو رخصت کیا — اُسی روز قریب چار بجے کے هم علیگڈه سے روانه هوئے هماری ٹرین جسوقت روانه هوئی تو همارے رخصت کرنے والوں کا بڑا مجمع تها ٹرین کے چهوٹنے کے وقت همارے شفیق بابو جگندر ناتهه صاحب وکیل هائی کورٹ نے ایک خوشی کا نعرہ کیا اور سب نے اُن کی شرکت کی بڑا جلسه تو وهاں ختم هوگیا مگر بعض دوست

ہمارے اور ہمارے ساتھیوں کے ہاتھرس تک اور بعض ٹونڈلہ تک ہمراہ تھے — ہم چار آدمی مسافر تھے لہذا ہمنے ایک کمپارتمنٹ فرسٹ کلاس کا پورا لیا تھا تاکہ ہم اور ہمارا اسباب آرام سے رہے اور بلا شرکت غیر الہآباد تک بے تکلف چلیں - اٹاوہ پر جب ہم پہونچے تو ہمنے ممتاز علی خاں صاحب کو تلاش کیا اس لیئے کہ وہ ہمکو وہاں کھانا کھلایا کرتے ہیں لیکن اُن کو اسٹیشن پر جب نپایا تو اپنے ساتھہ کا کھانا کھایا - جب ریل کے چھوٹنے کا وقت قریب آیا تو خاں صاحب تشریف لائے اور معمولی کھانا بھی آپہونچا گو ہم کھا چکے تھے مگر حسب معمول ہمنے کچھہ تو چاء پی اور ایک دو کباب کھائے ٹرین ہماری روانہ ہوگئی *

۱۷ کی صبح کو ہم الہ آباد پہونچے اسٹیشن پر میرے عزیز دوست منشی محمد ذکاءالله صاحب میرے لینے کو کھڑے تھے - جناب قاضی رضا حسین صاحب رئیس پٹنہ بھی اُن کے ہمراہ تھے - قاضی صاحب ممدوح خاص مہری الوداعی ملاقات کو پٹنہ سے الہآباد تشریف لائے تھے ہم سب منشی ذکاالله صاحب کے گھر گئے اور دو روز مقیم رہے — الہآباد میں ہمنے تنخواہ کا لاست پے سارٹیفکٹ لیا جسکا لینا ہر ملازم کو ضرور ہی اپنے الہآباد کے دوستوں سے ملے — اتفاق سے کسی تعطیل کی وجہہ سے میرے عزیز بھائی سید محمود صاحب بہادر جج رائے بریلی بھی آگئے اُن سے ملکر نہایت دل خوش ہوا فی الحقیقت وہ نعمت غیر مترقبہ تھی - جب ہم دلی سے چلے تھے تو شیخ الہی بخش صاحب اسسٹنٹ انجنیر نے یہہ وعدہ کیا تھا کہ تمہارے ساتھہ میں بمبئی تک جاونگا اور ۱۸ کو شام کے وقت معیت کی غرض سے الہآباد پہونچ جاؤنگا - چنانچہ حسب وعدہ وہ شام کے وقت تشریف لائے ہم اسٹیشن پر جانے کو تیار بیٹھے ہوئے تھے - وہ اور ہم چاروں مسافران لندن اور جناب قاضی رضاحسین صاحب اور جناب میر ظہور حسین صاحب اور مولوی مہدی حسن صاحب اور پنڈت نند لال صاحب وکلاے ہائی کورٹ اور قاضی نجم الدین صاحب اور دیگر احباب سب ریل پر پہونچے اور جس طرح سے کہ علیگڈہ سے الہآباد تک کل کمپارتمنٹ ہم نے کرایہ کیا تھا الہآباد سے بھی پورا ہی کمرہ لیا کل کرایہ علیگڈہ سے تا بمبئی ہر شخص کا ما عہ ۸۰ ہوا - اس سفر میں جو الہآباد سے شروع ہوا ہم سب نے ہوتلوں میں کھانا کھانا شروع کیا تھا — ریل میں مسافروں سے کارڈ دریافت کرلیتا تھا کہ آپ فلاں اسٹیشن پر کھانا کھاوینگے جس قدر آدمی کھانے کو کہہ دیتے تھے وہ تار پر خبر دیدیتا تھا اُس قدر آدمیوں کا کھانا تیار موجود ہوتا تھا - ۲۰ اپریل کو ہم بمبئی پہونچے راستہ میں جہاں حیدرآباد کے آنے والے مسافر ملا کرتے ہیں ہم اپنے دوست مولوی سید مہدی علی صاحب معتمد مالگذاری مدارالمہام عالی سرکار نظام کے ملنے کے مشتاق تھے اس لیئے کہ اُنہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ہم یہے وہاں یا بمبئی میں ملینگے - میں اور حمیدالله وہاں اُترے اور سب اسٹیشن پر تلاش

کي ليکن وہ نہ ملے هم مايوس هوکر گاڑي ميں سوار هوئے ' ٹرين روانہ هوگئي بمبئي ميں جس وقت هم اُترے تو اول تو اسٹيشن پر هم نے مولوي مهدي علي صاحب کو تلاش کيا ليکن وہ نہ تھے' اُس کے بعد همنے جناب نا خدا محمد علي روغے کو تلاش کيا جنکو تار کے ذريعہ سے همارے بمبئي پهونچنے کي اطلاع دي گئي تهي اور بالخصوص وہ اطلاع اس ليئے دي گئي تهي کہ واٹسن هوٹل ميں همارے واسطے کمروں کا بندوبست کيا جاوے' وہ بهي نہ ملے' دفعتاً ايک پارسي صاحب مجهکو ملے' اور اُنهوں نے مجھ سے ميرا نام پوچھا ' اور مولوي مهدي علي صاحب کا ايک خط ديا — ميں نے نهايت شوق سے اُس خط کو کهولا اور پڑها ' ليکن پڑهتے هي نهايت رنج هوا ' اُس ميں مولوي صاحب نے اپني سخت علالت کا حال لکها تها جس کي وجهہ سے وہ نہ آسکے — ان پارسي صاحب نے اسٹيشن پر همارا سب کام کيا اور تمام اسباب کا همارے اهتمام کيا اور همکو واٹسن هوٹل ميں لے گئے ' هوٹل ميں جانے کے بعد معلوم هوا کہ کوئي کمرہ اُس ميں خالي نهيں هے' اب همکو دوسرے هوٹل ميں جانے کي ضرورت پڑي يهہ پارسي صاحب تلاش کو گئے ' اتفاق سے فريدون جي پارسي جو ايک بڑے عهدہ دار گورنمنٹ نظام کے تھے اُسي هوٹل ميں مقيم تھے اُن سے ملاقات هوگئي' وہ نهايت اخلاق سے ملے' تهوڑي دير تک اُن کے کمرہ ميں هم بيٹھے و باتيں کرتے رهے — حميداللہ بهي هوٹل کي تلاش ميں گئے تھے وہ آئے اور کہا کہ ايک هوٹل قريب خالي هے ميں اُس کے ديکهنے کو گيا مگر وہ اچها نہ تها ' هم وهاں سے نکلے تھے کہ سامنے سے نا خدا صاحب اپني بگهي پر تشريف لاتے تھے اُن سے ملاقات هوگئي' معلوم هوا کہ جب اُن کو معلوم هوا کہ واٹسن هوٹل ميں جگهہ نهيں هے تو وہ همارے واسطے بائي کلا ميں هوٹل ديکهنے گئے تھے اور اُسي کے قريب اسٹيشن پر همکو اُتارنا چاهتے تھے' مگر جس وقت وہ بائي کلا کے اسٹيشن پر پهونچے تو هماري ٹرين چهوٹ گئي تهي *

بائي کلا اسٹيشن اُس بمبئي کے اسٹيشن سے جس پر هم اُترے تھے ايک اسٹيشن پہلے هے — وہ همکو ڈهونڈتے هوئے چلے آتے تھے *

الغرض ناخدا صاحب همکو اپنے همراہ بائي کلا ليگئے اور هم وهاں فيملي هوٹل ميں مقيم هوئے *

۲۴ اپريل کي شام تک هم بمبئي ميں رهے' نا خدا صاحب جس اخلاق و محبت سے پيش آئے اُس کا شکريہ جهاں تک کيا جاوے کم هے' اُنهوں نے هر کام ميں هماري مدد کي همارے پاس کرنسي نوٹ تھے مختلف پريسيڈنسيوں کے هم نا خدا صاحب کے ساتهہ بنک سے اُن کے بدلے ميں هندوي لينے گئے' بنک نے ديگر پريسيڈنسيوں کے نوٹوں کا کچهہ بٹہ کاٹنا چاها ليکن ميں نے منظور نهيں کيا ' خزانہ سرکاري پاس تها ' ميں اور نا خدا صاحب اور وہ پارسي صاحب خزانہ ميں چلے گئے اور افسر خزانہ سے کہا اُنهوں نے همارے نوٹ

بلا کسي قسم کے عذر کے تبدیل کردیئے' هم نے وہ لاکر فرنچ بنک کو دیدیئے اور هنڈوي لندن کي لي اور گنیاں راستہ کے لیئے لیلیں — هنڈوي هماري ایسي تهي که هر بڑے مقام پر یورپ کے هم جس قدر روپیہ چاهیں لیلیں' هنڈوي کیا تهي بنکوں کے نام کا ایک سرٹیفکٹ تها ٭

اپریل کي تنخواہ بهي اپني بابت ایام گذشتہ کے همنے بمبئي میں لیلي اور لاسٹ پے سارٹیفکٹ پر تصدیق کے طور سے اهل دفتر نے کچهہ لکهدیا - ان تمام مقامات پر نا خدا صاحب کي اعانت هوئي — ناخدا صاحب نے شب کو همارے مجمع کي دعوت نهایت تکلف سے انگریزي طور پر میز و کرسي لگاکر کي اپنے دوستوں کو بهي اُس میں بلایا — محمد بدرالدین صاحب بیرسٹر اور محمد قطب الدین صاحب پلیڈر بهي دعوت میں شریک تهے - ان دونوں صاحبوں نے مدت دراز تک انگلستان میں تعلیم پائي هے' اُن کے والدماجد بڑے لایق آدمي و بڑے روشن دماغ تهے که اُس زمانه میں اپني اولاد کو تعلیم کے واسطے بهیجا تها ' ولایت کے و مدرسة‌العلوم کے تذکرے اُن سے هوتے رهے - ایک مولوي صاحب جنکا نام اس وقت میں بهول گیا هوں مولوي عنایت الله صاحب کے رشتہ دار بهي همارے ساتهہ کهانے میں شریک تهے - یہہ مولوي صاحب مقدس آدمي‌هیں' همکو بڑي خوشي اس بات سے تهي که مولوي صاحب میز و کرسي پر کهاتے تهے اور اُس کو هرگز برا نهیں جانتے تهے بلکہ اُس طرز کو پسند فرماتے تهے— وضع مولوي صاحب کي مقدسانه تهي' عمامہ سر پر تها ' چوغہ پہنے هوئے تهے' همارے مدرسة‌العلوم کا حال همسے پوچهتے رهے اور جو کچهہ همنے کہا اُس کو سنکر فرمایا که یہہ تو خوب هے — ایسا معلوم هوتا تها که لوگوں نے مولوي صاحب کو کوئي غلط خبر پهونچائي تهي جس سے اُن کو بعض شبهات تهے ٭

نا خدا صاحب کا گهر انگریزي طور کا بنا هوا هے بیڈروم و ڈرائینگ روم و ڈنر روم سب جدا جدا مرتب تهے اور نهایت عمدہ اسباب سے اور مناسب طریقہ پر مرتب تها — موقع مکان کا ایسا عمدہ و پر فضا هے که نهایت تفریح هوتي هے دل چاهتا هے که وهیں رها کیجیئے' مرتفع کوٹهي نما مکان هے' نیچے سڑک اعظم هے اور سڑک کے پرے سمندر هے - غرضکہ کهانا کهاکر باتیں کرتے رهے نهایت مسرت کا وہ جلسہ تها ' گیارہ بجے کے قریب جلسہ برخاست هوا ' هم سب اپنے هوٹل میں آئے اور سو رهے' صبح کو قریب ۹ بجے کے پهر ناخدا صاحب آئے اور مجهکو اپنے همراہ لیکے کچهہ سیر کي اور صبح کا کهانا اپنے ساتهہ کهلایا - هم کہہ سکتے هیں که جب تک هم بمبئي میں رهے بهت کم ایسا وقت هوا بجز شب کے سونے کے که نا خدا صاحب همارے پاس یا هم نا خدا صاحب کے پاس نہ تهے — همسے بمبئي میں منشي غلام محمد خاں صاحب سے ملاقات هوئي — یہہ بڑے عمدہ و خوش امانت آدمي هیں — یہہ وہ بزرگ هیں جو همارے مدرسة‌العلوم کے دیکهنے کو علیگڈہ بهي

تشریف لیگئے تھے اور جب خود دیکھہ کر آئے تو اُنھوں نے متعدد مضامین بھی مدرسہ کی نسبت لکھے' یہہ صاحب انگریزی بھی اچھی جانتے ھیں •

بمبئی میں جب ہم پہونچے اور اُس کو خوب دیکھا تو ھمکو شہر نہایت پسند آیا ' اُس کے تمام حالات کے دیکھنے سے ثابت ھوتا تھا کہ وہ دولت مند شہر ھی پارسی لوگ نہایت لایق و عمدہ حالت میں ھمنے دیکھے' مگر افسوس یہہ تھا کہ مسلمانوں کی حالت وھاں بھی اچھی نہیں تھی' صرف معدودے چند ھی ایسے مسلمان تھے جو شمار میں آسکتے تھے اکثر بازار نہایت آباد تھے' شہر کی آبادی بہت دور تک ھی' مکانات بھی بڑے بڑے شان و شوکت کے ھیں' تجارت گاہ عظیم‌الشان ھی' بڑی بڑی دوکانیں سوداگروں کی ھیں' لاکھوں روپیہ کا ھر قسم کا عمدہ عمدہ اسباب ھی' یہہ ایک ایسا شہر ھی کہ اگر ھم اُس کے تمام حالات تو کیا اگر تفصیل سے تھوڑا سا بھی لکھنا چاھیں تو کتاب ھو جاوے' اس لیئے ھم زیادہ لکھنا نہیں چاھتے' اس کے سواے اس کی عظمت و شہرت ایسی ھی کہ ھماری تحریر بے فائدہ ھوگی - ھمارے دوست جی سی راس صاحب رایل انجنیر اور اُن کی میم صاحبہ جنکے ھمراہ ھمارا سفر یورپ قرار پایا تھا ھمارے بعد ۲۲ اپریل کو بمبئی پہونچے' ۲۳ تاریخ کی شام کو اُن سے ملاقات ھوئی اور یہہ بات قرار پائی کہ روانگی جہاز سے گھنٹہ بھر پہلے سب کو جہاز پر پہونچ جانا چاھیئے - ناخدا صاحب نے ایک خاص کشتی ھمارے واسطے تجویز کی اُسپر ھم چاروں مسافر اور ناخدا صاحب اور منشی غلام محمد خاں صاحب سوار ھوکر جہاز پر پہونچے — منشی الہی بخش صاحب ھوٹل ھی سے ھمسے رخصت ھوگئے تھے اس لیئے کہ ٹرین کا وقت جہاز کی روانگی سے قبل تھا ' اور اگر وہ ھمارے ساتھہ جہاز پر جاتے تو وقت معینہ پر مقام معینہ پر اپنے واپس نہیں پہونچ سکتے تھے -- ھمارا ایک خدمتگار جو ھمارے پاس مدت سے نوکر تھا اور خود ھمارے ساتھہ انگلستان آنے کو بمبئی تک آیا تھا اور ھمنے تمام سامان سفر یورپ اُس کو بنادیا تھا اور اُس کا تمام محصول ریل کا دیا تھا بمبئی میں آکر ھمراہ جانے سے منکر ھوگیا ' یہہ اُس کا طریقہ نہایت نا پسندیدہ تھا ' مگر ھمنے اُس کو واپسی کا محصول دیا اور کہا کہ جا اور وہ منشی الہی بخش صاحب کے ھمراہ واپس گیا •

ھم اُس کو ایک خیالی آسایش کے خیال پر ھمراہ لاتے تھے' مگر تمام سفر کے تجربے اور یورپ کی بود و باش کے لحاظ سے اُس کا نہ آنا ھی نہایت بہتر معلوم ھوا الخیر فی ماوقع کی تصدیق کافی ھوگئی' اور اب میں یہہ کہتا ھوں کہ جو شخص یورپ کا سفر کرے بالخصوص چند ماہ کے لیئے اُس کو ھندوستانی ملازم کا لانا جو نہ اس ملک کی زبان جانتا ھو نہ رسم و رواج ھرگز نہ چاھیئے - ھاں اگر ملازم کے لانے سے صرف خیالی اظہار شان منظور ھو تو جسکا دل چاھے لاوے — ملازم کا خرچ آقا کے خرچ کے مساوی

کے قریب ہوگا اور بجاے اس کے کہ نوکر آقا کی خدمت کرے آقا کو خدمتگذاری کرنی ہوگی *

بمبئی میں ہمنے ایک سواری دیکھی جس سے لوگوں کو نہایت آرام ہی' اُس کو ٹریم وے کہتے ہیں — یہہ ایک بہت بڑی گاڑی ہی اُس میں دو گھوڑے جوتے جاتے ہیں' چھہ سات لین بینچوں کی آگے پیچھے جسپر آدمی بیٹھہ جاوے اُس میں بنی ہیں' لوھے کی سڑک بطور ریل کے بنی ہوئی ہی اُس پر وہ چلتی ہی' نہایت تیز رو ہی' ہر مقام و فاصلہ کا ایک کرایہ خاص ہی اُس قدر فاصلہ پر اُتار دیتے ہیں' وہ معین کرایہ لے لیتے ہیں — اس ٹریم وے میں کچھہ عوام‌الناس ہی سوار نہیں ہوتے سب درجہ کے آدمی سوار ہوتے ہیں' ہندوستان میں اول ہی مرتبہ ہمنے یہہ سواری بمبئی میں دیکھی' بمبئی میں سب سے زیادہ جو چیز مجھکو پسند آئی وہ وہاں کی مساجد تہیں' تمام مساجد چھوٹی و بڑی خوشنما تہیں بالخصوص جامع مسجد یہہ نہایت ہی خوشنما مسجد ہی' یہہ اُس صورت کی مسجد نہیں ہی جیسی ہمارے ملک میں ہوتی ہیں' مسقف مسطح ایک بڑا ہال ہی' بیچ میں ستون بہت خوشنما ہیں' فرش بھی مکلف تھا سیتل پاٹی کا سا الماریوں میں کتب خانہ تھا — مہتمم زیادہ تر اُس کے ناخدا محمد علی روغے ہیں — اس میں ایک طرف ایک مدرسہ بھی ہی' جس وقت ہم گئے تھے اُس وقت مدرس یا طالب علم کوئی نہیں تھا' شاید تعطیل تھی یا وقت مدرسہ کا نہیں تھا — مساجد میں جھاڑ فانوس ھانڈیاں لگی ہوئی ہیں' معلوم ہوتا ہی کہ وہاں ہمارے دہلی کے وہ مولوی صاحب نہیں پہونچے جنہوں نے جھاڑ فانوس سے آراستگی و روشنی کی امتناع کا دہلی کی جامع مسجد میں فتوی دیا تھا — یا وہ پہونچے ہوں لیکن اُن کی بات کسی نے نہ مانی ہو — یہہ شوکت تو کہاں جو ہماری دہلی کی جامع مسجد میں ہی مگر بجاے خود بمبئی کی جامع مسجد بھی نہایت خوشنما ہی' موقع جہاں جامع‌مسجد واقع ہی اس وقت عمدہ نہیں ہی شاید جب وہ بنی ہوگی عمدہ ہوگا' یہاں ایک قوم بوھرہ کی ہی جو اپنے مرشد کے اختیار میں بہشت کو جانتے ہیں اور نہایت اُس کا اتباع کرتے ہیں' مگر اب ایسے لوگ بھی اس فرقہ میں ہوتے جاتے ہیں جو اُس کے مخالف ہیں *

جہاز

۲۴ کی شام کو ہم جہاز پر پہونچے' پننشولا اوریئینٹل کمپنی کا وہ جہاز تھا' نام اُسکا سورت تھا' ایک کیبن † میں تین پلنگ تھے اُس میں حمیداللہ اور میں رہے' دوسرے

---

† کیبن جہاز کے کمرہ کو کہتے ہیں —

کیبن میں بھي تین پلنگ تھے اُس میں حامد علي خاں و محمد رفیق رھے تیسرا پلنگ
ھر کمرہ میں خالي تھا اُسکو ھمنے باندہ دیا تھا دو کمرے ھم چار آدمیوں کے قبضہ میں تھے
ھر پلنگ پر بچھونا بچھا ھوا کمبل اوڑھنے کے رکھے ھوئے تھے دو دو سلفچیاں منھہ دھونیکی
سنگ مرمر کي تھیں مختصر دو الماریاں تھیں جنمیں گلاس و صراحي رکھے تھے الگنیاں
تھیں کپڑہ وغیرہ رکھنے کو کھونٹیاں تھیں کپڑا لٹکانے کو دو آئینہ منھہ دیکھنے کو پلنگوں کے
بیچمیں عرض میں اسقدر جگہہ تھي کہ جانماز بچھا کر نماز ھم اچھی طرح پڑہ لیتے تھے
تولیئے متعدد منھہ ھاتھہ پونچھنے کو اور نہاکر بدن پونچھنے کو اُوٹ پر رکھے تھے پلنگ کے
نیچے اسقدر جگہہ تھي کہ ھمارا بکس آگیا تھا پاخانے متعدد تھے اور پیشاب کا کمرہ جدا تھا
پیشاب کرنے کے جو پیالے تھے وہ سنگ مرمر کے تھے اور وہ برابر برابر دو طرف ایسے مناسب
ارتفاع پر لگائے گئے تھے کہ کھڑے رھکر اُس میں پیشاب خوب ھوتا تھا بیچ میں پیالوں کے
جالي تھي جن میں سے پیشاب نکلتا چلا جاتا تھا ھر پیالے میں ایک کل تھي اُس میں
سے پاني برابر چلا آتا تھا جس سے ھر وقت وہ پیالہ صاف ھوتا تھا اور پیشاب کي بو وغیرہ کا
کنچھہ اثر نرھتا تھا - پاخانہ کے کمودمیں چیني کا نہایت صاف برتن تھا اُس مین پاخانہ پھرا
آبدست کي اور کل کو ذرا ھلا دیا اُس میں سے پاني گرا تمام پاخانہ سمندر میں گیا میں تو
ھمیشہ اپنا پاني کا لوٹا لیجاتا تھا لیکن وھاں کاغذ بھي نہایت عمدہ سفید گڈي کي گڈي
لٹے ھوئے رکھے رھتے تھے جو کاغذ سے صاف کرنے والے تھے وہ اُس سے صاف کرتے تھے مٹي کے
ڈھلونکا کام وہ کاغذ کے ٹکڑے دیتے تھے غسل خانے کے متعدد کمرے تھے ھرایک میں نہانے کےواسطے
بڑے حوض بطور ٹب کے بنے ھوئے تھے لمبے و چوڑے اسقدر کہ آدمي اُسمیں بخوبي لیٹ جاوے
اور گھرے اسقدر کہ اُس میں اگر بیٹھو تو گردن تک آوے اُس میں پمپ کے طور سے دو کلیں
لگي تھیں گرم و ٹھنڈے پانیکي — اُسکو ھلایا و پاني اُس میں آیا جب سب حوض بھر گیا
اُس میں خوب صابن ملکر نہائیے — باتھہ † کا نوکر ایک بڑي جگ میں میٹھا پاني دیتا
تھا اور وہ اسقدر ھوتا تھا کہ بعد سمندر کے پاني کے نہانے کے اُس سے آدمي بخوبي نہالے سمندر
کا پاني تندرستي کے لیئے نہایت ھي مفید ھی لہذا اول اُس سے خوب نہالیتے تھے لیکن اُسکي
شوریت کي وجہہ سے میٹھے پاني سے بعدہ نہالیتے تھے - ھمارے ساتھہ جو تولیئے تھے وہ کچھہ کام
میں نہیں آئے نہ چادرے و کھیس کنچھہ کام آئے - جسوقت ھمارا جھاز چلا اُسکے تھوڑي دیر
کے بعد ڈنر کا وقت تھا ڈنر کي میز مرتب ھوئي کرسیوں پر نام رکھے گئے راس صاحب نے میري
نشست اپنے پاس مقرر کروائي و حمیداللہ کي اکرسي مسس راس کے پاس - محمد رفیق
و حامد علیخاں بھي اُسي کے قریب تھے - گھنٹي بجي سب کھانے پر گئے خوب کھانا کھایا
بعض لوگ پہلے کہتے تھے کہ کھانا کمپني اچھا نہیں دیتي ھی لیکن فی الحقیقت یہہ شکایت

† غسلخانہ کو کہتے ھیں —

بجا تھي کھانا خوب تھا — جہاز کي جنبش سے میز و کرسیاں بھي ھلتي تھیں بعض آدمیوں کو کچھہ دوران ھوا وہ میز پر سے چلے گئے ٭

کھانا کھانے کے بعد ھم سب ڈیک † پر گئے - اپني اپني کرسیوں پر بیٹھے لیٹے دس بجے تک پھر ھم سب اپنے اپنے کمروں میں جاکر سورھے — صبح ھوئي ھم نے نماز پڑھي غسل کیا کپڑے پہنے — اسٹوارڈ ‡ چاء لایا ھم نے پي اور پھر ڈیک پر گئے — ھمارے ساتھي بھي سب آئے ھر ایک دوسرے سے پوچھتا تھا کہ طبیعت کیسي ھی خوب مزاج پرسي ھوتي تھي راس صاحب و مسس راس آئیں میں نے اُن کي خیروعافیت شب کي پوچھي اور اُنھوں نے بھي اور میرے ساتھیوں کي معلوم ھوا شب بخیر گذشت تھوڑي دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ حمیداللہ و حامد علي خاں و محمد رفیق کچھہ چپ چپ ھوئے میںنے پوچھا کیا حال ھی حامد علي خاں بہت جرأت سے بولے کہ حضور اچھا ھوں لیکن میں نے دیکھا کہ اثر دوران کا سب پر ھی — رفیق تو اُٹھہ کر نیچے اپنے کمرے میں گئے حمیداللہ اُٹھے اور اُنھوں نے جہاز پر سے سمندر میں کٹہرے کے پاس کھڑے ھوکر قی کي مگر بہت ھي کم اُس کے بعد دوران اُن کا جاتا رھا و بشاش آ بیٹھے - حامد علي خاں کو میںنے قی کرتے نہیں دیکھا مگر وہ بھي نیچے کمرہ میں گئے غالباً اُنھوں نے بھي کچھہ قی کي رفیق کو بھي قی ھوئي — مگر مجھکو کچھہ بھي اثر نہیں ھوا میں گیا اور رفیق کو و حامد علي خاں کو جاکر دیکھا وہ لیٹے تھے نو بجے بوک فاسٹ تیار ھوا سب میز پر گئے مگر رفیق کو دوران ھوا وہ اُٹھہ آئے کچھہ میمیں بھي اُٹھہ گئیں اور بعض میز پر نہیں آئیں بعض انگریز بھي کھانے پر سے اُٹھہ گئے مگر شاذ و نادر — خوب سب نے کھانا کھایا پھر ڈیک پر گئے — ایک بجے تک سب بیٹھے رھے پڑھتے رھے باتیں کرتے رھے رفیق و حامد علي خاں بھي آئے مگر لیٹے و چپ بیٹھے رھے دوران اُن کو تھا ایک بجے کے بعد پھر سب کھانے پر گئے مگر رفیق و حامد علي خاں نہیں گئے اور کہا کہ بھوک نہیں ھی حمیداللہ و میں گئے راس صاحب و مسس راس بھي گئیں کھاکر پھر ڈیک پر آ گئے رفیق کو قی زیادہ ھوئي و حرارت ھوگئي شام کو پھر کھانا کھایا آٹھہ نو بجے کے بیچ میں جس کا دل چاھے چاء بسکٹ موجود — جہاز میں چار مرتبہ کھانے کا موقع ملتا ھی ھم تین وقت ھمیشہ کھاتے تھے اور چوتھي مرتبہ کي رات کي چاء کبھي پیتے تھے کبھي نہیں یھي روزانہ معمول تھا دوسرے روز جو صبح اُٹھے تو معلوم ھوا کہ مسس راس کو بھي دوران ھوا — و سي سکنس § ھوگیا — وہ اُس روز

---

† ایک جہاز کي کھلي چھت کا نام ھی جہاں کرسیاں بچھا کر سب بیٹھتے ھیں و سیر دیکھتے ھیں و ھوا کھاتے ھیں و گاتے ھیں و باجا بجاتے ھیں —

‡ اسٹوارڈ جہاز کے کمروں کے ملازم کو کہتے ھیں —

§ سي سکنس یعني جہاز کي بیماري وہ قی و خفیف حرارت ھوتي ھی —

ڈیک پر نہیں آئیں حرارت رہی حامد علی خاں کبھی کچھ ٹھیک کبھی چست رہے کہانا کبھی کہایا کبھی غرہ بتایا رفیق کو سی سکنس ہوا — میں و حمیداللہ اچھے رہے *

حامد علی خاں جب ہندوستان سے چلے تھے تو اُن کو کہانسی تھی مجھے اُس کا بڑا خیال تھا مگر خدا کے فضل سے اُن کو شدت کی جگہہ افاقہ ہوتا گیا رفیق زیادہ بیمار ہوگئے اُن کا علاج ہوا جہاز کے ڈاکٹر کئی مرتبہ اُن کو آکر دیکھتے تھے دوا و غذا سب بتاتے تھے ہمارے دوست راس صاحب متعدد مرتبہ آتے تھے اور دیکھتے تھے اور تدابیر علاج میں ہر قسم کی مدد دیتے تھے *

جہاز میں ہمارے نواب عنایت علی خاں صاحب نواب مالیر کوٹلہ کے بھائی بھی تھے مگر وہ کبھی کہانے کی میز پر نہیں آتے تھے اپنے کیبن میں ہی کہاتے تھے طبیعت پر اُن کی افسردگی پریشانی میں زیادہ دیکھتا تھا اور ہمیشہ اُن کی تسکین کرتا تھا وہ کبھی تو کہتے تھے کہ میں تو عدن سے واپس جاؤنگا کبھی لندن کے چلنے پر بفہمایش آمادہ ہو جاتے تھے — نوبت باینجا رسید کہ عدن آگیا اُنہوں نے اسباب باندھا جہاز پر سے اُترنے کی تیاری کی — ہمارا بھی ارادہ تھا کہ اگر دن ہوتا تو عدن میں اُترتے اور عدن کو جاکر دیکھتے لیکن رات ہوگئی تھی لہذا ہم نہیں اُترے تار کی خبر ہندوستان کو ہمنے بھیجی بھی وہ لکھہ کر ہمنے نواب عنایت علی خاں صاحب کو دیدی کہ آپ اُس کو روانہ کردیں وہ عدن اُتر گئے اور مجھہ سے کہا کہ اگر میری طبیعت کچھہ اچھی ہوگی تو میں لندن آؤنگا نہیں تو وطن واپس جاؤنگا عنایت علی خاں صاحب انگریزی میں مناسب استعداد رکھتے ہیں اور آدمی خوب ہیں *

سمندر میں ہمنے فلائی اینگ فش † بہت دیکھیں یہہ مچھلی پردار جانور کی طرح سے پانی سے نکلکر اُڑتی تھی ایک فاصلہ تک لیکن ہمکو افسوس رہا کہ کوئی بڑی مچھلی کبھی ہمنے نہیں دیکھی ہمکو اُس مچھلی کے دیکھنے کا ہمیشہ اشتیاق رہا جس کا ذکر ہمنے بعض مسافران حجاز سے سنا تھا کہ وہ مچھلی ایسی ہوتی ہی کہ اگر ٹکر مارے تو جہاز ٹکرے ٹکرے ہو جاوے شاید ہم بھی اُس مچھلی کو اُسی سفر میں دیکھینگے ہمنے رات کے وقت جہاز کی رفتار میں فاس فورس کا پانی میں بڑا تماشا دیکھا *

ہمارے جہاز پر شب کو کبھی کبھی خوب جلسہ ہوتا تھا پی ایفو بجتا تھا میمیں گاتی تھیں بجاتی تھیں ہمارے دوست راس صاحب اُس جہاز میں سب سے عمدہ گاتے تھے فشر صاحب مجسٹریٹ میرٹھہ بھی کبھی کبھی گاتے تھے *

---

† اُڑتی ہوئی مچھلی —

جہاز پر موسم نہایت اچھا تھا نہ گرمي تھي نہ سردي ھوا مناسب چلتي تھي کئي روز ایسا بھي اتفاق ھوا تھا کہ شب کو گرمي تھي، تو بہت سے لوگ ڈیک پر جاکر سوئے تھے جہاں جسکا موقع ھوا وھیں کمبل بچھایا ایک مرتبہ دو انگریزوں میں شب کے سونے پر جھگڑا بھي ھوگیا نوبت افسر جہاز تک پھونچي فیصلہ یہہ ھوا کہ قابض اول کا حق ھی یعني جو پہلے سونے آیا تھا وہ ھي سووے *

جہاز پر مسلمان ملازم جہاز بہت کثرت سے تھے — خلاصي غالباً بالکل مسلمان تھے — ایک ڈاک منشي نوجوان نہایت نیک بخت مسلمان تھے پنجگانہ نماز بالالتزام پڑھتے تھے ایک بطور مدد گار کے بھي اُنکا تھا وہ بھي مسلمان — کھانا جو کھانے کو ملتا تھا بیف مٹن ھر قسم کا مرغي بط کبوتر — ھر قسم کے جیلي ھر قسم کے پڈنگ مربہ چٹني سلاد آلو اُبلے ھوئے و تلے ھوئے — میوے تر و خشک سیب چیري † — رنگترے — چکوترے — میٹھے — بادام — اور بطور خرباني کے ایک میوہ تھا برف پینے کو ملتي تھي بطور سموسہ کے بني ھوئي ایک چیز ھوتي تھي کبھي اُس کے اندر میوہ ھوتا تھا کبھي ایک چھوٹي مچھلي جو بتاسہ برابر ھوتي ھی وہ اُس کے اندر ھوتي تھي خشکہ ھوتا تھا اُس کے ساتھہ مختلف قسم کي کاري ھوتي تھي ھر وقت کا کھانا خوب پیٹ بھرکر کھاتے تھے اور سب ھضم ھوجاتا تھا دست یا بد ھضمي تو درکنار بجاے اُس کے قبض کسیقدر تھا اور صبح ھوتے ھي بھوک لگتي تھي اگر چاہ کو ذرا دیر ھوتي تھي تو برا معلوم ھوتا تھا *

چاہ جو ھم صبح پیتے تھے اور بسکٹ وغیرہ کچھہ کھاتے تھے یہہ تین وقت کے کھانے اور رات کي چاہ کے علاوہ تھے — بیل و دنبے نہایت فربہ تھے تمام جانور دانہ خوري کے تھے بیل و دنبے ذبح ھوتے تھے مگر پرند جانور ھمارے علم میں ذبح نہوتے تھے لہذا ھم پرند جانوروں کا گوشت نہیں کھاتے تھے مروزي مرغي کے مسئلہ پر عمل نہیں تھا — جب ھمارے سامنے وہ ڈش آتي تھي جس میں پرند کا گوشت ھوتا تھا تو ھم اُس کے لینے سے انکار کرتے تھے بہت دنوں تک تو اس سے کوئي واقف نہوا لیکن ایک روز ھمارے دوست کرنل وھاب صاحب نے جو ھمارے قریب میز پر بیٹھتے تھے ھم سے یہہ بات پوچھي میں نے اُن کو بتائي اُنہوں نے کہا کہ ایسا نہیں ھی تمام پرند جانور بھي ذبح ھوتے ھیں چنانچہ میں اور وہ اس کي تحقیقات کو گئے بالآخر یہہ ھي معلوم ھوا کہ جہاز پر پرند ذبح نہیں ھوتے ھیں — چرند البتہ ذبح ھوتے ھیں ھر قسم کے کھیل جہاز پر ھوتے تھے شطرنج تاش وغیرہ وغیرہ — عدن میں ھمارا جہاز آٹھہ بجے پھونچا تھا وھاں ھم کچھہ دیکھہ نہیں سکے جہاز پر سے اُترے بھي نہیں اندھیرا ھوگیا تھا بہت سي کشتیاں وھاں آگئي تھیں لیکن سواے ڈاک و اسباب کے یا جس شخص کو وھاں جانا ھی منظور تھا اور کوئي مسافر تفریحاً وھاں

† یہہ میوہ ھمارے ملک میں نہیں ھوتا ھی یہہ میوہ انگور کے برابر ھوتا ھی مزہ میٹھا ھی —

نهيں أترا — هم كو أس كے نديكهنے كا افسوس رها ' چهوٹے چهوٹے لڑكے ڈونگيوں ميں همارے جهاز كے پاس آگئے ' ايک ڈونگي همارے كيبن كے نيچے آئي حميدالله نے لڑكوں سے باتيں كيں ' وه كوڑياں لائے تهے اور دريائي پهول — پيسے دو تو قيمت ميں نهيں ليتے تهے بسكٹ مانگتے تهے ' دهلي سے جو همارے ساتهه بسكٹ ركهے چلے آتے تهے أن ميں سے حميدالله نے أنكو ديئے ' بڑي خوشي سے أنهوں نے ليئے اور چلے گئے — چند گهنٹے همارا جهاز يهاں ٹهيرا تها ' وه لڑكے عربي بولتے تهے اور كچهه أردو بهي بولتے تهے *

عدن سے هم سوئيز پهونچے ليكن قريب نماز عشا كے — يهاں همارا جهاز سورت ٹهيرگيا ' مصر كي عملداري شروع هوئي ' جهاں جهاز ٹهيرا تها أسي فرود گاه پر ٹرين كهڑي تهي ' جو ٹكٹ جهاز كا همارے پاس تها أسكے اندر ريل كا محصول بهي آگياتها ' سما سه جو همنے بمبئي ميں هر آدمي كا محصول ديا تها أس ميں اس ريل كا محصول داخل تها ' صرف ٹكٹ تبديل كرنا پڑا *

همنے نماز عشا كي پڑهي اور اسباب أتروايا ٹكٹ بدل وايا اور سوار هوگئے ' راس صاحب هماري گاڑي ميں تهے ليكن مسس راس ايک دوسرے كمره ميں تهيں — گاڑياں دو قسم كي تهيں ايک ايسي تهيں كه أس ميں ايک تخته بيچ ميں لگاديا جاوے تو أس ميں تين آدمي ليٹ جاويں ' اور ايک معمولي نشست كي تهيں — جهاز كے پهونچنے سے پهلے جهاز هي ميں لوگوں نے بندوبست اسكا كيا تها كه كون سي گاڑي ليني چاهيئے ' ميںنے أسي گاڑي كا لينا پسند كيا تها جس ميں سونے كا آرام تها اور نام بهي لكهديا تها ' مگر جب موقع پر پهونچے تو همكو أس قسم كي گاڑي نملي ' شايد دو گاڑياں أس قسم كي تهيں اور وه بهر گئي تهيں ' آدميوں كي كثرت تهي چپقلش زياده تهي ' مگر همارے پهلے سے لكهنے كا اسقدر فائده ضرور هوا كه ايک گاڑي همارے نام پر ريزرو لكهي هوئي تهي وه محفوظ رهي اور همكو مل گئي — تمام ملازم ريلوے مصري تهے اور بجز سرخ ٹوپي كے اور تمام كپڑے أنكے انگريزي تهے اور سب مسلمان تهے *

همارے جهاز ميں متعدد سويلين انگريز تهے أن ميں سے ايک صاحب سے ريلوے اسٹيشن پر جهگڑا بهي هوگيا — جهگڑا يهه هوا كه وه صاحب ايک گاڑي ميں جس ميں أنكو بيٹهنا نچاهيئے تها قابض هوگئے ' كسي افسر نے ريلوے كے أن سے كها كه يهاں سے چلے جائيئے ' صاحب تو هندوستان ميں حاكم فوجداري رهے تهے اور تازه هندوستان سے آئے تهے وه مصر كي ريل كے افسر كو كيا سمجهتے تهے أس سے بترشي پيش آئے ' ليكن وه تو مصر تها هندوستان نهيں تها أسنے جاكر دوسرے افسر سے كها اور بالاخر بالجبر وه بيدخل كرديئے گئے ' ريل روانه هوئي ' نشست گاڑي ميں كرسي نما تهي ايسي كه ايک آدمي أس ميں اچهي طرح سے بيٹهه جاوے ليٹنے كا موقع نتها ' اسليئے اچهي طرح سے نيند نهيں آتي تهي اسكے

علاوہ اسباب کا شوق تھا کہ مصر کی ریل کے اسٹیشنوں کو دیکھنا چاہیئے کہ کیسے ہیں' لہذا ہم رات کو متعدد اسٹیشنوں پر اُترے — یہہ اُس ریل میں ایک بات خوب تھی کہ جس اسٹیشن پر جتنے منٹ قیام ہوتا تھا گارڈ پکار پکار کر پلیٹ فارم پر کہتا چلا جاتا تھا کہ اس جگہہ اتنے منٹ قیام ہوگا — یہہ بات زمانہ قیام کی وہ انگریزی میں کہتا تھا *

سب لوگ اطمینان سے اُترتے تھے چاہ کافی پیتے تھے بسکٹ وغیرہ کھاتے تھے شراب جو مانگتا تھا اُسکو شراب بھی ملتی تھی *

اسٹیشن بہت خوبصورت بنے ہوئے تھے' کمرے جس میں چاہ کافی ملتی تھی بعض جگہہ زیادہ و بعض جگہہ کم مرتب تھے — کچھہ تصویریں لگی تھیں' کہیں آئینوںمیں تیتریاں خوش رنگ تھیں کہیں اور جانور شیشوںمیں تھے' ایک اسٹیشن پر ہم اُترے وہ بہت ہی آراستہ تھا اور آراستگی کی چیزیں رکھی ہوئی تھیں دیواروں میں لگی ہوئی تھیں' وہاں دو ڈھولکیاں بھی دیوار میں کھونٹیوں پر لٹکی ہوئی تھیں — اپنے ملک میں ہم ڈھولک کو نہایت ہی نالایق چیز جانا کرتے تھے وہاں دیکھہ کر ہمکو قدر ہوئی اور ہم نے جاناکہ یہہ بھی ایسی عمدہ چیز ہی جو مکان کی آرایش و زینت کے لیئے مصر میں رکھی جاتی ہی' یہہ دونوں ڈھولکیاں چھوٹی چھوٹی تھیں جیسے ہماری دلی میں گلے میں ڈالکر بنجاتے پھرا کرتے ہیں — قریب دس گیارہ بجے کے وہ ریل کا سفر تمام ہوگیا' ریل پر سے ہم سب اُترے' یہاں ہمارا دوسرا جہاز جسکا نام پیرا تھا کھڑا ہوا تھا' ریل کے فرودگاہ سے اُس جگہہ تک جہاں پیرا جہاز سمندر میں تھا کچھہ فاصلہ تھا' بیچ کے فاصلہ کو ہم سب نے ایک چھوٹی دخانی کشتی پر طی کیا *

جہاز کی روانگی میں توقف تھا لہذا میں و حمیداللہ و راس صاحب الکزنڈریہ کی سیر کو گئے — ہم ایک فٹن پر سوار ہوئے اور ایک مصری آدمی ہمارے ساتھہ ہوا — شہر میں ہوتے ہوئے اُس مشہور مینار کو دیکھنے گئے جو الکزنڈریہ میں کھڑا ہوا ہی اور جس کے قیام کو الکزنڈریہ میں قریب دو ہزار برس کے ہوئے — ٹھیک زمانہ اس مینار کی ابتدائی تعمیر کا تو معلوم نہیں ہوا ہی مگر جو تصویریں جانوروں کی و علامات اُس پر کندہ ہیں یھی اُس وقت کی ایک تحریر واقعات کی تھی' اُن کے پڑھنے والوں کی یہہ راے ہی کہ حضرت عیسی کے زمانہ سے پندرہ سو برس سے زیادہ کا بنا ہوا ضرور ہی — جہاں وہ مینار † اب کھڑا ہی وہ ایک ویرانہ ہی — زمین بھی وہاں کی ہموار نہیں ہی اکثر جگہہ وہاں نجاست پڑی تھی — قریب اُس کے ایک قبرستان ہی — مجھے بڑا افسوس آیا کہ ایسی عمدہ چیز تاریخی جس کے دیکھنے کو دور دور سے لوگ آتے ہیں کیسی بری حالت سے ہی کہ اُس جگہہ کھڑے ہونے سے بھی نفرت آتی ہی' ایسی جگہہ ضرور مصمم

---

† اسی کے ساتھہ کے دو مینار ہیں ایک یورپ میں دوسرا لندن میں نہایت عمدہ جگہوں میں نصب ہیں اور خوب صورت طور سے رکھے گئے ہیں —

و مسطح هوني چاهيئے تهي' كوئي چمن يہاں هونا چاهيئے تها - مينار كے ديكهنے كے بعد هم نے ايک باغ ديكها مگر وه همكو كنچهه پسند نه آيا ' كوئي بهي بات أس ميں خوبي كي همكو معلوم نهيں هوئي - وهاں سے همنے چاها كه محمد علي شاه كے محلوں كو ديكهيں - أن كا ديكهنا بغير اجازت كے نهيں هوسكتا تها ' لهذا اول هم ايک انگريزي افسر كے پاس گئے جو الكزنڈريه ميں رهتے هيں - راس صاحب نے أن سے جاكر باتيں كيں اور ايک سارٹيفكت حاصل كيا ' أسي جگهه كے قريب تار گهر تها هم وهاں گئے اور هم نے هندوستان كو اپنے الكزنڈريه پهونچنے كا تار ديا ' اور پهر أس سارٹيفكت كو ليكر ايک مصري افسر كے پاس گئے' أس نے أسي سارٹيفكت پر اجازت تحرير كردي أس كو ليكر هم گئے اور محلوں كي خوب سير كي — اس عمارت كو اور أس كے موقع اور آرايش كو هم سب ديكهه كر نهايت هي مسرور هوئے' اب دريا وه محل هي' كمرے انگريزي قطع كے هيں مگر نهايت وسيع اور خوش قطع' تمام طلائي كام جابجا أس ميں هو رها هى' هر كمره عمده شيشه آلات و ميزوں و كرسيوں و پلنگوں سے مرتب هى' هر ايک كمره ميں جدا جدا رنگ كا سامان هى اور نهايت هي بيش قيمت *

شهر بهي نهايت آباد و پر رونق هى تمام بازار گو بهت وسيع نهيں هيں مگر تنگ بهي نهيں هيں' تجارت كو يہاں بهت ترقي معلوم هوتي هى' كثرت سے لباس لوگوں كا انگريزي هى ٹوپياں البته تركي لال تهيں — رنگترے همنے وهاں خريدے نهايت هي شيريں تهے' ايسے شيريں همارے ملک ميں نهيں هوتے' هم تهوڑي دير بازار ميں فٹن سے أتر كر بعض بعض سوداگروں كي دوكانوں ميں بهي گئے وه انگريزي بولتے تهے' هم سے كئي آدمي وهاں كے ملے كچهه عربي بولتے تهے مگر اچهي نهيں' اور هم جو بولتے تهے تو كهتے تهے كه يهه نحوي هيں — هم أور بهي چيزيں وهاں ديكهتے ليكن جهاز كے كپتان نے جس وقت همكو واپس آنے كو كها تها وه وقت قريب آگيا ' لهذا هم سب اپنے جهاز كو چلے آئے — يهه پيرا جهاز همارے پہلے جهاز سورت سے چهوٹا تها اور اس وجهه سے أس ميں جنبش بهي تهي' ليكن كسي كو كچهه تكليف أس سے نهيں هوئي' كهانا كها رہے جس وقت هم بيٹهتے تهے تو جنبش سے جهاز كي ميز و كرسياں سب جنبش كرتي تهيں — برنڈزي جب همارا جهاز پهونچا تو كچهه دن باقي تها ' پہلے تو هم أس بستي ميں ٹهيرے ڈاک ميں خط روانه كيئے' پهر ميںنے اور راس صاحب نے جو وهاں ايک بڑا پرانا سنگ مرمر كا مينار هى أس كو جاكر ديكها - يهه مينار سنگ مرمر كا بهت بڑا نهيں هى' شايد أسي فٹ سے زياده نهوگا ' اس مينار كا وجود حضرت عيسى سے ايک هزار برس پہلے سے تو معلوم هوا هى معلوم نهيں كه حقيقت ميں كب كا هى' يهه كسي ٹيمپل كا مينار هى' يہاں أور كوئي چيز لايق ديكهنے كے نهيں تهي — يہاں اٹلي كي عملداري هى سب سے زياده دقت

و مشکل یهاں زبان کے سمجهنے سمجهانے میں تهي' نه عربي جانتے تهے نه فارسي نه انگریزي نه فرنیچ — جس وقت هم ڈاک میں خط ڈالنے گئے تو وهاں بڑا هي تماشه تها ' خطوں پر ٹکٹ خرید کر لگانا چاهتے تهے سب سے اول تو حمید الله گئے انگریزي بولے کچهه کام نه چلا ' راسته میں اُنهوں نے ایک کتاب خرید لي تهي جس میں معمولي بات چیت کے جملے معه اُس کے ترجمه انگریزي کے تهے' اُنهوں نے وه لال کتاب نکالي کچهه کام نه چلا پهر راس صاحب گئے اُنهوں نے بهي کچهه اٹالین بولي کچهه کام نه چلا ' پهر هوپ † صاحب آئے وه به نسبت اَوروں کے اٹلي زبان زیاده بولتے تهے' غرض که بهزار دقت ٹکٹ خریدے اور لگائے و خط ڈالے — یهاں سے وه مسافر جو برنڈزي سے جانے والے تهے وه ریل پر سوار هوئے' جهاز چهوڑ دیا گاڑیاں ریل کي نهایت عمده تهیں — همارا جهاز وینس کو چلا *

میںنے ایک شخص مسلمان کو جهاز پر دیکها که ٹوپي تو وه سرخ پهنے هی اور کپڑے عربي مصري وضع کے پهنے هوئے جهاز کي ایک سمت کو وه کهڑا هی — میں اُس کے پاس گیا اور عربي میں اُس سے باتیں کیں' معلوم هوا که یهه شخص دریا کے حال سے واقف هی اور وه بتاتا هی که فلاں سمت سے چلنا چاهیئے اور اُس کو چند پونڈ اُس کي بابت ملتے هیں' همکو بهي اُس سے ایک فائده یهه هوا که هم اُسي سے سمت قبله پوچهتے تهے — جب وینس قریب رها تو همارے جهاز پر چند آدمي اجنبي ایک کشتي سے چلے آئے' وه اٹلي کے تهے' میںنے پوچها که یهه کون هیں اور کیوں آئے هیں' اور اُس وقت یهه بهي همنے دیکها که جهاز کے کپتان ایسي طرح سے الگ هو بیٹهے که جیسے اُن کو کچهه تعلق جهاز سے نهیں هی — معلوم هوا که یهاں پاني کم هی اور یهه اُس سے واقف هیں' اور یهاں سے تا وینس ایک نهر بنادي گئي هی اُس میں سے یهه جهاز کو لیجاوینگے ' اور ذمه داري هر قسم کي جهاز کي اب اُن سے متعلق هی کپتان اب کسي قسم کا ذمه دار نهیں هی *

همنے دیکها که وه برابر پاني میں ایک رسي ڈالتے تهے جس میں درجے لگے هوئے تهے — یهه رسي اس لیئے تهي که پاني کي مقدار معلوم هو اس لیئے که تیس فٹ پاني سے کم میں جهاز نهیں چل سکتا هی — وه نهر همیشه صاف هوتي رهتي هی' اُسي وقت همنے اُس دخاني کشتي کو بهي دیکها جو نهر کي کیچڑ و مٹي کو صاف کرتي هی' اگر همیشه صفائي نهو تو وه نهر اٹ جاوے — جب همارے جهاز نے لنگر کیا تو ایک افسر اٹلي کا آیا تاکه محصولي اسباب کي تلاشي کرے' سب لوگوں نے اسباب کے بکس اپنے ڈیک پر رکهوادیئے تهے اور کنجیاں لیئے هوئے تیار کهڑے تهے' هم بهي اُن میں تهے' وه آیا اور دیکهنا شروع کیا ' جب همارے اسباب کي نوبت آئي تو میںنے ایک بکس کهولا ' اُس نے هماري لال ٹوپي شاید

---

† یهه وه هوپ صاحب هیں جو کونسل انڈیا کے ممبر هیں یهه بهي همارے جهاز میں تهے —

دیکھہ کر یا صورت دیکھکر ہمسے کچھہ نہ پوچھا نہ اور بکس ہمارے دیکھے اور نشان بکسوں پر کرکے آگے چلا گیا — ایک میم صاحب ہمارے جہاز پر تھیں اُن کے بکس کو خوب اولٹ پلٹ کیا ۰

جہاز ہي کے اوپر ہوٹلوں کے نوکر کشتي پر بیٹھ کر آگئے تھے ہمنے پہلے سے ایک ہوٹل کے منیجر کو کمروں کے واسطے تار پر خبر دیدي تھي اُس کا آدمي بھي موجود تھا کشتي بھي اُسکي موجود تھي ہم چاروں کا اور راس صاحب و مسس راس صاحب کا اسباب اُس نے کشتي پر رکھوا دیا اور ہمکو سوار کروا کے ہوٹل میں لیگیا وینس میں بہت ہوٹل ہیں بعض ایسے ہیں کہ لب نہر ایسي طرح سے واقع ہوئے ہیں کہ اُن کے سامنے کوئي سڑک یا راستہ نہیں ہی کشتي میں بیٹھو تو نہر میں ہوکر اُن میں جاؤ ہمارا ہوٹل نہایت عمدہ تھا اُس کے سامنے بڑي چوڑي سڑک بطور شارع عام تھي اور اُس سڑک کے بعد نہر تھي — ہمارا دل چاھتا ہم سڑک سڑک سیر کو شہر میں پھرتے دل چاھتا کشتي میں بیٹھ کر — سواے کشتي کي سواري کے یا پیدل چلنے کے یہاں اَور سواري پر ہمنے کسي کو پھرتے نہیں دیکھا ۰

جب ہم وینس پہونچے اور وینس کو ہمنے دیکھا تو ہمنے یہہ سمجھا کہ اس سے بہتر اور جگہہ نہو گي — اول ہي روز شب کو ہم باھر نکلے دو جس پیلس کے سامنے پہونچے دیکھا کہ نہایت وسیع بازار ہی تمام دوکانیں کھلي ہوئي ہیں گیاس کي روشني ہی تمام دوکانیں کے دروازے شیشے کے ہیں ہزار ہا روپیہ کا جواہر رکھا ہی ہر قسم کے زیور مرصع و سونے و چاندي کے اُن شیشوں کے دروازہ کے اندر رکھے ہیں ہر شخص دوکان کے باھر سے اُن سب چیزوں کو دیکھہ سکتا ہی — بڑے بڑے عمدہ و مرتب کافي ہوس کھلے ہوئے ہیں اندر سنگ مرمر و سنگ ابري کي میزیں کثرت سے رکھي ہیں کرسیاں و کوچیں مخمل سے منڈھي ہوئي بچھي ہیں وہاں جاؤ بیٹھو چاھو برف کھاؤ چاھو چاہ پیو چاھو کسي قسم کا گوشت کھاؤ ہر چیز موجود ہی چاہ و برف تو ہر وقت تیار رہتي ہی اگر کھانے کو حکم دیا جاوے تو دس منٹ بعد تیار ہی — اٹلي میں یہہ رسم ہی کہ رات کو تمام لوگ باھر پھرتے ہیں کافي ہوسوں میں کھاتے ہیں بازار کي سیر کرتے ہیں صدھا کرسیاں کافي ہوسوں کے برآمدوں میں اور اُن کے سامنے بازار کے صحن میں بچھي ہوئي ہیں اُسپر سب بیٹھتے ہیں دس گیارہ بجے تک تمام بازار کھلے رہتے ہیں عورت و مرد اعلی و ادنی سب سیر کرتے رہتے ہیں گیاس کي روشني اسقدر ہوجاتي ہی کہ رات بمنزلہ دن کے ہوجاتي ہی وینس کا شہر بتمامہ پاني میں بنایا گیا ہی سب طرف پھرو دیکھو تمام شہر پاني میں بسا ہوا ہی — دو محلوں کے بیچ میں نہر ہی دل چاھے نہر ہي نہر تمام شہر کے محلوں کي سیر کرآؤ — صدہا کشتیاں کھڑي ہیں اور ہر جگہہ پھرتي ہیں جسقدر دور چاھو پیدل چاو جہاں سے دل

چاهے کشتي میں سوار هولو جهاں چاهو چلے جاؤ — سمندر هي میں یهه نهر هی اور اسي نهر میں هوکر جهاز بهي آتا هی گهراؤ اُس کا کهیں کم کهیں زیادہ هی مکانات بڑے بڑے رفیع‌الشان برابر نهر کے کنارے کنارے بنے هوئے هیں کیسے خوشنما که بیان نهیں هوسکتا دوجس † پیلس ‡ ایک نهایت عظیم‌الشان مکان هی اس میں بڑے بڑے کمرے هیں اور عجیب و غریب تصاویر اُس میں لگی هوئي هیں اس کے علاوہ ایک بہت بڑي گیلري اور هی وهاں کچهه فیس بهي داخله کي لي جاتي هی وهاں کي تصاویر اور بهي زیادہ تر عجیب و غریب هیں دن بهر دیکها کرو خاتمه نهیں هوتا هم نے بهي دو مرتبه جاکر اُس کو دیکها یهاں ایک قدیم چیزوں کا میوزیم بهي هی وهاں عجیب عجیب چیزیں پراني اور بڑي بڑي بیش قیمت هیں اُن سے قدیم زمانه کي صناعي معلوم هوتي هی زیور و نگینے بهت هي پرانے پرانے زمانه کے هیں جس سے صدها برس کے واقعات آنکهوں کے سامنے آجاتے هیں اور یهه ثابت هوتا هی که قدیم زمانه محض وحشي زمانه نهیں تها — کچهه ابهي زمانه میں شایستگي پیدا نهیں هوئي — پهلے بهي بهت کچهه تها •

یهاں دو بڑے مشهور گرجا هیں ایک کا نام فراري هی دوسرے کا نام سینٹ پارک — سینٹ پارک کي تعمیر عمارت کي بڑي تعریف هی مگر مجهکو فراري زیادہ عمدہ معلوم هوا یهه فراري بهت بڑا گرجا هی نهایت عمدہ پتهر کي تصویریں اُس میں هیں سنگ‌مرمر کي اور نهایت عظیم‌الشان عمارت هی — یهه دونوں گرجا رومن کیتهلک کے هیں بیسیوں جگهه حضرت عیسی کي تصاویر هیں سلیب کي حالت کي کیلوں کي علامات کي اُنکے بچپن کے اور مختلف حالات کي — اسي طرح سے حضرت مریم کي مختلف اوقات کي تصویریں هیں تمام مکان میں پهرو تو بتخانه معلوم هوتا هی تمام دن پادري صاحب لباس خاص عبادت کا پهنے هوئے خود بهي عبادت کرتے هیں اور لوگوں کو بهي عبادت کرواتے هیں •

باري باري سے پادري صاحب کي تبدیلي هوتي رهتي هی — پادري صاحب ایک مقام خاص میں ایک محراب کے سامنے لوگوں کي طرف سے پشت کیئے هوئے کهڑے رهتے هیں اُن کے پڑهنے کي کچهه آواز نهیں آتي تهوڑي دیر بعد وہ ایک گهنٹي بجاتے هیں لوگ جو اپني اپني بینچوں پر بیٹهے هوتے هیں کوئي اُن میں سے کچهه سرکو جنبش دیتا هی اور کوئي بدستور بیٹها رهتا هی هم مختلف اوقات میں وهاں گرجاؤں میں گئے همنے یهه دیکها که ایک بڑا مشهور و خوبصورت مکان وهاں هی اور اُس پر ایک گهنٹه لگا هوا هی کلاک ٹاور اُس کا نام هی اس گهنٹه کے اوپر دو لوهے کي تصویریں دو طرف هیں اپني اپني

† وینس میں جو صوبه دار رهتا تها اُس کو دوج کهتے تهے ایک کے بعد دوسرا جو کوئي هوا اُس کا یهي لقب تها —

‡ پیلاس محل کو کهتے هیں — (س) انگریزي قاعدہ سے الگا هی جس کے معني (کا) کے هیں —

طرف سے وہ گھنٹہ بجاتی ھیں پہلے ایک پھر دوسری اور ہر روز ایک خاص وقت پر اُس میں خوب تماشہ ہوتا ھی - وہاں حضرت مریم کی تصویر ھی گھنٹہ کے پاس اور سامنے ایک مختصر سا برانڈہ کے طور سے ھی دونوں طرف دو کھڑکیاں ھیں جس وقت وہ گھنٹہ بجتا ھی تو ایک طرف کی کھڑکی کھل جاتی ھی اور اُس میں سے چار بادشاہ نکلتے ھیں تین بادشاہ یورپ کے اور چوتھا ایک حبشی بادشاہ ایک کے بعد دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا سب سے اخیر حبشی بادشاہ آتا ھی اور ہرایک جب حضرت مریم کی تصویر کے سامنے آتا ھی تو سلام کرتا ھی اور دوسری طرف کی کھڑکی میں گھس جاتا ھی یہاں ایک مشہور ارسنل † ھی اُس کو ھمنے دیکھا اُس میں جہازوں کی بہت سی حالتیں دیکھیں چھوٹے چھوٹے کاٹ کے جہاز بنا کر وہاں رکھے ھیں اور اُن سے معلوم ہوتا ھی کہ پہلے صورت جہاز کی کیا تھی اور پھر کیا کیا تبدیلی ہوتی گئی اور اب کیا ھی — وہاں صدہا قسم کے ہتیار تھے جو پرانے زمانہ میں استعمال ہوتے تھے — عجیب عجیب صورت کے ہتیار تھے جو ھمنے کبھی کسی کتاب میں نہیں پڑھے *

مسلمانوں سے اور وینس والوں سے لڑائی ہوئی تھی اُس میں کچھہ ہتیار اور ایک نشان وینس کی فوج کے ہاتھہ آیا تھا وہ بھی ھمنے دیکھا نشان پر آیت انا فتحنا نہایت خوش خط لکھی ہوئی ھی لیکن وہ آیت نا تمام ھی مجھکو اُس کا کچھہ سبب معلوم نہیں ہوا یہہ نہیں ھی کہ نشان کے کپڑے کا جسپر وہ آیت لکھی ھی کوئی حصہ تلف ہوگیا ہو جس پر بقیہ آیت ہو فی‌الاصل ابتداءً ھی وہ پوری تحریر نہیں ہوئی - افسوس ھی کہ اس وقت مجھکو یہہ یاد نہیں ھی کہ کس لفظ تک وہ آیت اُس نشان پر تحریر تھی نہیں تو بتمامہ میں اُس کو لکھتا *

مسلمانوں کے ہتیار جو میںنے وہاں دیکھے وہ بڑے مہیب تھے اور اکثر اُن میں کے ایسے لمبے لمبے بانسوں میں تھے جیسے نیزہ کا بر چھی کا بانس ہوتا ھی زیادہ تر برچھی نما تھے مگر اُن میں صرف برچھی کا سا پھل ھی نہیں تھا اور بھی پھل متعدد تھے بہت سی قسم کے زرہ و بکتر و چار آئینہ اور لوھے کی تمام چیزیں جو قدیم زمانہ میں سر سے پانوں تک پہن کر لڑا کرتے تھے سب وہاں تھیں حیرت ہوتی تھی کہ اسقدر وزن کا لوھا پہنکر کیونکر وہ لوگ لڑتے تھے *

یہہ خیال نہ کرنا چاھیئے کہ آدمی اُس وقت کے نو نو گز کے قد کے لمبے اور دیو کے دیو ہوتے تھے — وہ ھمارے ھی قد و قامت و جسم و صورت کے آدمی تھے اُن کے زرہ بکتر چار آئینے وغیرہ سب موجود ھیں اور پھر اس قدر لوھا پہنتے تھے اور لڑتے تھے *

وہاں ایک لڑکے کا اسی قسم کا تمام لوھے کا سامان پوشش ھی اُس لڑکے کی عمر تخمیناً

---

† ارسنل جہاں ہتیار اور ہتیاروں کی قسم کی اور چیزیں ہوں *

بارہ سال کی تھی یہہ زیادہ تعجب انگیز تھا اس ارسنلؔ کے باھر کے دروازہ پر پتھر کا ایک بہت بڑا شیر ھی جسکی نسبت یہہ کہا جاتا ھی کہ اتنا بڑا شیر کہیں دنیا میں نہیں ھی یہہ شیر ایک واقعہ تاریخی ھی اس کے ابتدائی وجود کا کہ وہ کب بنا تھا ٹھیک زمانہ معلوم نہیں ھی لیکن اُسی پر جو علامات و نشانات ھیں اُن سے یہہ معلوم ھوتا ھی کہ چوتھی پانچویں صدی عیسوی میں جب ورنگی قوم نے استنبول پر قبضہ پایا تھا اُس وقت یہہ شیر بنا ھوا موجود تھا اس مقام پر اٹلی میں یہہ شیر استنبول سے قریب گیارھویں صدی عیسوی کے آیا ھی اکثر جگہہ وینس میں ھم راس صاحب اور مسس راس ساتھہ سیر کرتے تھے راس صاحب کی وجہہ سے سیر میں بڑی مدد ملتی تھی گو منجھکو فراری کا گرجا زیادہ خوبصورت معلوم ھوا لیکن سینٹ پارک کی خاص باتیں زیادہ تر قدر کے لایق ھیں اور اُس کے بعض حالات بیان کرنے ضرور ھیں ٭

اس گرجا میں چار گھوڑے لوھے کے ھیں شاہ نیرو کے وقت کے — اُس میں پانسو ستون ھیں سنگ مرمر کے اُنمیں پچی کاری کا کام بھی ھی اور یہہ کام پچی کاری کا گیارھویں صدی عیسوی کا ھی — محرابیں اُس کی مشرقی عمارت کی طرز کی ھیں گول نہیں ھیں وہ مواقع جہاں پادری بطور امام کے کھڑا ھوتا ھی اُس گرجا میں کئی ھیں ایک اُن میں سے ایسا ھی جس کی نسبت لوگوں کا یہہ خیال ھی کہ وہ سلیمان کے وقت کا ھی ٭

یہہ وینس ونیشیا کا دارالسلطنت تھا تین بڑے اور ١١٤ چھوٹے جزیروں کو ملاکر وینس بنا ھی نہروں کی تعداد ١٥٠ ھی پل اُس میں ٣٨٠ چھوٹے ھیں برج آف سائز ایک مشہور پل یہاں کا ھی بڑی نہر جو بیچ میں سے وینس کے گذری ھی وہ ایسی طرح سے گذری ھی کہ ایک طرف بڑا حصہ دوسری طرف چھوٹا حصہ وینس کا ھی انگریزی میں جس طرح ایس (S) ھوتا ھی وہ شکل نہر کی ھی کشتیوں کی تعداد ٤٠٠٠ ھی گھوڑے پر یہاں کوئی نہیں چڑھتا ھی نہ یہاں ھمنے گھوڑا دیکھا ایک باغ یہاں ھی اُس کے سپرنٹنڈنٹ کے پاس ایک گھوڑا ھی اُس کو لوگ بطور تماشہ کے خیال کرکے دیکھتےھیں ٭

مونگا یہاں بہت کثرت سے دیکھا اور پتھر ھر قسم کا اور پتھر کی چیزیں بہت بکتی ھیں تصویریں نہایت عمدہ اور سستی ھوتی ھیں مصور یہاں کے مشہور ھیں ٭

جب ھم پکچر گیلریوں میں گئے تو وھاں ھمنے بہت مصوروں کو دیکھا کہ وہ قدیم تصاویر سے نقل اُتار رھے ھیں کچھہ مرد ھی مصور نہیں عورتیں بھی تصویر کھینچتی ھیں انگریزی سکہ یا فرنچ کا یہاں نہیں چلتا ھی یہاں ایک سکہ ھی فرنک کاغذ کا وہ مستعمل ھی — ایک پونڈ † کے ٢٧ فرنک آتے ھیں اور ھر ایک فرنک کے سو سانٹیم ھوتے ھیں

---

† جس کو ھندوستان میں آٹھہ ماشے یا گنی کہتے ھیں —

یہہ سانتیم تانبہ کا سکہ هی — لیکن پانچ پانچ سانتیم کا بھي سکہ ھوتا ھی زیادہ تر اُسیکا برتاؤ ھی *

اسي وینس میں بیرن † کا بھي پیاس ھی *

شیشے کے کارخانے یہاں متعدد ھیں ھم جب اُن کے دیکھنے کو گئے تو ھمارے سامنے بھی اُنہوں نے چیزیں بنائیں ایک گولي حمیداللہ کو بنا کر دي *

پبلک گارڈن بھي یہاں ھی لیکن کچھہ عمدہ نہیں ھی — وینس میں ایک بہت بڑا شفاخانہ ھی مگر مذھبي شدت یہہ ھی کہ اُس میں بھي دو جگہہ گرجا ھی ھم ١١ مئي سنہ ١٨٨٠ ع کو وینس پہونچے تھے اور ١٥ مئي کو وھاں سے چلکر میلان کو آئے *

میلان

میلان نہایت قدیم و مشہور و عمدہ شہروں میں اٹلي کے ھی وینس سے ١٧٦ میل اور ٹورن سے ٩٣ میل ھی *

سنہ ٤٥٢ ع میں اسکوایٹلا نے اس پر یورش کي اور خوب لوٹا تھا پھر سنہ ١١٦٢ ع میں فریڈرک اول نے اُس کو نصف برباد کیا تھا *

سنہ ١١٦٧ ع میں افواج متفقہ برگامو — کریمونا — بریسیا — منٹوا — ویرونا نے اُس کو نکالا اور شہر کو آباد کیا *

سنہ ١٥٣٥ ع میں چارلس پنجم کے قبضہ میں آیا اور اُس نے اپنے بھتیجے کو وھاں کا ڈیوک و حاکم بنایا *

سنہ ١٧١٣ ع میں جو معاھدہ ھوا تھا اُس کے موافق یہہ شہر آسٹریا کے قبضہ میں گیا تھا — سنہ ١٨٥٩ ع میں اُس کو فرانس نے آسٹریا سے لڑکر آزاد کرایا اور جب سے وہ شامل اٹلي کے ھی *

یہہ شہر سات میل کے گرد میں ھی تیرہ اُس کے دروازے ھیں یہہ دروازے نہایت مستحکم و سنگین ھیں *

یہاں ایک بہت بڑا گرجا ھی سینٹ پیٹر روم کے گرجا کے بعد دوسرا درجہ اس کا ھی دنیا کي مشہور عمارتوں میں سے ھی اُس کا نام ڈوامو ھی طول میں ٥٠٠ فٹ اور عرض میں ١٨٦ فٹ ھی ٥٢ ستون ھیں اُس کا مینار ٣٠٠ فٹ بلند ھی پتھر کي مورتیں گرجا کے اندر ٩٧٩ ھیں اور باھر ١٩٢٣ ھیں — اُسکي مینار کي سیڑھیاں ٤٩٠ ھیں اسکي تعمیر کا آغاز سنہ ١٣٠٠ ع میں ھوا تھا یہاں ایک لائبریري ھی (کتب خانہ) اُس میں ایک لاکھہ چالیس ھزار کتابیں موجود ھیں بہت سي ایسي پراني مشہور ھیں کہ اور کہیں نہیں ملتي ھیں *

---

† بیرن انگلستان کا مشہور شاعر ھی —

اکیڈیمی میں ایک دوسرا کتب خانہ ھی جس میں دو لاکھہ کتابیں ھیں اور بہت سے سکے و دیگر اشیا *

شہر نہایت آباد و پر رونق و پر فضا ھی — بڑے بڑے کافی ھوس اُس میں ھیں اور صدھا آدمی اُن میں جاتے ھیں و کہاتے ھیں سب سے عمدہ کافی ھوس بفی کافی ھوس ھی — ھم نے اور ھمارے دوست راس صاحب نے بھی وھاں کھانا کھایا و برف کھائی یہاں کا تصویر خانہ بھی نہایت ھی عمدہ ھی بڑے بڑے مشہور مصوروں کے ھاتھہ کی جو موجد کہلاتے تھے تصویریں وھاں ھیں *

اِس شہر میں ایک بازار ھی وہ اس قدر عمدہ ھی کہ اُسکی تعمیر کی اور خوبصورتی کی جس قدر تعریف کی جاوے بجا ھی یہہ بازار اُوپر سے پٹا ھوا ھی اکثر شیشہ کی چھت ھی اور اِس قدر اونچی چھت پٹی ھی کہ میلان والوں کو اُس پر یہہ فخر ھی کہ دنیا میں اس قدر مرتفع بازار نہیں ھی دنیا میں تو ھم نہیں پھرے ھیں مگر جہاں جہاں ھم پھرے ھیں ھم نے بھی ایسا عمدہ بازار نہیں دیکھا ھی اُسی بازار کی ایک سمت پر بفی کافی ھوس ھی اور دوسرے سرے پر ایک بہت بڑا اور کافی ھوس ھی اسی بازار سے آگے بڑھو تو وہ بڑا گرجا آتا ھی جسکا ھمنے ذکر کیا ھی یہہ بازار قدیم نہیں ھی آزادی کے بعد بہت تھوڑے روز ھوئے کہ سنہ ۱۸۶۴ ع میں تیار ھوا ھی — قوم میں اس قدر جوش ھی کہ جو تعمیرات کہ آزادی کے زمانہ سے پہلے کی ھیں اُنکو وہ بالکل نیست و نابود کردینا چاھتی ھیں' چنانچہ برابر ایساھی کر رھی ھیں ھم نے وہ حصے عمارت کے دیکھے جو قوم نے جدید تعمیر کیئے ھیں قدیم کو ڈھاکر اور اُن کو بھی دیکھا جن کے انہدام پر وہ آمادہ ھیں وہ غلامی کے زمانہ کی کسی علامت کو بھی اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھہ سکتے وھی وینس کا طریقہ یہاں بھی ھی کہ تمام شرفا شب کو پھرتے ھیں ھم میلان میں میلان ھوٹل میں ٹھہرے تھے اُس کے سامنے پبلک گارڈن بھی تھا یہہ باغ نہایت ھی عمدہ و پرفضا تھا اور بہت بڑا باغ تھا اُس کے اندر ایک میوزیم بھی تھا ھم چار دن وھاں رھے تھے انہیں چار دنوں میں ایک روز اتوار کا بھی تھا ھم نے یہہ بات وھاں' دیکھی کہ تمام لوگ اُس پبلک گارڈن میں تفریح کو پھرتے تھے اور باغ میں اُس روز معمولی ایام سے زیادہ آرایش کی گئی تھی باغ میں صدھا کرسیاں بچھی ھوئی تھیں آرام و آسایش کے لیئے - اکثر قسم کے جانور بھی یہاں تھے — ھمارے ملک کے بھی جانور وھاں تھے مور بھی ھم نے وھاں دیکھا تھا اور بھی پرند جانور تھے *

ھمکو وھاں معلوم ھوا کہ ھزاروں روپیہ اُن کی قیمت کی بابت دیا جاتا ھی اور کوئی کمپنی بھی ھی جو ان ملکوں میں یہہ جانور بھیجتی ھی ھم کو اپنے ملک پر افسوس آتا ھی کہ کاش ھمارے ملک کے آدمی ایسی کمپنی قایم کرتے تو کس قدر اُن کو فائدہ ھوتا

سوام

جس کا ترجمہ ہمارے ملک میں راج ہنس کیا کرتے ہیں سیاہ رنگ کے ۔ ہم نے اون اسي باغ کے اندر پاني میں تیرتے دیکھے یہہ جانور اکثر جگہہ سفید ہوتا ہی سیاہ کمیاب ہی کچھہ بہت خوبصورت جانور نہیں ہی مگر کمیاب ہونے کي وجہہ سے قدر کے لایق ہی ٭

مختلف مقامات پر اس باغ میں پاني جاري تھا ہر جگہہ ایسي صورت بنائي گئي تھي جو نیچرل حالت دکھاتا تھا کہیں معلوم ہوتا تھا کہ پاني پتھر میں سے نکلتا ہی کہیں پہاڑ کے سے پتھروں میں پاني جاري تھا حوض و باولي نہیں بنائي تھي ایک طرف ایک بہت بڑا فوارہ چل رہا تھا جو نہایت ہي خوبصورت طور سے اچھوتتا تھا تھیٹر یہاں بہت بڑے بڑے ہیں منجملہ اُن کے ایک تھیٹر ہی جس کا نام لاسکیلا ہی یہہ اسقدر بڑا ہی کہ اُس میں چار ہزار آدمی بیٹھہ سکتے ہیں اول درجہ کي اول قطار میں درجہ اول کے ایک بکس کے ایک سیزن † کے واسطے ایک ہزار فرنک دینے ہوتے ہیں علم موسیقي اِتلي کا مستند ہی اس علم کا مخزن و منبع اِتلي ہي شمار کیا جاتا ہی ۔ گھوڑے یہاں نہایت ہي خوبصورت ہم نے دیکھے اور خوب تیار — یہاں فرنک کا نرخ بنکوں میں مختلف تھا کوئي تو ایک گني کے ستائیس فرنک دیتا تھا کوئي ستائیس فرنک اور تیس سانتیم اور کوئي پچاس سانتیم اس اختلاف کي ہمکو کچھہ وجہہ نہیں معلوم ہوئي اور یہہ بات پسندیدہ بھي نہیں تھي بالخصوص بنکوں میں — ہمارا ارادہ تھا کہ سترہ تاریخ کو ہم یہاں سے پیرس کو روانہ ہونگے لیکن ۱۷ کو ہمارے ایک ساتھي محمد رفیق کو بخار آ گیا لہذا راس صاحب اور مسس راس تو چلے گئے اور ہم چاروں رہ گئے ۱۸ کو ہم میلان سے روانہ ہوئے ٭

تھورن ایک جگہہ ہی جہاں اِتلي کي ریل ختم ہوجاتي ہی اور فرانس کي ریل شروع ہوتي ہی وہاں ریل تبدیل ہوجاتي ہی اور گاڑیاں بدلي جاتي ہیں مسافروں کو وہاں اُترنا پڑتا ہی اور تمام اسباب اُتارنا پڑتا ہی اور ایک اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن پرجانا پڑتا ہی وہاں ہم ۱۸ تاریخ کي شام کو پہونچے تھے ہمنے اپنے ساتھہ بہت ہي کم اسباب رکھا تھا صرف اسقدر تھا کہ ہر آدمي ہاتھہ میں اُٹھالے — ربل بیگ جسکو میں اپنے گلے میں ہمیشہ رکھتا تھا وہ تھورن سے دو تین اسٹیشن پہلے تک میرے گلے میں تھا اور اُس میں دو سو پونڈ تھے اُسکو مینے اپنے گلے سے اُتار کر جس طرف میں بیٹھا تھا اُس طرف نشست کے اُوپر جو بطور الگني کے بني ہوتي ہی اُسپر رکھدیا جب تھورن کا اسٹیشن آیا اور سب اُترے تو اول میں اُترا کہ دیکھوں کس جانب جانا ہوگا اور کسقدر توقف ہی اور اپنے تینوں ہمراہیوں سے کہا کہ اسباب کو احتیاط سے اُتارو ٭

---

† سیزن کہتے ہیں موسم کو جیسا کہ فصل ہوتي ہی —

میںنے ہینڈبیگ تو لیلیا جس میں ہنڈوی اور نوٹ وغیرہ تھے لیکن وہ بیگ جس میں دو سو پونڈ خرچ راہ کے تھے الگنی سے نہ اوتارا میرے ہمراہیوں نے بھی اُسکو ندیکھا اوراسباب اُتار لیا جب ہم سب دوسرے اسٹیشن پر پہونچ گئے اور گاڑی میں بھی بیٹھہ گئے تو اُسوقت سب چیزوں کو میںنے دیکھا اور میںنے پوچھا کہ وہ تھیلا کہاں ہی معلوم ہوا کہ وہ نہیں اُتارا گیا — فوراً میں اور حمیداللہ گاڑي سے اُترے اور اُس اسٹیشن پر پہونچے کہ جہاں اُترے تھے اور جہاں ہماري ٹرین آکر کھڑي ہوئي تھي ایک طرف حمیداللہ گئے دوسري طرف میں گیا اتني دیر میں گاڑیاں سب کت کتا کے منتشر ہوگئیں تھیں کچھہ پتہ نہ لگا — پوچھیں تو کیونکر پوچھیں وہ سب اٹیلین بولتے تھے وہ ہماري عربي فارسي یا حمیداللہ کي انگریزي کیا سمجھتے تھے ہم کچھہ کہتے تھے وہ کچھہ کہتے تھے — ہم اپني کہتے تھے وہ اپني ہانکتے تھے اسي تردد میں پھرتے تھے کہ پہلا گھنٹہ روانگي کا ہوگیا — اب یہہ تردد تھا کہ اگر ہم دونوں تلاش و تحقیقات کے لیئے یہاں ٹھہر جاویں اور حامد علیخاں و محمد رفیق کو پیرس جانے دیں اور فرض کرو کہ تھیلا نملا تو اسقدر روپیہ بھي نہیں ہی پاکٹ میں کہ پیرس پہونچ جاویں اور اگر چلے جاتے ہیں تو اسوقت تو شاید ممکن ہی کہ تھیلا مل جاوے جب زمانہ گذر جاویگا اور مال کسي کے ہاتھہ آجاویگا تو پھر کون دیتا ہی یہہ بھي خیال تھا کہ اگر رہے تو ہماري زبان تو کوئي سمجھتا ہي نہیں ہم کرینگے کیا بالاخر یہہ راے قرار پائي کہ چلنا چاہیئے تار کے ذریعہ سے باتیں کرینگے اور یہہ خیال تھا کہ تار تو انگریزي ہي لیا جاویگا اُس وقت حمیداللہ آنکھہ سے کہیں اوجھل ہوگئے اور بھي سخت پریشاني ہوئي کہ یہہ رہگئے تو کیا ہوگا غرض کہ وہ بھي سامنے سے دکھائي دیئے میں نے اُن سے کہا کہ کچھہ پرواہ نکرو چلو کہیں گاڑي نہ چھوٹ جاوے بہزار دقت دوڑ کر اپني گاڑي پر آئے سوار ہونے کہ گاڑي روانہ ہوگئي اگر ایک منٹ توقف ہوتا تو رہے ہي تھے جب آگے بڑھے اور ایک اسٹیشن آیا تو وہاں یہہ کیفیت تھي کہ وہاں فرنچ زبان شروع ہوگئي انگریزي کوئي نہیں سنتا پھر کئي اسٹیشنوں کے بعد ایک اسٹیشن آیا کہ وہاں کچھہ ریل ٹھہري کچھہ لوگ وہاں اُترے ہم بھي اُترے ایک گاڑي میں ایک نوجوان جنٹلمین سے بات ہوئي اُنہوں نے کہا کہ انگریزي یہاں معدوم ہی وہ نوجوان جنٹلمین فرنچ بھي جانتے تھے اور انگریزي بھي غرضکہ یہہ صلاح ٹھہري کہ جہاں ٹرین تبدیل ہوگي اُس اسٹیشن سے تار دیا جاوے نصف شب کے قریب اُس اسٹیشن پر پہونچے میں نے تو اسباب اُتروایا اور حمید اللہ تار دینے کو گئے اُنہیں جنٹلمین کے ہمراہ — ٹرین یہاں تبدیل ہوئي تھي حامد علي خاں و محمد رفیق کو تو میںنے سوار کرادیا تھا اور اسباب بھي رکھہ دیا مگر حمیداللہ نہیں آئے تھے اور ریل کي روانگي کا وقت آگیا تھا میں اُن کو ڈھونڈھنے گیا وہ اُدھر سے مجھکو تلاش کرتے آتے تھے بیچ میں مل گئے اور گاڑي میں چلتے ہوئے چڑھے تارمیں

میں نے یہہ لکھوایا تھا که ھمکو جواب پیرس کے گرینڈ هوٹل میں ملے — اس لیئے که یہہ قرار پاگیا تھا که هم و راس صاحب گرینڈ هوٹل میں رهینگے یہي هوٹل سب سے بڑا و عمدہ پیرس میں هی ۱۹ مئي کو مابین العصر والمغرب هم پیرس میں پہونچے همارے دوست راس صاحب اور مسس راس همارے لیئے کو استیشن پر معه گاڑي کے موجود تھے هم اُترے محمد رفیق و حامد علي خاں کو راس صاحب پاس چھوڑا اور کنجیاں بکسوں کي راس صاحب کو دیں که اسباب کو دکھا دیں میں اور حمید الله تار گھر میں جو استیشن پر تھا گئے یہاں حمیدالله انگریزي بولے وهاں کون سمجھے — پھر لال کتاب میں سے فقرات فرنچ کے چھانٹ کر بولے کچھہ اُس نے جواب دیا مطلب کچھہ معلوم نهوا اپناسا منهه لیکر چلے آئے استیشن پر آکر اسباب گاڑي میں رکھوا کر راس صاحب کے همراه گرینڈ هوٹل میں پہونچے — اسباب اُتارا کمروں کا بندوبست راس صاحب نے پہلے هي کر رکھا تھا اپنے کمرہ میں جاکر وضو کیا نماز پڑھي پھر سب کھانا کھانے چلے گئے — پھر سیر کو گئے پھرتے رهے — جب واپس آئے سونے کے کمرہ میں گئے تو تار ملا — معلوم هوا که تھیلا محفوظ هی تعداد اشرفیوں کي اور جو کچھہ اور اُس میں تھا دریافت کي تھی اور پوچھا تھا که کہاں بھیجدیں — میں نے دوسرا تار دیا راس صاحب نے وہ تار لکھا تھا هر امر مفصل لکھدیا وہ تھیلا معه اشرفیوں کے آگیا ڈاکخانه سے میں جاکر لے آیا — رسیدہ بود بلاے ولی بخیر گذشت — اُس کے مل جانے کي وجوہ میں اختلاف واقع هوا هی — میں تو یہہ کہتا هوں که مال مزکي تھا اس لیئے محفوظ رها اور ایک صاحب الراے فرماتے هیں که یورپ کي نیک نیتي اُس کي وجھہ تھي — هم پیرس میں ۲۴ مئي تک رهے راس صاحب کے ساتھہ جہاں تک ممکن تھا همنے پیرس کو دیکھا — ورسیل جو مشہور مقام هی وهاں بھي هم گئے اُس کو بھي دیکھا مگر هم اقرار کرتے هیں که پیرس ایسی جگہه نه تھي جس کو هم پانچ روز میں دیکھه سکتے پیرس لندن سے ۲۷۰ میل اور بیلجیم کي دارالسلطنت برسل سے ۲۱۳ میل اور کلون سے جو مشہور شهر اٹلي کا سمندر کے کنارہ پر هی ۳۱۴ میل هی پاپولیشن اُسکا ۲۲ لاکھه هی پندرہ میل کے دائرہ میں اُس کي آبادي هی — ۱۳۵۰ سڑکیں هیں ۲۰۴ سڑکیں ایسي هیں که اُن پر دونوں طرف درخت لگے هوئے هیں — جہازوں و کشتیوں کے قیام گاہ ۳۸ هیں ایسے مواقع جو بطور میوزیم وغیرہ هیں اور جن میں عموماً لوگ جاسکتے هیں اور اُن کو پبلک بلڈنگ کہتے هیں ۹۹ هیں جس دریا کے متصل پیرس آباد هی اُس کا نام سین هی — اس دریا میں بارہ جزیرے هیں گرد شهر کے بطور فصیل کے دیوار سي بھي هی — جس وقت شهر میں داخل هو تو اسباب دیکھتے هیں محصول کي نظر سے ریل کے مسافروں کا اسباب استیشن پر دیکھه لیتے

هيں — ريل سے هوتل تک پورتر † اسباب ليجاوے تو ايک فرنک مقرر هی (يهه ايسي اچهي بات هی که جهگرا نهيں هوتا هی) اسي طرح گاري کا کرايه بهي معين هی دو فرنک في گهنته ليتے هيں اور کبهي بحساب فاصله کے بهي ليتے هيں دو آدمي گاري کرايه پر ليں اور تيسرا آدمي بيتهه جاوے تو وه فري هوتا هی اگر گاري پر پورت منتو ‡ بهي رکها هو تو اُس کے عـــ صـــ سانتيم ليتے هيں جو ايک فرنک کے سو هوتے هيں تين پورت منتو تک يهي حساب عـــ صـــ سانتيم کا رهتا هی تين سے اگر زياده هوں وه فري هوتے هيں تاربرقي کا محصول يهاں نهايت سستا هی فرانس کے ملک ميں جهاں جهاں چاهو تار بهيجو ۲۰ لفظ کا تار هو تو صرف پانچ سانتيم ديهو — اگر فرانس سے باهر لندن بهيجنا منظور هو تو ۲۰ لفظ کے ۵ فرنک § ديغے هوتے هيں — تهيتروں کي واپرا وغيره تماشه گاهوں کي يهاں بري کثرت هی — گرجا بهي بهت هيں — ايک گرجا ميں هم گئے نوترڈيمڈي دورنت اُس کا نام هی وهاں همنے يهه ايک نئي بات ديکهي که هر عبادت کرنے والے کے پاس ايک ايک تسبيح هی اور اُس کو وه پڑه رها هی — معلوم نهيں که يهه طريقه تسبيح پڑهنے کا فرنچ نے مسلمانوں سے سيکها هی يا مسلمانوں نے اُن سے اخذ کيا هی *

ميوزيم يهاں متعدد هيں کسي ميں فرنچ تصاوير پتهر کي هيں — کسي ميں اٹالين گريک — مصري وغيره اور نقشجات و جهازوں کے نمونے اور جس جس قدر جس زمانه ميں تبديلي جهازوں ميں هوئي هی وه سب موجود هيں — ايک ميوزيم ميں جديد تصاوير ارتست کي هيں — اُن پتهروں کي تصاوير کے ميوزيم ميں ايک بري مشهور تصوير هی عورت کي وينس آف ميلو — يهه عشق کي ديبي مشهور هی يهه تصوير نهايت هي عمده هی ميلوتا يوسي سنه ۱۷۸۰ ع ميں نکلي هی حضرت عيسی سے کئي سو برس پهلے کي يهه تصوير هی ايک هاتهه اس تصوير کا جو اُتها هوا تها توت گيا هی اس کي عمدگي کي تاريخ لوگوں نے بهت لکهي هی همنے بهي اُس کو ديکها اور غور سے ديکها تو بلاشبهه نهايت هي صنعت کي هی منجمله اُن کے ايک يهه هی که هاتهه کے اُونچا کرنے سے جس طرح ايک عورت کے بدن ميں نشيب و فراز وغيره هوسکتا هی وه اُس ميں صاف نماياں هی يهه ايک بات تمثيلاً هی بهت سي صنعت اُس کے غور کرنے سے معلوم هوتي هی *

---

† پورٹر بمعاور قلي —

‡ پورٹ منتو بکس کو سمجهنا چاهيئے —

§ پيرس ميں ايک سکه هی طلائي نيپولين اُس کو کهتے هيں اُس کے بيس فرنک آتے هيں اور ني کے ۲۵ فرنک آتے هيں اور ايک فرنک کے سو سانتيم آتے هيں —

یہاں متعدد لایبریریاں هیں منجمله اُن کے نیشنل لایبریریؔ میں آٹھه لاکهه کتابیں هیں بهتر هزار اُس میں قلمي هیں پانچ هزار نقشجات کي قسم کي و سکه وغیره *

لایبریري آف دي ارسنل میں ایک لاکهه ستر هزار کتابیں هیں اُن میں چهه هزار قلمي هیں لایبریري سینٹ جوي میں ایک لاکهه دس هزار کتابیں هیں دو سو اُن میں قلمي هیں اور چهوٹي چهوٹي لایبریریاں هیں جیسا بمبئي میں همنے تریم وے کو چلتے دیکها تها اور میلان میں یہاں بهي تریم وے چلتي هی یهه وهي گاڑي هی جو لوهے کي سڑک پر چلتي هی اُس کے علاوه جیسے میلان میں اومني بس † چلتي هی ویسي هي یہاں بهي چلتي هی اور گهوڑے نہایت عمده اُس میں جوتے جاتے هیں — جب هم فرانس کي حد میں گذرے اور دن هوا تو همنے پہاڑي ملک دیکها لیکن پہاڑ مسطح تها اور اُسي پر زراعت تهي *

فرانس کے بازاروں کي وسعت اور اُن کي صفائي اور لطافت و رونق تحریر میں نہیں آسکتي هی — ایک دوکان میں اس قدر جواهر و زیور هوگا که همارے شہر کے تمام جوهري بازار کے جوهریوں کے جواهر بهي آکر اکهٹے هوں تو بهي برابر نهو — جب هم اُن بازاروں میں پهرتے تهے تو اپني دلي کے چاندني چوک و جوهري بازار اور اُن کي دکاکین کا خیال دل میں لاکر بہت هي شرمنده هوتے تهے — مگر یهه ضرور هم کہینگے که جیسا همارا چاندني چوک هی که دو طرف سڑکیں اور بیچ میں نہر بہتي هی ایسا کوئي بازار فرانس میں نہیں تها *

تهیٹر واپرا اور دیگر تماشه گاهوں کي بڑي کثرت اور بیسیوں جگهه هوتے تهے سواریوں کي یهه کثرت تهي که چوڑے سے چوڑے بازاروں میں ایک سمت سے دوسري سمت جانا مشکل هوتا تها — بہت تیز بهاگ کر ادهر سے اودهر آدمي جاسکتے تهے بہت سي قسم کي وهاں گاریاں چلتي هیں اور هرایک قسم کے نمبر جداگانه هیں مینے ایک خاص قسم کي گاڑي پر نمبر دیکها تها تو سولهه هزار تها — میلان و وینس کي رونق هماري آنکهوں و دل سے پیرس کے دیکهنے کے بعد سب هیچ تهي هوٹل اس شہر میں کثرت سے هیں ایک گرانڈ هوٹل تها جس میں هم ٹهیرے تهے [اُس میں آٹهه سو کمرے تهے — ڈاکخانه اُس میں تار گهر اُس میں هوٹل کیا تها ایک قصبه تها — تمام اخبارات ایک ریڈنگ روم میں موجود اُسمیں جاؤ اخبار پڑهو خطوط و چٹهیات لکهو کاغذ قلم دَاوات سب تیار کئي منزل کا یهه هوٹل تها

† اومني بس ایک گاڑي هی جس میں دو طرف نشست بني هوئي هی هر طرف پانچ پانچ چهه چهه آدمي اُس میں بیٹهتے هیں گدي اُس کي عمده مخمل سے منڈهي هوئي هیں یهه گاڑي معمولي سڑک پر چلتي هی اور هر جگهه سے لوگ اُس میں چڑهتے اُترتے هیں اور بمقدار معین مسافت کرایه دیتے هیں —

سیڑھیوں پر چڑھکر آمد و رفت ہو تو دو چار دفعہ چڑھنے اُترنے میں آدمی کا خدا حافظ ہوجاوے لیکن جانے آنے کے واسطے ایک لفت † تھا اُس میں اکثر جاتے آتے تھے بازاروںکی صفائی کا بڑا اہتمام — ہر ہر تھوڑے فاصلہ پر صفائی والے آدمی متعین کچھہ میلا ہوا اور اُنھوں نے صاف کیا — جسطرح صفائی کے واسطے ہمارے ملک میں تنکوں کی جھاڑو ہوتی ہی وہاں برش ہوتا ہی ایک لمبے بانس میں وہ برش لگا ہوتا ہی — جب سڑک پر زیادہ کیچڑ ہوجاوے تو جیسا کہ ہمارے ملک میں سڑک پر بڑا پتھر بطور بیلن کے لڑھکاتے ہیں اُسی طرح کی وہ بیلن ہی مگر برش کے سے بالوں سے وہ منڈھا ہوا ہوتا ہی وہ پھیرا و کیچڑ صاف ہوئی *

کافی ہوس کہیں دس پانچ ہونگے یہاں سیکڑوں موجود ہیں — جس قسم کا کافی ہوس پسند ہو بڑھیا کھانا اُس میں جاؤ و کھاؤ بعضوں میں وقت معین کے کھانے کی قیمت معین ہی اور کھانے بھی معین ہیں بعض میں یہہ دستور ہی کہ جس چیز کو حکم دو وہ مالیگی اور قیمت جو اُس چیز کی مقرر ہی وہ لیجاویگی *

جس بازار میں نکل جاؤ وہی حال ہی — کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا است — پوشاک عورتوں کی جیسی وہاں دیکھی اب تک کہیں نہیں دیکھی عورتوں کی پوشاک کی بابت فرانس موجد تسلیم کیا جاتا ہی *

مینار

جیسا کہ الزنڈریہ میں مینار ہی ویسا ہی پیرس میں بھی ہی یہہ مینار لکس آرہ سے یہاں آیا ہی لکس آرہ مصر کا ایک پرانا شہر تھا دو ہزار برس کے قریب ہوئے جب سے وہ شہر ویران ہی محمد علی پاشا نے یہہ مینار دیا ہی سنہ ۱۸۳۰ ع میں وہ پیرس میں آیا ہی *

یہہ محمد علی پاشا وہ تھے جنھوں نے سلطان سے مخالفت کی تھی فرانس نے چونکہ اُن کی اعانت کی تھی لہذا یہہ مینار دیا گیا تھا — یہہ مینار نہایت ہی عمدہ و پر فضا مقام میں پیرس کے قایم ہی جہاں جانے سے تفریح ہوتی ہی اسی مقام پر سہ پہر کے وقت تمام امرا اُس کی سیر کو و تفریح کو اپنی اپنی سواریوں میں گذرتے ہیں — ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا — اس شہر میں علاوہ گیاس کی روشنی کے بجلی کی روشنی بھی چند جگہہ ہوتی ہی — یہہ روشنی نہایت ہی نفیس ہی اُس میں دن کی سی

---

† لفت ایک چھوٹا کمرہ ہوتا ہی اُس میں نشست کی کرسیاں مخمل کی منڈھی ہوئی ہوتی ہیں اُن پر جاکر بیٹھہ جاؤ آدمی جو اُس پر معین ہی وہ کل کو حرکت دیگا وہ کمرہ اونچا ہوتا ہر درجہ سے تدریجاً اُس میں سے اپنے اپنے درجہ میں لوگ اُترتے جاتے تھے اسی طرح اوپرسے اُترتے تھے —

روشني هوتي هی — پیرس میں یہہ بات همنے دیکھي نه بعض عورتوں کے بهي ڈاهي هوتي هی — همنے بڑي بڑي شاهي عمارات یہاں کي دیکهیں — بعض عمارات میں اُن تمام نامور اشخاص کي تصویریں هیں جو بڑے عالم یا بڑے رفارمر پیرس کے هوئے هیں اُن کے دیکھنے سے اُن کي یاد هوتي هی یہہ تصویریں پتهر کي هیں *

ورسیل (متعلق فرانس)

یہہ ایک مشہور و نامي مقام هی شهر سے پیرس کے ۱۱ میل دریاے سین پر واقع هی آبادي اُسکي ہے هزار آتهه سو پچاس هی لوئي چہار دهم شہنشاه پیرس نے اُسکو بنایا هی ہے کروڑ روپیہ اُس میں صرف هوا تها اس میں بہت کمرے هیں — دروازے اُس میں ۳۷۵ هیں اس میں بادشاهان فرانس رها کرتے تهے لوئي سولهواں معه اپني بیگمات کے بهي اس میں رهتا تها جسکو لوگوں نے بلوہ کرکے سنه ۱۷۹۳ ع میں معه اُسکي بیگمات و اکثر اهل خاندان کے مارڈالا اور اُسکے بعد ري پبلیکن هوگئي تهي *

یہہ هي وہ جگہه هی که جب پروشیا و فرانس میں سنه ۱۸۷۱ ع میں لڑائي هوئي اور فرانس کو شکست هوئي تو شہنشاه پروشیا اُس میں رهے تهے اور ٥ فروري سنه ۱۸۷۱ ع کو شہنشاهي کا خطاب اسي محل میں لیا تها — یہاں اب بڑي عمدہ گیلري هی اُس میں نہایت هي عمدہ عمدہ تصویریں پینٹنگ کي هیں جسقدر لڑائیاں هوئي هیں اُن کي وہ تصاویر هیں تمام افسران نامور کي تصاویر وهاں هیں هارس و رنت پال ڈاروخي چیوالت وغیرہ جو بڑے مشہور مصور گذرے هیں اُن کے هاتهه کي اکثر تصاویر اُن میں هیں اُن کمروں میں میوزیم بهي هی هر ملک کي عمدہ عمدہ چیزیں اُس میں هیں — ملکه انگلستان و قیصر هند اور شہنشاه روس وغیرہ کے تحایف بهیجے هوئے بهي وهاں رکهے هیں اور نہایت هي عمدہ و عجیب هیں یہاں ایک بڑا پارک هی کہتے هیں که بیس میل کے اندر وہ هی یہاں ریل پر ٹریم وے پر گاڑیوں پر هر طرح لوگ جاتے هیں — ۱۱ بجے سے چار بجے تک سواے یکشنبه و دو شنبه کے هر شخص وهاں کے مکانات کو دیکهه سکتا هی *

هوٹل بهي وهاں متعدد هیں آبادي مختصر هی مگر خوبصورت *

طریقه میوزیم و گیلري وغیرہ دکهانیکا یہہ هی که جب تهوڑے آدمي جمع هوجاتے هیں تو ایک گائڈ اُن کے همراہ هوتا هی اور هر کمرہ میں سب کو لیجاتا هی اور هر چیز کو دکهاتا و بتاتا هی *

بہت سي عمدہ عمدہ سواریاں بادشاهوں و خاندان شاهي کي یہاں ایک مکان میں رکهي هیں اُن کي بهي نمایش هوتي هی انهیں میں وہ گاڑي بهي هی جو شہنشاه نپولین اول کے واسطے اُسوقت تیار هوئي تهي جب وہ تمام فتح کرکے پیرس میں آئے تهے اور اُسمیں اُنکو سوار کیا تها یہہ گاڑي پالکي گاڑي کي طرح کي هی سونے کا کام اُس پر کثرت سے هی *

۲۴ مئی تک هم سب پیرس میں رهے ۲۵ کي صبح کو سات بجے کے بعد پیرس سے روانہ هوئے چند گھنٹے ریل میں سفر کیا اور چند گھنٹے ایک چھوٹے اسٹیمر میں دریا میں چلے پھر چند گھنٹے ریل میں — اس چند گھنٹے کے دریائي سفر میں مجھکو و حمید الله و راس صاحب و مسس راس کو کچھہ تکلیف نہیں هوئي محمد رفیق کو کچھہ دوران هوا تھا مگر وہ سو رهے لهذا زیادہ نہیں معلوم هوا حامد علي خاں کو دوران هوا اور ایک مرتبہ کچھہ قی هوئي خفیف سي مابین العصر والمغرب هم سب لندن کے اسٹیشن چیرنگ کراس پر پهونچ گئے — همنے بذریعہ تار کے اپنے ایجنٹ هنري اسکنگ اینڈکو کو اپنے پهونچنے کي خبر دیدي تھي اُنهوں نے اپنا ایک ایجنٹ بھیجدیا تھا وہ همسے ملا تمام بکس وغیرہ اُس نے اپنے اهتمام میں لیئے کپتان راس صاحب کے والد جو همارے ممالک مغربي و شمالي میں جسٹس تھے وہ اور اُن کي میم صاحب اپنے بیٹے کو لینے آئے تھے وهاں اُن سے ملاقات هوئي تھوڑي دیر باتیں هوتي رهیں اُس کے بعد کپتان راس معہ مسس راس اپنے والدین کے همراہ گئے اور همکو همارے ایجنٹ چیرنگ کراس هوٹل میں لیگئے — یہہ هوٹل بالکل اسٹیشن پر واقع هے هوٹل میں بیڈروم همارے جدا جدا تھے اور سٹنگ روم ایک بڑا کمرہ اپنے بیٹھنے کو همنے لیا تھا ۲۷ شلنگ في یوم کرایہ تھا *

لندن

سب سے پہلے لندن میں همسے مسٹر سڈنس پرنسپل محمدن کالج سے ملاقات هوئي جس وقت هم اپنے هوٹل میں پهونچے اور منهہ هاتھہ دھو چکے تو ڈنر کا گھنٹہ هوا هم سب میز پر گئے ابھي ڈنر ختم نہوا تھا کہ ویٹر نے مسٹر سڈنس کا کارڈ مجھکو دیا حمیدالله میرے پاس بیٹھے تھے اُنهوں نے دیکھا اور اپنے پرنسپل سے ملنے کے شوق میں ایسے آئے کہ کھانا چھوڑ دیا قاعدہ کے موافق اپنے قریب و اپنے مقابل کے کھانے والوں سے معافي مانگ کر میز پر سے اُٹھہ کر اپنے پرنسپل صاحب سے ملنے کو چلے گئے — تھوڑي دیر کے بعد ڈنر ختم هوا هم سب بھي گئے سٹنگ روم میں مسٹر سڈنس و حمیدالله بیٹھے تھے وهاں ملاقات هوئي معلوم هوا کہ مسٹر سڈنس همارے لینے کو اسٹیشن پر گئے تھے لیکن اُن کے پهونچنے میں کچھہ توقف هوگیا تھا لهذا وہ هوٹل میں ملنے کو آئے دیر تک باتیں هوتي رهیں پھر وہ رخصت هوئے *

دوسرے روز هم اول مرزا پیر بخش صاحب † سے ملنے کو گئے اور اُن سے پتے پوچھکر اُن هندوستاني اهل اسلام سے جاکر ملے جو لندن میں تعلیم کي غرض سے آئے هوئے تھے بعض سے ملاقات هوئي اور بعض گھر پر نہ تھے هم کارڈ چھوڑ آئے *

---

† یہہ صاحب تیس برس سے زیادہ سے لندن میں رهتے هیں اور نہایت هي عمدہ آدمي هیں —

لندن ایک عظیم‌الشان شہر تیس میل کے اندر ھی آبادي اُس کي تخمیناً چالیس لاکھہ آدمیوں کي ھی پیرس سے اُس کي آبادي دو چند خیال کرني چاهیئے تجارت یہاں پیرس سے بہت زیادہ ھی — یہہ ایک عجیب دولتمند شہر ھی کہ اُس کے دیکھنے سے یہہ معلوم ھوتا ھی کہ یا تو یہاں دولت زمین میں سے اُبلتي ھی یا آسمان سے برستي ھی *

میلان — وینس — الکزنڈریہ — بمبئي — کلکتہ سب یہاں ھیچ ھیں بلکہ اُن کا ذکر کرتے ھوئے بھي لندن کے مقابلہ میں شرم آتي ھی دوکانیں اسباب سے اسقدر پر ھیں کہ ھر معمولي دوکان فیکٹري معلوم ھوتي ھی اور خاص دوکانیں تو ایسي ھیں کہ فیکٹري سے بھي اُن کي حالت بڑہ گئي ھی یہاں ایک دوکان ھی ولیم ویٹلي کي نام کو تو وہ ایک دوکان ھی لیکن اُس کے اندر سیکڑوں دوکانیں ھیں ھر قسم کي چیز وھاں موجود ھی ھر چیز کي ایک دوکان اُس بڑي دوکان میں جداگانہ ھی *

جب اُس دوکان کے دروازہ کے اندر جاؤ تو ایک شخص تمسے پوچھیگا آپ کیا خریدنا چاهتے ھیں تمنے کہا کہ گھڑي وہ کہدیگا فلاں نمبر کي دوکان میں جائیئے اور اگر وہ قریب ھوگي تو خود همراہ جاویگا ھر دوکان میں اسي طرح آدمي پھرتا ھی جو آدمي تمکو ملیگا وہ تمسے یہي پوچھیگا اور کہدیگا کہ فلان نمبر کي دوکان میں جائیئہ جب تم وھاں پہونچو گے تو جو شخص اُس دوکان میں ٹہلتا ھی وہ پھر تمسے پوچھیگا اور تمھارے ساتھہ جاکر تمہیں اُس شخص کو بتا دیگا جس کے اهتمام میں گھڑیاں ھیں وہ تمکو کہیگا کہ آپ کرسي پر بیٹھیئے میں دکھاتا ھوں — صدھا آدمي مرد و عورت دوکان میں نوکر ھیں جو اسباب بیچتے ھیں سڑک پر باھر دوکان کے اُس کے ملازم گرد دوکان کے بطور نگہبان ٹہلتے ھیں ھر قسم کا اسباب اُس دوکان سے لیلو ھر قسم کي چیز خرید لو بھوک ھو تو ڈنر کھاؤ لنچ کھاؤ — تفنن منظور ھو برف کھاؤ مٹھائي کھاؤ یہہ بھي تیار ھی اس کي بھي دوکان اُسي کے اندر ھی کوئي چیز تم تلاش کرني چاھو ولیم ویٹلي کي دوکان میں چلے جاؤ آساني سے تمکو مل جاویگي قیمت مقرر ھی بیچنے والا قیمت کہہ دیگا قیمت دیدو وہ قیمت لیگا اور بل اُس کا تمکو دیدیگا یہہ پوچھیگا کہ آپ خود لیجاوینگے یا آپ کے مکان پر بھیجدي جاوے اگر یہہ منظور ھو کہ تمھارے گھر بھیجدے تو تمسے وہ نمبر مکان و پتہ محلہ کا پوچھہ کر لکھہ لیگا شام کو چیز آپ کے گھر پہونچ جاویگي گاڑیاں مقرر ھیں اُن پر چیزیں رکھہ کر اُس کے آدمي شہر میں لے جاتے ھیں اور دیکر چلے آتے ھیں — یہہ طریقہ اسباب کے گھر پہونچانے کا کچھہ ولیم ویٹلي کے ساتھہ مخصوص نہیں ھی ھر ادنی سے ادنی دوکاندار بھي تمھاري چیز پہونچا دیگا اور کچھہ یہہ ھي ضرور نہیں ھی کہ بڑي قیمت کي ھي چیز ھو بلکہ کچھہ ھي ھو سب یکساں ھی۔ اگر میوہ فروش کے ھاں سے تم چار شلنگ کے انگور ایک

---

† یہہ صاحب تیس برس سے زیادہ سے لندن میں رهتے ھیں اور نہایت ھي عمدہ آدمي ھیں —

پونڈ خریدو تو وہ بھی تمھارے گھر پہونچا دیگا یہہ ایک ایسی عمدہ بات ھی کہ اُس سے نہایت ھی آرام ملتا ھی — سوڈا واٹر لیمنیڈ کی بوتلیں اگر تم خریدو تو دو شلنگ فی درجن ملتی ھیں مگر بوتلوں کی قیمت دوکاندار اُسی وقت تم سے لیگا اُس کا آدمی تمھارے گھر بوتلیں پہونچا آویگا جب وہ خالی ھوجاویں تو پھر اُس کا آدمی جاویگا اور بوتلیں لے آویگا قیمت جو بوتلوں کی پیشگی لی تھی وہ تمکو واپس کر آویگا *

لیکن اگر تم لندن میں لاجنگ میں رھتے ھو تو تمکو اپنی لینڈ لیڈی سے بہت ھوشیار رھنا چاھیئے وہ اس قیمت کو کبھی کبھی ھضم کرجاتی ھیں اس لیئے کہ قیمت لینڈ لیڈی کے ھاتھہ میں آتی ھی بوتل والا جس سے بوتل لیتا ھی اُسی کو قیمت دیتا ھی ھماری ایک لینڈ لیڈی ھمارے کئی شلنگ ایک مرتبہ ھضم کرگئی اور نو تیرہ بائیس بنا دیئے *

جو مسافرانہ طور سے یہاں آتے ھیں وہ یہاں دو طریقہ پر اکثر رھتے ھیں ایک لاجنگ میں دوسرے فیملی میں — لاجنگ کا یہہ مطلب ھی کہ کمرہ کرایہ لیتے ھیں اور کھانا جو دل چاھتا ھی پکواتے ھیں قیمت اُس کی مالک خانہ کو جو کھانا پکاکر دیتی ھی دیدیتے ھیں یہہ قیمت و کرایہ ھفتہ وار دینا پڑتا ھی موافق اُس بل کے جو لینڈ لیڈی دیوے لینڈ لیڈیاں اکثر قیمت بہت لگاتی ھیں جو منتظم ھیں وہ اس آفت سے لینڈ لیڈی کے بچنے کو یہہ طریقہ اختیار کرتے ھیں کہ کوئی تو باھر کافیوں میں کھانا کھاتے ھیں اور بعض لوگ کلب میں داخل ھو جاتے ھیں مگر جو دونوں کام نہیں کرتے جیسے کہ ھم اُن کی خرابی ھی وہ خوب لٹتے ھیں اگر ایک کمرہ عمدہ سٹنگ روم اور ایک بیڈ روم کرایہ لیا جاوے تو دو گنی سے تین گنی تک فی ھفتہ اچھا مل سکتا ھی دوسرا طریقہ فیملی کا ھی وہ یہہ ھی کہ کسی کنبہ میں مسافر رھے ایک کمرہ خاص اُس کے سونے کو ملتا ھی اور کھانا پینا سب کنبہ کے ساتھہ ھوتا ھی سٹنگ روم مشترک ھوتا ھی — اسکی شرح بلحاظ حالت فیملی کے مقرر ھوتی ھی زیادہ تر تیس شلنگ † فی ھفتہ کا رواج ھی مگر خاص حالات میں تین گنی ‡ فی ھفتہ ھوتا ھی *

طالب علم کے واسطے فیملی میں رھنا زیادہ مناسب ھی *

فیملی کا عمدہ ملنا لندن میں نہایت ھی مشکل بات ھی اور یہی ایک بات ھی جس کا طالب علم کے حالات پر بڑا اثر ھوسکتا ھی جس طرح بعض امراض کسی آدمی کو ھوتے ھیں کہ اُن کا صورت پر کوئی اثر نہیں معلوم ھوتا اور وہ شخص اُن میں فی الحقیقت مبتلا ھوتا ھی وھی حالت لندن کی ھی — صورتیں سب کی پاک و صاف

---

† شلنگ ایک پونڈ کے ۲۰ ھوتے ھیں پونڈ ھندوستان کے آٹھہ مادی ھی —

‡ گنی کوئی سکہ مروج نہیں ھی ایک پونڈ اور ایک شلنگ کو گنی کہتے ھیں —

مزاج کے سب خلیق پوشاک و لباس جنٹلمینی مگر بقول شخصے — پنہاں درون پنبه ہمیں پنبه دانه را — اندرونی حالات اکثر ابتر ہیں بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے پیشه کے طور سے فیملی مقرر کیا ہی اور اُس کے واسطے اشتہارات دیتے ہیں وہ زیادہ اچھے نہیں ہیں ہاں ایسے خاندان بھی ہیں جو شریف تھے اور ہیں اور کسی صدمه کے سبب سے اُن کی حالت تمول کی باقی نہیں رہی ہی اور اس وجھه سے وہ اپنے گھر میں طالب علموں کو رکھتے ہیں یهه اکثر اچھے ہوتے ہیں — بعض تعلیم یافته اشخاص بی اے ایم اے رینگلر ہیں جن کی حالت تمول کی نہیں ہی وہ پڑھاتے بھی ہیں اور اپنے گھرمیں بھی رکھتے ہیں یهه میری رائے میں زیادہ اچھے ہوتے ہیں ایسے خاندان میں رہنے سے طالب علم کو فائدہ بہت ہوتا ہی ملک کی دولتمندی کی حالت دیکھه کر بے اختیار یهه سوال ہوتا ہی که ایسی دولتمندی کیونکر ہوئی اُس کا جواب بجز اس کے اَور کچھه نہیں ہی که لیاقت سے اور جب یهه پوچھا جاوے که لیاقت کیونکر آئی تو یهه جواب ہوگا که تعلیم و تربیت سے ہمارے ملک میں اگر اتفاق سے کوئی ولایت کا بی اے چلا گیا تو کچھه نه پوچھو که کیا کیا اُس کی نسبت کہا جاتا ہی یہاں کوئی محله ایسا نہوگا جہاں بیسیوں بی اے ایم اے رینگلر نه رہتے ہوں — جس محله میں میں رہتا ہوں اُس میں اور اُس کے قریب شاید سو دو سو بی اے ایم اے رینگلر رہتے ہونگے جس کو سنو ڈگری یافته ہی اور یهه ایک معمولی بات شمار ہوتی ہی ہمارے ملک میں جو کوئی پاینیر اخبار پڑہ لیتا ہی اُس کی قابلیت کی تعریف ہوتی ہی اور جس نے لندن ٹائمز پڑہ لیا وہ تو مسلم‌الثبوت لایق ہو جاتا ہی یہاں یهه کیفیت ہی که ہر کیب مین اور آمنی بس کے گاڈ کے ہاتھه میں ٹائمز و ٹیلیگراف موجود ہی جہاں گاڑی کے چلانے سے اُس کو فرصت ہوئی اور اُس نے اُس کو پڑھا *

جس وقت برک فاسٹ کھاکر گھر سے باہر جاؤ ہر عام آدمی سے سن لو که کابل میں کل کیا ہوا ترکی میں کیا ہوا ہوس آف کامنز میں کیا کیا مباحثه ہوا ہوس آف لارڈز میں کونسا قانون منظور ہوا ہر شخص اپنے حقوق قانونی سے واقف ہی اور اُس کے لینے و حاصل کرنے پر مستعد — قومی ہمدردی ملکی محبت ہر متنفس کے دل میں ہی آزادی کے خیالات شایستگی کے ساتھه ہر ایک ادنی و اعلی کے دماغ میں بھرے ہوئے ہیں *

لبرل و کنسرویٹو کے باہمی اختلافات و حالات کو سنو و دیکھو تو تعجب ہوگا لیکن اپنے ملک و قوم کے نفع و نقصان و ترقی و تنزل میں پوری صاف دلی سے کوشش کرنے والے ہیں ایک ادنی سے خرچ کو جس کو وہ بیجا جانتے ہیں اپنے ملک پر عاید نہیں ہونے دیتے اور اُسمیں بڑے سے بڑے وزیر کی رائے سے اختلاف کرنے کو موجود مجارتی کا پورا ادب کرتے ہیں *

انگلستان میں اگرچہ مذہبی خیالات کی پابندی اور اُن کا اثر ہی لیکن مناسبہ مواقع پر زیادہ تر تعصب کو جائز نہیں جانتے ہیں ابھی چند روز ہوئے کہ مسٹر بریڈلا کا مقدمہ پارلیمنٹ میں ہوا جو دنیا میں مشہور ہی *

کیمبرج میں جاؤ تو وہ تمام شہر علماء و فضلا سے بھرا ہوا ہی اٹھارہ کالج وہاں موجود ہیں ایک قصبہ میں جس میں تین ہزار طالب علم پڑھتے ہیں پھر فیلوشپ والے اور پروفیسر و ٹیچر اُس کے علاوہ پھر آکسفورڈ بھی ویسا ہی ہی — اسکاٹلینڈ ایک چھوٹا ملک ہی (یعنی ہندوستان سے چھوٹا ہی) اُس میں ایڈنبرا – گلاس گو – ایبرڈین – سینٹ انڈروز – چار تو یونیورسٹیاں ہیں – پھر ایرلینڈ کی یونیورسٹی ہی یہہ نو یونیورسٹیاں ہیں جن میں ہزاروں کامل الاستعداد والے پڑھتے ہیں بڑے اسکول ہیرو ایٹن وغیرہ کو جاو دیکھو جو کالجوں سے تعداد طلباء میں بہت زیادہ ہیں پھر چھوٹے اسکولوں کو حساب کرو جو شمار میں بھی نہیں آسکتے پھر اُس کے بعد پریوٹ تعلیم گاہوں کو غور کرو اگر خیال کروگے تو قریب قریب یہہ نتیجہ نکلے گا کہ تمام ملک تعلیم و تعلم میں مصروف ہی اور پھر ابھی بس نہیں ہی هل من مزید کا کلمہ برابر جاری ہی ہزاروں آدمی ہیں جو تعلیم کی ترقی کے واسطے اپنا روپیہ وقف کرتے ہیں اور یہہ فیضان و عطا برابر جاری ہی پھر یہہ ملک دولت مند و شایستہ نہو تو کون ہو *

ایک مدارس ہی پر منحصر نہیں ہی بہت سے شفاخانے و ہاسپٹل ہیں جو لوگوں نے اپنے خاص روپیہ سے بنوائے ہیں صرف تعمیر ہی نہیں کی بلکہ اُن کے تمام مصارف و اخراجات کا مستحکم بندوبست کردیا ہی جس سے وہ ہمیشہ قایم رہینگے — یہہ خیرات حسنہ شایستگی و تعلیم کا نتیجہ ہیں او خدا او خدا تو ہماری قوم ہمارے ملک میں بھی یہہ برکت عطا فرما — آمین *

میں کیمبرج گیا اور وہاں کے کالجوں کو دیکھا سب سے بڑا کالج کیمبرج میں ترنٹی ہی اس میں تخمیناً چھہ سو طالب علم ہیں یہہ بہت بڑا کالج ہی بورڈنگ بھی اسمیں ہی کئی سو طالبعلم اُسمیں رہتے ہیں اکثر امرا کے لڑکے اُسمیں پڑھتے ہیں اور اسوجہہ سے جو طالبعلم اُسمیں پڑھتے ہیں اُنکو خرچ زیادہ کرنا ہوتا ہی – کچھہ تعلیم و مدرسہ کے متعلق اخراجات زیادہ نہیں ہیں وہ تو کالجوں میں مساوی ہیں لیکن چونکہ طالب علم زیادہ ہیں اور امرا کی اولاد ہیں آپس میں ایک دوسرے کی دعوت کرتے ہیں اپنے رہنے کے کمروں میں اسباب آرایش زیادہ رکھتے ہیں سوائے ڈنر کے جو کھانا اپنے حکم سے پکواتے ہیں اُس میں زیادہ صرف کرتے ہیں اس لیئے خرچ زیادہ ہوتا ہی — بلڈنگ اس کالج کی نہایت خوبصورت ہی باہر کا صدر دروازہ ایک ہی اور اندر چوک ہی چوک کے گرد بورڈنگ بنے ہوئے ہیں پھر ایک چوک ہی اور گرد بورڈنگ اور تعلیم کے کمرے ہیں پھر ایک وسیع باغ ہی جس میں

نہایت سبز گھاس جس کا وجود ھندوستان میں نہیں ھی لگی ھی اُس کے بعد بلحاظ تعداد طلباء کے سینٹ جان کالج ھی اُس میں قریب پانسو کے طالب علم ھیں طریقہ عمارت کا اور باغ کا وھي ھی — کنگس کالج کي عمارت بھي نہایت خوبصورت و وسیع ھی ھر کالج کے اندر باغ ھی وہ باغ نہیں جھاڑ جھنکاڑ وھي سبز و نرم گھاس جس کے سامنے مخمل بھي شرما جاوے اور کہیں کہیں اُس میں کوئي درخت یا کسي مقام پر کوئي پھول — ترنٹي ھال چھوٹا کالج ھی عزت میں چھوٹا نہیں ھی بلکہ قانون کي تعلیم کے واسطے عمدہ مشہور ھی مگر بلحاظ تعمیر عمارت و باغ و تعداد طلباء کے چھوٹا ھی کریسٹ کالج یہہ کالج بھي مشہور کالج ھی اسي میں ملٹن نے جو ایک مشہور آدمي انگلستان میں گذرا ھی تعلیم پائي تھي اُس کے ھاتھہ کا لگایا ھوا بہیدانہ کا ایک درخت ھنوز اُس میں ھی اُس درخت میں سے ایک پھل جھڑا ھوا تھا محافظ کي اجازت سے میں نے اُس کو بطور یادگار و نشان عظمت کے لیا تھا میں روزہ سے تھا اُس کو اُس وقت کھا نہ سکا ارادہ تھا کہ بعد افطار کھاؤنگا لیکن میں بھول گیا اور وہ ایک اور دوست کے نصیب ھوگیا *

ایک اور کالج یہاں ھی اس کالج میں تعصب زیادہ معلوم ھوتا ھی جو میري راے میں کالج میں نہونا چاھیئے اور وہ یہہ ھی کہ اُس میں سواے عیسائي مذھب کے اور کسیکو تعلیم پانیکي اجازت نہیں ھی *

اور بھي کالج ھیں لیکن عمدہ و بڑے کالج یہہ ھي ھیں جنکا حال میںنے لکھا ھی ایک جدید کالج یہاں ھوا ھی جسکا نام کونڈش کالج ھی یہہ کالج ابھي پورا بنا نہیں ھی مکان اصلي توبن گیا ھی مگر اور بھي تعمیرباقي ھی اس کالج کے مصارف تمام کالجوں سے کم ھیں چند پونڈ میں ضروري اخراجات کا انتظام کالج سے ھوتا ھی اور تعلیم بخوبي ھی کامل طور سے کمرے جو طالب علموں کے رھنے کے ھیں وہ بہت چھوٹے ھیں اور صرف ایک کمرہ دو سال تک طالب علم کو ملتا ھی تیسرے سال دوسرا کمرہ استڈي کو ملتا ھی برخلاف اور کالجوں کے کہ اُن میں طالب علم پاس ایک کمرہ بیڈ روم دوسرا استڈي روم اور ایک مختصر سي کوٹھري اسباب کے لیئے ھوتي ھی لیکن بلحاظ مصارف کے یہہ کالج نہایت عمدہ ھی ایک بات اس کالج میں زیادہ ھی کہ غسل کے واسطے بھي کمرہ ھی اور اُس میں نہانیکا حوض جہاز کي طرح کا بنا ھوا ھی کہ اُس میں بیٹھہ کر لیٹ کر نہاسکتے ھو اس کالج میں زیادہ تر سوایہہ سترہ برسکے لڑکے کو لیتے ھیں اور کالجوں میں اُس سے کم عمر کے لڑکے نہیں ھیں *

دو کالج یہاں لڑکیوں کے ھیں جن میں لڑکیاں تعلیم پاتي ھیں ان دونوں کو بھي میںنے بالتفصیل دیکھا ھی — ایک کا نام گرٹن کالج ھی *

یہہ کالج ۱۶ اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ ع میں کھولا گیا ھی کالج کا مکان نہایت خوبصورت ھی لڑکیوں کے سونے و پڑھنے کا کمرہ جدا جدا ھی — لکچروں کے کمرے جدا ھیں — جس صفائي سے اُنکي سکونت ھی وہ دیکھنے کے لایق ھی سب کمرے ایک لین میں ھیں اور اکثر ایک صورت کے ھیں کھیلنے کے اور ورزش جسماني کے لیئے مکان جدا ھیں ممبر و چندہ دینے والے اس مدرسہ کے اکثر عورات ھي ھیں منتظم عورات ھیں — عورتوں نے بہت سا روپیہ اسکالر شپوں میں دیا ھی بعض نے اپنے متوفی خاوندوں کے نام سے اسکالرشپ جاري کرنے کو روپیہ دیا ھی مقدار زر عطیہ کے دیکھنے سے ظاھر ھوگا کہ ان فیاض تعلیم دوست عورتوں نے کیسي فیاضي سے روپیہ دیا ھی جس کو ھندوستان کے امیر مرد پڑھکر شاید تعجب کرینگے *

اس کالج کي سکرٹري مسس کروم رابرٹسن اور ٹریزرر یعني خزانچي مس ڈیوس ھیں اور نیچرل سائینس اور علم ریاضي کي معلمہ مس سي ھرشل اور قدیمي زبانوں کي معلمہ مس ویلش ھیں لڑکیوں کو مدرسہ میں رھنا ھوتا ھی اور اُن کي نگراني اور تعلیم و تربیت کا نہایت معقول انتظام ھی — اس مدرسہ میں علوم مندرجہ ذیل کي تعلیم دي جاتي ھی *

علم الالٰہیات — زبان لاطیني — زبان یوناني — علم ریاضي — نیچرل فلاسفي — لاجک — پولیٹکل انکونمي — مارل و پولٹیکل فلاسفي — کمسٹري — فزیا لوجي — تواریخ — زبانہاے قدیم نیچرل سائینس *

کالج کے جاري ھونے کے بعد ۸۶ لڑکیاں داخل ھوئي ھیں اُن میں سے اُنیس نے یونیورسٹي کیمبرج کي خواندگي کے بموجب آنر کا درجہ حاصل کیا ھی یعني چھہ نے علوم قدیمہ میں پانچ نے ریاضي میں چار نے نیچرل سائینس میں تین نے مارل سائینس میں اور ایک نے تواریخ میں — اور گیارہ نے وہ امتحانات پاس کیئے ھیں جن سے معمولي درجہ بي اے کي قابلیت حاصل ھوتي ھی جس قدر چندہ کالج کے واسطے دیا گیا ھی اُس کا ایک بڑا حصہ عورتوں کا دیا ھوا ھی چنانچہ مسس رسل گرني نے نہایت فیاضي سے ایک ھزار پونڈ یعني دس ھزار روپیہ انٹرنس اسکالر شپ کے قایم کرنے کے واسطے دیا ھی جو اُن کے خاوند ریٹ آنریبل رسل گرني کي یادگار میں "رسل گرني اسکالر شپ" کے نام سے موسوم ھی ایک دوسري لیڈي نے اس سے بھي بڑھکر فیاضي ظاھر کي ھی یعني لوزا لیڈي گولڈ اسمتھ نے بارہ سو پونڈ یعني بارہ ھزار روپیہ ایک اسکالر شپ کے قایم کرنے کے لیئے دیئے ھیں جو اُن کے خاوند سر فریڈنسس گولڈ اسمتھ کے نام سے موسوم ھی *

دوسرا کالج لڑکیوں کا نیون ھام ھال کالج ھی یہہ کالج گرٹن کالج سے ابھي چھوٹا ھی مگر عمارت جدید تعمیر ھو رھي ھی اور یہہ کالج بہت ھي تھوڑے زمانہ سے قایم ھوا ھی

اس میں چونتیس لڑکیاں پڑھتي هیں اور گرٹن کالج میں اس سے زیادہ هیں اس میں رهنے کے اور لکچروں کے کمرے چھوٹے چھوٹے هیں *

یهه کالج سنه ۱۸۷۰ع میں جاري هوا تها مس اے جي کلف اُس کي پرنسپل اور مس ایم جي کنیڈي سکرتري اور آنریري ٹریزرر یعني خزانچي مس اے بانهم کارٹر اور مسس ایچ سجوک هیں کونسل کے بارہ ممبر معه چیرمین کے هیں جن میں سے چهه عورتیں هیں کوئي طالبعلم جس کي عمر سترہ برس سے کم هو داخل نهیں کیا جاتا بورڈ اور لاجنگ کي فیس في ٹرم بیس گني هی اور درس کا سال یونیورسٹي کیمبرج کے ٹرم کے بموجب تین ٹرم میں منقسم هوتا هی کوئي طالبعلم بغیر اجازت پرنسپل کے باهر نهیں جاسکتا هی نیون هام هال کے اختیار میں دو اسکالر شپ هیں جو اُن طالب علموں کو دي جاتي هیں جو کالج کے اندر رهتي هیں ان میں سے ایک اسکالر شپ پچاس پونڈ یعني پانسو روپیه سالانه کي هی اور دو برس کے واسطے دي جاتي هی اور وہ اُن طالبعلموں کو ملتي هی جو کیمبرج کے اعلی درجه کے لوکل امتحانات میں کامیاب هوں چنانچه سنه ۱۸۷۹ع میں مس هار گریو نے اس اسکالرشپ کو حاصل کیا دوسري اسکالرشپ جو برمنگهم اسکالرشپ کے نام سے موسوم هی بیس پونڈ یعني دو سو روپیه کي هی اور اُس کا قایم کرنے والا اپنا نام ظاهر کرنا نهیں چاهتا هی سنه ۱۸۷۸ع میں یهه وظیفه مس فانسلي کو دیا گیا علاوہ ان اسکالرشپوں کے اُس ایسوسي ایشن کي کمیٹي جو کیمبرج میں عورتوں کے اعلی درجه کي تعلیم کو ترقي دینے کے واسطے قایم هی چند وظیفے طالب علموں کو بعض شرایط پر دیتي هی *

اکتوبر سنه ۱۸۷۱ع سے جون سنه ۱۸۷۹ع تک ایکسو اُنتالیس طالب علموں کے نام مسس اے جي کلف پرنسپل نیون هام هال کے رجسٹر میں داخل هوئے — اس کالج کے پهلے طالب علموں میں سے مس روکافر هیڈ مسٹرس کلیپ هم هائي اسکول نے سنه ۱۸۷۸ع میں یونیورسٹي سینٹ اینڈروز میں تمام مضامین میں ایل اے کا درجه معه آنر کے اور مس کریک هیڈ مسٹرس بریٹن هائي اسکول نے یورنیورسٹي لندن کے درجه بي اے کے پهلے امتحان میں پهلا درجه اور زبان لاطیني اور انگریزي میں اول درجه کي آنر حاصل کي هی *

علاوہ کالجوں کے ایک کلب یهاں نهایت عمدہ هی اُس میں اخبارات کے پڑهنے اور لکچروں کے دینے کے کمرے بنے هوئے هیں اور ایک مکان هی جس میں متعدد کمرے هیں اور اُس میں پروفیسر کالجوں کے لکچرز دیتے هیں یونیورسٹي هال جس میں ڈگري دیجاتي هی وہ جدا هی وہ بهي بڑا هال هی جس روز میں کیمبرج میں تها اُس روز بهي ایک جلسه اُس هال میں تها بڑا هجوم تها اور بڑا غل هوتا تها طالبعلم خوب غل کرتے

تھے جسقدر کالج کیمبرج میں مینے دیکھے اُن کی زمین کی وسعت بلحاظ مکانات و باغ کے محمدن کالج علیگڈہ کے قطعہ اراضی سے زیادہ نہیں تھی ترنٹی جو سب سے بڑا کالج ھی میری راے میں اُسکا بھی باغ و مکانات تمام ملکر اُس قطعہ سے زیادہ نہیں تھا جسقدر کہ محمدن کالج کا ھی مگر کمی جسقدر ھی وہ یہہ ھی کہ ھمارے ملک میں علم کی قدر نہیں ھی خیالات عمدہ نہیں شایستگی و لیاقت کا نشان نہیں اور اس ملک میں اُسکی انتہا نہیں — مگر اُمید ھی کہ جب ھمارے ملک کے لوگ دوسرے ملکوں کے حالات و اسباب ترقی سے واقف ھونگے تو ضرور اُنکو بھی جوش آویگا اور پھر ھم دکھادینگے کہ محمدن کالج بھی کیسا کالج ھی *

طرز عمارت و طریقہ ملاقات

عمارات سکونتی کا طریقہ یہاں یہہ ھی کہ بیچمیں سڑک ھی اور دونوں طرف اُسکے اکثر چومنزلہ پنچمنزلہ مکانات بنے ھوئے ھیں تمام مکانات اکثر محلوں کے ایک سیدھی لین میں واقع ھیں کوئی ذرا بھی آگے پیچھے نہیں ھی اور جو وضع و روکار اُس محلہ کے ایک مکان کی ھی وھی تمام مکانات دو رویہ کی ھی *

کسی جگہہ اس قدر وسعت ھی کہ سڑک بھی مکانات کے سامنے ھی اور بعد سڑک کے ایک باغچہ کے طور سے بنا ھوا ھی اُس میں محلہ کے لوگ تفریحاً شام کو صبح کو یا جس وقت دل چاھے پھرتے ھیں لان ٹینس کھیلتے ھیں کرسیاں بچھاکر بیٹھتے ھیں گویا ھر محلہ میں بڑا وسیع چمن لگا ھوا ھی ھر سڑک کے سرے پر اُس سڑک کا نام ھی اور شماری نمبر ھر مکان میں لگے ھیں نمبر ھر محلہ کا ایک سے شروع ھوتا ھی *

تمام مکانات کے دروازے اندر سے بند رھتے ھیں اندر ایک کھٹکہ ھوتا ھی جب دروازہ کو بند کرو وہ خود بخود لگ جاتا ھی دو طرف قفل دروازہ میں ھوتا ھی اندر بھی باھر بھی چاھو اندر سے کھولو چاھو باھر سے آؤ تو کھولو — ھر دروازہ کی کنجی و قفل ایسے بنائے گئے ھیں کہ ایک کی کنجی دوسرے کے دروازہ کے قفل کو نہیں لگتی ھی — دروازہ کے باھر کے رخ پر کھٹ کھٹانے کو ایک خوبصورت کڑا پڑا ھوا ھی اور دروازہ کے دونوں بازؤں کی طرف دو گھنٹیاں ھوتی ھیں اور اُن میں ایک رسی خواہ تار لگا ھوتا ھی اور وہ رسی یا تار ڈیوڑھی کے اندر دو گھنٹیوں میں لگا ھوتا ھی اُن دو گھنٹیوں میں سے ایک پر لکھا ھوتا ھی وزیٹر (ملاقاتی) دوسرے پر لکھا ھوتا ھی سرونٹ (نوکر) جب کوئی نوکر باھر سے گھر میں آوے تو وہ سرونٹ والی گھنٹی کو کھینچتا ھی اور اُس کڑہ سے دروازہ کو کھٹ کھٹاتا ھی دروازہ کی آواز اور اندر کی گھنٹی کی آواز سے اندر کی نوکر جاکر دروازہ کھولتی ھی (مونث کا صیغہ میں نے اس لیئے بولا ھی کہ اکثر نوکریں عورت ھوا

کرتي هیں اس لیئے که وہ پانچ شلنگ فی هفته و کهانے پر ملجاتي هیں مردوں کي تنخواہ زیادہ هوتي هی) اگر ملاقاتي هی تو وہ وزیٹر والي گهنٹي کو بجاتا هی اور کرہ سے دروازہ کهٹکهٹا دیتا هی نوکر آتي هی دروازہ کهولتي هی ملاقاتي اُس نوکر سے پوچهتا هی که فلاں صاحب گهر میں هیں اگر صاحب خانه گهر میں نہوئے تو چیمبر میڈ (یهه لقب عورت ملازم کا هی) نهایت ادب سے بخندہ پیشاني کهتي هی که گهر میں نهیں هیں ملاقاتي اپنا کارد اُس کو دیکر چلا آتا هی که یهه صاحب کو دیدینا چیمبر میڈ اُس کارڈ کو لاکر اُس میز پر رکهدیتي هی جس پر رکهنے کا دستور هی تاکه آتے هي صاحب خانه دیکهه لیں اور اگر کوئي ایسي جگهه معین نهیں هی تو اپنے پاس رکهتي هی اور بمجرد آنے کے دیدیتي هی *

اگر صاحب خانه موجود هیں تو وہ کهتي هی که هاں موجود هیں اور ملاقاتي کو اپنے همراہ لیجاکر سٹنگ روم میں (بیٹهنے کا کمرہ) بٹها دیتي هی اور کارد لیکر صاحب خانه کو لیجا کر دیتي هی وہ فوراً ملنے کو چلے آتے هیں هندوستان کي طرح احاطه کے باهر یا اندر خواہ برانڈہ میں ٹهلنا یا بیٹهنا نهیں پڑتا هی اور انتظار کي تکلیف نهیں هوتي هی *

جب میںنے انگلستان میں یهه طریقه پسندیدہ دیکها تو مجهکو یهه تعجب هوا که هندوستان کے انگریزوں نے هندوستان میں یهه طریقه کهاں سے سیکها وہ بهي تو یورپ هي کے رهنے والے هیں اور یورپ هي میں پیدا هوئے هیں اور یورپ هي میں تعلیم و تربیت پائي هی چهوتي عمر سے اسي طریقه کے عادي هوئے پهر هندوستان میں ایسے کیوں هو جاتے هیں اگر خاص آدمیوں سے کسي خاص حالات کي وجهه سے کوئي ناپسندیدہ طریقه برتا جاوے تو شاید برا نهو لیکن اکثریه طور سے بلکه عموماً اس قسم کا برتاؤ قابل اعتراض کے هی *

هندوستان کے انگریز اپنے برتاؤ سے کچهه اپنے هي تئیں قابل اعتراض کے نهیں کرتے هیں بلکه وہ اپني عمدہ و شایسته قوم پر اعتراضات کے باني هوتے هیں — جو شخص انگلستان نه آوے اور یهاں کے امرا اور جنٹلمینوں کي ملاقات نکرے وہ هندوستان کے انگریزوں کے برتاؤ کو دیکهه کر بلا شبهه یهي جانیگا که انگریزوں کي قوم کے هي اخلاق برے هیں حالانکه یهه محض غلط هی اُن کي قوم کے هرگز اخلاق خراب نهیں هیں میل جول اُن کا لایق تعریف هی زمانه بالکل بدلتا جاتا هی همارے افسران هندوستاني کو بهي اپنے میل جول کے طریقوں میں اصلاح و تبدیلي ضرور هی *

یهاں اکثر پارٹیاں رات کو هوتي هیں اور اُن سے بالتخصوص اتحاد و اخلاص و محبت کا ترقي دینا مقصود هی یهه جلسه نهایت هي عمدہ و پر رونق هوتے هیں — میں یهاں

متعدد پارٹیوں میں گیا سب سے معزز پارٹی لندن میں ڈیوک آف ڈیوون شائر کی ہی اُس کی شرکت کی مجھکو بھی عزت حاصل ہوئی ہی اس پارٹی میں خود ڈیوک ہر شخص کے استقبال کو موجود تھے اور نہایت اخلاق سے پیش آتے تھے تمام ڈیوک و مارکوئیس و لارڈ و لیڈیاں اُس میں موجود تھیں اور بے تکلفانہ طریقہ سے آپس میں سب ملتے اور باتیں کرتے تھے بارہ بجے تک رات کے یہہ عمدہ جلسہ رہا تھا ہر شخص کے واسطے میز تیار تھی تنقل کے طور سے جس کا دل چاہتا تھا وہ کچھہ کہاتا یا پیتا تھا جس حسن و خوبی کا امرا کا یہہ میل جول کا جلسہ تھا ایسا کہیں دیکھنے میں نہیں آیا *

سڑکیں یہاں پتھر کی ہیں اور گاڑیوں کی یہاں اسقدر کثرت ہی کہ بازار میں اگر جاؤ تو گاڑیوں کی گڑگڑاہٹ کی آواز کے سبب سے کان میں آہستہ بات کی آواز نہیں آتی ایک شور ہوتا ہی مکانات اکثر لب سڑک ہیں اگر کوئی شخص بیمار ہوتا ہی اور آواز سے اُسکو تکلیف ہوتی ہی تو یہاں یہہ طریقہ ہی کہ اُس محلہ کی سڑک پر گھاس کے پولے بچھا دیتے ہیں تاکہ اُسپر سے گاڑیاں جو جاویں تو آواز و گڑگڑاہٹ نہو جس سے مریض کو تکلیف پہونچے یہہ نہایت اچھا طریقہ ہی *

یکشنبہ کا دن انگلستان میں عجیب دن ہی لندن سے شہر میں جہاں چالیس لاکھہ آدمی بستے ہیں یہہ کیفیت ہوجاتی ہی کہ گویا تمام شہر خالی ہوگیا ہی تمام دوکانیں بند ہو جاتیں ہیں راستہ میں بجز ایکا دوکا آدمی کے کوئی بازار میں چلتا پھرتا نظر نہیں آتا – البتہ خاص سڑکوں پر گرجاؤں کے اور وہ بھی اوقات معینہ نماز پر ہر مرد و عورت امیر و غریب جوان و بوڑھے بچے نیک چلن بد چلن کو دیکھوگے کہ ہاتھہ میں بیبل ہی اور قدم بڑھائے جلدی جلدی گرجا چلا جاتا ہی تمام دن عجیب سناٹے کا عالم رہتا ہی شراب خانے تو نماز کے بعد ایک بجے کہل جاتے ہیں اور چُرٹ کی دوکانیں – وہاں تو جو چاھے جاوے وُخوب پیئے و کہاوے اور کوئی چیز کھانے پینے کی نہیں ملتی ہی — جس کسی کو اتوار کے واسطے کھانے پکانے کی چیز خریدنی ہوتی ہی وہ رات کو دس بجے تک ہفتہ کو خرید لاتا ہی کھانے کے اوقات سب بدل جاتے ہیں ڈنر کا وقت جو چھہ یا سات بجے کا ہی وہ دو پہر پر دو بجے ہوجاتا ہی اسلیئے کہ پکانے کھلانے والے ملازم بھی چل دیتے ہیں الا ماشا اللہ اور تو اور ریل کا چلنا بند ہوجاتا ہی — کنٹری میں اسکاٹلینڈ میں تو بالکل اُس دن ریل بند ہو جاتی ہی مسافر جہاں ہی وہیں رہتا ہی لندن میں انڈر گرونڈ ریلوے گیارہ بجے سے ایک بجے تک بند ہوجاتی ہی *

میں اسکاٹلینڈ میں جب سفر کرتا تھا تو ایک مقام ہی اُوبن وہاں میں شنبہ کو پہنچا — وہ جگہہ بلحاظ آب و ہوا کے بہت اچھی ہی پہاڑ ہی پہاڑ کے نیچے بستی ہی بلکہ گویا پہاڑ میں وہ بستی ہی اور چھوٹی بستی ہی دریا نیچے بہتا ہی مگر کچھہ بہت

بڑي بستي نہیں ھی نه وھاں کوئي عمدہ چیز ایسي ھی جس کے دیکھنے کو وھاں زیادہ قیام ھو میں نے چاھا کہ دوسرے روز اتوار کو وھاں سے چلوں لیکن ریل بند تھي اور کشتي کا بھي چلنا موقوف تھا مجبور مجھکو وھاں رھنا پڑا اور دوشنبه کو وھاں سے چلنا ھوا —

اسکاٹلینڈ میں بھي وھي حال دیکھا جو لندن میں دیکھا کہ کوئي نه دوکان کھلي تھي نه راسته چلتا تھا گرجا کے جانے والے تو اوقات معینه پر دکھائي دیتے تھے اور کوئي نہیں — میں خیال کرتا ھوں کہ یہه بات لازمي طور سے شاید قرار پاگئي ھی کہ یا تو کوئي اُس روز اپنے گھر سے باھر نه نکلے اندر ھي بیٹھا رھے اور اگر باھر نکلے تو گرجا ھي کو جاوے یہه بات کہ لوگ عموماً گرجا میں جاتے ھیں میري راے میں کچھه قابل اعتراض کے نہیں ھی جو شخص جس مذھب کو اختیار کرے اُس کو فرایض مذھبي کي پابندي بھي ضرور ھی — مگر بعض معتبر اشخاص بیان کرتے ھیں کہ لوگ گرجا میں صرف عبادت ھي کے مقصد سے نہیں جاتے بہر حال کچھه ھي ھو عبادت گاہ میں تو جاتے ھیں اور کہتے تو یہه ھي ھیں کہ ھم گرجا میں عبادت کو جاتے ھیں بیبل ھر آدمي کے ھاتھه میں بطور شہادت کے ھوتي ھی مجلس عبادت میں شریک ھوتے ھیں *

ھاں میں بھول گیا جو میں نے کہا کہ گرجاؤں کي سڑکوں ھي پر لوگ اوقات معینه پر نظر آتے ھیں نہیں نہیں ایک اَوْر جگہه بھي ھی جہاں بہت لوگ پھرا کرتے ھیں وہ بازاروں و محلوں کے شراب خانے ھیں جسطرح ھمارے ملک میں گوشت کے اوپر چیلیں منڈلایا کرتي ھیں اور جس وقت گوشت پھینکو سب اُس پر گرتي ھیں اُسیطرح لوگوں کا حال اتوار کو ھوتا ھی کہ جب تک شراب خانه بند ھوتا ھی یہه لوگ باھر اُس کے مشتاق ادھر اودھر کھڑے ھوتے ھیں اور کبھي دوکان کے اندر جاتے ھیں اور کبھي باھر آتے ھیں جس وقت نماز کے اختتام کا وقت ھوگیا شراب کي بکري شروع ھوئي اور یہه سب بیقرار ھوکر شراب خانه میں گھسے *

یہه لوگ صرف مرد ھي نہیں ھوتے ھیں بلکه عورتیں بھي بہت پیتي ھیں بعض شراب پي پي کر بالکل بد مست ھوجاتي ھیں *

مجھکو لندن میں سب سے زیادہ یہه بات ناپسند ھی کہ شراب خانوں کي بڑي کثرت ھی اور شراب نوشي بے محابا بر سر بازار کثرت سے ھی سڑکوں پر عورتیں و مرد شراب کے نشه میں پھرتے ھیں — کچھه جوان ھي عورتیں شراب نہیں پیتي ھیں بلکه عمر رسیدہ عورات بھي اُس میں مبتلا ھیں — ایسے شایسته ملک میں یہه حالت میري راے میں نہایت ھي لایق اعتراض کے ھی اور مجھکو نہایت تعجب ھوتا ھی کہ کیوں اُس پر لحاظ نہیں ھوتا ھی کنسرویٹو اور لبرل دونوں گورنمنٹیں اُس کو کچھه نہیں دیکھتي ھیں اور اگر دیکھتي ھیں تو زیادہ تعجب ھی کہ اُس پر کچھه لحاظ نہیں کرتیں *

نہایت قابل تعریف کے اس معاملہ میں اٹلي اور فرانس کا ملک ھی جہاں کہیں ایک شراب خانہ بھي تم ایسا نہ پاوگے" جیسیکہ انگلستان میں صدہا پاؤگے بلکہ شاید ہزارہا ھیں اسباب میں فرانس و اٹلي کي بڑي تعریف کرتا ھوں پیرس میں میں رہا وینس میں رہا میلان میں رہا مینے نہ کہیں ایک شراب خانہ دیکھا نہ کسي آدمي کو بدمست بازار میں پھرتا دیکھا *

اتوار کو اٹلي کے کسي پبلک گارڈن میں جاؤ تو سب کو سیر کرتے ھوئے دیکھوگے اور سب صاف ھونگے لندن میں بعض بعض گارڈنوں میں جاؤ تو دیکھوگے کہ کسقدر میلے لوگ وخراب اکھٹے ھیں اور وھي شراب نوشي جاري ھی *

ان شراب خانوں کي کثرت کي وجہہ سے اور شراب خواري بے باکانہ سے لندن بلکہ انگلستان کي شایستگي پر بہت بڑا اعتراض ھوتا ھی اور مینے اکثر یوروپین جنٹلمینوں کو بھي اسباب میں اپني راے سے متفق پایا ھی — اس نا مناسب و نا پسندیدہ طریقہ کي تائید میں بھي اگرچہ کچھہ کہا جا سکتا ھی لیکن وہ ویسا ھي ھی جیسے ھر ناپسندیدہ کام کے واسطے کوئي وجہہ پیدا ھوسکتي ھی اور ھر عاقل اُس کا فیصلہ مناسب طور سے کرسکتا ھی *

اتوار کا روز عبادت کا ھی اور جو مذھبي اسرار اُس روز ظاھر ھوتا ھی اُسي کے مقابلہ میں جب یہہ دیکھا جاوے کہ تمام کارخانے تو بند ھیں مگر شراب خانے کھلے ھیں تو زیادہ تر حیرت ھوتي ھی *

کبھي کبھي لوگ یہہ تاویل کرتے ھیں کہ مزدوروں کو ایک روز آرام و آسایش کا موقع ھونا چاھیئے — میں اس بات کا مخالف نہیں ھوں کہ آرام کا موقع ندینا چاھیئے لیکن آرام کا موقع شرابخانہ نہیں ھی نہ اتوار کو اُن کا کھلنا اسوجہہ سے ھی اس لیئے کہ ھر شام کے بعد مزدوروں کو یہہ موقع ملتا ھی کچھہ اتوار کي خصوصیت نہیں ھی ھاں اگر اُن کي میخواري کا ایک ھي روز معین ھوتا تو شاید تاویل صحیح ھوتي اٹلي و فرانس و لندن میں جو اس معاملہ میں فرق ھی وہ ایسا ھی جو شایستہ و ناشایستہ حالت میں ھوسکتا ھی اور اگر میري راے اس معاملہ میں صحیح ھی تو میں سمجھتا ھوں کہ حال کي گورنمنٹ بہت جلد اُس کي نسبت کچھہ لحاظ کریگي یا اُس کو کرنا چاھیئے *

مکانات

یہاں بہت بڑے بڑے و عظیم‌الشان مکانات بھي ھیں اور کثرت سے ھیں اور اُن کي کتابیں چھپي ھوئي ھیں مشہور مکانات میں سے یہاں کے جنکو مینے دیکھا ھی اورجو لایق ذکر ھیں چنانچہ اُن مکانات کا میں ذکر کرتا ھوں — ھوس آف کامنز — ھوس آف

لارڈس – یہہ دونوں مکان ایک صورت کے هیں یہہ عمارت ایسي خوبصورت هی که اسوقت تک کوئي نہیں دیکھي باهر سے دیکھو ایک بڑي خوشنما عظیم‌الشان عمارت هی ایک طرف هوس آف کامنز هی دوسري طرف؟ هوس آف لارڈس — بہت بڑے بڑے دو کمرے هیں چھت نہایت اونچي هی دروازے آئینوں کے هیں اور آئینے رنگین مختلف رنگوں کے ایسے بنائے گئے هیں جن سے روشني زیادہ آتي هی تمام کمرہ میں بینچ بچھي هوئي هیں جس پر ممبران پارلیمنٹ بیٹھتے هیں یہہ بینچ دائیں بائیں بچھي هوئي هیں بیچ میں راستہ هوتا هی ایک قطار کے بعد دوسري قطار هوتي هی مگر پہلي قطار سے تھوڑي اونچي اسیطرح اُس کے مابعد کي قطاریں تھوڑي تھوڑي اونچي هوتي جاتي هیں یہہ سب ممبروں کي جگہہ هی اُسکے اوپر چند درجے هیں اُن کو گیلري کہتے هیں انکي صورت ایسي خیال کرني چاهیئے جیسے همارے ملک میں دو هاشمہ مکان هوتا هی اُس میں بھي بینچ بچھي هوئي هوتي هیں بطور کرسي کے اس کو اسپیکر گیلري کہتے هیں اُس میں خاص اجازت سے خاص آدمي جاسکتے هیں مجھکو کئي مرتبہ وهاں جانیکي عزت حاصل هوئي هی اُس گیلري کي اجازت ملي تھي جو ممبروں کي نشست کے ایک یا دو گیلري اوپر تھي جہاں سے گفتگو بخوبي و بلا تکلف سننے میں آتي تھي – هوس آف لارڈس کا کمرہ مستطیل هی – صدر میں اُس کے ایک مقام بنا هوا هی جو ملکہ معظمہ قیصر هند کے تشریف رکھنے کي جگہہ هی اُس کے آگے لارڈ چینسلر کے لیئے ایک جگہہ بني هوئي هی جہاں وہ بیٹھتے هیں یا کھڑے هوکر گفتگو کرتے هیں اُسکے آگے میز پڑي هوئي هی اُس پر کتابیں وغیرہ رکھي هوتي هیں اور لکھنے والے اور عہدہ دار جلسہ بیٹھتے هیں پشت اُنکي لارڈ چینسلر کي طرف هوتي هی دائیں بائیں میز کے ممبروں کي نشست هوتي هی جن گیلریوں کا همنے ذکر کیا اُن پر جنٹلمین بیٹھتے هیں لیکن سب گیلریوں کے اوپر ایک درجہ هی اور اُسمیں جالیاں لگي هوئي هیں اُسکے اندر لیڈیاں جو دیکھنے کو آتي هیں وہ هوتي هیں لارڈ چینسلر ممبروں کے نام لیتے جاتے هیں اور وہ ممبر کھڑا هوکر جو کچھہ کہنا چاهتا هی کہتا هی اگر وہ بات ایسي هوتي هی جس کا جواب وزراؤں میں سے کسیکو دینا هی تو وہ کھڑا هوکر اُس کا جواب دیتا هی *

اگر کوئي خاص نزاع یا تکرار یا خاص صورت پیش آتي هی اُس کو لارڈ چینسلر فیصلہ کردیتے هیں — اجلاس کے شروع کا وقت معین هوتا هی اُس سے قبل جو لوگ آتے هیں وہ ایک بڑے هال میں جو هوس آف کامنز و هوس آف لارڈ کے بیچ میں هی ٹھیرتے هیں جب هوس کا وقت آتا هی تو اندر جاتے هیں — جو ممبر وغیرہ هوس کے هیں اُن کو میںنے دیکھا که وہ عموماً ٹوپي نہیں اُتارتے هیں کوئي پہنے رهتا هی کوئي اُتار لیتا هی اور جو اُتار لیتا هی وہ جب چاهتا هی پہن لیتا هی — یہہ هي تصویر ؛ حال هوس آف لارڈ کا

هی اجلاس دونوں هوس کا اکثر بڑي دير تک رهتا هی اُس عرصہ میں جب کوئي وقت کہانے کا آجاتا هی تو تهوڑي دير کے واسطے سب کهانے کو چلے جاتے هیں هوس هي کے متعلقہ کمروں میں کهانا هوتا هی - هر شخص کو اختیار هوتا هی کہ جسقدر دير تک وہ چاهے بیٹهے خواہ مخواہ یہہ ضرور نہیں هی کہ اول سے آخر تک رهے — مجهکو اسبابت کے کهنے سے خوشي و فخر هی کہ یہاں مینے اُن دانشمندوں کو دیکها اور اُنکي تقریر کو سنا هی جن کے هر لفظ پر دنیا کے کان لگے هوئے هیں اسي هوس کے قریب ایک مشہور و نامور مقام هی ویست منسٹر اے بي یہہ چرچ هی اور اسي جگہہ تمام مشہور و نامور اس ملک کے دفن هیں یہہ هي وہ مقام هی جہاں صرف دفن هوجانا اُس کے اعلی درجہ کي لیاقت و عزت و ناموري کا ثبوت هی — پرنس نپولین فرانس کے آخري بادشاہ کا بیٹا جس نے زولو کي لڑائي میں اپني جان دي اور انگریزي فوج کے همراہ وہ لڑنے کو گیا تها اُس کي نسبت اسي جگہہ کي عزت پانے کے لیئے هوس آف کامنز میں تحریک هوئي تهي جو مجارٹي † کي وجہہ سے نامنظور هوئي اور وہ نوجوان اس جگہہ کي عزت حاصل کرنے سے محروم رها *

اُسي کے قریب ایک نامي مکان رایل ایکوریم هی - اس میں مچهلیاں بہت هیں اور اُن کي وہ حالت وهاں معلوم هوتي هی جو دریا میں رهنے کي سي هی — مچهلي کو لوگ جانتے هیں کہ وہ همیشہ پاني میں تیرا کرتي هی زمین پر نہیں چلتي هی لیکن دیکهنے سے معلوم هوتا هی کہ وہ اُسي طرح زمین پر چلتي هی جیسے اور جانور سمندر کي سطح ارضي پر — مچهلیاں زمین پر لیٹ جاتي هیں اور سوتي هیں اور زمین پر پهرتي هیں بڑي مچهلیاں پتهر پر ایسي دوڑتي هیں جیسے اور چوپائے — بلحاظ مچهلیوں کي نمایش کے لندن کے رایل ایکوریم سے برائیٹن ‡ کي ایکوریم بہت عمدہ هی برائیٹن میں ایک مچهلي بڑي همنے دیکهي تهي جس کا نام لاین آف سي هی یعني سمندر کا شیر اُسکي صورت کسیقدر خوفناک هی آواز بهي اُسکي بڑي هی اُسکے دهاڑنیکي آواز دور تک جاتي هی صورت اُسکي مچهلي کي سي نہیں هی سر بہت بڑا هی قد میں تو شیر صحرائي سے چهوٹا هی مگر مٹاپے میں زیادہ هی رنگت سیاہ هی جہاں پاني میں وہ تها وہ جگہہ ایسي طرح بنائي گئي تهي کہ گرد پہاڑ کي صورت تهي سب پتهر تهے اور بیچ میں پہاڑ کے گویا پاني تها پاني سے باهر نکل کر وہ پہاڑ کے پتهروں پر اچهي طرح سے دوڑتا تها ایک آدمي اُسکو مچهلیاں کهلانے کو آیا اُسکے ساتهہ ساتهہ پاني کے باهر وہ پهرتا

---

† مجارٹي غلبہ رائے یا کثرت رائے —

‡ برائیٹن ایک جدید آباد شہر هی جو سو برس سے بهي کم سے آباد هوا هی سمندر کے کنارہ پر لندن کے باهر جسقدر شہر هیں اُن میں یہہ نہایت عمدہ هی —

تها کبهي کسي پتهر پر چڑہ جاتا تها کبهي صاف پتهر پر دوڑتا تها — ایک بڑي مچهلي بهي اور اُس پاني میں تهي وہ بهي اسیطرح سے دوڑي دوڑي پهرتي تهي — چهوٹي چهوٹي مچهلیوں کو دیکها کہ وہ کنکروں پر پهرتي تهیں بهرنهج ایکوریم کے لحاظ سے تو برائیٹن کی ایکوریم لندن کي ایکوریم سے مجهے اچهي معلوم هوئي لیکن لندن کے رایل ایکوریم میں اور بهي تماشے بهت هوتے هیں هر قسم کے — چند زولو اپني حالت اصلي پر وهاں هیں عجیب و غریب طور سے کودتے هیں اور آوازیں نکالتے هیں اُن کے قد لنبے نهیں هیں مگر بدن بهت چست هی عورتوں کے بدن بهي مثل مردوں کے کهچے هوئے اور خوب چست هیں ایک عورت جو سو گهنٹے پاني میں تیرتي هی اسي ایکوریم میں هی اسي کے قریب انڈیا آفس هی یهه بهي بهت بڑي عمارت هی انڈیا آفس کے نهایت قریب ایک وہ کهڑکي هی جو بڑے تاریخي واقعه کو یاددلاتي هی وہ یهه جگهه هی جهاں چالس اول بادشاہ انگلستان کو کرامول نے قتل کیا تها *

ٹاور آف لندن یهه وہ مکان هی جهاں ایک بڑا سلح خانه هی لاکهوں آدمي اگر دفعتاً کسي لڑائي پر بهیجنے هوں تو فوراً اُنکو هتیار مل سکتے هیں اس میں ملکه معظمه قیصر هند کے زیورات و تاج رکهے هیں کوہنور لاهور جو مشهور هیرا هی اُس کي صورت و مقدار یهاں دیکهه سکتے هیں بادشاهونکي تصویریں و پرانے هتیار وغیرہ یهاں رکهے هیں - یهه هي ٹاور کسي زمانه میں جیلخانه بهي تهاسر والٹر ریلي جو ایک مشهور لایق شخص گذرا هی وہ اسي جگهه بارہ برس قید رها تها اسي ٹاور میں اُسي قید کے زمانه میں بغیر مدد کسي کتاب کے اُسنے عالم کي تاریخ لکهي تهي ابتدا سے کچهه پهلے زمانه حضرت عیسی تک — اکثر لوگ جو قید هوئے تهے اُنهوں نے دیواروں پر کچهه کچهه لکها هی وہ اجتک وهاں لکها هوا هی *

وہ کوٹهڑیاں جن میں لوگ قید کیئے جاتے تهے تنگ هیں اور روشني و هوا کا موقع اُنمیں اچها نهیں هی - هتیار یهاں کثرت سے هیں مگر ایسے خوش‌نما طریقه پر لگائے گئے هیں که دل چاهتا هی که اُنهیں دیکها کیجیئے ایک چمن کهیئے یا باغ کهیئے یا ایک نهایت آراسته نگار خانه کهیئے سب کچهه سزا هی *

تمام در و دیوار و چهت و محراب هتیار هي هتیار هیں تمام نقش و نگار دیواروں و چهتوں پر هتیاروں سے بنائے گئے هیں *

سینٹ جمس پیلس

یهه بهي ایک عمدہ مکان هی لیوي کا جلسه پرنس آف ویلز نے اسي مکان میں کیا تها اس کے کمرے بڑے بڑے هیں لیوي کے دن اس میں نهایت هي عمدہ جلسه تها ایک کمرہ میں سب لوگ حسب معمول جمع هوئے سامنے سے سواري پرنس آف ویلز کي آئي طلائي

کام کي ایک گاڑي میں پرنس سوار تھے دو اور گاڑیوں میں ڈیوک آف کنات و ڈیوک آف ایڈنبرا تھے لیوي کے کمرہ میں پرنس آف ویلز آکر کھڑے ھوئے اور اُنکے قریب دونوں ڈیوک تھے ھر شخص جاتا تھا اور جیسا کہ قاعدہ ھی سلام کرتا تھا پرنس مصافحہ کرتے تھے وہ آگے بڑھکر دوسرے کمرہ میں چلا جاتا تھا ھر شخص اپنا تعظیمي لباس پہنے تھا میں اور حمیداللہ ترکش کوٹ اور لال ٹوپي پہنے ھوئے تھے ایک ھندوستاني رئیس اور تھے نواب عنایت علي خاں رئیس مالیر کوٹلہ کے بھائي چونکہ اُن کا تعظیمي لباس پنجابي تھا اسلیئے وہ اپنے پنجابي لباس میں تھے ایراني عہدہ دار ایک خاص قسم کي ایراني ٹوپي پہنے ھوئے تھے۔ ترکي افسروں کے سر پر سرخ ٹوپي ترکي تھي جیسي ھم دونوں کي تھي — اس سینٹ جمس پیلس میں پرنس آف ویلز رھتے نہیں ھیں رھنے کا محل بکنگھم پیلس ھی وہ بھي کہتے ھیں کہ نہایت عمدہ ھی لیکن میںنے اُس کو نہیں دیکھا ھی پارک بھي یہاں متعدد ھیں ھائیڈ پارک اور کنزنگٹن پارک یہاں مشہور پارک ھیں لیکن جوان طالبعلم کو اس ھائیڈ میں شام سے دس بجے شب تک جانا نچاھیئے اس پارک میں اور اُس کے قریب اور بالخصوص ریجنٹ اسٹریٹ میں کوئي نوجوان جنٹلمین جانا پسند نہیں کریگا — نئے نوجوان چنٹلمین کا لفظ غلطي سے کہا بلکہ میرا تو خیال یہہ ھی کہ کوئي جنٹلمین شاید جانا پسند نکریگا - یہہ مواقع زیادہ تر گذر گاہ و ممبر آزاد وبے شرم عورات کے ھیں بلکہ مبالغہ کے طور سے یہہ کہنا کنچھہ بیجا نہوگا کہ اشراف آدمي کا وہ گذر گاہ خاص اوقات پر نہیں ھی اور میرا تو خیال یہہ ھی کہ بجز خاص خصلت کے لوگونکے وھاں اور لوگ جانا و گذرنا بھي پسند نہیں کرتے ھیں — اگرچہ لندن میں آزاد و بے باک عورتوں کا ھر کوچہ و بازار میں دورہ ھی مگر جن مواقع کا میںنے نام لیا ھی یہہ لندن کے ایسے مجمع کے لیئے مشہور ھیں اگرچہ چیرنگ کراس کے اطراف اور رایل ایکوریم بھي کنچھہ کم نہیں ھیں لندن میں کثرت سے بے شرم و بے باک عورتوں کا عموماً بازاروں میں پھرنا لندن جیسے شایستہ و تعلیم یافتہ شہر کے لیئے ایک بڑا و بد نما داغ ھی اور نوجوانوں کي بڑي ابتري کا باعث ھی *

میں لندن کي دو باتوں کو نہایت ناپسند کرتا ھوں -

اول شراب خانے کثرت سے ھیں شاید کوئي محلہ یا بازار ایسا ھوگا جہاں سر بازار متعدد شراب خانے نہونگے اور میخواروں کا وھاں ھر وقت مجمع یا گذر نہوگا *

دوم بے شرم ناپاک خصلت عورتوں کي کثرت ھی اور وہ نہایت بے باکي و بے حیائي سے ھر بازار و کوچہ و سڑک پر دورے کرتي پھرتي ھیں اور کنچھہ شبہہ نہیں ھی کہ اُن کي وجہہ سے لندن کي بڑي بدنامي ھی — کنچھہ لندن ھي پر منحصر نہیں ھی اور مقامات لندن اور دیگر انگلینڈ کے شہروں میں اور اسکاٹلینڈ میں بھي یہہ ھي بیماري ھی *

لاحول ولا قوت میں کہاں سے کہاں پہونچ گیا یہہ دونوں پارک وسیع ھیں انمیں دور دور تک سبز گھاس ھی متعدد پانی کے تالاب ھیں ھائیڈ پارک میں چار بجے تخمیناً بڑا لطف ھوتا ھی وھاں چند سڑکیں ھیں ایک سڑک پر رؤساے لندن کی صرف گاڑیاں چلتی ھیں اور دوسری پر صرف گھوڑے *

تمام ڈیوک و لارڈ اور اُن کی لیڈیاں گاڑیوں پر سوار ھوتی ھیں اور وھاں سیر کو آتی ھیں و ھوا کھاتی ھیں– اسقدر کثرت سواریوں کی ھوتی ھی کہ کبھی دیکھنے میں نہیں آئی پیدل آدمی کو اُس سڑک پر چلنے کی اجازت نہیں ھی یہہ ھی حال گھوڑوں کی سڑک کا ھی لیکن چونکہ یہہ دونوں سڑکیں نہایت بڑی ھیں اور پارک میں جو آدمی پھرتے ھیں وہ ایک طرف سے دوسری طرف سڑک کے جاتے ھیں اس لیئے یہہ طریقہ مقرر ھی کہ تھوڑی دیر کے بعد کانسٹبل گاڑیوں کی سڑک کے بیچ میں کھڑا ھو جاتا ھی اُس وقت گاڑیاں اُسی جگہہ تھر جاتی ھیں اور راستہ صاف ھوجاتا ھی پیدل لوگ ایک طرف سے دوسری طرف چلے جاتے ھیں پھر وہ ھٹ جاتا ھی گاڑیاں چلنے لگتی ھیں اُس وقت کانسٹبل کے اختیار کو دیکھنا چاھیئے کہ ڈیوک ھو یا مارکوئیس یا لارڈ فوراً اُن کی گاڑی وھیں کی وھیں تھر جاتی ھی ایک قدم آگے نہیں بڑھتی ھی اسی طرح گھوڑے کی سڑک پر مختلف مقامات پر کرسیاں لوھے کی رکھی ھیں تاکہ آدمی جب چاھے بیٹھہ جاوے تمام لوگوں کو اجازت ھی وھاں جاویں اور پھریں — جب سے میں یہاں آیا ھوں ملکہ معظمہ قیصر ھند لندن میں تشریف نہیں لائیں مگر ایک روز پرنس آف ویلز کے محل بکنگھم پیلس میں لیوی تھی اُس روز ملکہ معظمہ پرنس سے ملنے کو تشریف لائی تھیں واپسی کا وقت سات بجے شام کا تھا ھائیڈ پارک کے سامنے سے سواری نکلی جلوس کے ساتھہ سواری نہیں تھی محض سادہ طرز سے ایک فٹن پر سوار تھیں میں اور حمید اللہ بھی اُس جلسہ میں ایک ایک کرسی پر وھاں بیٹھے تھے ھزارھا آدمی اُس روز جمال جہاں آراے اپنی شہنشاہ کا دیکھنے کو ھائیڈ پارک کے اندر و باھر جمع تھے — کثرت سے کرسیاں تھیں خاص آدمی کچھہ فیس کے طور پر دیکر وھاں بیٹھتے تھے جس وقت سواری نکلی بڑی گرمجوشی سے سب نے تعظیمی سلام کیا *

زولاجیکل گارڈن (جانوروں کا باغ)

یہہ وہ جگہہ ھی جہاں زندہ جانور چرند و پرند جمع ھیں — جیسے خوبصورت جانور ھمنے یہاں دیکھے اور جس جس قسم کے ھمنے دیکھے تو کیا کبھی سنے بھی نہیں تھے — بہت سے تو جانور وہ تھے کہ جنکی قسم کے ھمنے پہلے دیکھے تھے گو ویسے نہیں دیکھے تھے مثلاً طوطے صدھا قسم کے تھے گو ھمنے ایسے خوبصورت طوطے ندیکھے ھوں لیکن طوطونکی نوع سے ھم واقف تھے چھوٹی چھوٹی چڑیاں ھر رنگ کی وھاں تھیں اور کیا کہوں کہ کیسی کیسی

خوبصورت و خوش رنگ و مختلف رنگوں کي تھیں لیکن هم کہہ سکتے هیں که همنے پہلے بھي چڑیاں دیکھي تھیں ×

کیا خاک همنے پہلے دیکھا تھا ایسا هي دیکھا تھا جیسا که هم ایک عمدہ روشني کے لمپ کو دیکھیں اور پھر اپني قدرت کو خیال کرکے کہیں که همنے بھي ایک روشني کا آله پہلے سے دیکھا هی گو قسم جدا هو مگر نوع تو وہ هي هی ایسي هي اُن طوطوں و چڑیوں کي مشابہت هی اور اور چیزونکی جنکو همنے اس ملک میں دیکھا عقاب وهاں عجیب عجیب صورت کے دیکھے مگر نام تو اسکا بھي همنے اپنے ملک میں سنا تھا صورت بھي دیکھي تھي لیکن ایک جانور همنے یہاں دیکھا اُس کا نام کنگرو هی اس جانور کے پچھلے پانوں تو بہت بڑے هیں اور اگلے بہت هي چھوٹے هیں یہه پچھلے پانوں سے عجب طرح سے پھدک پھدک کے چلتا هی — پیٹمیں اُس کے سوراخ هی اور تھیلي کي طرح سے اُس کے پیٹمیں بنا هوا هی اپنے بچے کو چلنے اور پھدکنے کے وقت اُس سوراخ کے اندر تھیلي میں بیٹھا لیتا هی *

ایک دوسرا جانور چوپایه صحرائي هی اُس کا پچھلا دھڑ بہت بھاري هی بدن پر بال بڑے بڑے هیں لیکن سر نہایت چھوٹا هی اور منهہ ایسي قطع کا هی که اُس کو چھوٹي سونڈ سے تشبیه دو یا بڑي چونچ سے کچھه عجیب طرح سے سر کے پاس سے گول و لمبا هوتے هوتے تھوتھني تک آیا هی *

تیسرا ایک پاني کا جانور تھا وہ اسقدر بڑا اور موٹا تھا جیسا که کوئي بہت بڑا بھینسا یا بڑا گینڈا هو لیکن هندوستان میں تو ایسا موٹا و بڑا بھینسا همنے دیکھا نہیں حصار کي بڑي سے بڑي بھینس سے بھي اُسکو کچھه بڑا سمجھنا چاهیئے اور موٹا — برائیٹن میں جو همنے لاین آف سي دیکھا تھا کلاني و مٹاپے میں اُس کي کچھه بھي حقیقت نہیں — یہه جانور پاني سے باهر نکل کر اُسي طرح سے پھرتا تھا جسطرح کوئي بہت بڑا بھینسا زمین پر پھرتا هی *

شیر بھي یہاں مختلف ملکوں کے تھے اور ملکوں کے شیر تو قوي نہیں تھے لیکن افریقه کا شیر البته بڑا تھا اور وہ قد و قامت میں همارے ملک کے شیر سے بڑا معلوم هوتا تھا لیکن جب خوب غور کرو تو جو شجاعت و تیزي همارے ملک کے شیر میں معلوم هوتي تھي وہ اُسمیں بڑي نہیں تھي وہ سست و کاهل معلوم هوتا تھا *

برتش میوزیم و لایبریري

یہه مکان نہایت هي عظیم الشان هی اسکے کمرے نہایت هي وسیع هیں اسي ایک مکان میں میوزیم بھي هی اور لایبریري بھي هی — لاکھوں کتابیں وهاں هیں ریڈنگ روم جدا هی جسکا دل چاهے اجازت لیکر وهاں جاوے جس کتاب کو چاهے نکلوائے اور جبتک چاهے وهاں پڑھے هزاروں قسم کے سکے هزاروں قسم کي چیزیں جو هسٹري سے متعلق هیں

اور جو کتابوں میں ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تھک جاؤ تو شاید ملیں وہاں سب آنکھوں کے سامنے رکھی پاؤ گے *

میں جتنی دیر اور جبتک وہاں رہا مجھکو اپنے دوست منشي محمد ذکاءالله صاحب پروفیسر میور کالج یاد آئے اسلیئے کہ اُنکو تاریخ سے اور اس قسم کي تحقیقات سے بڑا شوق هی اگر وہ ہوتے تو دن بھر لایبریري میں رهتے میوزیم میں جاؤ ہزارها تصویریں پتھر کي هیں تمام چیزوں کے خدا وهاں دیکھوگے کہیں راگ گانے کا خدا رکھا هی کہیں عشق کا خدا کھڑا هی ایک دو خدا هوں تو آدمي لکھے بھي صدها خدا وهاں موجود هیں اکثر بادشاهوں کي تصاویر هیں *

بہت سي ممیاں † وهاں رکھي هیں مینے یورپ میں جہاں اور چیزوں پر التفات کیا ممیوں پر زیادہ غور کیا اور اُس سے میري بہت سي اغراض تھیں — یہہ لاشیں ہزاروں برس کي هیں اور آج تک مردہ کا جسم اُن میں باقي هی صورت صاف معلوم هوتي هی هاتھہ پانوں قد و قامت کچھہ بگڑا نہیں هی — برٹش میوزیم کے دیکھنے کے بعد میں یہہ کہہ سکتا هوں کہ مینے ممي کو جہاں تک ممکن هی خوب دیکھا هی اور اس سے زیادہ کہیں اور جگہہ نہیں هی *

مجھکو یہہ تلاش تھي کہ کہیں نو گز کے قد کي ممي میں دیکھوں اسلیئے کہ سنتے تھے کہ پہلے زمانہ میں نو گزے آدمي هوتے تھے لیکن مجھکو کہیں نشان بھي نملا کوئي نوگزا تو کیا تین گزا بھي نملا *

پسلیاں هڈیاں سبکي بجنسہ باقي هیں کہیں ضغطہ کے مشہور آثار نمایاں نہیں پائے گئے *

جب اسقدر بڑے بڑے اجسام باقي هیں اور توقع نہیں هی کہ آیندہ بھي کوئي صورت اُن کے زوال و انعدام کي هی تو اجزاے لایتجزے کي بحث و مناظرہ قابل تامل کے هی *

جانور مردہ ہزاروں قسم کے وهاں هیں تمام ملکوں کے عجیب و غریب هم اپنے ملک میں پدہ کو سب سے چھوٹا جانور جانتے هیں اور همارا خیال تھا کہ شاید اُس سے چھوٹا کوئي جانور نہوتا هوگا یہاں همنے اُسکے قد و قامت سے بھي نصف جانور دیکھے اور کیسے خوش رنگ اور عجیب کہ کیا کہوں تصویر اُسکي لکھني مشکل هی *

---

† ممي — مصر کے ملک میں یہہ دستور تھا کہ جب کوئي نامور آدمي مرتا تھا تو اُسکو ایک قسم کا مصالح لگاتے تھے اور نہایت چست کفن میں اُس کو لپیٹتے تھے پانوں میں اُس کے بطور موزے یا پاموزے کے پہناتے تھے اور اُسکے قد کي برابر بطور قبر کے پتھر کو تراش کر مردے کو اُسمیں رکھتے تھے اور دوسرا پتھر اُس کے اوپر ڈھانک دیتے تھے —

بعض ایسے محقق پیدا ہوئے ہیں جو یہہ کہتے ہیں کہ انسان ابتداءً بندر کی قسم تہا اُسپر لوگ ہنسی سے کہا کرتے تہے کہ اگر بندر تہا تو صورت تو بہلا بدلتے بدلتے بدلگئی لیکن دم کیا ہوگئی جب میں میوزیم میں بندروں کے مقام پر پہونچا تو مجہکو بن دم کے بندر کی تلاش ہوئی — جویندہ یا بندہ دیکہتا ہوں کہ ایک بڑے شیشہ میں ایک بڑا جگادری بندر بن دم کا کہڑا ہی یہہ بندر ایک چہوٹے قد کے آدمی کی برابر ہی — میری یہہ راے نہیں ہی کہ انسان بندر کی نسل ہی لیکن وہ محقق کہہ سکتا ہی کہ اسی بن دم کے بندر کی نسل سے آدمی ہوگیا ہی رفتہ رفتہ — وہ صرف تنہا ہی نہیں تہا اُسی نسل سے اور اُسی قوم کے اور بہی کئی بندر وہاں تہے مگر اُس سے بہت چہوٹے تہے *

ٹائمز جو مشہور اخبار لندن کا ہی اُس کے کارخانے کے دیکہنے کا مجہکو شوق تہا کہ کیونکر لاکہوں اخبار اُس پر چہپ جاتے ہیں مجہکو یہہ تامل تہا کہ وہ ٹیپ ایسا مضبوط کونسا ہی جسپر لاکہوں داب پڑتی ہیں اور وہ نہیں خراب ہوتا چنانچہ میں گیا اور دیکہا تو معلوم ہوا کہ وہاں تو اور ہی طریقہ ہی *

اول کمپوز کرتے ہیں جب کمپوز ہو جاتا ہی تو اُس کو ایک کاغذ پر جو خاص طور سے تیار کیا گیا ہی اور وہ ذرا موٹا کاغذ ہی جیسا چہاپہ خانوں میں استر کا کاغذ ہوتا ہی چہاپتے ہیں اُن حرفوں کا نشان اُس کاغذ پر آجاتا ہی پہر ایک کل ہی اُس میں شیشہ پگلا کر ڈالتے ہیں وہ کل مقعر ہی اور اُس کاغذ کو بہی اُسمیں رکہدیتے ہیں اور پیچ میں دیتے ہیں وہ شیشہ جو پانی کی طرح پگلا کے ڈالا تہا وہ ایک چادر موٹی سی بن جاتا ہی اور اُس کاغذ کے تمام حروف و نقوش اُس پر آجاتے ہیں اُس کو لیجا کر ایک کل پر جو بیلن کی صورت ہی چڑہا دیتے ہیں گویا وہ کابی ہوئی وہ بیلن کل کے ذریعہ سے جس کو انجن حرکت دیتا ہی چکر کہاتی ہی ایک دوسری بہت بڑی بیلن ہی ایسی صورت کی جیسا ہمارے ملک میں وہ پتہر ہوتا ہی جو سڑکوں پر پہرایا جاتا ہی اُس پر کاغذ لپٹاہوا ہوتا ہی وہ کاغذ ٹائمز کا اس قدر اُس پر لپٹا تہا کہ اگر کہولا جاوے تو چند میل کا طول ہو وہ بیلن حرکت کرتی ہی اور کاغذ اُس پر سے کہل کہل کر اُس دوسری بیلن کے نیچے گذرتا ہی جس پر وہ ٹیپ کی چادر چڑہی ہوئی ہی اور چادر اُس کاغذ کو دابتی ہی کاغذ چہپتا چلا جاتا ہی اُس بیلن پر ایک کل سے ہر مرتبہ سیاہی لگتی رہتی ہی اُس بیلن کے نیچے سے ہوکر آگے بڑہ کر اُسی کل میں وہ چہپا ہوا کاغذ مڑتا ہی اور کٹتا ہی اور چوتہہ ہوکر ایک خانہ میں آپڑتا ہی — ایک لڑکا تیرہ چودہ برس کا کہڑا ہی وہ اُن کو اُٹہاتا رہتا ہی ہزاروں پرچے دم بہر میں چہپ کر و مڑ کر و کٹ کر تیار ہو جاتے ہیں مجہکو یہہ کل نہایت ہی عجیب و غریب معلوم ہوئی اس لیئے کہ اُس سے پہلے میں نے کبہی کلوں کو اس قسم کے ندیکہا تہا *

لیکن جب میں نے ولیچ کو جاکر دیکھا جہاں توپ و بندوق وغیرہ کا کارخانہ ہی اور پورتھہ موتھہ میں گیا جہاں جہازوں کا کارخانہ ہی اور وہاں کي کلیں دیکھیں تو اُس کي پھر کچھہ بھي حقیقت نہیں معلوم ہوتي تھي بلکہ وہ ایک کھیل کی کل معلوم ہوتي تھي ہمارے سامنے ایک توپ پر لوہا چڑھایا گیا بہت سے مختلف کام ہمارے سامنے ہوئے اور ہمکو دکھائے گئے پس عقل حیران تھي — جو کام اُن کلوں کے ذریعہ سے معدودے چند اشخاص لیتے ہیں اور کرتے ہیں وہ سیکڑوں بلکہ شاید ہزاروں سے بھي نہیں ہوسکتے — ممکن نہیں ہی کہ جو کچھہ میں نے وہاں دیکھا میں اُس کو بیان کرسکوں ہاں اگر ہر کل کي تصویر لکھوں اور تمام اُس کي کیفیات و حرکات بیان کروں تو شاید کچھہ سمجھہ میں آوے لیکن شاید ہر کل پر ایک رسالہ ہونا چاھیئے اور وہ بھي اُس کے ماہر کا — جس توپ پر میرے سامنے لوہا چڑھایا گیا تھا وہ بہت ھي بڑي توپ تھي (اُس وقت تو میں نے اُس کا وزن بھي معلوم کیا تھا مگر اب یاد نہیں رہا) اور اُس کام کو پانچ چار آدمي کر رہے تھے اُس توپ کو اگر پچاس بیل لگیں تو اُسطرح سے حرکت ندے سکیں جس طرح وہ چند آدمي کر رہے تھے ایک بہت موتي چادر تھي وہ ادنی حرکت سے کل کے اُس توپ پر چڑھتي چلي جاتي تھي — جب چادر چڑہ چکي تو ایک دوسري کل نے اُس کو اُتھا لیا اور ایک دور فاصلہ پر لیگئي جہاں ایک گھن تھا معلوم نہیں کہ وہ گھن کئي سو یا کئي ہزار من کا تھا توپ اُس کے نیچے رکھدي گئي اور گھن اُس پر پڑنا شروع ہوا اس قدر عظیم الشان گھن ایک ادنی حرکت سے چلتا تھا اس ولیچ اور پورت موتھہ کے کارخانہ کے دیکھنے کے بعد معلوم ہوسکتا ہی کہ گورنمنت انگلستان کیا چیز ہی اور وہ کیسي زبردست ہی اور اُن کارخانوں کے ذریعہ سے اُس کي بري و بحري شان و شوکت کیا ہی یہہ ولیچ کا کارخانہ وہ ہی کہ جس قدر آلات حرب و سامان چاھو اُس میں تھوڑے دنوں میں تیار ہوسکتا ہی جو عہدہ دار کہ پورت موتھہ میں مجھکو جہازوں کو اور کارخانہ کو جہاز کے بننے کے دکھاتا تھا اُس نے مجھہ سے کہا کہ اگر آج حکم ہو تو میں ایک ہفتہ میں بارہ جہاز مرتب کرکے روانہ کرسکتا ہوں یہہ اُسوقت اُس نے کہا تھا جب مینے اُس سے بعض جہازوں کي نسبت جو نامرتب تھے پوچھا تھا — پھر یہہ ایک ھي تو کارخانہ نہیں ہی متعدد کارخانے جہازوں کے اور بھي ہیں اور یہہ تو سرکاري کارخانے ہیں جو کمپنیاں اپنے کارخانے جدا کرتي ہیں وہ بہت ہیں — جب میں گلاسگو میں گیا جو ایک مشہور شہر اسکاتلینڈ کا ہی وہاں میں نے ایک کمپني کا کارخانہ لوھے کا دیکھا اور تعجب کیا — اسي کمپني نے شہنشاہ روس کي فرمایش کا وہ جہاز سیر دریا کا بنایا ہی جو مشہور ہی اور اخباروں میں مشتہر ہوچکا ہی — یہہ جہاز اس قدر بڑا اور خوبصورت ہی کہ ایسا جہاز ابتک نہیں بنا یہہ جہاز ابھي پورا تیار نہیں ہوا ہی مینے اُس کو دیکھا تمام کمروں میں اور چھت پر اُس کي پھرا

کچھہ شبہہ نہیں ھی کہ بے نظیر جہاز ھی ایسی ایسی کمپنیاں متعدد ھیں اور گورنمنٹ خود اُن سے کام لیتی ھی — پورٹ موتھہ میں وہ جہاز نلسن کا ھی جس میں وہ گولی سے اُس وقت مرا تھا جب نیپولین اول شہنشاہ فرانس کو اُس نے شکست دی تھی اُس جہاز میں میں گیا — نلسن کے زخمی ہونے کی جگہہ اور گولی لگنے کی جگہہ اور تمام مقامات دیکھے — یہہ جہاز بادی ھی ۱۰۰ توپیں اُس پر چڑھی ھیں اُس وقت تک دخانی جہاز کا ایجاد نہوا تھا *

خاص لندن کے سوا اطراف لندن میں دو مکان بڑے نامی و عالی شان ھیں ایک کرسٹال پیلس دوسرا الکزنڈریہ پیلس — مکان کیا ھیں بڑے محل ھیں بلکہ اگر یہہ کہو کہ اُن کے اندر متعدد محل ھیں تو بھی بجا ھی - ان دونوں جگہوں میں ھر روز گویا کوئی نہ کوئی میلہ رھتا ھی ھمیشہ تماشے ھوتے ھیں اُن کے اندر سوداگروں کی دوکانیں ھیں بطور بازار کے - اُس کے اندر تھیٹر ھیں - آپرا ھیں - ھوٹل ھیں آتشبازی جو کرسطال پیلس میں چھوٹتی ھی مشہور ھی — ھمارے ملک میں جب لارڈ لٹن نے دربار کیا تھا سنہ ۱۸۷۷ ع میں اُس وقت آتشبازی چھوٹی تھی اُس کی بڑی تعریف تھی اور فی الحقیقت وہ تعریف کے لایق تھی ھمارے ملک میں کسینے ایسی نہیں دیکھی تھی مگر جو آتشبازی ھمنے کرسطال پیلس میں چھوٹتی دیکھی وہ ھماری اُس دلی کی آتشبازی سے بھی عمدہ تھی ھمنے الکزنڈریہ پیلس اُس دن دیکھا تھا جب اُس میں پھولوں کی ایک بڑی نمایش ھوئی تھی گلاب کے پھول اس قدر بڑے اور خوش رنگ کبھی نہ دیکھے نہ شاید دیکھینگے *

انگلینڈ کے شہروں میں سے مینے برائیٹن پورٹ موتھہ باتھہ ایگسٹر مینچسٹر چیچسٹر آس بورن وندسر کو دیکھا - مجھکو سب سے زیادہ برائیٹن پسند آیا یہہ شہر جدید آباد ھی ابھی اُسکی آبادی کو سو برس نہیں ھوئے ھیں ایک لاکھہ آدمی کی آبادی ھی سمندر کے کنارہ پر بستا ھی آبادی نہایت خوشنما آب و ھوا بہت اچھی بیمار و ضعیف اکثر تندرستی و قوت کے واسطے وھاں جاتے ھیں و رھتے ھیں صبح کو لوگ سمندر میں خوب نہاتے ھیں خاص آدمی مشین (کل) میں بیٹھہ کر نہانے جاتے ھیں اور عام لوگ یونہیں نہاتے ھیں یہہ مشین ایک مسقف گاڑی ھی اُس کے اندر جاؤ کپڑا اُتارو جانگیا پہنو نہاؤ — لب دریا ڈھلوان سطح ھی جہاں وہ گاڑی نہانے کی کھڑی ھوتی ھی اور گاڑی کے پیچھے ایک رسی باندھی ھوئی ھی اور وہ رسی ایک چرخی میں لپٹی ھوئی ھی جب اُس مشین میں آدمی بیٹھا تو کل والے نے گاڑی کی رسی ڈھیلی کی گاڑی لڑک کر دریا میں گئی آدمی نہانے والا اُس میں سے نکلا اور پانی میں نہایا جب نہا چکا تو پھر گاڑی میں آگیا کل والے نے گاڑی کو پھر کھینچ لیا چھہ پنس اُس گاڑی کا کرایہ دینا ھوتا ھی — مسٹر منی نے جو ھندوستان

میں کلکٹر و کمشنر رھے ھیں موری و حمیداللہ کی دعوت کی تھی لنچ کھانے کے بعد ھمکو وہ اکوریم کی سیر دکھانے لیگئے وھیں ھمنے لائن آف سی دیکھا اور خوب سیر کی مختلف تماشے دیکھے دو روز ھم وھاں رھے — یہاں لب دریا ایک پیر † نہایت ھی خوب صورت بنا ھوا ھی اور اُس پر چند دوکانیں سوداگروں کی ھیں صبح شام تفریح کو اکثر لوگ وھاں جاتے ھیں یہہ پیر لوھے کا بنا ھی — صبح کو کچھہ دن چڑھے وھاں چھوٹا آگ بوٹ آتا ھی جس کا دل چاھے اُس میں بیٹھے ایک گھنٹہ تک دریا میں سیر کراتا ھی — ھم اور مفی صاحب اور ای راس صاحب جو ھائی کورٹ الہ آباد کے حاکم اول تھے اور اُن کی مس صاحب سب اُس پر سوار ھوکر خوب دریا میں پھرے *

اُس بورن چھوٹا قصبہ ھی اٹھارہ ھزار آدمی کی بستی ھی سمندر کے کنارے پر ھی اور صاف ھی یہاں بھی پیر بنا ھوا ھی مگر برائیٹن کا سا خوبصورت نہیں ھی یہاں مسٹر جارج لارنس رھتے ھیں جو علیگدہ میں کلکٹر اور جج رھے تھے اب تک جارج لارنس کرایہ کے مکان میں رھتے تھے مگر وہ اپنا خاص گھر بناتے ھیں اُنھوں نے اپنا گھر جو بنوا‌وینگے جاکر مجھکو دکھایا — ایکسٹر پہاڑ کے اوپر بستا ھی آبادی اُس کی چالیس ھزار آدمیوں کی ھی ھمارے بڑے دوست جان بیلٹ بٹن یہاں رھتے ھیں جو ھائی کورٹ کے جج اور کمشنر و جج و کلکٹر ممالک مغربی و شمالی میں رھے اُن کے ھاں میں و حمیداللہ مہمان رھے اسقدر محبت سے ملے کہ اُن کا اور اُن کی میم صاحب کا شکریہ نہیں ھوسکتا وہ اُس محبت سے ھم سے ملے جس طرح کوئی عزیز سے عزیز تر ملتا ھی — یہاں ایک کیتھڈرل نہایت عمدہ ھی ایک حصہ اُس کا نارمن کے زمانہ کا بنا ھوا ھی ھال اُسکا چار سو فیٹ کا ھی کلب کا مکان بھی نہایت ایک اچھا ھی لائبریری بھی اُس میں ھی *

باتھہ

یہہ قدیم شہر ھی آبادی اُسکی قریب قریب ایکسٹر کے ھی یہہ شہر بھی پہاڑ پر واقع ھی ریل کے اسٹیشن کے قریب ھی مکانات پختہ ھیں لوگوں کی وضع کے دیکھنے سے معلوم ھوتا تھا کہ یہاں لندن کی فیشن کی ھوا نہیں پہنچی ھی پرانی وضع و لباس کے آدمی اکثر وھاں دکھائی دیئے *

چیچسٹر

یہہ ایک چھوٹا قصبہ ھی ایک مشہور گھوڑدوڑ یہاں ھوتی ھی اُس کے دیکھنے کو ھم گئے تھے جیسا کہ ڈربی ریس میں ایک پونڈ کا ٹکٹ تھا اُس میں بھی ایک پونڈ کا تھا

---

† پیر — جہاز دریا کے کنارہ پر پانی کی کمی کی وجہہ سے نہیں آسکتا ھی لہذا دریا کے اندر مناسب فاصلہ تک ایک پل کے طور پر اور کہیں چبوترہ کے طور پر بنا دیتے ھیں اُس کو پیر کہتے ھیں —

حمیداللہ بھی میرے همراہ تھے — پرنس آف ویلز اُسکے صدر نشین تھے رایل فیملی کے لوگ بھی وهاں موجود تھے جسقدر لباس خوشنما لیڈیوں کے یہاں تھے ایسے بھیئت مجموعی کبھی دیکھنے میں نہیں آئے یہہ ریس بالخصوص پوشاک کے باب میں مشہور هی بڑا لطف یہہ تھا که معزز اشخاص اپنی لنچ کا سامان سب وهاں لے جاتے هیں وہ رکھا هوا هر جگہہ ایسا عمدہ معلوم هوتا هی که اُس کا لطف بیان نهیں هوسکتا یہہ ایک نہایت پر تکلف میلہ تھا *

پورتھہ موتھہ

یہہ نہایت خوبصورت مگر چھوٹا شہر هی لب دریا واقع هی مختصر پیر بھی یہاں هی شام سے دس بجے تک یہاں اُس شہر کے هر قسم کے لوگوں کا جلسہ رهتا هی — ایک میل کے فاصلہ پر یہاں جہازوں کا کارخانہ هی یہاں باجازت امیرالبحرلارڈ نارتھہ بروک کے هم نے کارخانہ جہازوں کی سیر کی جہازونکو تعمیر هوتے دیکھا موجودہ جہازونکو جو وهاں کھڑے تھے اُنکو دیکھا لڑائی کے جہاز بھی دیکھے — نلسن کا وہ مشہور جہاز بادی جسمیں نلسن سوار تھا اور نپولین فرسٹ کو اُسنے شکست دی اور بالاخر اُسکے گولالگا جسکے سبب سے وہ مرگیا همنے دیکھا اس جہاز میں ۳۲ توپیں چڑھی هوئی تھیں - یہہ جہاز پرانے طریقہ کے موافق اور لکڑی کا بنا هوا هی - ایک جنگی جہاز پر بہت بڑی توپ تھی اور ادنی حرکت سے کل کے اُسکو حرکت هوتی تھی مینے اپنے هاتھہ سے اُس توپ کو اُس کل کے ذریعہ سے هلایا تھا اور بڑا تعجب هوتا تھا *

والچ اور پورتھہ موتھہ کے کارخانوں کے دیکھنے کے بعد آدمی انگریزی قوت بری و بحری کا اندازہ کرسکتا هی اور یہہ سمجھہ سکتا هی که کیا قوت انگلش گورنمنت کی هوسکتی هی *

مینچسٹر

یہہ بہت بڑا و پر رونق شہر هی جسقدر کارخانے اس شہر میں اور اُسکے قرب و جوار میں هیں اسقدر اور کسی شہر میں انگلینڈ کے نہیں هیں مینے یہاں متعدد کارخانوں کی سیر کی مینچسٹر انگلینڈ میں و گلاس گو اسکاٹ لینڈ میں ایک قسم کے شہر هیں *

وینڈ سر — یا وینڈزر

یہہ مختصر شہر هی ملکہ معظمہ قیصر هند کا محل اِخاص اور پارک و باغ اسی شہر میں هی اس خاص محل کا نام کاسل هی — جن ایام میں ملکہ معظمہ قیصر هند وهاں تشریف نہیں رکھتی هیں اور اسکاٹ لینڈ وغیرہ میں رونق افزا هوتی هیں تو هر شخص

کاسل کو گیارہ بجے کے بعد جاکر بغیر کسي خاص حکم کے دیکھہ سکتا ھی ریلوے اسٹیشن و کاسل کے بیچمیں ایک مکان ھی سیر کرنے والے کو اُس میں جانا چاھیئے اور اپنے نام کا کارڈ دینا چاھیئے کارڈ کو لیکر وہ شخص جو وھاں ٹکٹ تقسیم کرتا ھی ایک ٹکٹ دیگا اُسکو لیکر کاسل کے اندر جانا چاھیئے داخلہ کے دروازہ پر دربان اُس ٹکٹ کو لیلیتا ھی اور سیر کرنے والے کے سامنے ایک کتاب پیش کرتا ھی سیر کرنے والیکو اُس میں اپنا پورا نام اور پتہ کہ کہاں سے وہ آیا ھی اور کیا عہدہ ھی لکھنا ھوتا ھی اُسکے بعد وہ اندر جاتا ھی اور ایک کمرہ میں جہاں بینچ بچھي ھوئي ھیں ٹھرتا ھی - ھر پندرہ منٹ کے بعد گائڈ آتا ھی اور جسقدر لوگ اُس کمرہ میں جمع ھوجاتے ھیں اُنکو اپنے ھمراہ ھر ھر کمرہ میں لیجاتا ھی اور سیر کراتا ھی اور جو جو تصاویر وغیرہ اُن کمروں میں لگي ھوئي ھیں یا خاص اسباب رکہا ھوا ھی اُن کے متعلق حالات بیان کرتا ھی اور ھرھر کمرہ کي نسبت کہتا ھی کہ یہہ ڈائیننگ روم ھی یہہ خاص نشست کا کمرہ ھی وغیرہ وغیرہ *

یہہ کمرے وسیع ھیں اور بڑي بڑي بیش قیمت پینٹنگ کي تصریریں اُس میں لگي ھوئي ھیں ڈائیننگ روم اسقدر وسیع ھی کہ کئي سو آدمي اُس میں کھاسکتے ھیں یہہ کاسل گو بطور قلعہ کے ھی لیکن کچھہ لڑائي کاسا قلعہ نہیں ھی نہ اس قسم کا خوبصورت قلعہ ھی جیسا کہ ھماري دھلي کا نہ اُسکي ایسي خوبصورت چار دیواري ھی جیسي دھلي یا آگرہ کے قلعہ کي - پتھر کي چنائي ھی — البتہ سامنے صحن میں ایک چمن پھولوں کا نہایت خوشنما ھی اور اُسمیں فوارہ چھوٹتا ھی — صدھا برس سے بادشاھان انگلستان اس میں رھتے چلے آتے ھیں پارک نہایت وسیع ھی اسي پارک میں وہ مکان ھی جسمیں ملکہ معظمہ قیصر ھند کے واسطے مکھن کھانے کا بنتا ھی — اس میں خاص پرند جانور ھیں اس میں خاص کتے ھیں - اس میں خاص مویشي خانہ ھی جیسي بڑي و خوبصورت گائیں وبیل ھمنے اس مویشي خانہ میں دیکھے ایسے پہلے کبہي نہیں دیکھے تھے - مویشي خانہ کے قریب ھم ایک سمت کو گئے وھاں ھمکو نہایت ھي متعفن بو آئي ھم جلدي جلدي آگے بڑھے تاکہ اُس بدبو سے نجات پاویں چند قدم چلے تھے کہ ھمنے دیکھا کہ وھاں چند سور ھیں وہ سوئروں کے رھنے کا و پرورش پانے کا موقع تھا - یہہ سور معمولي صورت کے تھے مگر خوب موٹے لیکن نہایت بدبو کي حالت میں — اُس وقت معلوم ھوا کہ وہ بدبو انہیں کي تھي ھم فوراً وھاں سے واپس آئے *

ان مکانات کے اور اُن جانوروں کے دیکھنے و سیر کے واسطے ایک معزز افسر کے خاص حکم کي ضرورت ھوتي ھی اور وہ حکم اُن مکانات کے مہتمم کو دیا جاتا ھی جسکي اجازت سے اُن تمام مکانوں کو و چیزونکو دیکھہ سکتے ھیں *

اسي پارک کے متصل ایک نہایت وسیع و لاجواب باغ ھی جسمیں سوائے انبہ کے تمام قسم کے میوے موجود ھیں ھر قسم کے پھول عجیب عجیب رنگ کے —

خوش رنگ پتوں کے درخت مختلف اقسام کے - بیلوں کے درخت نہایت هي خوشنما - میوے مختلف گرم ملک کے میوے مہتمم سے پوچھے اور اُنہوں نے مجھکو وہ دکھائے سرخ مرچ جسقدر موتي اور بڑي اُس باغ میں تھي ایسي همارے ملک میں بہت هي کم هوتي هی *

ایک قسم کے اور رنگ کے پھول سے مختلف اقسام کے و رنگ کے پھول بنے هوئے ایک خوشرنگ پتے کے درخت سے مختلف قسم کے خوشرنگ پتوں کے درخت بنے هوئے همنے وهاں دیکھے — اکثر میوہ دار اور پھولوں اور پتوں کے درخت شیشه کے مکان میں تھے — جس ملک کا درخت تھا اُسي ملک کي آب و هوا اُس مکان میں معلوم هوتي تھي — نل اور بھاپ کے ذریعه سے گرمي و سردي کي کیفیت کي تبدیلي کي گئي تھي *

بہت سے میوے وهاں لگے هوئے تھے اور صورت سے نہایت هي پخته اور لذیذ معلوم هوتے تھے — لیکن افسوس که هم اُنکے کھانیکے مجاز نه تھے کاسل سے تخمیناً آدہ میل کے فاصله پر وہ مدرسه هی جسکا نام آیٹن هی ایک یهه ایٹن اور دوسرا هیرو یهه دو مدرسے بطور هائي اسکولوں کے هیں اکثر اُمرا اور روساء و معزز اشخاص کے لڑکے انهیں مدرسوں میں پڑھتے هیں ونڈسر کے تلے بھي دریا بہتا هی - بلحاظ همارے ملک کے یهه بات تعجب کي هی که شہر ونڈسر صدها سال سے تو مسکن بادشاهان انگلستان کا هی لیکن وہ نہایت هي کم رونق هی چاهیئے تھا که جب بادشاہ یہاں رهتے تھے تو اور ڈیوک و لارڈ و روساء بھي وهاں آباد هوتے اور اسطرح سے وہ ایک عظیم‌الشان شہر هوجاتا و پر رونق لیکن یهه کچھه بھي نہیں هی *

ملکه معظمه انگلستان و قیصر هند جسکي عظمت و شوکت و قوت آج دنیا میں تسلیم هی اور جسکي عملداري میں کسي وقت آفتاب غروب نہیں هوتا هی جب اُنکي اُس ذاتي مختصر مویشي خانه اور دیگر کارخانوں کو دیکھا جاوے تو وہ ایک هندوستان کے راجه کے کارخانه سے بھي کم معلوم هوتا هی اور شاید یهه امر ایشیائي خیالات کے موافق برے دل سے دیکھا جاوے لیکن جب غور کیا جاوے تو یهه دانشمندانه طریقه و طرز تمدن و معاشرت شاهان یورپ بے انتہا قدر و تعریف کے لایق هی اور اُسکي عمدگي و نتائج پر شاید ایک بڑي کتاب تحریر هوسکتي هی — صرف بادشاہ کا هي یهه خیال نہیں هی وزیر اعظم انگلستان (جسکے لبونکي جنبش کي طرف دنیا کي نظر هی جسکے هر لفظ پر تمام سلطنتیں کان لگائے هوئے هیں) کا گھر انڈیا آفس کے قریب جاکر دیکھو نه وهاں نقیب هی نه چوبدار هی نه هاتي کھڑے هیں نه سوار هیں نه اور کسي قسم کي کر و فر هی مکان تو بلاشبهه سرکاري هی لیکن اُسمیں بھي کوئي خاص شان وشوکت نہیں هی بظاهر کوئي بڑي عظیم‌الشان عمارت بطور پیلس کے بھي نہیں هی ایک معمولي وضع کا مکان هی — سلطنت انگلشیه میں جہاں تک دیکھے نمایش ظاهري اور سامان تعیش ؛

بہت کم نظر آوینگے اندروني استحکام اور بزنس (کاروبار و تجارت) ہر حالت میں و ہر جگہہ دیکھو گے لندن میں کسي وقت کسي آدمي کو ندیکھو گے (بجز هائیڈ پارک و ریجنٹ اسٹریٹ کے مگر وہ بھي خاص اوقات میں) کہ آهستہ چلتا ہوگا اسلیئے کہ جہاں وہ جاتا هی اور جس کام کو وہ جاتا هی اُسکا وقت معین هی اور ٹهیک اُسي وقت پر اُسکو پهونچنا چاهیئے اور جہاں سے وہ چلا هی وقت کا اندازہ رفتار کے ساتهہ کرکے چلا هی اگر وہ معمولي تیز رفتار سے ذرا بھي آهستہ چلے تو هرگز ٹهیک نہیں پهونچ سکتا وقت لندن میں بیش بہا چیز هی — کاروبار کي کثرت سے تمام شہر میں ایک طرف سے دوسري طرف بلکہ ہر طرف آدمیوں کي آمد رفت اسقدر هی کہ اُسکا اندازہ نہیں هوسکتا هزارها گاڑیاں کیب رهینسم و فٹن وغیرہ هیں صدها اومنی بس چلتي هیں تین تین منٹ پانچ پانچ منٹ بعد اندر گرونڈ ریلوے کے گاڑي چھوٹتي هی اور پهر هزارها آدمي پیدل چلتا هی تمام بازاروں و سڑکوں پر هر وقت میلہ معلوم هوتا هی ٭

اندر گرونڈ ریلوے ایک ایسي ریل هی جو سوائے لندن کے کہیں نہیں چلتي هی کرایہ بهي اُسکا کم هی اگر اندر گرونڈ ریلوے اور اومنی بس لندن میں نہوں تو لوگوں کو بڑي تکلیف هو اور مصارف روز مرہ بہت بڑہ جاویں اور دوکانداروں و تجارت پیشہ اور بہت لوگوں کوتکلیف هو لندن میں ایک شخص رهتا تو ایک جگہہ هی اور دوکان اُس کي دوسري جگہہ آتهہ دس میل کے فاصلہ پر هی یا کسي کو کوئي چیز خریدني هی ایسي دوکان سے جو بارہ میل کے فاصلہ پر هی تو اگر اندر گرونڈ ریلوے یا اومنی بس نہو تو آدمي لٹ جاوے یہہ روزانہ کي آمد رفت کا خرچ سواري هي اُسکا دوالہ نکالدے اندر گرونڈ ریلوے ایک ایسي ریل هی جو زمین کے تلے چلتي هی اُسیطرح سے جسطرح اپر گرونڈ ریلوے چلتي هی — تمام لندن میں نیچے نیچے وہ ریل پهرتي هی اُس کے اسٹیشن بہت قریب قریب هیں اُس میں فرسٹ کلاس سکنڈ کلاس تهرڈ کلاس کي گاڑیاں هوتي هیں محصول هر درجہ کا جدا هی هر هر اسٹیشن پر ٹهرتي هی مسافروں کواُتارتي چڑهاتي چلتي هی لیکن زمانہ قیام کا اکثر بہت کم هوتا هی فوراً مسافر کو اُترنا چاهیئے اور اسي طرح چڑهنا چاهیئے ذرا سي سستي و توقف میں رهجاتا هی ٭

ریٹرن ٹکٹ ایک روز کے واسطے اگر لو تو محصول میں تخفیف هوتي هی لیکن ریٹرن ٹکٹ هو تو ضرور هی کہ سیدهے اُس مقام پر جاؤ جہاں کا ٹکٹ هی اور اسیطرح آؤ اگر بیچ میں کسي اسٹیشن پر اُتر جاؤ تو وہ ٹکٹ ردي هوجاویگا — دهوئیں کي وجهہ سے گاڑیوں کے چمڑے کے گدوں پر تک سیاهي کا اثر هوجاتا هی سفید کپڑے کي خرابي هی اور وہ تو سفید کپڑا وهاں پہنتے نہیں لیکن قمیص وکالر لگاتے هیں هاتوں میں سیاہ یا بهورے داستانے ضرور پہنے جاتے هیں نہیں تو تمام هاتهہ کالے هو جاتے هیں اندر گرونڈ ریلوے کے سواري

تندرستي کے لیئے مضر هی سانس کے ساتهہ دهواں پیٹ میں جاتا هی اور پهیپڑے کو بہت نقصان هوتا هی — ریل والوں نے انتظام هرجگہہ ایسا کیا هی کہ دهواں نکل جاتا هی جس جگہہ اندر گرونڈ ریلوے بند جگہہ پر جاتي هی یا جهاں اسٹیشن هیں وهاں بڑے بڑے تابدان بنائے هیں لیکن پهر بهي دهوئیں کا اثر کہاں جاتا هی اسلیئے طالب علموں کو بجاے اندر گرونڈ ریلوے کے اومني بس میں پهرنا زیادہ مناسب هی *

لندن میں ایک محلہ هی جرمن اسٹریت اُس میں ایک حمام نهایت بڑا وعمدہ هی اُس کو ترکش باتهہ کہتے هیں چار شلنگ في آدمي دینا هوتا هی اور اگر ایک مرتبہ بارہ مرتبہ کے لیئے ٹکٹ لیا جاوے تو بجاے [illegible] شلنگ کے [illegible] شلنگ دینے هوتے هیں دو ٹکٹ کے محصول کي تخفیف هوجاتي هی *

اول جاکر منیجر سے ٹکٹ لو اُسکو چار شلنگ دو تمهاري گهڑي یا جو کچهہ تمهاري پاکٹ میں هو وہ تم اُس کو دو وہ اُسکو بحفاظت رکهیگا پهر اندر جاؤ وهاں جاکر جوتہ اُتار ڈالو جوتہ رکهنے والا تمهارا جوتہ ایک الماري میں جس کے خانوں پر نمبر لکهے هیں رکهدیگا اور تمکو ایک ٹکٹ اُسي نمبر کا دیدیگا اُس کو اپنے پاس رکهو پهر آگے جامہ خانہ هی وهاں جاؤ کپڑے اُتار کر کهونٹي پر لٹکا دو حمام کا آدمي دو لنگیاں تمکو دیگا ایک کو باندهو دوسري کو کندهے پر ڈال لو *

یہہ لنگیاں بہت چهوٹي هوتي هیں اچهي طرح سے بندہ نہیں سکتي هیں انگریزي طریقہ کے موافق تو نہ کشف عورت کي پرواہ هوتي هی نہ ستر عورت کي † مگر همکو دقت تهي اس لیئے میئنے اُن دونوں کو باندها تها — لنگي باندہ کر اندر حمام کے جاؤ وہ ایک بہت بڑا هال هی بیچمیں سنگ مر مر کا چبوترہ هی اور ایک نہر هی جسمیں سرد پاني هی یہہ نہر اُس هال میں سے شروع هوئي هی اور جامہ خانہ کے صحن میں وہ ختم هوئي هی گرد هال کے متعدد کمرے هیں مگر سب کے دروازے اُسي هال میں هیں اس هال کے بعض حصوں میں زیادہ گرمي اور بعض میں کم هی کوسیاں کپڑے سے منڈهي هوئي متعدد وهاں دهري هیں اور بعض جگہہ پر کپڑا بچها هی چاهو کرسیوں پر بیٹهو چاهو اُن کپڑوں پر لیٹو اول هي جب جاؤ تو بڑي گرمي معلوم هوتي هی کرسي کا کپڑا ایسا گرم هوتا هی کہ دفعتاً آدمي بیٹهہ نہیں سکتا مگر رفتہ رفتہ متحمل هو جاتا هی یہاں نہانے والا تهوڑي دیر بیٹها رهتا هی تاکہ بدن میں خوب گرمي آوے اور پسینہ آنے لگے تهوڑي دیر جب هوجاتي هی تو حمامي ٹهنڈا پاني لاتا هی کہ پیاس هو تو پیو اس پاني کے پینے سے اور بهي زیادہ پسینہ آتا هی

† عورت جس کو ستر حرام کہتے هیں یعني وہ محل جس کا ڈهانکنا ضروري خیال کیا جاتا هی اور دوسرے لفظوں میں شرمگاہ کہنا چاهیئے —

یهه کمره بهت گرم نهیں هی — اُس سے بهي زیادہ گرمي میں بیٹهنا منظور هو تو بڑے هال کے اندر ایک اور کمره هی اُسمیں بینچ بچهي هیں اور اُسپر گدے هیں اگر اُس سے بهي زیادہ خواهش هو تو اندر کے کمره کے اندر جاؤ گویا کمره در کمره در کمره هی وہ تو نهایت هي گرم هی ایسا گرم هی که میرا تو وهاں جاتے هي دم گهٹنے لگا اور میں وهاں سے فوراً بهاگا لیکن مینے دیکها که هر کمره میں لوگ بیٹهے لیٹے تهے مجهے تعجب تها که کیونکر وہ وهاں بیٹهے لیٹے تهے حمیدالله نے چاها که وهاں بیٹهیں لیکن میں اُنکو بهي لے آیا که کهیں غش نه آجاوے هر درجه میں آله لگا هوا تها جس سے گرمي کا اندازہ هوتا تها ایک عرصه کے بعد حمامي پوچهتا هی که آپ تیار هوگئے جب غسل کرنے والا کهتا هی که تیار هوں تو حمامي اُس سنگ مرمر کے چبوتره پر اُسکو لیجاتا هی اور لٹاتا هی اور بدنکو ملتا هی— کچهه میل بدن پر سے مل کے اور پهر کچهه کیسے سے اوتار تا هی (اُن لوگوں کو وہ مشت مال کرني نهیں آتي هی جو هماري دلي کے حمامي کرتے هیں نه وهاں کے نهانے میں وہ آرام بدن کو آتا هی جو دلي کے حمامیوں سے آتا هی) اُس کے بعد وہ ایک کمره میں لیجاتا هی اور وهاں بالوں کو و بدن کو صابن ملتا هی اور کچهه چیز ایسي هوتي هی جهاگ دار جیسے همارے ملک میں ریٹهے وہ بدن کو ملتا هی اور نهانے والا پاني سے نهاتا هی یهاں گرم و سرد پاني ملتا هی اُس کو سمولو و خوب نهاؤ تمام غسل کے بعد حمامي کهتا هی که آپ فوارہ کے سامنے چلینگے اگر منظور هوا تو نهانے والا وهاں جاتا هی چنانچه ایک مرتبه میں بهي مشتاق اُس فوارہ کا هوا اور مینے کها که اچها میں چلونگا وہ مجهکو ایک کمره میں لیگیا وهاں کچهه اندهیرا سا تها حمامي نے جاکر مجهکو ایک جگهه کهڑا کردیا اور فوارہ کي کل هلادي وہ فوارہ بطور هزارہ کے تها ایسا هزارہ نهیں جیسا همارے شهر میں لڑکے چهوڑتے هیں یا جس سے مالي پهولوں کو پاني دیتے هیں وہ شاید ایک بڑي ڈهال سے بهي زیادہ معلوم هوتا تها اُسمیں سے دفعتاً اس زور سے سرد پاني کي دهاریں میرے بدن کو لگیں که مینے یهه جانا که میرے بدن میں گهس گئیں میں فوراً وهاں سے هٹا اور حمامي سے کها که بهائي مجهکو معاف کرو لیکن یوروپین جنٹلمین اُسکي دهاریں خوب لیتے هیں— میں وهاں سے نکلا حمامي نے مجهکو رومال دیا مینے بدن کو پونچها اور اوڑهنے کو ایک کپڑا دیا جسکو اوڑهکر میں جامه خانه میں آیا — یوروپین جنٹلمین بعد حمام کے گرم پانیکے نهانے کے بالکل ننگے اندر حمام کے اُس نهر میں کود پڑتے هیں اور تیرتے هوئے جامه خانه کے صحن میں نکل آتے هیں اس حمام میں جسوقت هم سب نهاتے تهے تو میں اور حمیدالله تو لنگیاں باندهے نهاتے تهے اور یورپین جنٹلمین سب کهلے و بے تکلف تهے وہ جو مثل هی که ایک حمام میں سب ننگے اُسي حمام میں ٹهیک ٹهیک صادق تهي نهانے کے بعد جامه خانه میں آکر کپڑے پهنو اور دل چاهے تو چاء پیو آدمي موجود هی

حکم دو کہ چار لاؤ وہ چار لاویگا — سکس پینس دیدو اگر یہہ ضرورت ہو کہ بال کترواؤ تو حجام موجود ہی اُسکی دوکان میں جاؤ مکان نہایت صاف ہی کرسیاں بچھی ہیں آئینے لگے ہیں سنگ مرمر کی میزیں لگی ہیں وہاں بیٹھو حجام تمہارے بال کتریگا اور پھر ایک کل کے ذریعہ سے جسقدر بال کترے ہوئے چھوٹے موٹے سر میں رہگئے ہیں اُنکو صاف کریگا اور اگر کہوگے تو تیل بھی نہایت خوشبودار ڈالدیگا ایک شلنگ اس تمام کام کا معاوضہ تمکو دینا ہوگا پھر کپڑے پہنکر اُس جگہہ آؤ جہاں جوتا اوتارا تھا ٹکٹ دو وہ تمہارا جوتا تمکو دیگا جوتہ پہنکر باہر آؤ اپنی امانت منیجر سے لو اور گھر چلے آؤ *

لندن کی مشہور عمارات میں سے سینٹ پال (یہہ ایک بڑا گرجا ہی) بھی ہی مگر وہ بات اسمیں نہیں ہی جو میلان کے گرجا وونیس کے گرجا کی ہی لیکن بجاے خود نہایت عمدہ و عظیم‌الشان ہی *

لندن برج (پل) بھی لایق دیکھنے کے ہی یہہ پل نہایت مستحکم و خوش نما ہی *

میڈم تیوساٹ

لندن میں بیکر اسٹریٹ میں ایک مکان ہی اور اُسمیں موم کی پورے قد کی مورتیں دنیا کے اکثر مشہور و نامور لوگوں کی ہیں داخلہ کے لیئے ایک شلنگ کا ٹکٹ ہی یہہ تصویریں ایسی عمدہ ہیں کہ نہایت مشکل سے آدمی یہہ خیال کرسکتا ہی کہ یہہ موم کے پتلے کھڑے ہیں وہ پتلے صاف ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے اصلی آدمی تم خوب دل میں یقین کرکے باہر سے اندر جاؤ کہ ہم موم کی مورتیں دیکھنے جاتے ہیں اور ہرگز ہم دھوکہ نکھاوینگے لیکن جس وقت تم اندر گھسوگے اور تمہاری آنکھہ مورتوں پر پڑیگی تم جانو گے کہ یہہ تو اصلی آدمی ہی دفعتاً تو یہہ ہی حال ہوگا دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ کیا صنعت کی ہی ہر تصویر مناسب و مکلف لباس پہنے ہوئے ہی *

اسکاٹلینڈ

اسکاٹلینڈ پہاڑی ملک ہی مگر پہاڑ اُسکے خوشنما و مسطح بطور سلامی کے ہیں بلند زیادہ نہیں ہیں اسکاٹلینڈ میں سب سے عمدہ شہر ایڈمبرا ہی یہہ شہر نہایت ہی خوبصورت و صاف اور خوش فزا ہی آب و ہوا نہایت اچھی ہی عمارات کا طرز خوب ہی بازار و سڑکیں وسیع ہیں — چند مقامات وہاں مشہور و لایق دیکھنے کے ہیں نلسن یادگار مینار خوبصورت عمارت ہی یہہ مینار کچھہ بہت بلند نہیں ہی ایکسو ساٹھہ تخمیناً اُس کی سیڑھیاں ہیں اُسی سے بلندی کا اندازہ ہوسکتا ہی لیکن ایڈمبرا میں جو جاتا ہی وہ اُسکو دیکھتا ہی وہ ایک مرتفع موقع پر بنایا گیا ہی جب اُسکے اوپر چڑھو تو تمام شہر خوب دکھائی دیتا ہی — کوئین میری کا محل بھی وہاں ہی وہ پانچ کمرے ہیں سب چھوٹے ہیں ملاقات کا کمرہ اور سونے کا کمرہ اُنمیں کچھہ بڑے ہیں

کوئي شان و شوکت و تکلف اُن کمروں میں پایا نہیں جاتا ھی - سونے کے کمرہ میں کوئن میري کے سونے کا پلنگ اور بچھونا اور اوڑھنا بدستور رکھا ھی بچھونا اوڑھنا اور تمام سامان پلنگ کا اب بہت پرانا ہوگیا ھی ایک کمرہ میں آتش دان کے اندر ایک لوھے کي بہت بھدي بني ھوئي انگیٹھی لگي ھوئي ھی کہتے ھیں کہ یہہ اول ھي انگیٹھي ھی جو یورپ میں یا شاید اسکاٹلینڈ میں بني تھي — منجملہ ان کمروں کے ایک وہ کمرہ بھي ھی جس میں جیمس اول جو مشہور بادشاہ ہوا ھی پیدا ہوا تھا اس کمرہ کو میںنے پیمایش کیا تھا نو یا دس فیت طول میں اور اسیقدر عرض میں تھا کوئن میري کے رفیق کا اُس کے سامنے جہاں خون گرایا گیا تھا اُس موقع کو بھي ھمنے دیکھا وہ کمرہ بھي اُنھیں پانچ کمروں میں سے ھی - میوزیم جو یہاں ھیں اُن میں کوئي خاص بات لایق تذکرہ کے نہیں ھی ایک بہت پرانا کتھیڈرل (بڑا گرجا) یہاں ھی لیکن کوئي خاص عمدگي اُسکي عمارت میں نہیں ھی هاسپٹل یہاں متعدد ھیں اُن میں سے جارج ھیریت کا ھاسپٹل لایق ذکر کے ھی جارج ھیریت ایک جوھري تھا اُس کے خاص روپیہ سے اُس کي تعمیر کي گئي ھی یہہ مکان بڑا اور مستحکم و خوشنما ھی اُس میں ایک طرف گرجا بھي بنا ہوا ھی رھنے کے مکانات نہایت مضبوط ھیں صرف مکان ھي تعمیر نہیں ہوا ھی بلکہ اُس کے مصارف کے واسطے جائداد بھي اُس نے دي ھی جس کي آمدني سے آجتک اُسکے تمام مصارف ھوتے ھیں یہہ مکان اُس کا یادگار ھی ایک سمت میں دیوار پر ایک کتبہ بھي اُس کي یادگار کي علامت لگا ہوا ھی جب میں اُسکو دیکھہ رھا تھا تو میرے سامنے مدرسۃالعلوم کا نقشہ تھا اور میں یہہ کہتا تھا کہ اے خدا ھمارے ملک میں ھمارے مدرسۃالعلوم کے واسطے بھي جارج ھیریت کي ھمت کے سے لوگ فیاض پیدا کردے — یونیورسٹي کا مکان ایڈمبرا کا بہت خوب ھی دوھزار آٹھسو طالبعلم تخمیناً اُس میں تعلیم پاتے ھیں لایبریري بھي بڑي عمدہ ھی ایڈمبرا کے باشندے متین معلوم ھوتے تھے بظاھر وھاں کے لوگ زیادہ دولت مند نہیں ھیں یا کفایت شعار ھیں بہت ھي کم اُس لباس میں یا ایسي سواریوں پر دیکھے گئے جن میں لندن کے اشرافوں کو دیکھا — کچھہ ایڈمبرا ھي پر نہیں تمام اسکاٹلینڈ کے اُن شہروں میں جنمیں میں پھرا مجھکو دولتمندي کے وہ اثار نہیں دکھائي دیئے جو انگلستان میں ھیں — ننگے پاؤں عورتوں و بچوں کو پھرتے ھمنے وھاں دیکھا چھپر کے خراب مکان ھمنے اُس ملک میں دیکھے بعض شہروں کے بعض محلوں میں جو ھمارا گذر ہوا تو ھمکو اپني دلي کي سبزي منڈي کے ٹوٹے کھنڈروں کا اور نصف منہدم مکانات کا لطف آگیا چماروں کي بستي یاد آگئي *

ڈنڈي و گلاس گو

ڈنڈي و گلاس گو اسکاٹلینڈ کے مشہور شہر ھیں تجارت اُن میں بہت ھی دونوں لب دریا واقع ھیں جہازوں کي آمد و رفت ھی اگرچہ دونوں شہر بڑے ھیں مگر گلاس گو ڈنڈي

سے زیادہ بڑا اور بہت آباد ہی کلوں کے کارخانے ان دونوں شہروں میں ہیں لیکن گلاس گو میں کثرت ہی گلاس گو تجارت و کارخانوں و کلوں کے باب میں اسکاٹلینڈ میں اور مینچسٹر انگلینڈ میں ایک ہی حالت پر ہیں *

ڈنڈی کے کارخانہ والوں نے اپنے ہاں یہہ نہایت ہي خراب طریقہ اختیار کیا ہی کہ کسي شخص کو اپنے کارخانوں میں جانے کي اور دیکھنے کي اجازت نہیں دیتے ہیں — مینچسٹر و گلاس گو میں ہم کارخانوں میں گئے اور تفصیل سے ہمنے اُن کو دیکھا لیکن ڈنڈي میں ہمکو یہہ موقع کسی طرح حاصل نہوا ڈنڈي میں ایک بڑا پل ہی اسقدر بڑا پل ہمنے کہیں نہیں دیکھا لیکن اس میں تعمیر کے وقت کوئي نقص ایسا ہوگیا کہ اُسکے چند در منہدم ہوگئے اور اب وہ اُسي منہدمہ حالت پر کھڑا ہوا ہی *

گلاس گو میلا شہر ہی دھواں کلوں کي وجہہ سے اُس میں بہت ہی آب و ہوا بھي اچھي نہیں معلوم ہوتي — اسي گلاس گو میں جہاں ہمنے چیني کے ظروف بننے کا اور شیشہ کا اور اور کارخانے دیکھے اُنہیں میں ایک وہ کارخانہ بھي ہماري نظر سے گذرا جہاں کھانڈ بنائي جاتي تھي — گلاس گو میں ایک دوکان میں بسکٹ و مٹھائي بنانے والے کے ہاں گئے اُس نے ہمکو تمام اپنے کارخانہ کي سیر کروائي جو مٹھائي و بسکٹ وغیرہ اُس وقت اُس دوکان میں تیار تھے اُن کو میں نے پوچھا کہ یہہ کس قدر قیمت کا مال تیار ہی اُسنے کہا کہ مال روانہ ہوچکا ہی یہہ باقي رہ گیا ہی یہہ بقیہ کوئي ساڑھے تین لاکھہ روپیہ کا ہوگا اسي گلاس گو میں ہمنے وہ عظیم الشان دخاني جہاز دیکھا جو شہنشاہ روس کي فرمایش سے وہاں تیار ہوا تھا جسوقت وہ جہاز دریا میں ڈالا گیا تھا تو بڑي خوشي ہوئي تھي جسکا اشتہار اخباروں میں سب نے پڑھا ہوگا یہہ جہاز ہوا کھانے کا ہی اور اسقدر بڑا ہی کہ ابتک اتنا بڑا جہاز کوئي نہیں بنا ہی یہہ ایسي حکمت سے بنایا گیا ہی کہ اُس میں حرکت نہایت ہي کم ہوگي سي سکنس سے اُس میں بالکل محفوظي ہوگي — میں تمام اُس کے کمروں وبرانڈوں میں پھرا میںنے ایسا خوبصورت و وسیع جہاز کوئي نہیں دیکھا میں کیا جو تجربہ کار ہیں اُن کا قول بھي یہہ ہی کہ ایسا عمدہ و خوبصورت سیر کا دخاني جہاز اب تک نہیں بنا جس کارخانہ میں وہ جہاز گلاسگو میں بنتا تھا وہ ایک کمپني کا عظیم الشان کارخانہ تھا — ایک لوھے کا کارخانہ ہم نے وہاں دیکھا اُس میں کلوں کا استعمال دیکھکر عقل حیران ہوتي تھي؛ عجیب و غریب قسم کي کلیں تھیں اور جو جو کام اُن سے ہوتے تھے اگر میں اُن کو لکھوں تو ایک مختصر کتاب ہوجاوے *

انورنس

انورنس بھي اسکاٹلینڈ کا ایک مشہور شہر ہی لیکن یہہ کچھہ بہت بڑا شہر نہیں ہی نہ اور کوئي خاص چیز وہاں عمدہ و لایق دیکھنے کے ہی *

کریف

یهه بهي اسکاتلینڈ کا قصبه هی مشهور هی که یهاں کي آب و هوا عمدہ هی یهاں ایک مکان خوبصورت البته هی جس میں دو سو مسافر مقیم هوسکتے هیں کهانا اُن کو ملتا هی و رهنے کو کمرہ تین پونڈ هر هفته کهانے و رهنے کي بابت هر شخص سے لیا جاتا هی لان ٹینس کهیلنے کا میدان اچها هی همارے دوست کپتان راس صاحب اور اُن کي میم صاحب اور بہن وهاں عرصه تک رهے تهے هم اُنهیں سے ملنے کو وهاں گئے تهے *

پرتهه

یهه بهي ایک قصبه کے طور سے هی مختصر آبادي هی هوٹل اُس کے سب خراب هیں اس لایق نهیں هی که وهاں کوئي تفریحاً جاوے یا رهے الا بضرورت کوئي چیز وهاں عمدہ لایق دیکهنے کے نهیں هی هم ایک شب وهاں رهے تهے مگر آخر کو پچتائے که ناحق رهے *

ابرڈین

یهه بهي مشهور شهر هی اسکاتلینڈ کا — آبادي اُسکي اچهي هی لب دریا واقع هی یهاں بهي ایک یونیورسٹي هی قدیم اور اُسکے متعلق لایبریري هی لایبریري کا کمرہ بڑا هی مگر یهه پہلے نهیں تها سنه ۱۸۶۴ع میں یهه کمرہ تیار هوا هی یهاں دو کالج هیں - ایک کا نام مارسل کالج هی دوسرے کا نام کیکشن کالج هی - ایک بهت پرانا کتهیڈرل بهي یهاں هی جسکا بڑا حصه کرام ول نے برباد کردیا تها - ٹون هال بهي ایک خوبصورت مکان وهاں هی یهاں ایک مختصر سا کارخانه اندهوں کا هی اُس میں سب اندهے کام کرتے هیں رسیاں بنتے هیں ٹوکریاں بکس اور چهوٹے چهوٹے خوبصورت بید کي و تنکوں کي چیزیں بناتے هیں — اپنے کارخانه میں ایسے بلا تکلف پهرتے هیں جیسے آنکهوں والے ابرڈین میں بهي دریا هی اور اُس کا پل وهاں مشهور هی لیکن مجهکو تو نه اُس دریا کي کچهه وقعت معلوم هوئي نه پل کي — وہ دریا همارے ملک کي چهوٹي ندي کي برابر شاید هوگا اور پل بهي کچهه ایسا هي سا تها — اگر ابرڈین والے هندوستان میں آویں اور گنگا جمنا کو دیکهیں گنگا جمنا کو جانے دو رام گنگا هي کو دیکهیں پهر شاید اُس دریا کي اور اُس پل کي بهت وقعت نه کریں *

اُوبن

یهه بهي مختصر آبادي هی پہاڑ کے نیچے پہاڑ یهاں کا بهت اُونچا نهیں هی اور مسطح هی بڑا خوبصورت بلحاظ آب و هوا کے یهه مقام نهایت پسندیدہ شمار هوتا هی آبادي لب نهر واقع هی آبادي کو یهاںکي روز بروز ترقي هی جدید آبادي کے آثار نمایاں هیں الکزنڈرا هوٹل یهاں نهایت عمدہ هی اور بهي هوٹل هیں مگر ویسے نهیں هیں سب سے ناقص هوٹل

سے زیادہ بڑا اور بہت آباد ہی کلوں کے کارخانے ان دونوں شہروں میں ہیں لیکن گلاس گو میں کثرت ہی گلاس گو تجارت و کارخانوں و کلوں کے باب میں اسکاٹلینڈ میں اور مینچسٹر انگلینڈ میں ایک ہی حالت پر ہیں *

ڈنڈی کے کارخانہ والوں نے اپنے ہاں یہہ نہایت ہی خراب طریقہ اختیار کیا ہی کہ کسی شخص کو اپنے کارخانوں میں جانے کی اور دیکھنے کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔— مینچسٹر و گلاس گو میں هم کارخانوں میں گئے اور تفصیل سے همنے اُن کو دیکھا لیکن ڈنڈی میں همکو یہہ موقع کسی طرح حاصل نہوا ڈنڈی میں ایک بڑا پل ہی اسقدر بڑا پل همنے کہیں نہیں دیکھا لیکن اس میں تعمیر کے وقت کوئی نقص ایسا هوگیا نہ اُسکے چند در منہدم هوگئے اور اب وہ اُسی منہدمہ حالت پر کھڑا هوا ہی *

گلاس گو میلا شہر ہی دھواں کلوں کی وجہہ سے اُس میں بہت ہی آب و هوا بھی اچھی نہیں معلوم هوتی - اسی گلاس گو میں جہاں همنے چینی کے ظروف بننے کا اور شیشہ کا اور اور کارخانے دیکھے اُنھیں میں ایک وہ کارخانہ بھی هماری نظر سے گذرا جہاں کھانڈ بنائی جاتی تھی - گلاس گو میں ایک دوکان میں بسکٹ و مٹھائی بنانے والے کے هم گئے اُس نے همکو تمام اپنے کارخانہ کی سیر کروائی جو مٹھائی و بسکٹ وغیرہ اُس وقت اُس دوکان میں تیار تھے اُن کو میں نے پوچھا کہ یہہ کس قدر قیمت کا مال تیار ہی اُسنے کہا کہ مال روانہ هوچکا ہی یہہ باقی رہ گیا ہی یہہ بقیہ کوئی ساڑھے تین لاکھہ روپیہ کا هوگا اسی گلاس گو میں همنے وہ عظیم الشان دخانی جہاز دیکھا جو شہنشاہ روس کی فرمایش سے وهاں تیار هوا تھا جسوقت وہ جہاز دریا میں ڈالا گیا تھا تو بڑی خوشی هوئی تھی جسکا اشتہار اخباروں میں سب نے پڑھا هوگا یہہ جہاز هوا کھانے کا ہی اور اسقدر بڑا ہی کہ ابتک اتنا بڑا جہاز کوئی نہیں بنا ہی یہہ ایسی حکمت سے بنایا گیا ہی کہ اُس میں حرکت نہایت ہی کم هوگی سی سکنس سے اُس میں بالکل محفوظی هوگی - میں تمام اُس کے کمروں وبرانڈوں میں پھرا مینے ایسا خوبصورت و وسیع جہاز کوئی نہیں دیکھا میں کیا جو تجربہ کار ہیں اُن کا قول بھی یہہ ہی کہ ایسا عمدہ و خوبصورت سیر کا دخانی جہاز اب تک نہیں بنا جس کارخانہ میں وہ جہاز گلاسگو میں بنتا تھا وہ ایک کمپنی کا عظیم‌الشان کارخانہ تھا — ایک لوہے کا کارخانہ هم نے وهاں دیکھا اُس میں کلوں کا استعمال دیکھکر عقل حیران هوتی تھی: عجیب و غریب قسم کی کلیں تھیں اور جو جو کام اُن سے هوتے تھے اگر میں اُن کو لکھوں تو ایک مختصر کتاب هوجاوے *

انورنس

انورنس بھی اسکاٹلینڈ کا ایک مشہور شہر ہی لیکن یہہ کچھہ بہت بڑا شہر نہیں ہی نہ اور کوئی خاص چیز وهاں عمدہ و لایق دیکھنے کے ہی *

کریف

یهه بهي اسکاٹلینڈ کا قصبه هی مشهور هی که یهاں کي آب و هوا عمدہ هی یهاں ایک مکان خوبصورت البته هی جس میں دو سو مسافر مقیم هوسکتے هیں کهانا اُن کو ملتا هی و رهنے کو کمرہ تین پونڈ هر هفته کهانے و رهنے کي بابت هر شخص سے لیا جاتا هی لان ٹینس کهیلنے کا میداں اچها هی همارے دوست کپتان راس صاحب اور اُن کي میم صاحب اور بهن وهاں عرصه تک رهے تهے هم اُنهیں سے ملنے کو وهاں گئے تهے *

پرتهه

یهه بهي ایک قصبه کے طور سے هی مختصر آبادي هی هوٹل اُس کے سب خراب هیں اس لایق نهیں هی که وهاں کوئي تفریحاً جاوے یا رهے الا بضرورت کوئي چیز وهاں عمدہ لایق دیکهنے کے نهیں هی هم ایک شب وهاں رهے تهے مگر آخر کو پچتائے که ناحق رهے *

ابرڈین

یهه بهي مشهور شهر هی اسکاٹلینڈ کا — آبادي اُسکي اچهي هی لب دریا واقع هی یهاں بهي ایک یونیورسٹي هی قدیم اور اُسکے متعلق لایبریري هی لایبریري کا کمرہ بڑا هی مگر یهه پهلے نهیں تها سنه ۱۸٦۴ع میں یهه کمرہ تیار هوا هی یهاں دو کالج هیں – ایک کا نام مارسل کالج هی دوسرے کا نام کیکشن کالج هی – ایک بهت پرانا کتهیڈرل بهي یهاں هی جسکا بڑا حصه کرام ول نے برباد کردیا تها – ٹون هال بهي ایک خوبصورت مکان وهاں هی یهاں ایک مختصر سا کارخانه اندهوں کا هی اُس میں سب اندهے کام کرتے هیں رسیاں بنتے هیں ٹوکریاں بکس اور چهوٹے چهوٹے خوبصورت بید کي و تنکوں کي چیزیں بناتے هیں — اپنے کارخانه میں ایسے بلا تکلف پهرتے هیں جیسے آنکهوں والے ابرڈین میں بهي دریا هی اور اُس کا پل وهاں مشهور هی لیکن مجهکو تو نه اُس دریا کي کچهه وقعت معلوم هوئي نه پل کي — وہ دریا همارے ملک کي چهوٹي ندي کي برابر شاید هوگا اور پل بهي کچهه ایسا هي سا تها — اگر ابرڈین والے هندوستان میں آویں اور گنگا جمنا کو دیکهیں گنگا جمنا کو جانے دو رام گنگا هي کو دیکهیں پهر شاید اُس دریا کي اور اُس پل کي بهت وقعت نه کریں *

اُوبن

یهه بهي مختصر آبادي هی پهاڑ کے نیچے پهاڑ یهاں کا بهت اُونچا نهیں هی اور مسطح هی بڑا خوبصورت بلحاظ آب و هوا کے یهه مقام نهایت پسندیدہ شمار هوتا هی آبادي لب نهر واقع هی آبادي کو یهالکي روز بروز ترقي هی جدید آبادي کے آثار نمایاں هیں الکزنڈرا هوٹل یهاں نهایت عمدہ هی اور بهي هوٹل هیں مگر ویسے نهیں هیں سب سے ناقص هوٹل

میرے نزدیک اوبن هوٹل هی خدا اُس میں کسي بهلے مانس کو نلیجاوے میں الکذنڈرا هوٹل میں ٹهرا تها لیکن شامت اعمال سے ایک وقت تجربہ کے طور سے اوبن هوٹل میں کچهہ بطور تنقل کے جاکر کهایا تها *

انورنس سے هم اُوبن گئے تهے کالاڈونین کینل میں ایک دخاني بوٹ میں سوار تهے یہہ کینل (نہر) دو پہاڑوں کے بیچ میں هی دونوں طرف پہاڑ مسطح سبز نہایت هي لطف دکهاتے تهے اسکاٹلینڈ کي سبزي دنیا میں مشهور هی فی‌الحقیقت ایسي خوشنما سبزي مسطح پہاڑوں پر کہیں دیکهنے میں نہیں آئي‌هی دور سے لوگ خاص اُسي کے دیکهنے کو آتے هیں اس کینل میں هم نے صبح سے شام تک سفر کیا تها بیچ میں ایک مقام تها جہاں پاني ایک سوراخ سے گرتا تها وهاں بوٹ ٹهیر گیا سب سیر کرنے والے اُسکو دیکهنے گئے هم بهي گئے یوروپین جنٹلمین اُس کو ایک عجیب چیز خیال کرتے تهے لیکن جو هندوستان میں نیني تال کے پہاڑ پر گیا هوگا اُس نے متعدد جگہہ اُس قسم کا پاني گرتے دیکها هوگا اسلیئے مجهکو وہ کچهہ بہت پسند نہ تها نیني تال کے وہ مواقع جہاں پاني گرتا هی یا جهرتا هی اُس موقع سے زیادہ خوشنما هیں *

اسکاٹلینڈ میں سب سے زیادہ عمدہ چیز جو دیکهنے و سیر کے لایق هی وہ لیکس (جهیلیں) هیں متعدد جهیلیں هیں لیکن لاخ لومنڈ و لاخ کیٹرن بہت بڑي و خوبصورت جهیلیں هیں هر ایک جهیل کئي کئي میل میں هی اور دونوں طرف جهیلوں کے وهي مسطح سبز پہاڑ واقع هیں جو لطف اُس پاني کا اور اُن پہاڑوں کا هی وہ وهي شخص جان سکتا هی جو اُن جهیلوں میں پهرا هو — ان دونوں جهیلوں میں بوٹ میں بیٹهہ کر ایک طرف سے دوسري طرف جاتے هیں بوٹ تمام جهیل میں هر طرف پهرتا هی اور سیر کرنے والوں کو سیر کرواتا هی *

اپر گرونڈ ریلوے لندن میں بہت هیں رفتار بهي بہت تیز هی فلائنگ ٹرین ایکسپرس ٹرین نہایت تیز جاتي‌هی ایک گهنٹہ میں پچاس میل پچپن میل تک رفتار هی یہہ تیز رفتار ٹرین هر هر اسٹیشن پر نہیں ٹهرتي هی اکثراسٹیشنوں کو چهوڑتي چلي جاتي هی خاص خاص اور معینہ اسٹیشنوں پر قیام هوتا هی، اسٹیشنوں پر کهانے کو کچهہ مٹهائي اور شراب اور پاني ملتا هی بڑے بڑے اسٹیشنوں پر هوٹل کے طور سے کهانے کے واسطے کمرہ بهي هی — گاڑیاں سواري کي ایسي آسایش کي نہیں هیں جیسي همارے هندوستان میں هیں نشست گاڑیوں میں دو سمت هوتي هی اور هر سمت میں چار چار سیٹ هوتي هیں مسافر هرگز آرام سے لیٹ یا سو نہیں سکتا غسلخانہ نہیں خانہ پا نہیں — جسطرح همارے ملک میں فرسٹ کلس میں عمدہ غسلخانہ و خانہ‌پا هوتا هی تمام‌پینچ ایک آدمي کو رات کے سونے کو ملجاتا هی یہہ لندن میں نہیں هی *

یہہ کچھہ انگلینڈ و اسکاتلینڈ ھي کي ریل میں خصوصیت نہیں ھی فرانس واٹلي و مصر کي گاڑیاں بھي اُسي قسم کي ھیں بڑے سفروں میں کبھي کبھي بعض گاڑیاں ایسي ھوتي ھیں کہ اُن میں سونے کے لیئے سیٹ ملتي ھی کرایہ کچھہ زیادہ دینا ھوتا ھی لیکن وہ نشست ایسي خراب ھوتي ھی کہ آرام سے نیند نہیں آسکتي — بعض بعض اسٹیشنوںپر انگلستان کے پیشاب کي جگہہ اور پاخانہ کي جگہہ بني ھوئي ھیں مگر وہ نہایت میلي کہیں کہیں اچھي بھي ھی — اس باب میں فرانس کي حالت قابل تعریف کے ھی فرانس میں اسٹیشنوں پر تم ایک کمرہ دیکھو گے کہ اُس میں سنگ مرمر کي منہہ دھونے کي سلفچیاں دیوار میں ھیں کل میں سے اُنمیں پاني آتا ھی تولیي وھاں رکھي ھیں آئینہ لگا ھی برش و صابن موجود ھی اُسیکے قریب کمرہ میں پیشاب کي جگہہ نہایت نفیس ھی اور پاخانہ بھي صاف ھی جہاں سنگ مرمر کا فرش ھی پاخانہ جاؤ خواہ پیشاب کرو وھاں سے نکلکر ھاتھہ دھؤ منہہ دھو تولیي سے پونچھو برش کرو بالوں میں اور کپڑونپر اور تازہ دم ھوکر اگر کچھہ کھانا ھو کھاؤ نہیں ریل میں سوار ھوجاؤ — اٹلی میں بھي اس قسم کا انتظام متعدد بڑے بڑے اسٹیشنوں پر میںنے دیکھا — اٹلي کي ریل پر جو مدان سے برنڈزي کو آتي تھي میںنے دوباتیں دیکھیں - مدان سے جب میں چلا تو میںنے اُس گاڑي میں ایک سیٹ لي جو سونے کي گاڑي کے نام سے مشہور ھی وھي سیٹ مجھکو ملي جس کا حال میںنے لکھا کہ آدمي اُسپر لیٹ تو جاسکتا ھی مگر آرام سے سو نہیں سکتا اُس سیٹ کو قریب قریب اُس صورت کے سمجھنا چاھیئے جیسے آرام چوکي ھوتي ھی میں یہہ سمجھا تھا کہ گو روپیہ زیادہ دینا پڑیگا مگر آرام سے راتکو نیند تو آویگي لیکن یہہ مطلب خوب طرح سے حاصل نہوا صرف یہہ تو بات تھي کہ تمام گاڑیمیں اکیلا میں تھا یہہ بھي میرا خیال تھا کہ اُس میں پاخانہ ضرور ھوگا لیکن جب میںنے دریافت کیا تو معلوم ھوا کہ پاخانہ اُسمیں نہیں ھی لیکن چونکہ میںنے گاڈ سے پاخانہ پوچھا تھا اُسنے کہا کہ اس نشست کي گاڑیمیں تو پاخانہ نہیں ھی مگر اس ترین میں ایک خاص گاڑي ھی جسکا ایک درجہ پاخانہ ھی جب تمکو ضرورت ھو تو تم اپني گاڑي سے اُترکر اُسمیں چلے جانا - اُس درجہ کو گاڑي کے جس میں پاخانہ تھا میںنے جاکر دیکھا وہ درجہ دو حصوں پر منقسم تھا اول حصہ میں بطور کرسي کے نشست تھي گدا اُسپر تھا اور کھونٹھي لگي ھوئي تھي کہ اطمینان سے وھاں کپڑا آدمي اوتارے اور لٹکا دے — دوسرے حصہ میں کمود تھا اور پانیکا نل اُس کے قریب لگا ھوا تھا — ایک دوسري ترین میں اٹلي کے میںنے ایک عجیب بات دیکھي — اُس ترین میں اُس قسم کي گاڑي خاص پاخانہ کي نہیں تھي لیکن گاڈ نے مجھہ سے کہا تھا کہ اس میں ایک گاڑي ھی اور اُس میں مسافر ھیں نشست کے نیچے اُس میں پاخانہ پھرنے کي جگہہ بني ھوئي ھی جس کسي کو ضرورت ھو وہ گاڈ سے اسٹیشن پر کہے گاڈ اُس کو

اُس گاڑي کے اندر لیجاتا هی اور جو مسافر اُسمیں بیٹھے هوتے هیں اُن سے کہتا هی کہ آپ اس گاڑي سے دوسري جگہہ چلے جاویں ان صاحب کو ضرورت هی وہ مسافر بلا حجت اُس میں سے اوتر کر دوسري گاڑیوں میں چلے جاتے هیں پھر جب دوسرا استیشن آتا هی تو هر ایک بدستور اپني اپني گاڑي میں آکر بیٹھہ جاتا هی - یہہ دونوں حالتیں اٹلي کي ٹرین میں مینے دیکھیں اور کہیں نہیں - اٹلي کي عملداري میں جو ریل مڈان سے برنڈزي کو آتي هی اُس میں دو باتیں بڑي عجیب و غریب هیں اول پہاڑ میں سوراخ کیا گیا هی اور اُسمیں سے ریل گاڑي جاتي هی پہاڑ میں سوراخ کا هونا کچھہ عجیب بات نہیں هی ایسا تو بہت جگہہ هی لیکن وہ خاص موقع تعجب انگیز وعجیب اسلیئے هی کہ وہ سوراخ اس قدر طویل هی کہ قریب بیس منٹ کے اُس میں ٹرین چلتي هی — دوم پہاڑ پر اس قدر اونچا ریل کو لیگئے هیں جو تخمیناً دو تین هزار فیٹ سے کم نہوگا بلکہ کچھہ زیادہ هوگا - اور یہہ اندازہ مینے اس طرح کیا هی کہ وهاں برف کا بھي پہاڑ هی یعني ایک پہاڑ هی جس پر برف دکھائي دیتي تھي اور یہہ برف بارہ مہینہ اُس مقام پر رهتي هی یہہ قاعدہ هی کہ برف همیشہ اُس جگہہ رہ سکتي هی جو آٹھہ هزار فیٹ زمین سے بلند هو - پس جس جگہہ هماري ریل چلتي تھي اُس جگہہ سے وہ برف کا پہاڑ تخمیناً چار پانچ هزار فیٹ اونچا معلوم هوتا تھا — واپسي کے وقت مینے بلونیا کو بھي دیکھا یہہ بھي اٹلي کا مشہور شہر هی مڈان اور برنڈزي کے بیچ میں هی شہر پر تمول کي حالت نہیں هی اٹلي بمقابلہ انگلستان و فرانس کے مفلس ملک هی آدمي یہاں قد آور کم دیکھنے میں آئے رنگت میں لوگوں کي ایسي سفیدي نہیں هی جیسي لندن و فرانس کے لوگوں میں - لباس انگریزي طور کا سب پہنتے هیں مگر عورتوں کے سر پر اکثر ریشمي رومال هوتا هی عورتوں کي رنگت میں و صورت میں ملاحت هی آنکھیں و بال بھي اکثر سیاہ هوتے هیں لوگوں کا انہیں وجوہ سے یہہ قول هی کہ اٹلي میں حسن و خوبصورتي زیادہ هی ملک میں سردي بھي بہت نہیں هوتي هی آب و هوا ملک کي نہایت عمدہ هی تفریح و تندرستي کے لیئے اور ملکوں سے یورپ کے لوگ وهاں آتے هیں و رهتے هیں — پتھر کا کام جیسا اس ملک میں عمدہ هوتا هی ایسا کسي ملک میں نہیں هوتا هر چیز پتھر کي اس ملک میں دوسرے ملکوں سے سستي هی — مونگا جسقدر کثرت سے اٹلي کے ملکوں میں دیکھا اسقدر لندن اور پیرس میں نہیں دیکھا — تصویر کا فن بھي یہاں کا مشہور هی اور جیسي سستي تصویریں یہاں بنتي اور بکتي هیں اور کسي جگہہ لندن یا فرانس میں نہیں هیں — گو علم موسیقي آج کل جرمن میں زیادہ هو گیا هی مگر اٹلي هي اُسکا معدن تصور کیا جاتا هی مگر چونکہ ملک میں دولت کے وسیلے شاید کم هیں اسلیئے لوگوں میں تمول کي حالت نہیں معلوم هوتي اور اسوجہہ سے اٹلین ملازم جس کم تنخواہ پر مل

سکتا هی انگریز کبھي نہیں مل سکتا — اِٹلي میں کاشتکاري بذریعه بیلوں کے هوتي هی انگلینڈ میں اور اسکاٹلینڈ میں گھوڑوں سے — انگلستان میں هر قسم کی بار کشي گھوڑوں سے کرتے هیں مگر جو گھوڑے که بیلوں کي جگہه بار کشي کرتے هیں وہ هزاروں روپیه کي قیمت کے هوتے هیں میں واپسي کے وقت لندن سے ۲۳ ستمبر سنه ۱۸۸۰ ع کو گیارہ بجے روانه هوا تها غروب آفتاب کے بعد پیرس پهونچا شبکو گرینڈ هوٹل میں قیام کیا ۲۴ کو قریب دو پهر کے پیرس سے روانه هوا ۲۵ کو پانچ بجے کے قریب بلونها پهونچے شب کو هوٹل میں قیام کیا ۲۶ کو دوپهر کے قریب وهاں سے چلے ۲۷ کي شبکو پانچ بجے برنڈزي پهونچا — ۲۸ کو قریب آٹهه بجے کے همارا جهاز وهاں سے روانه هوا یهه وهي سورت جهاز تها جس میں جاتے وقت بمبئي سے میں گیا تها سوئیز سے همارا جهاز تبدیل هوگیا دوسرا جهاز جس میں وهاں سے هم سوار هوئے ایک پرانا جهاز تها اور چهوٹا سمانترا اُسکا نام تها — ۱۲ اکتوبر کو قریب چار بجے کے بمبئي کے بندر کے قریب همارے جهاز نے لنگر کیا ●

جب میں لندن سے روانه هونیکو تها تو مجهکو یهه خبر ملي تهي که میرے قدیم دوست مولوي سید مهدي علي صاحب سکرٹري مالگذاري مدارالمهام سرکار عالی نظام حیدرا آباد بهت بیمار اور نهایت ضعیف هوگئے هیں اسلیئے مینے مصمم ارادہ کرلیا تها که بمبئي پهونچتے هي میں اُنکو تار دونگا اور اگر وہ حیدرآباد یا اُسکے قرب و جوار میں هونگے تو اُنسے جاکر ملونگا اور اُنکو دیکهونگا اور اسي خیال میں اُسوقت بهي تها جسوقت جهاز نے لنگر کیا تها جهاز کي ڈیک پر کهڑا تها اور بوٹ کا منتظر تها که کب آوے اور همکو بندر پر پهونچادے که سامنے سے ایک کشتي آتي دکهائي دي اور ایک آدمي نے دور سے مجهکو ایک کاغذ دکهایا تهوڑي دیر میں وہ کشتي جهاز کے قریب آگئي وہ شخص اُترا اور میرے پاس آیا مجهکو ایک کارڈ دیا جسپر مولوي سید مهدي علي صاحب کا نام لکها تها اور اُسي پر آنریبل سید احمد خاں صاحب بهادر سي ایس آئي اور خواجه محمد یوسف صاحب کا نام تها مولوي مهدي علي صاحب کي تندرستي کے دریافت هونے سے اور اُنکے بمبئي میں موجود هونے سے اُسوقت مجهکو بڑي خوشي تهي — تهوڑي دیر کے بعد دخاني بوٹ آیا اور میں معه اپنے ضروري اسباب همراهي کے اُسپر سوار هوا جسوقت بندر پر پهونچا تو مینے دیکها که جناب مولوي سید احمد خاں صاحب و خواجه محمد یوسف صاحب میرے لینے کو کهڑے هیں میں اُترا اور اُنسے ملا مولوي مهدي علي صاحب کے نهونیکا سبب پوچها معلوم هوا که مرض تو زایل هوگیا هی مگر قوت اسقدر نهیں هی که وہ آتے وهاں سے هم سب سوار هوکر مولوي مهدي علي صاحب کي کوٹهي پر پهونچے اُسي شبکو ناخدا محمدعلي روگي صاحب کے هاں دعوت تهي مینے وضو کیا نماز پڑهي اور کهانا کهانیکو میں اور مولوي سید مهدي علي صاحب اور جناب مولوي سید احمد خاں صاحب بهادر ناخدا صاحب کے دولت خانه پر گئے اور کهانا کهایا ●

دعوت انگریزي طریقه پر تهي کرسیوں پر نشست تهي اور میز پر کهانا تها کهانے میں پارسي اور انگریز اور مسلمان اور هندو سب شریک تهے هندوستان میں ایسي حیثیت مجموعي کا ذکر بہت هي کم هوتا تها سب لوگ نہایت خوش تهے کهانے کے بعد چاه پیتے رهے باتیں کرتے رهے مولوي مهدي علي صاحب اپنے ضعف کي وجهه سے تهوڑي دیر کے بعد اپني کوٹهي پر چلے گئے تهے مگر اور سب لوگ دس گیارہ بجے تک بیٹهے و باتیں کرتے رهے گیارہ بجے کے قریب یهه جلسه نہایت مسرت سے برخاست هوا ۱۴ اکتوبر کو نماز عصر کے وقت میں اور جناب سید احمد خاں صاحب اور خواجه محمد یوسف صاحب بمبئي سے روانه هوئے ۱۶ کي صبح کو سب اله آباد پهونچے منشي محمد ذکاءالله صاحب اسٹیشن پر همارے منتظر کهڑے تهے هم سب اُنکے دولت خانه پر گئے اور تمام دن اله آباد میں رهے شبکو اله آباد سے روانه هوئے جس وقت هم ٹونڈلے پهونچے تو همارے چند دوست اور طالب علم مدرسةالعلوم جو علیگڈه سے همارے استقبال کو گئے تهے هم سے ملے جب هم هاتهرس پهونچے تو دوسرا گروہ همارے دوستوں اور طالب علمان مدرسةالعلوم کا هم سے ملا قریب گیارہ بجے کے جس وقت هماري ٹرین علیگڈه کے اسٹیشن پر پهونچي تو بڑا مجمع همارے ملنے کو جمع تها هم اُترے اور سب سے نہایت خوشي سے ملے — جناب راجه سید باقر علي خاں صاحب رئیس پنڈراول نے هماري اور همارے ساتهه بہت سے دوستوں کي نہایت پر تکلف دعوت کي یهه جلسه دعوت کا جناب مولوي سید احمد خاں صاحب بہادر کي کوٹهي پر تها سب نے میز و کرسي پر کهانا کهایا اور راجه صاحب کي محبت و عنایت کا شکریه ادا کیا سب همارے دوست هم سے اور هم سب سے ملے اسطرح سفر کا اختتام هوگیا علیگڈه هي سے سفر کا آغاز هوا تها اور وهیں انجام هوا ●

نیچر

یعني فطرت میں کوئي امر اتفاق سے نہیں واقع هوتا اور نه کوئي ایسي چیز هے جسکو اتفاق یا ناگهاني کهه سکیں

جب سے انسان نے نیچر (فطرت) کو مطالعه کرنا شروع کیا هے تو سب سے اول سبق اُس نے یهه پڑها هے که بعض واقعات باقاعده واقع هوتے هیں اور بعض اسباب ایک هي اپنا اثر دکهاتے هیں آفتاب همیشه آسمان کي ایک طرف سے طلوع هوتا هے دوسري طرف غروب هوتا هے چاند جس طرح سے اور جس عرصه میں هلال سے بدر هوتا هے اور اُسکي صورتوں جو تغیر و تبدل هوتي هیں وه همیشه باقاعده اور ایک هي ترتیب سے هوتي هیں

بعض ستارے ہمارے اُفق کے نیچے کبھی نہیں جاتے — موسموں کے تبدل ہمیشہ باقاعدہ ہوتے ہیں گرمی کے بعد برسات اور برسات کے بعد جاڑا آتا ہی — پانی پہاڑوں پر سے ہمیشہ بہتا ہی آگ ہمیشہ جلاتی ہی — درخت بیجوں سے پیدا ہوتے ہیں اور اُن سے پھر بیج نکلتے ہیں اور پھر اُن سے وہی درخت پیدا ہوتے ہیں ہر زمانہ میں ایک ہی طرح سے حیوانات پیدا ہوتے جاتے ہیں وہ بڑھتے ہیں بڑے ہوتے ہیں پھر مرتے چلے جاتے ہیں — غرض اسباب اور مسبب میں یا سبب اور اثر میں ایک ربط اور تعلق ایسا مستقل ہی کہ اُس کے سبب سے انسان کے دل میں نیچر کی ترتیب و نظم کا خیال پیدا ہوا — اور اسی نظم کے لحاظ سے اشیاء کا حال اُس نے بیان کیا پس جن چیزوں کا سبب ہم نہیں بیان کرسکتے تھے اُن کو ہم کہا کرتے تھے کہ وہ اتفاقی اور ناگہانی واقع ہوئے ہیں *

مگر جب انسان نے نیچر کی کتاب کو زیادہ غور اور خوض سے مطالعہ کیا تو اُسپر یہہ بات کھل گئی کہ فطرت میں ہمیشہ ایک ہی سلسلہ ترتیب کا رہتا ہی اور کوئی چیز جو ہمکو بے ترتیب اور بے قاعدہ واقع ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہی تو اُسکا سبب یہہ ہی کہ اُس کے اندر کوئی پیچیدگی ہوتی ہی — مگر اب کوئی آدمی بڑا ہی بیوقوف ہو کہ اُس کو یہہ یقین ہو کہ کوئی چیز اتفاق سے واقع ہوتی ہی یعنی کونسے اصلی حادثات ایسے واقع ہوتے ہیں کہ اُن کے اسباب معین اور مقرر نہیں — پس جب ہم اپنے محاورہ کے موافق یہہ کہتے ہیں کہ کوئی امر اتفاقی واقع ہوا تو اُس کا مطلب یہہ ہوتا ہی کہ ہم اُس کا سبب نہیں جانتے ہیں ہم اس کی دلیل نہیں جانتے کہ وہ خاص واقعہ کیوں واقع ہوا پس اتفاق یا ناگہانی دوسرا نام جہالت کا ہی *

مثلاً کچھہ ہوا چل رہی ہو اور کچھہ بوندیاں پڑ رہی ہوں ایک شخص اپنے گھر سے کسی سودا خریدنے کو بازار میں گیا ہو — وہ بوندیوں سے بچنے کے لیئے کسی درخت کے نیچے جا کھڑا ہو — اب ہوا زیادہ زور سے چلے اور اُسی درخت کا ایک ٹہنا ٹوٹ جاے اور وہ اُس آدمی کے کندھے پر گرے اور اُسے توڑدے تو اُس کو ایک واقعہ اتفاقی ہم اپنے محاورہ کے موافق کہینگے یعنی یہہ ایک اتفاق ہی کہ وہ شخص بارش اور ہوا میں گھر سے باہر نکلا اور پھر اُس درخت کے نیچے اور اُس کے اُس ٹہنے کے نیچے کھڑا ہوا جو اُس پر ٹوٹ کر گرا اور اُس کے شانہ کو توڑا — مگر اس واقعہ میں کوئی امر اتفاقی نہیں — ہوا کا زور سے چلنے کا سبب وہ طوفان ہی جو کُرہ ہوا میں کئی سو میل پر اُٹھا ہوگا اور اُسنے کُرہ ہوائی پر اپنا اثر کیا ہوگا — پھر ہر ٹہنی کا ہلنا اُس ہوا کے تواء میکینکسیہ کے موافق ہی جو وہ اُس سطح پر کرتا ہی جو اُس کے محاذی آئے اور پھر ٹہنے کا ٹوٹنا قوت ہوا اور ٹہنے کی قوت کی نسبت کے سبب سے ہی اور پھر اُس کا آدمی کے شانہ پر گرنا اور اُس کا توڑنا اور

اسباب طبعي پر موقوف هی اور پھر آدمي کا اُس مقام پر کھڑا ہونا جہاں تھمبا ٹوٹ کر گرا آخر سبب هی اُس سلسله اسباب کا جو بہ ترتیب نیچر واقع ہوے اور اُس مقام پر کھڑا ہونا ہي اُس کے شانه کے ٹوٹنے کا سبب تھا ــ غرض ساري باتیں اسباب مقررہ کے موافق جو اُسکے گھر سے باہر نکلنے سے اُس کے شانه کے ٹوٹنے تک واقع ہوئیں ایک ترتیب اور فطرت کے موافق واقع ہوئیں — مگر جو شخص ایسے دانا اور عالم نہیں هیں که وہ اس واقعات کے هر مرحله کي علت اور سبب کو سمجھه سکیں وہ اپني نادانی اور لاعلمي سے کہه دینگے که یہه ایک واقعه اتفاقي اور ناگہاني هی *

آجکل تھمبي تال کے حادثه کو جو لوگ علم نیچر سے نا آشنا هیں ایک اتفاقي حادثه سمجھتے هیں لیکن جو علم سے واقف هیں وہ اُس کو بالکل نیچر کے نظم اور ترتیب کے موافق سمجھتے هیں اور بیان کرتے هیں *

راقـــــــم
محمد ذکاءالله
پروفیسر میور کالج الهآباد

قوانین تہذیب

تہذیب کے قوانین کي ضرورت — عادات

طریقة — خصائل

سچي اور اصل تہذیب دل سے تعلق هی — اگر دل اچھا هی تو خواہ مخواہ اُسکے باطني افعال ضرور اچھے ہونگے — لیکن جیسا که لارڈ چسٹر فیلڈ نے لکھا هی که اچھے خیال اور اچھي خلقت صرف ایک طور کي تہذیب ہوتي هی لیکن عمدہ تربیت میں اور بہت سے نکتے هیں جو صرف عمدہ صحبت هي سے حاصل ہوتے هیں *

جو چیز که شایستگي کے بالکل برخلاف هی وہ یہه هی که دوسرے کي قلبي کیفیت کي طرف که اُس کے دلپر کیا گذري هی بیتوجهي کرنا اور اُسکے معني سخت دل و خراب دل ہونا هی ایک چور اور ڈاکه زن بھي همارا مال اگر شایستگي سے چرائے تو اُسکے دل کي نسبت کہا جاسکتا هی که کسقدر اچھے دل کا تھا کیونکه کچھه نه کچھه ضرور اُسکو همارے دل کي کیفیت سے آگاهي تھي وہ همسے کہیگا که هم مجبور هیں اس فعل کے کرنے پر اور همکو ضرورت هی لہذا یہه روپیه دیدو یا همسے لڑو اور اسطرح سے همکو موقع ملیگا سوچنے کا که هم اپنے تئیں وہ روپیه دیکر حفاظت میں رکھیں یا لڑیں — اور اسطرح سے هم اُسکو بڑے دل کا نه کہینگے گو چور کہینگے کیونکه کم سے کم اُس نے همپر یہه مهرباني کي که همکو اُس نے ایک خوف ناک لڑائي سے بچنے کا موقع دیا *

پس اس میں کچھہ شک نہیں هی کہ اگر ایک شخص اچھا دل رکھتا هی اور اُسکا خیال همیشه دوسرونکي آرام رساني کي طرف متوجهه رهتا هی اور اُسکي تمام کوشش اس طرف مبذول رهتي هی تو اُسکو کچهه زیاده تربیت و تعلیم کي ضرورت نهیں هی بلکه صرف تجربه کافي هی — وه بهت جلد اس امر کو دریافت کرلیگا که اُس کے فعل سے دوسرے کے دلپر تکلیف کا اثر هوگا یا مسرت کا - اور جب کسي فعل میں وه غلطي پائیگا وه اُسکو کبهي نه کریگا — وه جب دیکهیگا که دانت کرید نے میں کچهه هرج نهیں هی تو وه کسي عام کهانے پر ایسا کریگا مگر وه جب مقابل چهرونکو دیکهیگا که وه کسیقدر متنفر هوتے هیں تو وه فوراً اُس سے محترز هوجاویگا - ایسے آدمي کو گو وه بالکل نا تربیت یافته هو اگر وقت اور موقع دیا جاوے تو وه ایک جنٹلمین بن سکتا هی لیکن مشکل یهه هی که ایسا دل کهاں هی اور اگر کهیں هی بهي تو تجربه کهاں هی اور اگر تجربه کا انتظار کیا جاوے تو ایک عمر اسي میں گذر جائیگي اسوجهه سے سوسئیٹي اور بهي خراب هوگي پس ضرور هوا که قوانین تهذیب بنائے جائیں جنسے همکو وه حالات معلوم هوں جو دلوں کے کوائف سے متعلق هیں ٭

اب قوانین تهذیب کے بنانے میں هم قوانین تمدن کے بنانے والوں کي نقل کرینگے — یعني مثلاً جو شخص که دل سے ایماندار نهیں هی وه درحقیقت ایماندار نهیں هوسکتا هی بهت سے معزز آدمي بے ایمان هوسکتے هیں اگر اُن کو موقع ملے اور قانون کا ڈر نهو تاهم قانون آدمیوں کو کم سے کم ظاهر هي میں ایماندار بنا سکتا هی کیونکه اس امر کا انتظار بیکار هی که آدمي دل سے ایماندار بنیں اور اس اُمید پر قانون نه بنایا جاوے ٭

پس اسیطرح سے تهذیب کي نسبت ایسے قواعد بنائے گئے هیں جنسے انسان کے اخلاق و عادات عمده هو جائیں -- کم سے کم یهه هی که ظاهر هي میں اچھے هوں کیونکه اس کا انتظار تو بالکل بیکار هی که سب دل اچھے هوجائیں — پس جیسا که قوانین تهذیب تمکو ایسے طور سے بتا دیتے هیں که جس سے ظاهر هو که تم اچھا دل رکهتے هو ویسا هي قوانین تمدن تمکو بتاتے هیں که اسطرح تم اپنے تئیں دیانت دار ظاهر کرسکتے هو اب یهاں پر شاید کها جاوے که اگر یهي تهذیب هی تو یهه همکو دورنگي و مکر سکهاتي هی — مگر ایسا نهیں هی تهذیب ایسے قواعد بتاتي هی جو سوسئیٹي اور جماعت کي بهتري کے لیئے مفید هوں کیونکه اگر هر شخص صرف اپنے دلکي خواهش کے موافق کام کرے تو دنیا کا انتظام درهم برهم هو جاوے ٭

پس اب میں نهایت مضبوطي سے کهتا هوں که اچھا چال چلن بیشک ایک نعمت غیر مترقبه هی آدمي کو چاهیئے که اولاً اپني طبیعت میں ضبط پیدا کرے لیکن اگر وه ایسا نهیں کرسکتا یا اُسنے ایسا نهیں کیا تو اُسکو هرگز استحقاق حاصل نهیں هی که وه ایسي

صحبت میں آئے جس میں سلیم الطبع لوگ ہیں کیونکہ وہ اپنے اوپر تکلیف سلامت روی کی نہیں اوٹھا سکتا ●

اب کہا جا سکتا ہی کہ چال چلن ایک عبا ہی خصائل کی — اگر خصائل خراب ہیں تو بہتر ہی کہ عبا اوڑہ لے بہ نسبت اس کے کہ برہنہ پھرے اور جب تک کہ ہم بالکل کامل ہو جائیں اور جبکہ وہ وقت آئے کہ ہم سب نیک ہوجائیں اُسوقت تک بیشک ایک عبا یا قبا چال چلن کی عیب پوشی کے لیئے ضروری ہوگی ●

عمدہ روش میں دو اُمور ہیں - اپنی عزت خود کرنا - اور دوسروں کا اعزاز کرنا - یہہ امر نہایت مشکل ہی کہ ان دونوں اُمور کی کوئی حد مقرر کیجاے — اور بتایا جاے کہ کہاں پر کون امر کسقدر کرنا چاهیئے لیکن قدرت کے موافق یہہ ہی کہ جو شخص اپنی عزت خود کرتا ہی دوسرے بھی اُس کی عزت کرتے ہیں اور حقیقت میں یہہ امر بلا سبب نہیں ہی کیونکہ وہ جوہر پاک جو ہم میں ہی اور جسکی معرفت خدا کی معرفت کا ذریعہ ہی بلا اُس کے پہچانے کیونکر کوئی شخص حقیقتاً اچھا ہوسکتا ہی — پھر اب اسلامی مسئلہ کہ اپنے ہمسایہ کو اوتنا ہی عزیز رکھو جیساکہ اپنے تئیں یہہ ہمکو بتاتا ہی کہ ذاتی عزت کی انتہا کہاں تک ہی جہاں کہیں اپنے اعزاز نفسی اپنے تعصب اپنی راے سے کسی دوسرے کو تکلیف یا اُس کے خیالات کو رنج پہونچنے لگے فوراً اُسکو دفع کردینا چاهیئے — ہم کسقدر کثرت سے سنتے ہیں کہ فلاں شخص بڑا لائق آدمی ہی — مگر اُس کے چال چلن نا پسندیدہ ہیں اسکے معنی یہی ہیں کہ وہ شخص ذاتی عمدہ ہی مگر اُسکو دوسرونکے دل کا خیال نہیں رہتا کہ وہ اپنے کو قابو میں رکھے — وہ اپنی ہی گرم جوشی میں بسبب نہ ہاتھہ میں لینے دوسروں کے دلکے اپنے اُن عمدہ نتیجوں کو خراب کرتا ہی جو وہ حاصل کرسکتا تھا ●

غیوری یعنی آپ اپنی عزت کرنا - بغیر اس صفت کے انسان علاوہ اس کے کہ خراب اور ضعیف ہی نا قابل شرکت صحبت ہی - اور عدم غیوری سے دو خراب صفات انسان میں پیدا ہوتی ہیں خوشامد — و بز دلی — غیوری کبھی کبھی ایک نئی صورت پیدا کرتی ہی کہ وہ غرور ہو جاتا ہی جو عیب ہی غیوری و غرور میں صرف ایک مرتبہ کا فرق ہی — غیوری وہ ہی کہ انسان اپنی انسانیت سمجھتا ہی اور اپنے اُس پاک جوہر کی قدر کرتا ہی کہ جو خدا نے اُسکو صرف اشرف المخلوقات ہونے کے لیئے عطا کیا ہی اور جسکی حفاظت اُسکے سپرد ہوئی ہی اور وہ طریقہ اختیار کرتا ہی جو خدا نے اُسکے اپنے معاشرت کے واسطے مقرر کیا ہی — اور غرور وہ ہی جب ان اُمور میں سب سے زیادہ سبقت لیجانیکا تہتن خیال میں پیدا ہو جاے اور انسان اپنے کو دوسرے سے اعلی سمجھنے لگے جوانوں میں یہہ عادت تکبر کی صورت میں ہوتی ہی - بڈھوں میں تدبر و وقار کی شکل میں ہوتی

هی مگر کسیقدر افراط کے ساتھہ - عورتوں میں خودبینی اور مفاخرت کي شکل میں هوتي هی اکثر متوسط عمر کے لوگوں میں یهہ عیب معاف کردیا جاتا هی مگر تاهم أنکا بهي تکلیف ده وقار اور دل کو رنج پهونچانے والا تدبر صحبت کا خراب کرنیوالا هی — زیادہ غیر مضر لیکن نهایت حقارت انگیز عیب - جو اکثر شباب یا کسي أور ابتدائي حالت میں هوتا هی وہ نخرہ هی اسکا سبب اکثر وهي خود نمائي هی — مردوں میں تو نهایت بڑا عیب هی کیونکه اس میں ایک زنانه پن پایا جاتا هی اکثر جوان لوگ جو عمداً توتلے بنتےهیں یا اپنے الفاظ کو چبا چبا کر نکالتے هیں یا وہ مقدس زاهد مولوي جو خواہ مخواہ اپني آواز کو باریک اور خفیف بنادیتے هیں — اور نیز وہ ظاهري مقدس لوگ جنکي نظر سے یهہ امر معلوم هوتا هی که وہ سب کے گناهوں هي کو دیکهتے رهتے هیں اسیطرح سے اور هزارها قسم کے لوگ هیں یهہ هرگز بهت دنوں تک دانشمندوں کي نگاہ میں معزز نهیں رہ سکتي *

یهہ ظاهر هی که نیچر یا طبیعت میں بهي بهت خرابیاں هوتي هیں جنکو درست کرنا چاهیئے مگر جهاں کوئي خرابي نهو وهاں نیچر هي کے مطابق کام کرنا چاهیئے - لیکن یهہ میں ضرور کهونگا که کوئي عورت ایسي نهیں هی جو مردوں سے مخاطب هونے کے وقت کسي نه کسي قدر کچهہ نزاکت آمیز ادائیں نه ظاهر کرے — مگر میں سمجهتا هوں که یهہ امر عورات کے لیئے مطابق نیچر کے هی که مردوں سے مخاطب هونے کے وقت کچهہ نه کچهہ اداؤں میں فرق آجاے *

اب میں آپ کو چند مثالیں أن خصائل کي دیتا هوں جن سے محفوظ رهنا چاهیئے — مثلاً ایک شخص هی صورت و قیافه سب اچها هی اور بیشک معلوم هوتا هی که عمائد وقت سے هی مگر أس کے دماغ میں وہ نشه حکومت بهرا هی که وہ نه کچهہ لحاظ و اعزاز جوان کا کرتا هی نه بڈهے کا جب وہ چلتا هی تو چهوٹے تیز قدم أٹهاتا هوا نگاہ سے أس کے هر شخص کي تحقیر ظاهر هوتي هی کیسي هي عمدہ راے أس کے سامنے ظاهر کي جاے أسکا جواب یهي هوگا " شاید اسکا نتیجه عمدہ هو ؛-" معاف کیجیئیگا " مگر ان الفاظ سے یهہ معني پیدا هوتے هیں که کیا بیوقوفي کي باتیں کرتے هو وہ ظاهر میں بد تهذیب نهیں هی مگر أس کے هر لفظ سے یهہ ظاهر هوتا هی که وہ بجز اپنے اور کسیکو نهیں سمجهتا اگر سعدي و فردوسي کا بهي کوئي کلام أس کے سامنے پڑهے تو وہ أسکي نسبت کلمه تحقیر هي کهیگا دوسرے صاحب هیں أن کي کیفیت یهہ هی که أن کے مذاق کي کیسي هي بات کي جاے وہ بجز هاں یا نهیں کے اور کچهہ جواب هي نه دینگے - جب وہ خود باتیں کرینگے تو گو الفاظ أن کے کیسے هي شفقت آمیز هوں مگر معلوم هوگا که لڑ رهے هیں — بعض اشخاص ایسے هوتے هیں که جو بظاهر مجسم تهذیب هیں مگر أن کي کیفیت یهہ هی که کبهي کسي کے چهرہ کي طرف اچهي

طرح نہ دیکھینگے نگاہ شرمگیں ہمیشہ نیچی رہیگی الفاظ اسطرح سے آہستہ اور دبے ہوئے نکلینگے کہ جنسے شرم وحیا ٹپک رہی ہو - بعض ہیں کہ اُن کی رفتار و منش ایسی ہی جس سے یہہ پایا جاتا ہی کہ وہ تمام دنیا کو اپنے سامنے حقیر اور بیوقوف سمجھتے ہیں — بعض ہیں کہ ظاہر میں نہایت مہذب اور شایستہ اور نہایت متانت سے آپ کے پاس پہونچینگے کہ آپ کے دلکو ایک مسرت ہو — مگر ایک دو منٹ کے بعد پھر دیکھیئے کیسے آزاد خیالات ظاہر کرتے ہیں اور کیسی بے پروائی سے وہ ہر ایک بات پر نکتہ چینی کرتے ہیں بلا اس ارادہ کے کہ کسی کے دلکو تکلیف پہونچے — اور ایسا خلاملا ظاہر کرینگے گویا برسوں کی ملاقات ہی اُن کی گفتگو فوراً یہہ ہوگی "فرمائیئے کل آپ فلاں جلسہ میں تھے کیا نازنین رقاصہ تھی جو لکھنؤ سے آئی تھی" — بعض اشخاص ایسے ہیں کہ اُن کی کیفیت یہہ ہی کہ اسقدر بلند آواز سے باتیں کرینگے کہ زمین کو اپنے شور و غوغا میں تہ و بالا کردیں اور اگر دس آدمی صحبت میں ہوں ایک دفعہ سب سے مخاطب ہونگے ایک بات ایک سے کہکے اور بلا انتظار جواب دوسری بات دوسرے سے کہینگے اور اسیطرح دومنٹ میں تمام صحبت کا دماغ پریشان کردینگے اور ایک بات کہینگے اور ایک قہقہہ لگائینگے اُن کے علاوہ اور بعض لوگ ہیں جنمیں اور خصایل برے پڑ جاتے ہیں مثلاً لوگ ہمیشہ مخاطب کے کوٹ کے بوتام پکڑلینگے اُن کی گھڑی کی چین دیکھنے لگینگے — بعض جب باتیں کرینگے مخاطب کے کسی حصہ جسم کو ضرور ہاتھہ لگائینگے — بعض باتیں مخاطب سے کرینگے نظر چھت پر رہیگی یا فرش پر یا کسی اَور چیز پر — بعض اپنی صورت ایسی بنائینگے جس سے معلوم ہو کہ یہہ شخص تکلیف کی حالت میں بیٹھا ہی — بعض باتیں کرنے میں ہلینگے یہہ سب امور بہت برے عیب میں داخل ہیں خلاصہ یہہ ہی کہ طریقہ جو رکھا جاوے وہ ایسا ہو جس سے سہولیت ظاہر ہو نہ مصنوعیت اور سختی *

انسان کو ایک خاص وقار اپنے میں رکھنا چاہیئے مگر تاہم سادگی سے انسان کو صاف اور آزاد رہنا چاہیئے گفتگو سچی اور صفائی سے کرنا چاہیئے مگر نہ وہ جو دوسروں کو تکلیف دے باتیں اطمینان سے کرنا چاہیئے مگر آہستگی اور ملایمت سے انکسار و سہولیت سے - مگر استقلال سے خلاصہ یہہ ہی کہ انسان کا فعل مصنوعی نہونا چاہیئے اُس کے طریقہ خلقی ہوں جیسا تنہائی میں ہی ویساہی مجمع میں ہونا چاہیئے اِلا اگر کسی انسان کے خلقی طریقے خراب ہوں تو بیشک اُن کو اچھی حالت پر لانا چاہیئے لیکن طریقے مختلف حالات میں مختلف ہوتے ہیں - اپنے سے بزرگ اور اعلی درجہ کے لوگوں کے سامنے ہمکو ایک انکسار ظاہر کرنا چاہیئے مگر نہ بالکل غلاموں کی سی خاکساری عورتوں کے سامنے انسانیت اور نہایت شایستگی ظاہر کرنا ضرور ہی اپنے ماتحتوں کے سامنے مہربانی اور اخلاق ظاہر کرنا چاہیئے اپنے سے بالکل ادنی درجہ والوں سے ایک وقار ظاہر

کرنا چاهیئے مگر نہ تکبّر بهر کیف هرایک امر کے واسطے موقع خود تجویز کرلینا چاهیئے مثلاً کیسا هی انسان عادتاً خوش طبع هو مگر کسی ماتم پرسہ یا غمی کے جلسہ میں هرگز کوئی کلمہ خوش طبعی کا نہ کہنا چاهیئے یا کیسے هی غم میں هو اور عزیز قریب هی کیوں نہ مرگیا هو مگر جب کسی جلسہ مسرت میں جاوے تو کبھی اپنے چهرہ کو غمگین نہ بنانا چاهیئے *

وقار انسان میں ایک بہت ضروری چیز هی مگر جوان میں افراط سے نہ چاهیئے اور نہ وہ وقار چاهیئے جو همارے بعض مولویوں میں هوتا هی یعنی اُنکو کوئی هنستے نہیں دیکھتا یہہ بهی غلط هی کہ قد و قامت و کشیدگی وقار کے لیئے ضرور هی چسٹر فیلڈ جو اپنے زمانہ کا اعلی درجہ کا شایستہ اور مہذب شخص ولایت میں تها صرف پانچ فٹ کا قد رکهتا تها — مگر هاں جسم کا ایک سوڈول حیثیت سے رکهنا جو کم سنی میں ورزش کی عادت ڈالنے سے حاصل هوتا هی ایک ضروری چیز هی — جسم کے سو ڈول رکهنے سے یہہ مراد نہیں هی کہ استقدر تنے کہ پشت خالی هوجاوے — سر کو شانوں کے بیچ میں سیدها رکهنا چاهیئے کہ کسی خاص طرف جهکا نرهے کهڑے هونے میں ٹانگیں سیدهی رکهنا چاهیئے یا ایک میں کسیقدر خم هو مگر ٹانگیں پهیلا کر کهڑا هونا بہت معیوب هی چلنے میں بہت قدم آهستگی اور مضبوطی سے پڑنا چاهیئے تاکہ اوپر کا جسم تهڑا نهونے پاوے اور هاتهونکو هلانا معیوب هی اور اپنی پاکٹ میں هاتهونکو ڈالکر بهی چلنا معیوب هی اور هاتهونکو لوهیکی سلنج کی طرح سیدها رکهکر چلنا بهی داخل عیب هی اور قدم بہت پهیلاکر رکهنا پسندیدہ نہیں هی *

خلاصہ یہہ هی کہ همیشہ چلنے اور بیٹهنے میں انسانکو اپنی طبعی حالت پر رهنا چاهیئے کسی قسم کی مصنوعی کیفیت پیدا کرنا عیب هی — ایک نہایت ضروری او عمدہ خصلت باتیں کرنے میں ایک خفیف تبسم هی جس سے آنکهوں اور چهرہ سے محبت او اخلاق مخاطب پر ظاهر هوتا هی عام اس سے کہ مخاطب برابر درجہ کا هو یا کم اُسے ک درجہ والوں کے ساتهہ تبسم کرنا اور بهی ضروری هی مگر یہہ تبسم ایسا هونا چاهیئے جو خلاف موقع یا محل گفتگو نهو — عورتوں کے ساتهہ باتیں کرنے میں یہہ تبسم اور بهی صاف هونا چاهیئے — دوسرے کی بات کے سننے کے وقت ایک خاص توجہہ ضروری هی جس سے ظاهر هو کہ قایل کے کلام سے سامع کو ایک خاص لطف حاصل هو رها هی گو وہ کلام کیسا هی واهیات اور بے موقع کیوں نهو مگر سامع کو کم توجہی ظاهر کرنا نہ چاهیئے گفتگو کرنے میں همیشہ ایک کو دوسرے کی طرف دیکهنا چاهیئے ایسی طرح سے نشست بهی نہایت معیوب هی جس سے دیکهنے والے کو معلوم هو کہ یہہ شخص تکلیف میں بیٹها هی جیسا کہ کرسی کے کنارہ پر بیٹهنا — اور اس قسم کی نشست بهی بری هی جس سے کہ نہایت خلا و م

ظاهر هو مثلاً کرسيؔ پر تکیه لگا کر لیٹ جانا ٹانگیں آگے کو پهیلا دینا داخل عیب هی جبتک که بے تکلفي نهوجاوے اور بالکل پیر سمیٹ کر اور زانو کو پکڑ کر بیٹهنا بهي خلاف تهذیب هی کرسي کو هلانا اور چر چرانا مجردؔ آدمیونکے کمره میں لایق معافي هو مگر عورتوں کي ملاقات کے کمره میں معیوب هی — اگر کوئي چهڑي وغیره هاتهه میں هو اُسکو راه میں هلانا یا بغل میں دبا لینا معیوب هی — گفتگو کرنے میں هاتهه یا شانونکو هلانا انگریزوں میں نهایت هي عیب هی اور اسي طرح هاتهه کو هاتهه پر یا میز خواه کسي چیز پر مارنا یا اُنگلیاں چٹکانا یا گفتگو میں مخاطب کے جسم پر کسي شی کا نشان بتانا عیب هی اور گفتگو میں کیسي هي بحث طوالت کرجاوے مگر آواز میں درشتي یا سختي نه آنا چاهیئے *

اب میں اُن خصائل کا ذکر کرتا هوں جو صحبت میں دوسروں کو تکلیف پهونچاتي هیں مثلاً جلسه میں ناک یا کان کریدنا نهایت معیوب هی - هر ایک حصه جسم کا غسل خانه میں صاف کرلینا چاهیئے اسي طرح دانت کریدنا گو کسي زمانه میں انگریزوں میں بهت عمده سمجها جاتا تها مگر اس زمانه میں عیب سمجها جاتا هی علاوه اس کے سر یا جسم کا کوئي حصه کهجلانا صحبت میں نه چاهیئے یهاں تک که جسم کو اگر کوئي کیڑا وغیره کاٹتا هو تاهم اُس کو ضبط کرے اور اُس وقت صحبت میں نه کهجلاوے اور ناخونوں کو دانتوں سے کاٹنا صرف ایک نحس هي فعل نهیں هی بلکه انگلیوں کو بد شکل بنا دینا هی اسي طرح ناک صاف کرنے میں همیشه خیال رکهنا چاهیئے که آواز نه نکلنے پائے اور رومال سے صاف کرنا چاهیئے نه یهه که آستین یا دامن سے رومال کا کام لیا جاوے اور جب چهینک آوے تو رومال کو منهه پر رکهنا چاهیئے — اٹلي اور جرمن میں اور فرقه رارغان انگلستان میں اب تک بعد چهینک کے مبارکباد دینے کي رسم هی *

چهینک کے ذکر پر اب مجهے ناس لینے کا ذکر یاد آیا یهه رسم ولایت میں بهت قدیم هی اور اب تک بعض بڈهوں میں مروج هی مگر اس کے خراب هونے میں کوئي شک نهیں اس وجهه سے جوان آدمیوں کو اس کا اختیار کرنا نه چاهیئے *

اب میں اُس خوشبودار نباتاتي شی کا ذکر کرتا هوں جس کا عمده سے عمده پائپ میں پیا جانا مسٹر ریلي نے ایجاد کیا هی جس سے عورتیں نفرت کرتي هیں جس کي بو سے جوان عورتوں کو دشمني هی - جس کے عام رواج کي اب انتها نهیں رهي لیکن جو تهکے هوئے آدمي کا مفرح هی قلب کي حرارت کا تسکین دینے والا هی سستي کے لیئے ایک عمده حیله هی — حکماء کا ساتهي هی میں اس کي نسبت صرف اس قدر کهتا هوں که حالت اعتدال میں یهه غیر مضر هی لیکن حالت اعتدال کیا هی هر شخص اُس کو بطور خود سمجهه سکتا هی سوشیل خیالات کي روٗ سے میں یقین کرتا هوں که

حالت اعتدال میں طبیعت اور غصہ کا مسکن ہی مگر اس میں شک نہیں ہی کہ
اس سے زیادہ عورتوں کا اور کوئی رقیب نہیں اور اس وجہہ سے عورتوں کے کمرہ میں پینا
نہایت ناجایز ہی گو امریکہ میں لوگ ایسا کرتے ہیں مگر انگلستان میں جس صحبت
میں کہ عورتیں ہوں وہاں کبھی چرٹ نہ پیا جاویگا - چونکہ اس قدر احتیاط ہی لہذا
اُس کے واسطے قواعد مقرر کیئے گئے ہیں یعنی جہاں عورتیں جمع ہونگی کوئی شخص نہ
چرٹ پھونکیگا نہ کسی دوسروں سے صلاح کریگا - اگر اُن عورتوں کو معلوم ہوگا کہ تھوڑی دیر
میں تمکو چرٹ کی ضرورت ہوا چاہتی ہی مثلاً باغ وغیرہ میں وہ ایسا کرینگی کہ تمکو
باہر آکر چرٹ پینے کا موقع ملے - اور دن کو سڑک پر بھی چرٹ پینا معیوب ہی اور
ایسے کمرہ میں بھی نہ پینا چاہیئے جس میں عورت رہتی ہو اور اسی وجہہ سے ایک
اچھا مہذب آدمی جس کے ساتھہ عورتیں ہونگی وہ اپنے کہانے کے کمرہ میں چرٹ
نہ پھونکیگا اور کسی عام مقام پر جہاں عورتوں کی گذرگاہ ہو مثلاً پھولوں کی نمایش گاہ وغیرہ
میں بھی چرٹ پینا معیوب ہی — ہر شخص ریل گاڑی میں باوجود ممانعت کے بھی
چرٹ پی سکتا ہی اگر اُس میں کوئی عورت نہو اور جو مرد ہوں اُن کی اجازت حاصل
کی گئی ہو اور عورت اجازت بھی دے تب بھی چرٹ پینا نہ چاہیئے - بند گاڑی میں ہرگز
چرٹ پینا جائز نہیں اور کھلی گاڑی میں کسی جلسہ پکنک کے وقت معاودت میں باجازت
دوسروں کے پی سکتا ہی اور! تھی ایٹر اور چرچ یا گھوڑ دوڑ کے مکان میں چرٹ پینا بالکل
ممنوع ہی اور ایسی جگہہ بھی چرٹ پینا نہ چاہیئے جہاں کہ معلوم ہو کہ دوسروں
کونا گوار ہوگا کسی ہوٹل! کے کافی روم میں بھی پائپ پینا ممنوع ہی اور کسی پادری
کے سامنے بغیر اُس کی اجازت کے پینا نہ چاہیئے — اور کسی پادری سے چرٹ پینے کی
صلاح کرنا بالکل نا جایز ہی لیکن اگر تم چرٹ پیو یا چرٹ پینے والوں کی صحبت میں
ہو اور تم کو وہی کپڑا پھر عورتوں کے سامنے پہننا ہو تو تمکو چاہیئے کہ اُن کو چرٹ پینے
کے وقت بدل ڈالو — میزبان جو تم سے چرٹ پینے کی صلاح کریگا وہ تم کو ایک پورانا
کوٹ بھی اسی مطلب کے لیئے دیگا - جب چرٹ پی چکو تو کلی کرو اور اگر ممکن ہو تو
دانتوں کو بھی صاف کرو اور کسی غیر کے مکان میں بغیر اُس کی اجازت کے کبھی چرٹ
نہ پیو اور اُن سے اجازت نہ طلب کرو اگر اُس گھر میں کوئی عورت ہی اور جب چرٹ
پیو تو جو شخص پاس موجود ہی اُسکی بھی صلاح کرلو اگر وہ کوئی پادری نہو - جب تمکو
کوئی چرٹ دے خواہ اچھا ہو یا برا بغیر کچھہ کہے ہوئے اُس کو پیو *

تھوکنا نہایت معیوب ہی اس کی نسبت زیادہ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں - اس کے
علاوہ اور بھی چھوٹی چھوٹی باتیں صحبت میں معیوب ہوتی ہیں مثلاً بہت زور زور سے دم
کھینچنا یعنی سانس لینا یا میز کو ٹانگ سے ہلانا یا غین غنانا یا صحبت میں سیٹی بجانا *

اب میں چند اُصول عامہ بیان کرتا ہوں جن کا خیال ہمیشہ رکھنا چاہیئے ایک تو افراط و تفریط عادت کی بری ہی خواہ وہ عادت اچھی ہو یا بری معافی چاہنا ایک تہذیب کی بات ہی مگر اس میں یہہ افراط کردینا کہ ہر بات میں یہہ لفظ شامل ہی معاف کیجیئے — ہر امر پر کہا جاتا ہی کہ معاف کیجیئیگا — یہہ کانوں کو برا معلوم ہوتا ہی اگر کوئی امر خلاف ہم سے ہوگیا تو ایک دفعہ کسی ایک شخص سے جس سے اُس بات کو تعلق ہو کہدینا کہ معاف کیجیئیگا کافی ہی نہ یہہ کہ اُس معافی کو ہزار بار چاہنا — اخلاق بہت عمدہ بات ہی اور دوستی بھی بہت ضروری چیز ہی مگراُس کو اسقدر افراط سے ظاہر کرنا کہ جو مصنوعی معلوم ہونے لگے اگر وہ سچی بھی ہی تب بھی اُسکا اسقدر اظہار عیب ہی *

دوسرا اصول یہہ ہی کہ جس زبان میں ہم گفتگو کرتے ہیں اُس زبان کے علم ادب کو اچھی طرح جاننا یہہ بھی ایک بہت ضروری چیز ہی اگر ہم انگریزی صحبت کے شایق ہیں تو ہمکو لازم ہی کہ انگریزی زبان کے علم ادب کو اعلی درجہ پر حاصل کریں — انسان اُن لوگوں کی نگاہ میں کامل عزت نہیں حاصل کرسکتا جنسے کہ وہ ہم کلام ہی اگر اُس زبان میں وہ کامل نہیں ہی جس میں وہ گفتگو کررہا ہی *

اور ہمیشہ آواز اور ہنسی اور گفتگو میں ایسی نرمی اور خلق اور خوش طبعی ہونی ہونا چاہیئے جو لوگوں کے کانوں آنکھوں دلوں کو اچھی معلوم ہو — اب میں کچھہ مختصر ذکر سوسئیٹی یعنی صحبت یارانہ کا کرتا ہوں اور ذکر ہوچکا کہ صحبت صرف اچھے اخلاق اور اچھے مرتبہ اور اچھی عادت کے لوگوں سے ہوسکتی ہی اور یونہیں ہونا چاہیئے — عالم و جاہل مہذب و ناشایستہ خلیق و مغرور افسر و چپراسی کی صحبت کبھی چل نہیں سکتی نہ اُسمیں کوئی حظ فریقین کو ہوسکتا ہی — اگر ہو بھی تو صرف ظاہری ہوگی اور کسی نہ کسی فریق کو نقصان پہونچائیگی — ہماری قوم میں جو عیب جوئی اور بدباطنی اور مختلف مزاجی کا معدن ہی اسکی یہی وجہہ ہی کہ ہماری محبت اور دوستی عام ہی اور جلد ہوجاتی ہی — اگر ہمیشہ ہم مزاج اور ہم مذاق اور ہم خیال اور ہم درجہ لوگوں کی صحبت اور باہمی دوستی ہوا کرے تو کوئی ضرورت ہی اِن عیوب کی نہ رہے — زید اور عمر اگر ہم مزاج اور ہم درجہ لوگ ہیں اور باہم دوست ہیں تو کبھی ایک دوسرے سے ملول نہ ہوگا کہ عیب جوئی کی ضرورت پڑے — پہر کیف سوسئیٹی صرف دوستونکی ہونا چاہیئے *

اب سوسئیٹی کے اداب یہہ ہیں جب کسی مجلس میں جاؤ تو ضرور ہی کہ اپنے پیشہ و مرتبہ کے خیالات کو چھوڑ دو کیونکہ مجلس میں یعنی سوسئیٹی میں برابری درکار ہی خواہ اصلی ہو یا ظاہری اور اپنے پیشہ یا عہدہ کی خصوصیت ظاہر کرنا اس

برابری کو بگاڑ دیتی هی اسی طرح سے اپنے رتبه و حسب نسب و مرتبه و لیاقت وغیره کا بهی کچهه خیال نه کرو سوسئیتی میں ایسے داخل هو جیسے پلٹن میں سپاهی نه بطور ایک افسر کے اگر لوگ تم سے خوش هونگے تو تم کچهه دنوں میں افسر هو جاؤگے ان باتوں کا خیال رکهه کر سوسئیتی کے ڈرائینگ روم میں داخل هو اور حتی المقدور سب کو خوش کرنے کی کوشش کرو عام مهربانی اور نفس کشی سے سب سے پیش آؤ اور اُنهیں لوگوں سے باتوں میں مشغول نهو جاؤ جن کو تم پسند کرتے هو بلکه اُن کو بهی باتوں میں لگا لو جو الگ بیٹهے هوں یا رنج میں هوں یا جن سے اور لوگ باتیں نه کرتے هوں لوگوں کے خاص تعصب کا بهی بهت خیال رهے ! یکایک ایسے مضمون نه چهیڑ دو جس سے اَوروں کو رنج هو مثلاً اگر کسی جوان عورت سے بات کرنے لگو تو هائی چرچ یا لوچرچ کو برا نه کهو عمر رسیده شریف سے وگ یا ٹوری کو برا کهنے کی گفتگو نه شروع کرو اگر کسی بیاهی عورت سے باتیں کرو تو بچوں کی شکایت نه کرو اسی طرح سے اَوروں کی خواهشوں و ضرورتوں کے علم کو بهم پهونچانے کی کوشش کرو *

اول مرتبه جو کسی سے ملاقات هو نهایت خلق سے پیش آؤ مگر کسی مذاق پر ایک دم سے نه هنس پڑو نه گنواروں کی طرح قهقهه مارو بلکه نرم و آهسته آواز سے بولو عورتوں میں خوش آوازی خوبصورتی سے بڑهکر هی — جیسا موقع دیکهو ویسی هی گفتگو اختیار کرو — جب میز پر کهانا کهانے بیٹهو تو دانشمندانه اور سنجیده باتیں کرو جب کهیں پکنک میں هو تو خوشی اور دل لگی کی باتیں کرو — دوسرے یه که سوسئیتی میں ایک هی قسم کے لوگوں کی طرف مخاطب نهو جاؤ چاهے تمهیں اُن کی مجلس پسند هو یا نهو مگر تم بڈهے اور جوان منصب دار و غیر منصب دار ضعیف و جوان عورت سے سب سے یکساں پیش آؤ اس سے تمهاری خوش خلقی پائی جائیگی اور اکثر لوگونکے دل بهلینگے بعض موقع پر جب کسی مجلس میں گفتگو بند هوگئی هو تو کوئی ایسا عام مضمون چهیڑ دو جس سے که سب لوگ عام فایده اوٹهائیں اگر کوئی چهوٹی مجلس یعنی پارٹی هو تو اُس میں ضرور هی که جو بات هو عام هو ایسے موقع پر کسی ایک شخص کی طرف مخاطب نهو نه ایسے لوگوں و مقامات و چیزوں کا ذکر کرو جس سے که وهاں کم لوگ واقف هوں مثلاً اگر کسی کے یهاں جاؤ اور وهاں دو ایک اچهے لوگ بهی موجود هوں تو فلاں شیخ صاحب یا فلاں میر صاحب کا ذکر نه چهیڑو بلکه اخباروں کا ذکر کرو جسکو هرشخص نے پڑها هی یا عام معاملات کا ذکر کرو جس میں که هر شخص کم و بیش واقفیت رکهتا هو *

صرف باتوں سے بد خلقی نهیں پائی جاتی هی بلکه اپنی عادت و طریقه و نظر کو بهی درست کرلینا چاهیئے لیکن اگر بد قسمتی سے ایسے لوگوں میں جاپڑو جو که خوش

طریقه نهیں هیں تو وهاں کسي خاص عادت پر زور دینا برا هی مثلاً اگر تم کهیں دعوت میں بلائے گئے هو اور تمهارے میزبان اور باقي مهمان کهانے میں کسي خاص چیز کا استعمال نهیں کرتے تو تم وهاں ویسے هي کرو یا مثلاً جرمني (میں قاعده هی که نمکدان سے نمک چمچوں سے نهیں نکالتے هیں تو تم بهي اپني چهري یا کانٹے سے نمک نه نکالو - یهه مثل وه هی جیسا دیس ویسا بهیس — لیکن ایسي کوئي بڑي بد تهذیبي نه کرنا چاهیئے جو اُس ملک والے کرتے هوں مثلاً امریکه میں دستور هی که کمروں میں تهوکا کرتے هیں تمکو هرگز ایسا نه کرنا چاهیئے ●

آگے تمکو ظاهر هوگا که کیا باتیں کرنا چاهیئیں اور کس سے پرهیز کرنا چاهیئے اگر تم خوش خلق هونا چاهتے هو تو تمهیں سیکهنا چاهیئے اور اُنپر عمل کرنا چاهیئے تاکه سب لوگ تم سے محبت کرنے لگیں جن لوگوں سے تم سوسئیٹي میں مخاطب هوئے هو تمهاري تعریف کرینگے اور پهر پارٹي میں تم بلائے جاؤگے اور چاهے تمهارا حسب و نسب و مرتبه کچهه هي هو لوگ تمهاري نسبت یهي کهینگے که فلاں شخص نهایت خلیق هی اور تمهیں اعلی سوسئیٹي میں لے جاوینگے علاوه اسکے تمهارے جي کو خود خوشي هوگي که کتنوں کے رنج و فکر و مصیبت کو تمنے دور کیا هوگا ●

راقـــم
مهدي حسن منصف
راے بریلي اوده

اصول تمدن

یوٹلٹي یعني رفاه عام کے اصول

تمدن کا مقصد دلي یهه هونا چاهیئے که فائده عام هو اور عام یوٹلٹي اُس کے دلایل کا مبني هونا چاهیئے — خلق الله کا اصل فائده دریافت کرنا یهي اصل تمدن هی — علم تمدن صرف یهي هی که بهتري اور فوائد کے حاصل کرنیکے وسائل دریافت کیئے جائیں — اصول یوٹلٹي بالمعني الاعم کي بهت کم مخالفت کي جاتي هی بلکه یهه ایک شی مشترک درمیان علم اخلاق اور علم تمدن کے سمجهي جاتي هی لیکن یهه امر که تقریباً تمام لوگ اس اصول کو تسلیم کرتے هیں صرف ظاهر هي هی ایک هي طرح کے خیالات اس اصول کي نسبت نهیں هیں اور نه ایک هي طرح کي قدر و منزلت اس اصول کي هی — اور نه ایک هي قسم کا اور منطقي طریقه دلایل کا اس اصول سے پیدا هوتا هی — اسکو وه قوت دینا جو اس کے لیئے هونا چاهیئے یعني اُسکو تمام طریقه مباحث کي بنا گرداني کے

لیئے تین شرایط ضرور هیں (۱) لفظ یوتلٹي کے لیئے ایک صاف و معین معني مقرر کیئے جائیں اور تمام وہ لوگ جو اس لفظ کو استعمال کریں اس کے ایک هي معني لیں — (۲) نہایت سختي سے هرایک دیگر اصول کو بالکل خارج کردینا چاهیئے تاکه اس اصول کي یکتائي و افضلیت قایم هو — عام طور سے اس اصول کي تصدیق کرنا کوئي چیز نہیں هی بلکه اس اصول کو بلا کسي استثنا کے تسلیم کرنا چاهیئے — (۳) ایک اخلاقي حساب کا طریقه دریافت کرنا چاهیئے جس سے ایک هي طرحکا نتیجه نکلے — اس اصول یوتلٹي سے بعض لوگ جو مخالفت کرتے هیں اُسکي وجهه یهه هی که دو اور غلط اصول بهي مروج هیں جو کبهي ظاهراً اور کبهي باطناً طبایع کو اپني طرف کهینچ لیجاتے هیں اور انسان کي راے اُن کي وجهه سے غلطي میں پڑجاتي هی — اگر یهه دونوں اصول بتلا دیئے جائیں اور خارج کردیئے جائیں تو پهر اصول یوتلٹي روشن اور صاف رہ جاے اور مضبوط هوجاے — یهه تین اصول یعني ایک اصول یوتلٹي اور دو وہ غلط اصول مثل تین سڑکوں کے هیں جو اکثر مقام میں هرایک دوسرے پر سے هوکر گذرے هوں مگر مقام مقصود تک اُن میں سے صرف ایک هي سڑک پهونچا سکتي هو اور مسافر اکثر ایک سڑک پر سے دوسري سڑک پر هو رهتا هو اور اس گهوم گهام میں اپني نصف طاقت اور نصف وقت کهوتا هو لیکن اصلي راہ جو هی وہ بهت آسان هو اُسپر میل کے نشان مستقل طور سے بنے هوں جن پر زبان معروف میں پته لکها هوا هو جسکو سب سمجهه سکیں اور جو مٹ نه سکے اور جو دو غلط سڑکیں هوں اُنپر مشتبه حروف میں خلاف پته تحریر هو — خیر یهه تو استعارات تهے اب میں اُس اصول اور اُسکے دونوں مخالفین کا مفصل ذکر کرتا هوں — فطرت نے انسان کو مسرت و رنج کي حکومت و ماتحتي میں کیا هی انہیں پر تمام همارے خیالات اور هماري رائیں اور همارے سلسله زندگي کا تعین منحصر هی — اور جو شخص یهه ظاهر کرتا هی که وہ مسرت و رنج کي حکومت میں نہیں رهنا چاهتا وہ شخص خود نہیں سمجهتا که وہ کیا کهه رها هی — عین اُسوقت جس وقت که وہ کسي بڑي مسرت سے پرهیز کرتا یا کسي سخت مصیبت کو عمداً اپنے اوپر لیتا هی درحقیقت اُسوقت بهي وہ مسرت کي تلاش کررها هی اور رنج سے اپنے تئیں بچاتا هی مثلاً جوگي یا وہ لوگ جو دنیا اور حظوظ نفساني کو ترک کردیتے هیں گو بظاهر وہ مصیبت کو اوٹهاتے هیں اور مسرت سے پرهیز کرتے هیں مگر اعتقاد دلي اور خواهش قلبي اُن کي یهه هوتي هی که اُس کے عوض میں وہ آخرت میں راحت و مسرت پائینگے — اور عذاب آخروي سے اُنکو نجات ملیگي — پس یهه بهي ایک تلاش مسرت اور حفظ از رنج هی پس علم اخلاق کے جاننے والے اور علم سیاست مدن کے ماهرین کو لازم هی که ان دایمي اور غیر ممکن الاحتراز کیفیات کي تفتیش کریں — اصول یوتلٹي هرایک چیز

کو انہیں دونوں کیفیات قلبی کے ماتحت کرتا هی - یوتلٹی یعنی رفاہ عام ایک ملهم اور غور مشرح اصطلاح هی رفاہ کا لفظ حاصل بالمصدر هی اس سے ایک شی کی خاصیت اور اُسکا میلان بحفظ از شر واستفادہ خیر مستنبط هوتا هی - ضرر کیا هی ایک رنج هی یا سبب رنج هی اور فائدہ ایک مسرت هی - یا سبب مسرت هی - جو چیز که کسی اشخص کی غرض اور اُسکے فائدہ کے موافق هی وہ اُس شخص کے مجموعہ مسرات کو بھی بڑھاتی هی اسیطرحپر جو چیز که کسی جماعت کی غرض اور اُسکے فوائد کے مناسب هی وہ اُن لوگوں کے مجموعہ مسرات کو ترقی دیتی هی جو اُس جماعت میں داخل هیں — (اصل) وہ ابتدائی خیال هی جو ابتدا اور مدار کسی قسم کی تقاریر کا هو محسوسات میں سے اسکی تمثیل اُس نقطہ معینہ کی هوسکتی هی جہاں زنجیر مساحت کی پہلی کڑی اٹکائی جاے ایسی اصل کو بدیہی هونا چاهیئے تاکہ اُس کی تشریح و تبئین اُسکو مقبول انام ومسلم علی الخواص والعوام کرے — یہی حال علم ریاضی کے اصول متعارفہ کا هی اُنکو براہ راست ثابت کرنے کی ضرورت نہیں هوتی بلکہ اسی قدر دکھا دینا کافی هی که اُن سے بلا اسکے که انسان غلطی میں پڑے انکار نہیں کیا جاسکتا - یوتلٹی کے منطق اس امر پر متدول هی که کل تطبیقات قضایا صرف مسرت و رنج کے حساب اور تقاتل پر مبنی هوں اور کسی دوسرے خیال کو اس میں دخل نہو — میں اصول یوتلٹی کا ایک طرفدار هوں کیونکه میں گورنمنٹ اور شخصی فعل کے پسند اور ناپسند یعنی اُس کے اچھے یا بُرے هونے کا موازنہ صرف فعل مذکور کی اُس قابلیت سے کرتا هوں جس سے که وہ مسرت یا رنج کو پیدا کرسکتا هی یعنی اگر اُس میں بہ نسبت رنج کے مسرت پیدا کرنے کی طرف زیادہ میلان هو تو وہ فعل اچھا هی اور اگر اُس کے خلاف میلان هی تو وہ فعل بُرا هی — جب میں الفاظ انصاف و غیر انصاف اخلاق و خلاف اخلاق و خیر و شر کا استعمال کرتا هوں تو یہہ استعمال ان الفاظ کا بالمعنی الاعم هی یہہ جامع هی اُس خیال رنج و مسرت خاص کو جو کسی فعل سے پیدا هوں جب میں کہوں که یہہ فعل انصافانہ هی اس کے معنی یہہ هیں که اُس فعل سے زیادہ مسرت پیدا هوتی هی — اور یہہ بھی معلوم رهے که میں همیشہ ان الفاظ مسرت و رنج کو اُن کے ظاهری اور معمولی معنوں میں استعمال کرتا هوں میں کبھی اُن کے معنوں میں اپنی راے کے بموجب تاویل نہیں کرتا که میں کسی خاص مسرت کو خارج کردوں یا کسی خاص رنج کے وجود سے انکار کروں - اس بابت نه همیں کسی اصلاح کی ضرورت هی نه کسی استعارہ و تشبیہات کی نه اس میں افلاطون کی کتب کا دیکھنا ضروری هی نه ارسطاطالیس کی — مسرت وہ چیز هی جس کو هر شخص مسرت سمجھے — رنج وہ چیز هی که جس کو هر شخص رنج سمجھے کاشتکار هو یا بادشاہ جاهل هو یا حکیم — جو شخص که اصول یوتلٹی کا پیرو هی

وہ اتقا کو صرف اس وجہہ سے اچھا سمجھتا ھی کہ اس سے مسرت مفتنج هوتي ھی اور غیر اتقا کو صرف اس وجہہ سے برا سمجھتا ھی کہ رنج أس سے مفتنج هوتا ھی ●

اخلاقي اچھائي ایک اچھائي ھی صرف اس وجہہ سے کہ أس میں طبعي بھلائي پیدا کرنے کي قابلیت ھی اخلاقي برائي ایک برائي ھی صرف اس وجہہ سے کہ أس میں طبعي برائي پیدا کرنے کا مادہ ھی - لفظ طبعي سے میري مراد مسرت و رنج روح و مسرت و رنج حواس ھی — میں آدمي کو أس کي أس معمولي خلقت و حیثیت میں لیتا هوں جو وہ درحقیقت ھی — اصول یوٹلٹي کا طرفدار اگر کسي ایسے فعل کو جس سے رنج بہ نسبت مسرت کے زیادہ پیدا هوا فعل حسنہ کي فہرست میں داخل پاوے تو وہ بلا تامل اس فعل کو جو صرف بظاھر افعال حسنہ کي فہرست میں لکھا ھی أٹھاکر افعال قبیحہ میں داخل کردیگا اور وہ کبھي اپنے تئیں اس عام غلطي میں نہ پڑنے دیگا اور ایسي تدبیر کو کبھي پسند نہیں کریگا جس سے جھوٹے افعال حسنہ کسي حقیقي فعل حسن کے قایم رکھنے کے لیئے کام میں لائے جاویں اگر وہ کسي فہرست جرایم میں کسي ایسے افعال کو پائیگا جو نہ اچھا ھی نہ برا یا کسي ایسي مسرت کو پائیگا جو کسي کو ضرر نہیں پہونچاتي ھی تو وہ بلا تامل أس فعل کو فہرست جرائم سے نکال کر افعال جائز میں رکھیگا اور وہ همیشہ أس شخص پر رحم کریگا جو ایسے جھوٹے جرم کا مجرم قرار دیا گیا هو اور ایسا غلط مجرم جو اپنے مدعي سے نفرت رکھتا ھی اس نفرت میں وہ بھي همدردي أس مجرم بے قصور کي کریگا ●

اصول رھبانیت

یہہ اصول بالکل دشمن اور مخالف أس اصول کا ھی جس کا میں ابھي ذکر کر رھا تھا جو لوگ اس کے پیرو ھیں وہ مسرت سے نفرت کرتے ھیں اور بھاگتے ھیں — أن کي نظر میں ھر ایک چیز جو حواس کو شگفتہ کرے اور أن کي خواھشوں کو پورا کرے وہ ایک خراب چیز ھی — أن کے نزدیک اخلاق حسنہ عزلت گزیني اور ترک دنیا پر مبني ھی اور اتقا اپنے تئیں خاک میں ملا دینے پر منحصر ھی - خلاصہ یہہ کہ وہ پیروان اصول یوٹلٹي کے بالکل برعکس ھیں وہ ان چیزوں کو پسند کرتے ھیں جس میں مسرت گھٹانے کي قابلیت هو اور أن اشیا کو ناپسند کرتے ھیں جنسے مسرت بڑھتي هو — دو قسم کے لوگوں نے اس اصول کي پیروي کي ھی جو حیثیات دیگر سے بالکل ایک دوسرے کے مشابہ نہیں ھیں بلکہ ایک دوسرے کو حقیر سمجھتے ھیں ایک حکما ھیں اور دوسرے وہ عباد و زھاد جنھوں نے ترک دنیا کر دي ھی حکماء راھبین نے صرف لوگوں کي تحسین و آفرین حاصل کرنے کے لیئے اپنے تئیں ظاھر کیا کہ حالت انساني سے اعلی حالت میں وہ

پہونچ گئے کیونکہ عام مسرتوں سے اُنکو نفرت ہوگئی — جو جو نقصانات که اپنے سخت اصول کے لیئے وہ لوگ بظاہر اُٹھاتے ہیں اُن کو اُمید هی که بذریعہ شہرت و نام کے ان نقصانات کا معاوضہ بالا ولی ہو جاویگا — زہاد راهبین بالکل هي بیوقوف ہیں کیونکه وہ بیکار خوفوں کي تکلیف اُٹھایا کرتے ہیں — انسان اُن کي نظروں میں ایک ذلیل و حقیر موجودات میں سے هی اور اُسکو چاهیئے که اپنے تئیں علی‌التوالي اس جرم کي سزادهي کرے که وہ کیوں دنیا میں پیدا ہوا اور اپنے خیال کو کبھي اُس خلیج مصیبت دائمي کي طرف سے نه پھیرے جو اُس کے قدموں کے نیچے اُسکے لیئے منهه پھیلائے ہوئے هی تاهم جو لوگ که اس خرافات خیالات میں گرفتار ہیں وہ بھي مانند دوسرے لوگوں کے ایک خزینه اُمید کا اپنے لیئے رکھتے ہیں علاوہ اُس دنیوي مسرت کے جو اُنکو به نسبت اپنے نام و نمود و شہرت کے حاصل ہوتي هی وہ اپنے تئیں اس خیال سے اور زیادہ خوش رکھتے ہیں که ہرایک لمحه جس میں وہ یہاں اپنے اوپر تکلیف اوٹھاتے ہیں وہ اُن کے لیئے آخرت میں ایک زمانه مسرت کا حاصل کرتا هی پس اگر غور سے دیکھو تو یہه اصول رہبانیت بھي ایک غلط خیال پوتلتي ھي پر مبني هی گو یہه اپني افضلیت غلط ذرایع سے حاصل کرتا هی مگر تاهم اصول رہبانیت بھي مسرت هي کي اُمیدونپر مبني هی - زہاد وعباد اس اصول رہبانیت کو به نسبت حکماء کے زیادہ دور تک کھینچ لے گئے ہیں - حکماء نے صرف مسرت کے برا کہنے پر اکتفا کي هی لیکن مذہبي فرقوں نے تکلیف و رنج اوٹھانیکو فرض سمجھا هی — اسٹوئک فرقه قایل هی که تکلیف بري چیز نہیں هی اور جنسسٹ فرقه قایل هی که تکلیف واقعي ایک اچھي چیز هی — حکماء مسرت کو عموماً برا نہیں کہتے وہ صرف اُس مسرت کو برا سمجھتے ہیں جو خراب و شہوات نفساني کے لیئے ہو بلکه یہه لوگ مسرت فہم و عقل کو بہت اچھا جانتے ہیں - پس یہه گروہ فقط ایک قسم کے مسرات کو پسند کرتا هی نه که تمام مسرات کو ناپسند کرتا هی باوجودیکه مسرت اپنے اصلي نام سے همیشه ذلیل اور خوار رهی تاهم وہ پیرایه هاے دیگر میں ممتاز و مشرف ہوئي اور اُسنے خطاب دوسرے نام سے عزت و نام و شہرت و وقار و قدر کا حاصل کیا - میں اب اس اصول سے بچنے کے لیئے اصول رہبانیت کي تذلیل میں مبالغه کرنے کے الزام کا عقلي مبداء بیان کرتا ہوں جس پر کوئي عاقل معترض نہوگا ابتداء زمانه میں یہه خیال کیا گیا تھا که مسرت کي خواهش ایسا نہو که کسي فعل قبیح کے ارتکاب کي طرف انسان کو مایل کرے یعني اُن افعال کے ارتکاب کي طرف جس میں بہتري به نسبت ضرر کے کم هی اصل میں ایسي مسرتوں کو بلحاظ اُن کے خراب نتیجوں کے منع کرنا عمدہ اخلاق اور اعلی قوانین کا خاص مقصود هی — لیکن پیروان اصول رہبانیت نے غلطي کي کیونکه اُنہوں نے مسرت کو في نفسه برا کہا اور اُنہوں نے عموماً مسرت کو متروک گردانا اور عموماً اُس کي ممانعت کي اور اُس کو ایک ذلیل

اور گنہگار مخلوق کي علامت گردانا اور یہه بهي اُنهوں نے اُس ضعف قلب کي وجهه سے کہا جو فطرت انساني هی که بعض خاص مستثنیات کو جایز رکهتا هی ٭

اصول خودرائي یعني رغبت و نفرت

اس اصول میں تحسین و تقبیح صرف رضا و غیر رضا پر محول هوتي هی اور اس میں فیصله کے لیئے بجز خود اُس فیصله کے اَوْر کوئي دلیل نهیں هوتي اس اصل کي مثال ایک کرہ کي هی جسکا محور محبت و نفرت هی — تمام تر دلیل اُن لوگوں کي جو اس اصل کو اپني تقاریر و تجاویز کا مبني بناتے هیں یهي هوتي هی که هم اس امر کو پسند کرتے هیں اور هم اس امر سے نفرت کرتے هیں — کوئي فعل جو اچها یا برا کہا جاتا هی وہ اس وجهه سے اچها یا برا نهیں کہا جاتا که وہ اشخاص متعلقه کے فواید کے موافق یا مخالف هی بلکه اُس کي اچهائي یا برائي اُس شخص کے پسند یا نا پسند هونے کي وجهه سے هوتي هی جو اپني راے دیتا هی وہ اپني راے شاهانه طور سے ظاهر کرتا هی اور اُس کي نسبت کچهه نهیں سنتا — وہ کچهه ضرور نهیں سمجهتا که اپني راے کي درستي کو اس دلیل سے ثابت کرے که اُس میں جماعت کا عام فائدہ هی یا جماعت کے فائدہ پر وہ اپني راے کے قایم کرنے کے وقت لحاظ کرے — ان رایوں اور فیصلوں میں یهه خود مختارانه تقریر هوتي هی " همارا اندروني خیال اور همارا دل یهه کہتا هی که خود پسندي کے لیئے کسي صلاح کي ضرورت نهیں هی جو هماري راے سے متفق نهیں هوتا اُس کي شامت هی وہ آدمي نهیں هی بلکه انساني صورت میں ایک عجیب الخلقت چیز هی مگر اب سوال یهه هی که کیا ایسے احمق لوگ بهي هیں جو ان خاص راؤں کو مثل قانون کے جاري کریں اور اپنے تئیں سمجهیں که کبهي غلطي میں نهیں پڑتے جسکو که تم اصول رغبت و نفرت کہتے هو وہ اصل عقلي نهیں بلکه یهه اصل في نفسه تمام اصول کے سلب یا عدم کا نام هی — اس سے ایک حقیقي بد انتظامي خیالات کي ظاهر هوتي هی کیونکه اسیطرح هر ایک شخص کو حق هی که اپني راے کو بطور قانون عام کے ظاهر کرے پس اب کوئي عام طریقه باقي نرهیگا نه کوئي آخري عدالت هی جو ایک فیصله قطعي ان اختلافات کا کردے — اس میں شک نهیں که یهه اصل صاف صاف باطل محض هی اور اسیوجهه سے کوئي شخص صاف صاف یهه نهیں کہتا که میں چاهتا هوں که میں جیسا خیال کرتا هوں ویساهي تم بهي خیال کرو اور مجهکو میرے خیال کي مدلل کرنے کي تکلیف ندو هر شخص ایسي ادعاے لا یعني کو بیهودہ سمجهیگا اسلیئے مختلف قسم کے پردے اختراع کیئے گئے هیں — خود سري نے چالاکي کے پردے میں اپنے تئیں چهپایا هی — ایک بڑا حصه اقسام مختلفه فلسفه کا همارے دعوی کي شهادت دیتا هی کوئي تو یهه کہتا هی که مجهه میں ایک قوت هی جو اچهي اور بري میں تمیز کرتي هی اور

اس قوت کا نام کانشنس یا مارل سنس یعني قوت ممیزہ رکھتا هی اور بعد ازاں کسي کام کو اچھا تجویز کرتا هی اور کسیکو برا اگر پوچھو که یہہ اچھا کیوں هی اور وہ برا کیوں تو جواب دیتا هی که میري قوت ممیزہ یوں هي فتوی دیتي هی — میري قوت ممیزہ اس کام کو پسند کرتي هی اور اُس کو نا پسند — ایک دوسرے فلسفي نے الفاظ کو تغیر دیکر قوت ممیزہ کي کچھہ پرواہ نہیں کي بلکه اُس کے نزدیک بجاے قوت ممیزہ کے کامن سینس یعني فہم عام ایک چیز هی جو امر خیر کو امر شر سے تمیز دینا هی — یہہ اس امر کا قائل هی که یہہ فہم عام هر شخص کو هوتا هی — مگر هر شخص عام سے وہ اُن لوگوں کو هوشیاري سے خارج سمجھتا هی جو اُس کے مخالف هیں اور اُس کے مطابق نہیں سونچتے — ایک تیسرا فلسفي کہتا هی که وہ قوت ممیزہ و فہم محض خیالي چیزیں هیں اور عقل اُمور حسنه کو امور سئیه سے امتیاز کرتي هی اُسکي عقل اُس سے یوں اور یوں کہتي هی — اور اُسکي دانش میں تمام عقلا اور عمدہ لوگ آپ کي سي عقل رکھتے هیں — اور جو لوگ که اُس کے مطابق نہیں خیال کرتے اُن کا مجرد تخالف اُن کے نقصان عقل و بیہودگي پر شاهد هی — ایک چوتھا فلسفي کہتا هی که همارے پاس ایک لم یزل ولا یزال قانون حق هی جو اس امر کا حکم دیتا هی اور اُس امر سے منع کرتا هی بعد ازاں وہ اپنے خیالات مختلفه کو پیش کرتا هی اور تمکو لازم هی که اُن خیالات کو افنان (یعني شاخہاے) قانون حق تصور کرو — بہت سے فضلا و فقہا و حکما و فلسفه قانون طبعي کو مانتے هیں اس میں شک نہیں که یہہ لوگ آپس میں هرایک موقع و محل پر اپنے اپنے طریقه استدلال میں جھگڑتے هیں تاهم هر واحد ان میں کا نہایت اعتماد اور تیزي کے ساتھہ اپني راے درباب ابواب قانون حق کے بیان کرتا هی — کبھي کبھي اس عبارت میں کچھہ تبدل بھي هو جاتا هی اور هم لوگ بجاے " قانون حق کے " " طبعي حق " و " طبعي انصاف " و " حقوق انسان " وغیرہ بھي مستعمل پاتے هیں — بعض فلاسفه اپنے طریقه استدلال تمدن کو صدق پر مبني کرتا هی اور اُس کے نزدیک صرف کذب هي اس عالم میں ایک بلا هی — مثلاً تمنے اپنے باپ کو مارڈالا تو یہہ ایک گناہ هوا اور اُس کي وجهہ اس فلسفي کے نزدیک یہہ هی که گویا تمنے یہہ کہا که وہ تمہارا باپ نه تھا — جس کسي فعل کو که یہہ حکیم ناپسند کرتا هی اُسے اسي وجهہ سے ناپسند کرتا هی که وہ ایک قسم کا کذب هی کیونکه اس کا خلاصه ادعاے جواز مالا یجوز هی *

ان خود سر لوگوں میں سے نہایت صاف مزاج وہ لوگ هیں جو صاف صاف کہتے هیں که میں برگزیدہ لوگوں میں سے هوں اور الله تعالی نے برگزیدہ لوگوں کو اپني طرف سے نور عطا فرمایا هی جس سے وہ نیک و بد میں تمیز کرتے هیں — رب العالمین سمجھیے

الہام کرتا هی اور میرے منهه سے بولتا هی جن لوگوں کو اس میں شک هو وہ آویں اور
کلام ربانی مجهه سے سنیں — یهه سب طرق استدلال اور علاوہ برین بهتیرے اور بهی اصل
میں قوانین خود مختاري و قوانین پسندیدگي و نا پسندیدگي هیں جن کو درپردہ الفاظ
مختلفه سے بیان کرتے هیں اور اس کا مقصود اصلي یهه هی که هماري راے دوسروں کي راے
پر بلا گفتگوے محض غالب آجاے - یهه اصول خود سري قایم رکهنے کي غرض سے اختراع
کیئے گئے هیں لااقل اس سبب سے هی که یهه اُس قسم کي خود سري طبعي هی که جواکثر بشرط
حفظ از مواخذه وقوع میں آتي هی - اور نتیجه اُسکا یهه هوتا هی که باوجود خلوص نیت کے
آدمي اپنے تئیں تکلیف عظیم پهونچاتا هی اور دوسرے لوگوں کو مبتلاے مصیبت کرتا
هی — اگر وہ غمگین طبع کا هی تو وہ ساکت و افسردہ دل هوکر انسانکي حماقت اور نقصان
طبع پر افسوس کیا کرتا هی — اور اگر وہ بد مزاج هی تو وہ اُن سب لوگوں کو جو اُسکے
مطابق خیال نہیں کرتے نہایت غصه سے سخت و درشت کہنے لگتا هی وہ اُس قسم کے
آزار دهنده خلق الله سے هوجاتا هی جو نیکي کرنیکے جوش میں افعال قبیحه کے مرتکب
هوتے هیں — جو لوگ تعصب حماقتانه کي آگ ایسے جوش و خروش سے سلگاتے هیں
جیسا که اپنے واجب کام کي سرگرمي؟ کرتے اور جو لوگ که سب ایسے لوگوں کو سخت و
درشت کہتے هیں جو اُن کي راے کے مطابق کسي چیز کو متبرک نه سمجهیں جسکو وہ
خود متبرک سمجهتے هوں — با این همه اس امر کو بخوبي لحاظ کرنا چاهیئے که قانون
توددو تخالف قانون فوائد عام سے اکثر متفق هوکر وقوع میں آئیگا — کیونکه طبیعت
انساني توددمفید و تخالف مضر پر محمول هی - یهي وجهه هی که تمام عالم میں افعال
مفیدہ کي قدر اور افعال مضرہ کي تذلیل هوتي هی — اور اسیوجهه سے علم اخلاق اور
اصول فقه بهي ببا طن بلا خیال کامل اصول فوائد عامه پر مبني هیں - لیکن توددو تخالف
هادي تحقیقي و غیر قابل التبدل نہیں هی جو کوئي شخص اپني خوشي یا اپنا رنج کسي
وجهه خیالي پر کریگا تو وہ بلا وجهه کسي چیز کو پیار کرنے لگیگا یا اُسے نا پسند کرنے
لگیگا تعصب و خیالات خود پرستي اور مذهب و فریق کي جانب داري گویا محض
کوردیدہ توددو تخالف پر مبني هی — محض ادنی اختلافات مثلاً اختلافات لباس یا ایک
ادنی اختلاف راے یا اختلاف پسند و ذایقه ایک آدمیکو دوسرے کي نظروں میں حقیر
کرنیے کو کافي هی — صفحات تواریخ محض خرافات لڑائي جهگڑے اور محض بیکار
تکالیف رساني سے بهرے هوئے هیں — کہیں ایک شہزادہ کسي ادنی اختلاف راے کي
وجهه سے ناراض هوکر اُسي باراین یا برلسگست یا مولشنس یا موحد کے تعبیر کرتا هی -
پهانسیاں کهڑي کرتا هی اور اس درگاہ کے خدام قاتلین کو جمع کرتے هیں — جسدن
لامذهب لوگ آگ میں جلائے جاتے هیں وہ ایک دن نہایت خوشي کا تصور کیا جاتا

هی - روس میں ایک مرتبه خانه جنگي اسپر هوئي تهي كه علامت صاحب كي انگليوں سے ظاهر كرنا چاهيئے — باشندگان روم اٹلي و قسطنطنيه ميں امر مابه‌النزاع به حيثيت كهيلنے والوں و گو چبانوں و شمشير بازوں كے رنگ لباس كے تها اور اپني بات كي پيچ كي غرض سے اور بيهودہ جنگ و جدال كو ايک شي مهتم بالشان كرنے كي غرض سے ان لوگوں نے اسبات كا ادعا كيا كه فتحيابي لباس سبز يا لباس نيلگوں كي كثرت غله يا خشک سالي فتح يا شكست گورنمنٹ كي پيش گوئي كرتي هی *

تخالف و نفرت كبهي اصول يوٹلٹي پر منطبق هوجاتا هی تاهم وہ اس قابل نهيں كه أسپر كسي فعل كي بنا ڈالي جاے - مثلاً جبكه كوئي شخص غصه كي وجهه سے عدالت كے سامنے رهزن پر ثبوت جرم كي كوشش كرتا هی اور أسكو سزا دلانے كے ليئے پيروي كرتا هی — تو يهه فعل في نفسه بلا شک اچها هی ليكن أس فعل كرنيكي جو وجهه هی اور جو اس پيروي كرنے كا سبب هی وہ خوفناک هی يعني ذاتي غصه — اگرچه يهه اصول كبهي كبهي اچهے فعل كا بهي منتج هوتا هی الا اكثر اسكا ثمر خراب و زهردار هوتا هی — جس افعال كا مبني خيال فوائد عامه هی وہ باليقين مثمر نتايج حسنه هونگے — اچهائي اكثر ديگر ارادوں سے كيجاتي هی الا أسكا دوام بلا خيال فوائد عامه كے نهيں هوسكتا — رغبت اور نفرت كو ضرور هی كه يوٹلٹي كے ماتحت هوں ورنه كبهي نه كبهي يهه دونوں مضر هوجائينگي ليكن اصول يوٹلٹي كسيكا ماتحت نهيں هی بلكه اپنا انتظام خود كرتا هی كسي أور كو شريک نهيں كرتا اور يهه امر محال هی كه أس كو بهت زيادہ توسيع ديجاے - اس تمام بحث كا خلاصه يهه هی كه اصول رهبانيت اصول يوٹلٹي سے روبرو مقابله كرتا هی اور اصول رغبت و نفرت نه تو اصول يوٹلٹي كا مخالف هی نه موافق اس كو فوائد عامه سے كچهه غرض نهيں يهه كبهي خير سے مثمر هوتا هی اور كبهي آشوب شر ميں جا پهنستا هی مطلق‌العنان هی جدهر اتفاق سے جاپڑے — اصول رهبانيت ايسي بے عقلي كا اصول هی كه أس كے بيوقوف سے بيوقوف پيرو بهي أس كي پوري تعميل كي كوشش نهيں كرتے اور اصول رغبت و نفرت اپنے پيرو و طرفداروں كو اصول يوٹلٹي كے ساتهه تعلق ركهنے سے مانع نهيں يهه اصول يعني اصول رغبت و نفرت نه كسي استثنا كي خواهش ركهتا هی نه أس ميں اس كا امكان هی يهه اصول زبان حال سے كهتا هی كه جو شخص ميرا ماتحت نهيں ميرا مخالف هی — اصول يوٹلٹي كے مطابق سياست مدن ايک كام بڑے غور و حساب كا هی اور اصول رهبانيت كے مطابق يهه ايک كام تعصب كا هی اور اصول رغبت و نفرت كے مطابق توافق مزاج اور خيال خام اور مذاق كا كام هی پهلا طريقه حكما كے مناسب هی دوسرا جوگيوں اور فقيروں كے اور تيسرا ظرفا اور عام اخلاقه اور دنيا اور عوام‌الناس كے موافق هی

خیالات کو بھی سے یہہ نفرت پیدا ہوتی ہی اپنے دل سے نکال ڈالیں اور اسی طرح سے نفرت کو ضعیف کرتے کرتے بالکل معدوم کردیں بڑی خیریت یہہ ہی کہ رغبت کے اسباب دائمی اور فطرتی ہیں اور نفرت کے اسباب اتفاقی اور چند روزہ ہیں ●

علم اخلاق کے لکھنے والے دو اقسام کے ہیں - ایک تو وہ ہیں جو زہر دار درخت عداوت و نفرت کی بیخ کنی چاہتے ہیں اور دوسرے وہ ہیں جو اُس درخت کے نشو و نما کی کوشش کرتے ہیں - پہلا گروہ بدنام ہوتا ہی اور لوگ اُس کے برا کہنے پر آمادہ رہتے ہیں اور دوسرا گروہ معزز ہوتا ہی اور لوگ اُس کو پسند کرتے ہیں کیونکہ یہہ لوگ ظاہری اخلاق کی راہ میں اُن سے کینہ و حسد کا کام نکالتے ہیں وہ کتابیں جو بہت جلد مشتہر ہوجاتی ہیں وہی ہیں جو عداوتوں اور نفرتوں کی وجہہ سے تصنیف ہوئی ہیں مثلاً کسی کی توہین کسی کی ہجو یا کسی گروہ کی طرفداری وغیرہ پر جو کتب تصنیف ہوں - ٹیولی مہکس کی کتاب کو کچھہ اُس کے اصول اخلاق یا طریق بیان کی وجہہ سے یہہ مشہور کامیابی نہیں ہوئی بلکہ اس وجہہ سے ہوئی کہ عموماً لوگ خیال کرتے ہیں کہ اُس میں ایک ہجو لوئی چہار دہم شہنشاہ فرانس اور اُس کے محل کی مندرج ہی — ہمارے ڈاکٹر ہیوم نے اپنی تاریخ میں کوشش کی ہی کہ پارٹی اسپرٹ یعنی گروہ کی طرفداری کے جوش و خروش کو کم کرے اور غصونکو گھٹائے پس گروہ کے گروہ اُس کے پیچھے پڑگئے اور اُن لوگوں نے اس امر کے ثبوت کو نہیں پسند کیا کہ آدمی میں بہ نسبت شرارت طبعی کے جہالت زیادہ ہی — اپنے لیئے وہ لکھنے والا بڑا خوش نصیب ہی جو اپنے تئیں ان دو غلط اصول کے ہاتھہ میں ڈال دے — کیونکہ میدان فصاحت سب سے زیادہ اُسی کے ہاتھہ آتا ہی اور وہی سب سے زیادہ بلیغ تصور کیا جاتا ہی اور اُسی کے بیان میں خوب مبالغہ ہوتا ہی اور اُسی کے بیان میں تمام لغات فصیح اور خشم کے بھرے ہوتے ہیں - اُسکی تمام رائیں اصول مقررہ دائمی غیر قابل التبدل سمجھی جاتی ہیں - اور مثل خدا اور فطرت کے لم یزل ولایزال خیال کیجاتی ہیں — بحیثیت مصنف ہونے کے اُسکو خود مختارانہ اختیارات حاصل ہوجاتے ہیں اور وہ ہر شخص مخالف کو ذلیل سمجھتا ہی — لیکن اصول یوٹلٹی کے طرفدار لوگ ایسی حالت میں ہیں جس میں فصاحت کا بڑا کام نہیں ہی — وہ اس امر پر مجبور ہیں کہ اپنی تمام اصطلاحات کی تعریف کریں اور ہمیشہ اُس لفظ کو اُسی معنوں میں استعمال کریں — اُنکا بڑا وقت طیاری اور اپنے بیان کو مضبوط کرنے اور اپنے ارادوں کو تیار کرنے میں صرف ہوتا ہی اور اُنکو بے صبری سے جسکی وجہہ سے انسان تمہید سے گھبراتا ہی اور چاہتا ہی کہ ایک لمحہ میں بڑے بھاری مقصود تک پہونچ جاے بڑا خوف ہی — لیکن یہہ آہستہ روی ایک چیز ہی جس سے انسان اپنے مقصود تک اگرچہ بدیر مگر بالضرور پہونچ سکتا ہی کیونکہ سچائی کو عوام

میں پھیلانے کی طاقت اگر فصاحت پر مبنی ہی تو اُس سچائی کے دریافت کرنے کی طاقت تفتیش اور تحقیقات پر مبنی ہی *

راقـــــم
مہدی حسن منصف
راے بریلی اودہ

خیر بر غیر

کیا انسان کی جبلت میں یہہ امر داخل نہیں ہی کہ وہ غیروں کو خیر پہونچاکر اور اوروں کو خوش کرکے خود اپنا دل خوش کرے ؟ ضرور یہہ امر اُسکی فطرت میں موجود ہی — اگر کوئی انسان اپنی گردن جھکاکر اپنے قلب کو توجہہ سے دیکھے تو اُسکو یہہ معلوم ہوگا کہ اُسکے دل میں بہت سی فیاض نیکیوں کے بیج موجود ہیں کہ اگر وہ اُنکی کاشت اچھی کرے تو ایسے پھولے پھلے ہرے بھرے درخت پیدا ہوں کہ اُن سے ہزاروں بہرہ‌مند ہوں اور وہ خرمن کے خرمن خیر کے ڈھیر لگیں کہ جس سے اور متمتع ہوں اور اُسکو آیندہ زمانہ یاد کیا کرے اور دعائیں دیا کرے کہ اُس نیک بخت نے کیا ہمایوں درخت لگایا ہی کہ آج ہمکو وہ نہال کر رہا ہی — اب کیا یہہ رونے کا مقام اور سر پیٹنے کی جگہہ نہیں ہی کہ ہم اس بیج کو اپنی غفلت سے گھن لگنے دیں اور خبر نہ لینے سے نکھٹروں گیا کردیں *

اب ہم ہر چاروں طرف نظر دوڑاکر دیکھتے ہیں کہ کون ایسا ہی کہ اُسنے ان بیجوں کی آبیاری کی ہو تو اس زمانہ میں کوئی نظر نہیں آتا — ہمارے ملک میں ہماری قوم میں کوئی ایسا نہیں کہ جو یہہ کھیتی بوتا ہو اور اُسکے انتفاع اور ارتفاع سے اپنی قوم کو سرسبز کرتا ہو — جسوقت ہم یونانیوں اور رومیوں کی تاریخوں کو مطالعہ کرتے ہیں تو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ان اعلی درجہ کی قوموں کی بڑی صفت اور خوبی یہہ تھی کہ وہ اپنی قوم کی اور ملک کی ساری بعضث اور عقل و دانش کو ایسے کام میں صرف کرتے تھے کہ اورونکی بھلائی کا عزم جزم اُن میں کسیطرح پژمردہ نہو اور اُسی کے زندہ رہنے کو انسان کا زندہ ہونا سمجھتے تھے — جسکے اندر یہہ عزم مردہ ہوا اُسکو اُنہوں نے مردہ سمجھا — اب کوئی پوچھے کہ کیا کوئی اَور وہ انسان تھے ہم کوئی اور انسان ہیں ؟ نہیں ہم میں اور اُن میں ساری انسانیت کی قابلیتیں برابر ہیں وہی ہم ہیں وہی وہ تھے — فرق اتنا ہی کہ ہم میں قومی بھلائی اور نیکی کرنے کا عزم مردہ ہوگیا ہی اُن میں زندہ تھا — اگر کوئی ہم میں سے اس عزم خفتہ کے غافلوں کو جھڑ جھڑاکر جگاتا ہی تو کبھی کبھی وہ آنکھیں کھولتا ہی اور قصد اُٹھنے کا کرتا ہی مگر ضعف اُسمیں ایسا آگیا ہی کہ اُٹھ نہیں سکتا۔ وہ حسرت کی آنکھوں سے اپنی اس حالت زار کو دیکھتا ہی اور سواے زار زار رونے کے کچھہ نہیں ہوسکتا توت کہاں سے لائے کہ اُٹھے *

اسباب نفرت و احتراز

نفرت کا بہت قوي اثر اخلاق اور سوسئٹي مدن پر پڑتا هی اور اسي وجهه سے ضرور هی که اُن تمام اسباب کا ذکر کیا جاوے جن سے نفرت پیدا هوتي هی - پہلا سبب تنفر خواهش هی — اس سے زیادہ اَوْر کوئي عام بات نہیں هی که طبعي نفرت سے اخلاقي نفرت علی الخصوص اشخاص ضعیف القلب میں پیدا هو جاتي هی صدها جانور ایسے هیں جو دایمي نفرت کي ایذائیں اُٹھا رهے هیں صرف اس وجهه سے که وہ شامت اعمال سے بد قطع اور بد هیئت سمجھے جاتے هیں — اور هر ایک غیر معمولي شی میں یهه قوت حاصل هی که وہ هم میں ایک کیفیت نفرت و احتراز کي پیدا کرے — ممسوخ یا عجیب الخلقت کیا چیز هی صرف ایک مخلوق هی جو کسي قدر اپنے همجنسوں سے مختلف هی — مخنث سے جو نه نر هی اور نه مادہ هی لوگ صرف اسي وجهه سے نفرت کرتے هیں که وہ کم یاب هی اور نئي چیز هی — دوسرا سبب غرور و کبر کو کچھه نقصان پہونچنا — یعني جو شخص هماري راے سے متفق نہیں وہ معاً یهه کہتا هی که اُس کي نگاہ میں همارے اُس علم کي جو همکو مسئله متنازع فیها کي نسبت هی کچھه عزت نہیں هی - یهه اُس کا کہنا هماري خود راٴي اور خود ستائي کو تکلیف پہونچاتا هی — اور اس وجهه سے وہ شخص همکو دشمن معلوم هوتا هی — یهه شخص صرف کسي قدر هماري تحقیر هي نہیں کرتا بلکه جوں جوں اُس کي راے کو همپر فتحیابي هوتي جاتي هی اُسي قدر وہ تحقیر هماري پھیلتي جاتي هی — تیسرا سبب طاقت مغلوبه باوجودیکه همارے غرور و خود رائي میں کچھه تخلل نه هو تاهم اختلاف مزاج و تخالف راے و نقصان فواید ذاتي کي وجهه سے همکو یهه معلوم هوتا هی که هماري طاقت اور هماري حکومت و سلطنت جس کو هم جانتے هیں که هر جگهه پر هو هر طرف سے مسدود هی - یهه مجبورانه خیال اپنے ضعف کا ایک درد پنہاني کي جڑ معلوم هوتا هی — چوتھا سبب اعتبار اور بھروسه کا آیندہ کے لیئے ضعیف و معدوم هو جانا — هم اس امر کا یقین کرنا پسند کرتے هیں که آدمي ایسے هیں جیسا که همارے خیال میں هماري خوشي اُن کا هونا چاهتي هی - یعني جیساکه هم خیال کرتے هیں که هماري خوشي اس امر کي مقتضي هی که آدمي اس طرح کے هوں اُن آدمیوں کا هر ایک فعل جن سے همارا وہ بھروسه جو اُنپر هی کم هوجاوے تو بجز نفرت کے اَوْر کچھه همارے دل میں نه پیدا کریگا - مثلاً اگر ایک دفعه هم اُن سے کوئي جھوٹ سنیں تو اسي سے همکو معلوم هوگا که هم اُن کے قول و وعدہ پر همیشه اعتبار نہیں کرسکتے - اور اُن سے ایک حماقت کا سرزد هوجانا اُن کي عقل اور اُس کي وجهه سے اُن کے چال و چلن کي نسبت همارے دل میں عام طور کا

شبهه ڈال دیتا هی اور اگر اُن سے ایک فعل تلون مزاجي یا سبکي کا صادر هوتا هی تو اُس سے همکو یهه معلوم هو جاتا هی که هم اُن کي محبت پر بهروسه نهیں کرسکتے — پانچواں سبب خواهش اتحاد - اتحاد سے هم خوش هوتے هیں — علاوه اپنے دلایل کے اپني راے کي سچائي اور اُن افعال کي بهترائي کے لیئے جو اُس راے پر مبني هیں صرف اتفاق آرا هي ایک ثبوت هی جو هم رکهه سکتے هیں — علاوه اس کے هم اُن مطالب کا ذکر پسند کرتے هیں جو همارے مذاق کے هیں اور یهه خیالات پسندیده اُمید هاے فرحت افزا کے معدن هیں اُن لوگونکي گفتگو جنکا مذاق همارے مذاق سے ملتا هی چونکه هماري توجهه کو پسندیده مضامین کیطرف متوجهه کرتي هی اور اُن مضامین کو ایک دوسري صورتمیں اگر همارے سامنے پیش کرتي هی لهذا اس گفتگو سے همارا ذخیرهٔ مسرت بڑهتا هی — چهٹا سبب حسد — یهه معلوم هوتا هی که جو شخص بغیر کسیکو ضرر پهونچائے اپنے تئیں خوش رکهتا هی چاهیئے که کوئي دشمن نرکهتا هو تاهم یهه کها جاسکتا هی که اُسکی مسرتیں اور عیش اُن لوگوں کے دلکو تکلیف دیتي هیں جو اُسمیں شریک نهیں هیں — یهه ایک عام تجربه هی که پراني ترقیوں کي نسبت تو نهیں مگر جدید ترقیونکي نسبت حسد بهت زور کرتا هی — اور یهي وجهه هی که لفظ نوخیز اُس شخص کے لیئے جسنے نئي دولت اور نئي ترقي حاصل کي هو ایک مضر معني رکهتا هی - اس سے ایک تجدید پائي جاتي هی اور حسد اُسمیں ایک نوع کي توهین اور تحقیر کو شامل کرتا هی — حسد رهبانیت کو پیدا کرتا هی — اختلاف عمر اختلاف دولت اختلافات حالات کي وجهه سے آدمي مساوي طور سے عیش نهیں کرسکتے لیکن غریب اور محتاجي کي سختي سب کو اکهٹا کر ایک حالت پر لاسکتي هی — حسد همکو اس طرف متوجهه کرتا هی که هم اخلاق کو سختي کي نظر سے دیکهیں کیونکه وه وسیله هی تمام مسرتوں کے گهٹانے کا — یهه امر کها گیا هی اور مدلل هي کها گیا هی که اگر کوئي ایسا شخص مخلوق هو جس کے پاس ایک جدید آله مسرت و عیش کا هو یعني جس کے ایک نیا عضو هو جو اَوْر کسي کے نهیں هی تو اُس کے ساتهه ایسا سلوک کیا جائیگا جیسا که کسي بهوت یا اَوْر کسي عجیب الخلقت شی کے ساتهه کیا جاتا هی پس نفرت کي یهه ابتدا هی جو یهاں هوئي اور یهه مجموعه اُن کیفیات کا هی که جنسے نفرت پیدا هوتي هی - اس نفرت کے زور کو کم کرنے کے لیئے همکو یهه سوچنا چاهیئے که اس جهان میں مطابقت کلي کهیں کسي دو شخصوں میں بهي نهیں هوتي اور یهه که اگر هم اس مضرالمنفعت شی کو دخل دینگے تو یهه روز بروز بڑهتي جائیگي اور هماري نیک طبعي اور مسرت کو روز بروز گهٹاتي جائیگي اور یهه که عموماً هماري مضرتیں خود همارے حق میں مضر هیں اور یهه که یهه امر همارے اختیار میں هی که هم اُن امور کے

کونسا ایسا شخص هی که جسکی ذات خاص کی بے آبروئی هوتی هو اور عزت میں اُس کے بٹا لگتا هو تو وہ اُسکے دفع کرنے کی تدبیر اپنی عقل و فهم کے موافق نه کرتا هو — پس جیسا اُسکو اپنی عزت اور آبرو بچانے کا خیال هی اپنی قوم کی عزت اور ناموس برقرار رکھنے کا دھیان هو تو کیا اُسکے ان مردانه کاموں کے صله اور بدله میں شهرت و عزت دوام اور نیک نامی مدام نه حاصل هوگی ؟ — مگر افسوس هی که هم اپنے زمانه کا حال اسکے بالکل بر عکس دیکھتے هیں که جس شخص کو اپنی قوم کی عزت پیدا کرنے کا خیال پیدا هوا تو اُس قوم کے نزدیک اُس سے بدتر کوئی جانور نهیں ٹھہرتا — جو شخص غیروں کی خیر پهونچانے کے منصوبے اور عمده تدبیریں کرتا هی اُسکو وہ فیلسوف حیله ساز اور فطرتی مکار دغا باز جانتے هیں اور سمجھتے هیں — غرض ایک وبا ساری قوم میں ایسی پھیلی هوئی هی که غیروں کے نفع رسانی کے عزم کو بالکل اُسنے هلاک کردیا هی جو کام حد سے زیاده قابل تعریف کے هیں جب وہ کوئی کرتا هی تو تحریروں و تقریروں میں هر جگهه اُس کی خاک اُڑتی هوئی دیکھه لیجیئے — جهاں چاهیئے چلے جائیئے کچهری میں جائیئے بازار میں جائیئے گھر میں جائیئے کهیں قدم رکھیئے وهاں یهه تماشه دیکھه لیجیئے که ایک دوسرے کے دهوکه اور فریب دینے کے کام میں لگا هوا هی — بازار میں اناج کی منڈی میں جائیئے تو آٹے میں مٹی شکر میں خاک اناج میں کوڑا کرکٹ وزن بڑھانے کے لیئے مل رها هی — ترازوؤں کو دیکھیئے تو واہ واہ هی پلڑوں میں پاسنگ — بٹوں پر گو مهر شاهی لگی هی لیکن کهیں نه کهیں پهلوؤں میں سے گھس گھسا کر اُن میں کمی — پھر تولنے میں ڈنڈی مارنے کے اندر هر وزن کش صاحب کمال — عطاروں اور پنساریوں کی دوکانیں دیکھیئے تو کوئی دوا اصلی نه کوئی شربت خالص ایک هی شیشه سے کئی کئی شربت نکلتے هیں — اگر بزازے میں نکل جائیئے تو هر بزاز کی نیت میں یهه هی که گاهک کو جهاں تک بنے احمق بنائیئے اور دهوکه دیکر زیاده دام لیجیئے اور بن سکے تو کپڑا کم ناپیئے — پڑیا کے رنگ کو پکا رنگ بتلائیئے — سوت کو اُون بناکر دکھلائیئے — پھر اور پیشه وروں کی طرف جائیئے تو هرایک اپنے کام میں چور — درزی کو انگرکھا سلوانے کو دیجیئے اُس میں سے ٹوپی کے برابر کپڑا چورانے کو وہ چوری هی نهیں جانتا بلکه اپنا هنر سمجھتا هی — مزدور کو کسی کام پر لگائیئے تو دو دن کا کام چار دن میں اور روپیه کا کام دو روپیه میں بنتا هی غرض وہ بھی ایک چور کا کام کرتا هی - اهل قلم اور اهل سیف کی دغا بازیوں اور عوام کی دهوکه بازیوں کی تفصیل کرتے هوئے اُنکے قلم اور تلوار سے تر لگتا هی - سب لوگ جانتے هیں که وہ کیا کررها هی - غرض علی العموم یهه هی که هر شخص اپنے پیشه میں کسی دوسرے آدمی کو دغا اور فریب دینے کو اور نقصان پهونچانے کو علم هنر کے برابر سمجھتا هی اور اپنا نیک کام جانتا هی — دوسرے کے نقصان میں اپنا نفع چاهتا هی اگر مهاجنو

کے بھی کہاتوں اور اُن کی دولت کے جمع ھونے کی تاریخ کو دیکھئے تو اور ھی ایک نیا دفتر بد اخلاقی آپ کی نظر سے گذرے — غرض کہیں اُن لوگ کاموں کا جو غیروں کے نفع اور فائدہ کے لیئے کیئے جاتے ھوں چراغ لیکر ڈھونڈیئے تو پتا نہیں — سارے ھندوستان میں کوئی کارخانہ تجارت اور سوداگری ایسا نہیں ھی نہ اُس میں تجارت فوائد عام کے لیئے کی جاتی ھو — گو ھماری عادت اور رسم و رواج میں یہہ سرد مہری غیروں کے ساتھہ خیر کرنے کی داخل ھوگئی ھی مگر اس کے ساتھہ یہہ اور غضب ھی کہ ھم اُن کاموں سے بھی کنارہ کشی کرتے ھیں کہ جس میں اپنی بھلائی اَوروں کی بھلائی کے ساتھہ مشترک ھو - کیا اس سے زیادہ دنیا میں کوئی برا کام اور گناہ ھوسکتا ھی کہ ھم ایک بھلے کام کو اس سبب سے نہ کریں کہ اُس میں اَوروں کا بھلا ھوتا ھی - اپنی عزت اس لیئے نہ بڑھائیں کہ قومی عزت بڑھیگی - غرض اس سے یہہ معلوم ھوتا ھی کہ اَوروں کے ساتھہ بھلائی کرنا تو درکنار رھا اُس کا پسند خاطر ھونا بھی ناگوار ھی - کیا اس سے زیادہ بیحیائی اور بے عزتی ھوگی کہ کسی قوم میں سے وہ فیاضانہ کام جن سے اَوروں کو فائدہ پہونچے بالکل معدوم ھوجائیں تم اُس کو دیکھہ کر چپکے بیٹھے رھوگے تو ذلیل اور خوار نہوگے - اگر تم اپنی قوم کا خاتمہ اسی پر ھونے دوگے کہ ایام شباب کے جوش و خروش شہوات نفسانی اور جذبات جسمانی کے اندر بسر ھوں اور جوانی کی عالی ھمتی عالی دماغی یونہیں برباد جاے — تو قوم کیا حاصل ھوگا کسی قوم کی پوری پوری کمبختی اور بد نصیبی جب تک نہیں آتی کہ وہ اپنی شامت اعمال سے اپنے دل سے بالکل خیال عام نیکی اور بھلائی کا اُڑادے - ساری قومی عزت و ناموس کا مقیاس اُس کے ھر فرد کا یہہ خیال ھی - جس قدر اُس کے افراد میں عام کے فائدہ پہونچانے کا زیادہ خیال ھوگا اُسیقدر وہ قوم زیادہ معزز سمجھی جائیگی — ایک قوم دوسری قوم کی عزت کو اسی محک پر کستی ھی اور اسی مقیاس سے ناپتی ھی — گو ھزاروں برس اُن قوموں میں گذر گئے جنہوں نے قومی عزت کا خیال کیا مگر آج تک اُن کے جوانمردوں کی قومی عزت کے کام دلوں میں اثر سحر کا سا پیدا کرتے ھیں - رگیولس ایک رومی سردار تھا وہ کارتھیج والوں کے ساتھہ لڑائی میں گرفتار ھوگیا - رومیوں کے ھاتھہ بھی کارتھیج کے نامور جوانمرد پڑگئے تھے - کارتھیج والوں نے رگیولس کو رومیوں پاس اس غرض سے بھیجا کہ وہ جاکر اُن سے کہے کہ اگر وہ اُن کے سرداروں کو چھوڑ دیں تو وہ مجھے چھوڑ دینگے - اور اگر رومی اس شرط کو نہ مانیں تو وہ اُلٹا چلا آئے یہہ نیک مرد پیرانہ سال رومیوں کے پاس آیا اور اُس نے اپنی قوم سے کہا کہ میں بوڑھا ھوگیا ھوں اپنے مرنے کی ذرا پرواہ نہیں کرتا - دشمن خواہ مجھے کیسی ھی عقوبتوں سے مارے مجھے ذرا بھی اُس کا ڈر نہیں اگر تم میری جان بچانے کے واسطے کارتھیج کے سرداروں کو جو جوان ھیں اور بڑے اولوالعزم ھیں اور جن کے چھوڑ دینے پر معلوم نہیں کہ کیا خرابیاں رومیوں کے لیئے

پیدا هوں اس لیئے بہتر هي که میں ألٹا جاؤں - غرض رومیوں نے آب دیده هوکر أس کو رخصت کیا اور وه کارتهیج والوں پاس آیا - أنهوں نے أسکو طرح طرح کے عذاب اور تکالیف دیکر مارا مگر اس نیک خصال کو کچهه پرواه نه تهي که کیا مجهه پر گذر رها هی اور وه اس طرح اس دنیا سے چلاگیا جیسا که کوئي شهر میں رهنے سے بیزار هوکر تفریح اور تفرج طبع کے لیئے کسي گانوں کو چلا جاتا هی - اسے قوم کي خیر خواهي کہتے هیں - جن قوموں کے دنیا میں نام هوئے أن میں ضرور ایسے عالي مقام پیدا هوئے - خدا نے هم میں رگیولس ایک سید کہن سال کو پیدا کردیا هی مگر قوم کو رومي نهیں بنایا - جب تک یهه دونوں باتیں نه جمع هوں کیونکر فتح و نصرت کي أمید هوسکتي هی *

راقـــــــم

محمد ذکاءالله پروفیسر میور کالج الهآباد

مدرسة العلوم

اور

جلسه اڈریس آنریبل سرجان اسٹریچي

جي - سي - ایس - ائي - سي - آئي - اي

گیارهویں دسمبر کو مدرسةالعلوم میں جو جلسه سرجان اسٹریچي کو اڈریس دینے کا هوا وه نه صرف مدرسةالعلوم کي تاریخ میں یاد گاري کے قابل واقعه هی بلکه جو کچهه اڈریس میں کہا گیا هی وه ایک ایسا بیان هی جو هماري قوم کي توجهه کے لایق هی ' سرجان نے جو أس کا جواب دیا هی وه هماري قوم کي اخلاقي تمدني پولٹیکل حالت کي ترقي کے لیئے ایک عمده دستورالعمل هی — هماري قوم کو غور کرنا چاهیئے که انگلش نیک دل جنٹلمین اور ایسے اعلی درجه کے جیسیکه سرجان هیں کسقدر هماري قوم کي بهتري کي خواهش رکهتے هیں کیسے محبانه خیالات هماري قوم کے أن کے دلمیں هیں وه بتاتے هیں که هماري قوم کي کیا حالت تهي اور اب کیسي هی اور پهر کسطرح هم برٹش گورنمنٹ کي منصفانه اور فیاضانه حکومت میں اپني گئي هوئي عزت کو حاصل کرسکتے هیں هم أمید کرتے هیں که هماري قوم سرجان کي اسپیچ کو نهایت غور سے پڑهیگي اور جان کے برابر عزیز سمجهے گي پس أس اڈریس کو اور أس اسپیچ کو هم اپنے تهذیب الاخلاق میں چهاپتے هیں که هماري دانست میں هزار ارٹیکلوں سے جو قومي بهلائي کے لیئے چهاپي جاویں بہتر هی *

Address.

TO

THE HON'BLE SIR JOHN STRACHEY, G.C.S.I., C.I.E.

HONOURABLB SIR,

We the Members of the Muhammadan Anglo-Oriental College Fund Committee, approach you on this occasion, on behalf of our community, to give expression to feelings of sincere gratitude, which we entertain towards you, for the countenance and support with which you have honoured our endeavours.

You, Sir, are aware that of all the races inhabiting the continent of India, and doing homage to the British Throne, there is none which has remained so far behind the age as the Musalman subjects of the Empress of India. They have withstood the influences of the age with an apathy calculated to bring in its train the worst evils of social and political degradation. A complication of social causes has given birth to the danger to which we allude. But whilst fully aware of the danger before us, we are cheered with the feeling, that neither our history of the past, nor our present position under the Bri-

اڈریس

بحضور جناب آنریبل سرجان اسٹریچي - جي - سي - ايس اٸي - سي - آئي - اِي

عالي جناب —

هم ممبران کميٹي خزنةالبضاعة لتاسيس مدرسةالعلوم للمسلمين اس موقع پر اپني قوم کي جانب سے اُس خالص شکر گذاري کے خيالات کا اظهار حضور کے روبرو کرنا چاهتے هيں جو اُس اعانت و امداد کے سبب جو حضور نے هماري کوششوں پر مرعي و مبذول فرمائي هی همارے دلوں ميں موج زن هيں *

حضور کو معلوم هی که جسقدر قوميں براعظم هندوستان ميں متوطن هيں اور سلطنت انگريزي کے سايه عاطفت ميں رهتي هيں اُن سب ميں کوئي قوم زمانه کي ترقي سے اسقدر پيچهے نهيں رهي هی جيسيکه جناب ملکه معظمه قيصر هند کي مسلمان رعايا کا حال هی — اهل اسلام نے زمانه کے اثروں کو ايک ايسي بے پروائي اور بے حسي سے گذرنے ديا هی جو سوشل اور پولٹيکل تذليل کي بدترين خرابيوں کي باعث هوئي هی — جس خطره کي طرف هم نے اشاره کيا هی اُس کي بنا بے شمار سوشل اسباب ميں پائي جاتي هی اگرچه هم اُس خطره سے جو همارے سامنے هی کماحقه واقف هيں مگر همکو اس بات سے تسکين و طمانيت

tish rule, warrants the fears which we, in our solicitude, are apt to entertain about the future of our race in India.

Whilst some of our countrymen have devoted their energies to agitating political grievances, supposed or real, we, an humble body of Her Majesty's subjects, have never forgotten the truth which underlies the proverbial saying,—that to deserve is essential before desiring anything. We have been guided by a deep-seated conviction that our only chance of success under the British rule lies in education; that we can never hope to discharge our duties as citizens of a civilized State without acquiring the intellectual training necessary for a proper intelligence of the principles upon which the Government under which we live is conducted. Our principal object has been to increase amongst our co-religionists the means of acquiring the education necessary alike for being useful members of society and for being good subjects of a civilized rule. We are proud to see in

هوتي هی که نه تو هماري گذشته تواریخ اور نه هماري موجوده حالت جو عهد حکومت سلطنت برطانیه میں هی اُن اندیشوں کي تائید کرتي هی جو همکو هندوستان میں اپني قوم کي آینده حالت کي نسبت بالطبع لاحق هوتي هیں *

جب که همارے اور هم وطنوں نے اپني همتوں کو اصلي یا خیالي پولٹیکل مصائب کي چاره جوئي کي طرف مصروف کیا هی هم لوگ جو جناب ملکه معظمه قیصر هند کي رعایا کا ایک ادنی فرقه هیں کبهي اس مقوله کو نهیں بهولے هیں که کسي چیز کی طمع کرنے سے پهلے انسان کو لازم هی که اپنے آپ کو اُس کا مستحق ثابت کرے - همارے دل میں یهه قوي یقین سمایا هوا هی که اگر عهد حکومت برطانیه میں همکو کوئي محل و موقع ترقي کا هی تو وه تعلیم هي کا ذریعه هی اور همکو هرگز توقع نهیں که اپنے اُن فرایض کو جو بحیثیت ایک شایسته سلطنت کي رعایا هونے کے هم رکهتے هیں بدون حاصل کرنے اُس قدر دماغي تربیت کے هم ادا کرسکینگے جو اُن اصولوں سے مناسب واقفیت حاصل کرنے کے لیئے جن پر هماري گورنمنٹ کي کارروائیاں مبني هیں ضروري هی — همارا اصل مدعا یهه هی که همارے مذهبوں میں ایسي تعلیم کے حاصل کرنے کے اسباب ترقي پاویں جو تمدني لحاظ سے لوگوں کو کار آمد بنانے اور ایک شایسته سلطنت کي نیک چلن رعایا بنانے کے واسطے یکسان ضروري هی — هم نهایت فخر کے

the objects of our endeavours the elements of loyalty towards the British rule, as much as a desire to advance our own national interests.

The establishment of the Muhammadan Anglo-Oriental College is the outcome of our humble endeavours,—the embodiment of our national aspirations in the direction to which we have alluded. The scheme which brought about the establishment of the College began in a movement which, during the last few years, has been gaining strength, and which, we are convinced, is destined to produce greater effects upon our national position than might at first be supposed. Education, in the sense in which the present age understands the term, has had limited scope in India. Everything that has hitherto been done, has been done almost entirely by the State. But the time has arrived when the people of the country must begin to feel that the State, though the natural guardian of our interests, must not be regarded as the only supporter of educational institutions. It has been our earnest endeavour to impress upon our co-religionists the great truth, that education is as much a necessity of civilized citizenship as other circumstances which contribute to advance human happi-

ساتهه اپني کوششوں کے مقاصد میں جسقدر که اپني قومي اغراض کو ترقي دینے کي خواهش پاتے هیں اُسي قدر سلطنت انگریزي کي خیر خواهي کے عناصر کو اُن میں دیکهتے هیں *

مدرسة العلوم کا قایم هونا هماري ناچیز کوششوں کا ثمره هی یعني یهي هماري قومي خواهشوں کا اُس سمت میں جس کا همنے اوپر ذکر کیا هی ظهور هی — جس کوشش کي وجهه سے مدرسة العلوم کا قایم هونا عمل میں آیا هی وه چند سال سے بهت قوت حاصل کرتي جاتي هی اور همکو یقین هی که اُس سے هماري قومي حالت پر بهت بڑے اثر پیدا هونگے به نسبت اس کے که پهلے خیال کیئے جاسکتے تهے تعلیم کا (جس معني میں که اس زمانه میں اس لفظ کا اطلاق هوتا هی) اس ملک میں ایک محدود منشاء رها هی — هر چیز جو اس وقت تک کي گئي هی قریب قریب بالکل سلطنت کي طرف سے کي گئي هی — لیکن اب وه وقت آ پهنچا هی جب که اُس ملک کے لوگوں کو یهه خیال کرنا چاهیئے که گو گورنمنٹ هماري اغراض و مطالب کي محافظ هی تاهم هماري تعلیمي ضروریات کي وه تنها مهیا کرنے والي نهیں تصور کي جاسکتی — هماري دلي کوششیں اپنے هم مذهبوں کو یهه بات ذهن نشین کرانے میں مصروف رهي هیں که شایسته اور مهذب بننے کے واسطے تعلیم کي بهي ایسي هي ضرورت هی جیسي که اور باتوں کي ضرورت

ness, and that the State can no more be expected to be the only source of supplying this necessity, than it can be expected to provide from the public revenues the subsistence of all its subjects.

Animated with these feelings, we began to give a practical effect to our views. It seems to be the inevitable lot of all movements, which have for their aim the removal of long-established evils, to meet with opposition, and our humble endeavours have not been an exception to the general rule. We had to contend with obstinate bigotry and prejudices on the one hand, and lethargic indifference and want of enthusiasm on the other. Our success, however, was greater than we expected. But at one point of our efforts we felt that all we had succeeded in achieving would be lost in one blow. We had fallen out of sympathy with the local authorities of the district, our motives were misunderstood, our efforts were derided as ephemeral, we had failed to win that which in a country like India is the greatest source of encouragement,—the good-will and sympathy of those who were the immediate representatives of Government in this district. That was a danger, the greatness of which can be understood

هی جو انسانوں کي خوشحالي کي مؤید هیں اور محض گورنمنت هي سے اس ضرورت کے مهیا کرنے کے ذریعہ هونے کي توقع رکھنا گورنمنت سے اسبات کے متوقع هونے کي برابر هی کہ محاصل ملکي میں سے اپني تمام رعایا کي پرورش کرے *

ان خیالات کے ساتھہ همنے اپنے مقاصد کو عملي اثر بخشنا شروع کیا — یہہ بات همیشہ دیکھي گئي هی کہ جن کوششوں کا مدعا کسي ایسی خرابیوں کا استیصال هوتا هی جو جڑ پکڑ گئي هوں تو اُن کو همیشہ مخالفت پیش آتي هی — اس لیئے هماري ناچیز کوششیں بھي اس عام قاعدہ سے مستثنی نہیں! هوئیں — همکو ایک طرف تو نہایت سخت تعصب سے اور دوسري طرف سست بے پروائي و بے حسي اور عدم موجودگي گرمجوشي سے مقابلہ پیش آیا — مگر هماري کامیابي توقع سے زیادہ هوئي لیکن اپني کوششوں کے اثناء میں ایک مقام پر همکو اندیشہ هوا کہ هماري کوششوں کا ثمرہ ذرا سي دیر میں ضایع نہو جائے خلاصہ یہہ هی کہ حکام ضلع نے همارے ساتھہ همدردي دور کردي تھي هماري اغراض کي نسبت غلط فهمي هوگئي تھي هماري کوششوں کو ناپایدار سمجھکر اُن کي تضحیک کرتے تھے القصہ هم اُس چیز کے حاصل کرنے میں ناکام رهے جو هندوستان جیسے ملک میں سب سے بڑي تقویت کا ذریعہ هی یعني اُن لوگوں کي خوشنودي اور همدردي جو اس ضلع کے حاکم اور گورنمنت کے قایم مقام تھے — یہہ ایک

only by those who are familiar with the conditions which govern the socio-political life of the natives of India. That was the most critical period in the history of the College. Happily for ourselves, and for the interest of Muhammadan education in this part of India, you, Sir, were at the head of the Government of these Provinces—and we were saved from the danger to which we have alluded, and with which we confess we had felt ourselves unable to cope. We had the good fortune to win your private and public sympathy; you condescended to take interest in our humble endeavours, and, under your countenance and patronage, they have prospered. They have prospered so that we have the good fortune to see you amongst us to-day, surrounded by a large number of those who represent the coming generation of our race. Many of them are representatives of families that have undergone the vicissitudes of time and fortune; but who still retain the remnant of former prestige and social influence in our community. Before many years pass away, they will succeed to the influence which they owe to their descent, and the direction which that influence will take cannot be doubted.

ایسا خطرہ تھا جس کي عظمت کو صرف وھي لوگ سمجھتے ھیں جو اس ملک کے لوگوں کي پولیٹکل اور تمدني حالات سے واقف ھیں — اس کالج کي تواریخ میں یہي زمانہ سب سے زیادہ نازک تھا — لیکن یہاں کے مسلمانوں کي تعلیم کے حق میں یہہ بات بہتر ھوئي کہ ھماري خوش قسمتي سے اُس زمانہ میں حضور اُن اضلاع کي لفٹننٹ گورنري پر رونق افروز تھے — اس لیئے ھم اُس خطرہ سے جس کا ھم کو اندیشہ تھا اور جس کے ساتھہ ھم ھرگز عہدہ برا نہیں ھوسکتے تھے محفوظ رھے یہہ ھماري خوش نصیبي تھي کہ حضور نے ھر طرح سے ھمارے ساتھہ ھمدردي ظاھر فرمائي اور ھماري ناچیز کوششوں پر نظر عنایت مبذول رکھي اور حضور ھي کي حمایت اور سر پرستي سے وہ کوششیں کامیاب ھوئیں — اُن کوششوں کي کامیابي کا اندازہ اس سے بخوبي ھوسکتا ھی کہ آج ھم حضور کو ایک ایسے مجمع کثیر کے حلقہ کے اندر رونق افروز دیکھتے ھیں جو ھماري قوم کي آیندہ نسل کا نمونہ ھی — اُن میں سے اکثر ایسے خاندانوں سے علاقہ رکھتے ھیں جو زمانہ کے انقلابوں اور جاہ و حشم کي بے ثباتیوں سے موثر ھوچکے ھیں مگر اب بھي اُن کے پہلے عروج و اقتدار کا کسیقدر اثر قوم میں باقي چلا آتا ھی بہت زمانہ نہیں گذرنے پائیگا کہ وہ پھر اپنے ابائي اقتدار کو حاصل کرلینگے اور اسبات میں کہ وہ اقتدار کس قسم کا اثر دکھائیگا کوئي گنجایش شبہہ کي نہیں ھوسکتي *

The College opened its most elementary classes about six years ago. In 1877, four of its students passed the Entrance Examination of the Calcutta University, five succeeded in 1878, and six in 1879. The College at present educates up to the standard of the First Examination in Arts of the Calcutta University, and the College Committee hopes to begin next year to educate students for the Degree of the Bachelor of Arts of the Calcutta University.

We also take a hopeful view of the pecuniary prospects of our Institution. Besides the money we have collected for the building fund, the College possesses an annual income of Rs. 21,000, out of which Rs. 6,000 is the grant-in-aid we receive from Government, and the rest is the income from private endowments. This income still falls short of the needs of the College, but the Committee still continues its exertions to increase the resources of the College, and every year sees some addition to it.

This is not an occasion on which it is for us to point out in greater detail the difficulties we have had to contend with, and the manner in which our endeavours have succeeded. We will only say that the progress which the College has made in the past justifies the feeling that our best hopes will be realized some day. We can look forward to the future with confidence;

اس کالج کي ابتدائي جماعتوں کو جاري هوئے قريب چهه برس کے عرصه هوا — سنه ۱۸۷۷ ع ميں کلکته يونيورسٹي کے امتحان انٹرنس ميں چار طالب علم پاس هوئے سنه ۱۸۷۸ ع ميں پانچ اور سنه ۱۸۷۹ع ميں چهه طالب علم کامياب هوئے — بالفعل اس کالج ميں کلکته يونيورسٹي کے ايف اے امتحان کي خواندگي تک تعليم هوتي هی اور کميٹي کو توقع هی که سال آينده ميں بي اے کلاس بهي کهل جاويگا *

اس کالج کي مالي حالت بهي قابل طمانيت هی علاوه اُس روپيه کے جو تعمير کے فنڈ کے ليئے جمع هوا هی کالج کي سالانه آمدني اکيس هزار روپيه هی جس ميں چهه هزار روپيه سالانه گورنمنٹ سے بطور امداد کے عطا هوتے هيں اور باقي اور لوگوں کے عطيات کي آمدني هی — يهه آمدني بهي هنوز کالج کي ضروريات کو مکتفي نهيں هی ليکن کميٹي کالج کي آمدني بڑهانے کے ليئے هميشه کوشش کرتي رهتي هی اور هر سال کچهه نه کچهه روپيه اضافه هوتا جاتا هی *

يهه ايسا موقع نهيں هی که هم زياده تفصيل کے ساتهه اُن مشکلات کا بيان کريں جو همکو پيش آئيں اور يهه که کسطرح هماري کوششيں کامياب هوئيں — هم صرف يهه کهنا چاهتے هيں که جو ترقي که همارے کالج نے ابتک کي هی اُس سے همکو اسبات کي طمانيت هوتي هی که هماري بڑي بڑي اُميديں کسي نه کسي روز پوري هو جاوينگي — هم آينده زمانه کو اطمينان

کي نظر سے دیکھہ سکتے هیں — همکو یهہ اُمید هوسکتي هی که جس قدر زمانه گذرتا جائیگا دماغي مستعدي کے وہ بیج جو هم بو رهے هیں اُگتے جائینگے اور اهل اسلام پر سے یهہ داغ مٹ جائیگا که شاهراہ تهذیب و شائستگي میں جمله رعایاے برطانیه سے پیچھے هیں — اور هم اس اُمید سے اپنا دل خوش کر رهے هیں که وہ زمانه بهت دور نهوگا جبکه یهہ کالج جو هماري محنتوں اور جانفشانیوں کا ثمرہ هی ایک بهت بڑا مرکز تعلیم کا هوجائیگا اور همارے هم مذهبوں میں علم اور شایستگي کے پهیلانے کا ایک بهت بڑا ذریعه هوگا *

همکو اس بات پر فخر هی که هماري کوششوں کي کامیابي کے ساتهه حضور کا نام مبارک همیشه شامل رهیگا اس کالج کے بیچ کا کمرہ جو حضور کے نام نامي کے ساتهه مشهور هوگا اور جس کے صحن کے اوپر هم لوگ اس وقت جمع هیں ایک روز نوجوان اور اولوالعزم طالب علموں کي علمي بحثوں اور تکراروں اور علمي اعزازوں کا مرکز هوگا — سالانه تمغا جو حضور کے نام سے مشهور هی وہ ایک اور ذریعه حضور کے اُن احسانات اور اعانتوں کي یادگار قایم رکهنے کا هوگا جن کي خاص وجهه سے همکو اپنے کام میں کامیابي حاصل هوئي هی — اس افتخار و اعزاز کو جو حضور نے آج اپني تشریف آوري سے اور همارے کالج کي وزیٹري منظور کرلینے سے همکو بخشا هی هم نهایت سچي اور خالص شکر گذاري کے ساتهه یاد رکهینگے

we can feel that as time passes on, the seeds of intellectual activity, which we are sowing, will germinate; that the Muhammadans will cease to be looked upon as the most backward, among British subjects, in the path of civilization and enlightenment. And we flatter ourselves with the hope that the time may not be far distant when the College—the product of our endeavours—may become one of the most powerful centres of education, and one of the greatest agencies for the diffusion of knowledge and civilization amongst our co-religionists.

We, Sir, are proud to feel that, with the success of our endeavours, your name will always be associated. The central hall of our College buildings, which is to receive your name, and on the basement of which we are now assembled to greet you, will become some day the scene of the intellectual contests of youthful ambition and of educational honours. The annual medal, known by your name, will be another means of keeping alive the memory of those obligations to your private good-will and public support to which our success has been mainly due. We shall remember, with sincere gratitude, the honour you have conferred upon us to-day, by consenting to visit the scene of our labours, and by

accepting the Visitorship of our College. And in time to come, when, perhaps, none of us who have received the immediate benefit of your goodwill may be alive, your name will still be honoured and gratefully remembered by the future generations, for whose education the Muhammadan Anglo-Oriental College has been founded. They will remember to whose helping hand the establishment of the College has been mainly due: they will inherit from us the feelings which animate us towards you—the feelings of regarding you as our Benefactor and a Patron of the cause of Education and Enlightenment amongst the Muhammadans of India.

Signed on behalf of the Muhammadan Anglo-Oriental College Fund Committee by

KUNWAR MUHAMMAD LUTF ALI KHAN,
President.

RAJA SYYAD BAKAR ALI KHAN,
Vice-President.

SYYAD AHMAD KHAN,
Secretary.

ALIGARH:
The 11th December 1880.

اور زمانہ آیندہ میں جبکہ شاید ہم میں سے ایک بھي شخص جو حضور کي دریا دلي اور فیاضي سے سردست متمتع و مستفید ہوا ہی زندہ نہو حضور کے نام نامي کو کمال شکر گذاري کے ساتھہ آیندہ نسلیں یاد رکھینگي جنکي تعلیم کے واسطے مدرسةالعلوم بنایا گیا ہی — وہ یاد کیا کرینگي کہ کس شخص کي اعانت اِس کالج کے قایم ہونے کي اصل باعث ہوئي ہی — جو خیالات کہ ہم حضور کي نسبت رکھتے ہیں وہ اُن تک منتقل ہوجاوینگے یعني حضور کو اپنا بڑا محسن اور ہندوستان کے مسلمانوں میں تعلیم اور شایستگي پھیلانے کا بڑا حامي سمجھینگے •

از جانب کمیٹي خزنةالبضاعة لتاسیس مدرسةالعلوم للمسلمین ہم لوگ اس پر دستخط کرتے ہیں •

کنور محمد لطف علي خاں
پریسیڈنٹ

راجہ سید باقر علي خاں
ویس پریسیڈنٹ

سید احمد خاں
سکرٹري •

علیگڈہ
۱۱ دسمبر سنہ ۱۸۸۰ ع

SPEECH OF THE HONOURABLE SIR JOHN STRACHEY G. C. S. I., C. I. E.

Mr. President of the College Fund Committee, members of the Committee, and Gentlemen :—

I thank you heartily for your most kind reception and for the address which you have presented to me. This address will always bring back to me and to my children not only the pleasant recollection of this day's proceedings, but many remembrances of that present regard, and future hope, which, through a long life in this country, I have always felt towards the Mohamdans of India; the feelings which this address and this beautiful casket which will be, I hope, preserved as heirlooms in my family, make me hope are not altogether unreciprocated.

Ever since the idea of this College was conceived by my friend Syud Ahmad Khan, I have taken a deep interest in its fortunes; I have seen its growing progress and prosperity, and it is with extreme pleasure that I now see how much has been accomplished, and witness the admirable work that is being performed. And it adds infinitely to my pleasure that

اسپیچ
آنریبل سرجان اسٹریچي جي سي ایس آئي سي آئي اي

صاحب پریسیڈنٹ کالج فنڈ کمیٹي و ممبران کمیٹي و دیگر صاحبان

میں دل سے آپ کا شکریہ آپکي مہربان مدارات اور اس اڈریس کا ادا کرتا ہوں جو کہ آپ نے مجھکو پیش کي ہی یہہ اڈریس ہمیشہ مجھکو اور میري اولاد کو نہ صرف آج کي عمدہ کارروائي کو یاد دلائیگي بلکہ میرے موجودہ دلي خیالات اور آیندہ کي اُمیدوں کو بھي یاد دلاتي رہیگي جو مجھکو اپنے عرصہ دراز کے زمانہ قیام اس ملک میں ہمیشہ ہندوستان کے مسلمانوں کے ساتھہ رہے ہیں وہ ایسے خیالات ہیں جنکي یہہ اڈریس اور یہہ خوبصورت بکس بھي شاہد ہیں (جو میرے خاندان میں بطور ارث کے محفوظ رہیگا) کہ آپکے دلمیں بھي وہ میري طرف سے کسیقدر موجود ہیں ●

جب سے کہ اس کالج کا خیال میرے دوست سید احمد خاں کے دل میں پیدا ہوا تب ہي سے مجھکو اُس کي ترقي سے شوق رہا میں اس کي روز افزوں نشو اور ترقي کو دیکھتا رہا اور اس وقت مجھکو نہایت خوشي ہی اس بات کے دیکھنے سے کہ کسقدر اب تک کیا جاچکا ہی اور کسقدر عمدہ کام اب بھي جاري ہی میري خوشي اسبات سے اور بھي زیادہ برھتي ہی

you should think that when I was Lieutenant-Governor of these Provinces I gave to you help that was of service to you, and that you should have commemorated that service in a way which will preserve permanently among you the recollection of my name.

It is difficult, Gentlemen, in speaking on matters connected with education to avoid tumbling into the pitfall of those commonplaces which it is so easy to pour fourth. The advantages and necessity of education are so great and so obvious that the subject is inexhausitible, but it is not given to every one to say something about it new and worth hearing. My own difficulties to-day in this respect ought to be lessened by the fact, that the circumstances under which this College had its origin were of so special and unusual a kind, that there is really little need for taking refuge in those commonplaces to which I have referred. This College was not founded for those excellent reasons only, of a general sort, which ordinarily lead to the establishment of colleges and schools. Its founders Syad Ahmad Khan and those who have so nobly co-operated with him in his work had high aspirations, and the object at which they aimed was of no common worthiness.

که آپ کے دلمیں یهه خیال هی که جب میں اُن ممالک کا لفتننت گورنر تها تو مجهسے آپ کو کار آمد مدد ملي اور اسبات کے دیکهنے سے بهي نهایت خوشي هوتي هی که آپ نے میري تائید کي اسطرح پر یاد گار بنائي هی که جس سے همیشه میرا نام آپ لوگوں میں یاد رهیگا *

اے صاحبو — جسوقت که تعلیم کے بارہ میں گفتگو هوتي هی تو یهه امر مشکل هی که اُن معمولي باتوں سے جو که ایسے مضمون کي نسبت کهي جاتي هیں بچا جاوے فوائد اور ضرورت تعلیم کے اسقدر عظیم اور ظاهر هیں که یهه ایک بے انتها مضمون هی اور هر ایک کا حصه نهیں هی که اس مضمون پر کوئي ایسي نئي بات کهے جو سننے کے لایق هو لیکن میري مشکل اسباب میں اس وجهه سے کم هوگئي هی که وہ حالات جنکي وجهه سے یهه کالج قایم هوا ایسے خاص اور غیر معمولي تهے که درحقیقت معمولي باتوں کا کهنا کچهه ضرور نهیں هی یهه مدرسه صرف اُن عمدہ مقاصد کے لیئے جو که معمولي کالج اور اسکولوں کے قایم کرنے کا مدعا هوتا هی نهیں قایم کیا گیا — اُس کے باني سید احمد خاں کے اور اُن لوگوں کے دل میں جنهوں نے که اسقدر عالي همتي سے اُن کے اس کام میں مدد دي هی اعلی درجه کي آرزوئیں تهیں اور اُن کا مقصد معمولي ستایش سے بڑها هوا تها *

It is always, Gentlemen, a good thing for every man to have a high ideal before him, to have, as the great poet sys, a star that he can follow; and this College would never have come into existence if its founder, Syed Ahmad Khan, whom I am proud to call my friend, had not seen shining before him the star which he was always to follow, the star of the future greatness and honour of his counrymen, and of his own present duty towards them. He knew what the Mohamedans had achieved in the past; he saw, as you have said in your address, how they had fallen behind other races inhabiting this country; and he felt that this unhappy state of things was entirely due to their ignorance, and that it was only by educating them, that improvement in their moral, or social, or political condition, was possible. He happily found many enlightened men, not a few of whom I gladly see here to-day, anxious to help in this undertaking. This help has come not only from these Provinces but from distant parts of India also. Thus, Sir Salar Jung has shown a most princely and enlightened munificence towards your College. My friend His Highness the Nawab of Rampur has by his liberal and sympa-

اے صاحبو — یہہ ایک عمدہ بات ھی کہ ہر شخص کے دلمیں ایک اعلی خیال اور آرزو ھو جیسا کہ ایک نامي شاعر کا قول ھی کہ اُسکے سامنے ایک ایسا ستارہ ھو جو اُسکے لیئے راہ کا ھادي ھو — اس کالج کا وجود کبھي نہ ھوتا اگر اُسکے باني سید احمد خاں نے جنکو میں اپنا دوست کہنا فخر سمجھتا ھوں اپنے سامنے ایک ستارہ ھادي راہ چمکتا ھوا نہ دیکھا ھوتا وہ ستارہ کیا ھی آیندہ کي عظمت اور عزت اپني ھم قوموں کي ھی اور اپنا وہ فرض خدمت ھی جو اپني قوموں کي طرف اُنکے دلمیں ھی — اُنکو یہہ معلوم تھا کہ مسلمانوں نے زمانہ سلف میں کیا کیا ترقیاں حاصل کي تھیں اُنھوں نے دیکھا جیسا کہ آپ نے اپني اڈریس میں کہا ھی کہ کیونکر اُنکي قوم بمقابلہ اور اقوام اس ملک کے پیچھے رہ گئي اُنکے دل میں یہہ خیال پیدا ھوا کہ یہہ کم طالعي صرف بوجہہ اس قوم کي بے علمي کے تھي اور یہہ کہ صرف تعلیم ھي سے اُنکي قوم کي اخلاقي اور تمدني اور ملکي ترقي ھوسکتي ھی — اپني خوش قسمتي سے اُنھوں نے بہت سے ایسے روشنضمیر آدمي پائے جو اُن کے اس عالي خیال میں مدد دینے کے واسطے مستعد ھوئے اور جن میں سے چند کو یہاں میں خوشي سے اپنے پاس دیکھتا ھوں * ـ

یہہ مدد صرف انھیں اضلاع سے نہیں آئي ھی لیکن ھندوستان کے بعید مقامات سے بھي آئي ھی مثلاً سرسالار جنگ نے آپ

thetic support, not only given proof of his interest in Mohamedan education, but he has thereby added, in my opinion, fresh evidence of that loyalty to the British Government by which his family has long been distinguished; for I am convinced that the certain way to make Mohamedans loyal is to educate them as you are doing here. It is also an interesting and encouraging fact that it is not only among the leading men of your own faith that your College has found friends. Thus, for example, the late Maharaja of Patiala afforded, by the manificent assistance that he gave to this College, an example of liberality of mind which deserves always to be remembered in his honour. Many other men of influence in these Provinces have given their devoted co-operation in this good work. I cannot name them all, but I must not forget how much has been due to men like the President of your Committee Kunwer Lutf Ali Khan, Raja Baker Ali Khan, Moulvi Mehdi Ali, Moulvi Samiullah Khan, and others,

You have said, Gentlemen, that you do not concern yourselves with political grievances real, or supposed, and you quote the saying that before desiring it is necessary to deserve.

کے کالج کی نسبت ایک نہایت شاہانہ اور روشنضمیرانہ فیاضی ظاہر فرمائی ہی — میرے دوست ہزھائنس نواب رامپور نے اپنی فیاضانہ اور ہمدردانہ امداد سے صرف مسلمانوں کی تعلیم کی ہی جانب اپنی توجہہ ظاہر نہیں کی ہی بلکہ میری راے میں ایک تازہ ثبوت گورنمنٹ انگریزی کی اُس خیر خواہی کا دیا ہی جسکے باعث سے اُن کا خاندان مدت سے ممتاز ہی کیونکہ مجھکو یقین ہی کہ مسلمانوں کو خیر خواہ بنانے کا یقینی ذریعہ اُن کو تعلیم دینا ہی جیسا کہ آپ یہاں کررہے ہیں یہہ بات بھی نہایت دلچسپ اور ہمت بڑھانے والی ہی کہ صرف آپ کی قوم کے رئیسوں میں ہی آپ کے کالج کو دوست نہیں ملے ہیں بلکہ اور قوموں میں بھی مثلاً مہاراجہ پٹیالہ متوفی نے اُس فیاضانہ امداد سے جو اُنہوں نے اس کالج کو دی فیاضی طبع کی ایک ایسی نظیر دی ہی جو ہمیشہ اُن کی عزت میں یاد رکھنے کی مستحق ہی ان اضلاع کے اور بہت سے ذی رعب شخصوں نے بھی اس عمدہ کام میں سرگرمی کے ساتھہ مدد دی ہی میں اُن سب کا نام بیان نہیں کرسکتا لیکن مجھکو یہہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ اُن شخصوں کی امداد سے جیسیکہ آپ کی کمیٹی کے پریزیڈنٹ کنور لطف علی خاں اور راجہ باقر علی خاں اور مولوی مہدی علی اور مولوی سمیع اللہ خاں اور اور شخص ہیں کسقدر نتیجہ حاصل ہوا ہی ٭

These are wise principles; political privileges will come among the other excellent results of increased knowledge, and there is no other way of obtaining them. Meanwhile political considerations of a right and reasonable kind, have not been ignored by the founders of this College.

You speak, in your address, of your national aspirations, and I must say that there is nothing connected with this college that has throughout given me greater satisfaction, and hope for the future, than the frequent expression of that strong national feeling which has animated those who have made this College what it is :—

You are quite right, Gentlemen, to have your national aspirations, and not to forget the past. It is a great thing for a people to have a history of which they are proud, and although the lessons which your history, like that of other peoples, teaches, are often rather of what should be shunned, than of what should be admired, there is very much in your history the remembrance of which will do you good service. An educated Mussalman who remembers the Empire and the wisdom of Akbar, who sees the magnificent and unsurpassable monuments of taste and splendour that Delhi and Agra have to show, and calls

اے صاحبو- آپ نے یہہ کہا ہی کہ ہمکو اُن اصلي یا خیالي شکایتوں سے جو ملکي مصلحتوں سے متعلق ہیں کچھہ سرو کار نہیں ہی اور آپ نے اُس مقولہ کا حوالہ دیا ہی کہ کسي شی کي خواهش سے پہلے اپنے تئیں اُس کا مستحق ثابت کرنا ضرور ہی - یہہ نہایت خردمندي کے اصول ہیں - ملکي حقوق منجملۂ اُن عمدہ نتیجوں کے ہیں جو کہ علم کي ترقي سے حاصل ہوتے ہیں اور درحقیقت کوئي اَور دوسرا ذریعہ اُن کے حاصل کرنے کا نہیں ہی اُسکے ساتھہ ہي اس مدرسہ کے بانیوں نے جو خیال ملکي مصلحتوں کا رکھا ہی وہ درست اور فہمیدہ ہی *

آپ نے اپني اڈریس میں اپني قومي آرزوں کا ذکر کیا ہی اور میں یہہ بات کہتا ہوں کہ اس کالج سے متعلق کوئي ایسي بات نہیں ہی کہ جس سے میرے دلمیں کوئي زیادہ خوشي اور توقع بہ نسبت اس امر کے ہوتي ہو کہ آپ لوگوں کے دل سے قومي جوش کا اکثر اوقات ایسا زبر دست اظہار ہوتا ہی کہ جس سے یہہ کالج ایسا ہوا ہی جیسا کہ وہ بالفعل ہی *

اے صاحبو - آپ لوگ بالکل راستي پر ہیں کہ اپنے دل میں اپني قومي آرزوئیں رکہتے ہیں اور اپنے گذشتہ حالات کو نہیں بہولتے — ہر قوم کے لوگوں کے لیئے یہہ ایک بڑي بات ہی کہ اُنکي گذشتہ تاریخ ایسي ہو جس سے اُنکو فخر ہو گو کہ آپ کي قومي تاریخ میں مثل دیگر اقوام کي تاریخ کے

to mind the past achievemen s of Mohamedans, in this and in other countrie , in science and in literature, may well refuse to doubt the capaci y of his people in any of the qualities which make nations great. They have lamentab y fallen, and their achievements are now for the most part of ancient date, but I honour the Mohamedans for their pride of race, and of religion, and I am sure that these feelings, combined with those which education and knowledge give, will make them not only more honourable and manly, but better citizens and more loyal subjects.

Closely connected, Gentlemen, with what I have now been saying there is another subject regarding which I cannot be altogether silent. It has always been one of the special characteristics of this College that it possesses a strongly religious element, and in the existing conditions of your people, and in the present state of knowledge and opinion, I think this is wise and right. I am not one of those who think that a man honours the religion in which he himself was born, by disparaging the religion of his own neighbours, and I do not like even that silent and implied disparagement of which, in my own opinion, I should

بعض ايسي باتيں هيں جن سے بچنا چاهيئے اور جو تعريف كي مستحق نہيں هيں ليكن آپ لوگوں كي تاريخ ميں بہت سي ايسي باتيں هيں جنكي ياد آپ كو كار آمد هوگي — ايک تعليم يافته مسلمان جو اكبر كي شهنشاهي اور دانائي كو ياد كرتا هى جو أن عاليشان اور بے نظير پر لطافت و عظمت عمارات كو ديكهتا هى جو دهلي اور آگره ميں پائي جاتي هيں جو اپنے دلميں مسلمانوں كي أس كاميابي كا خيال كرتا هى جو كه أنهوں نے علم و فضل كے باب ميں اس ملک اور ديگر ملكوں ميں حاصل كي هى وه اپني قوم كي قابليت اور أن اوصاف ميں شبهه نه لاويگا جس سے كه قوميں بزرگي حاصل كرتي هيں — اب زمانه حال ميں أن كي حالت قابل افسوس تنزل ميں هوگئي هى اور اكثر كاميابياں جو أن كو حاصل هوئيں وه پرانے زمانه ميں حاصل هوئي تهيں — ليكن ميں مسلمانوں كي اس بات سے عزت كرتا هوں كه أن كے دلوں ميں اپني قوم اور ملت پر فخر هى اور مجهكو يقين هى كه أن كے يهه خيالات جب كه تعليم و تربيت سے مل جاويں گے تو وه نه صرف زياده عزت هي كے لائق هوجاويں گے اور نه أن كا صرف حوصله هي عالي هوجاويگا بلكه أنكي تمدني حالت بهي بهتر هوجاويگي اور اپني سركار كے زياده خير خواه بن جاوينگے *

اے صاحبو — جو كچهه كه ميں نے اس وقت بيان كيا هى أس سے نهايت ملا هوا ايک دوسرا مضمون هى جس كي

be guilty, if I were to profess interest in the secular side only of your College. By the system which you have laid down, you have proclaimed your belief that it is as true now as it was in the days when Mohamedans were great, in Delhi, Cordova, or Granada, that your religion, which has exercised so vast an influence on the world is still, when it is rightly interpreted, the friend of human progress and enlightenment, and that a good Mohamedan who is at the same time a highly educated man cannot fail to be a loyal subject of the British Government. If your College can prove, by the men that it sends forth, that this claim is true, it will perform an important service, not only to your countrymen but to mine also, for it will teach them a lesson of respect and charity and tolerance towards men whose religion is different from their own. This lesson, I am glad to see, is one which the founders of this College have not forgotten. It was primarily intended to educate good citizens and loyal subjects who would also be good Mohamedans, but its gates are freely opened

نسبت میں بالکل خاموش نہیں رہ سکتا هوں اس کالج کي خاص صفتوں میں همیشه سے یهه ایک بات رهي هی که أس میں ایک زبردست مذهبي عنصر موجود هی اور آپ کي قوم کے موجوده حالات اور علم اور خیالات کي موجوده حالت کے لحاظ سے میرے نزدیک یهه بات معقول اور صحیح هی — میں أن شخصوں میں سے نہیں هوں جو یهه خیال کرتے هیں که کوئی شخص اپنے همسایوں کے مذهب کي اهانت کرنے سے أس مذهب کي عزت کرتا هی جس میں وه پیدا هوا هو اور میں أس درپرده اور کنایتاً اهانت کو بهي پسند نہیں کرتا هوں جس کا میں اپنے نزدیک أس حالت میں مرتکب هونگا که میں آپ کے کالج کے صرف دنیوي صیغه کي جانب اپني توجهه کا اقرار کروں — جو قاعده آپنے مقرر کیا هی أس کے ذریعه سے آپنے اپنے اس اعتقاد کا اِعلان کردیا هی که اب بهي یهه بات ایسي هي سچ هی جیسیکه أس زمانه میں تهي جبکه مسلمانوں کو دهلي یا قرطبه یا غرناطه میں عروج تها که آپ کا مذهب جس نے دنیا پر ایک بڑا اثر کیا هی زمانه حال میں بهي جبکه أس کي تعبیر صحیح طور پر کي جاتي هی انسان کي أس ترقي اور روشنضمیري کا دوست هی اور ایک عمده مسلمان جو أسي کے ساتهه ایک اعلی درجه کا تعلیم یافته شخص هو گورنمنٹ انگریزي کي خیر خواه رعیت هونے میں خطا نہیں کرسکتا — (چیرز) اگر آپ کا کالج أن شخصوں کے

to those of other creeds, and its teaching cannot be charged with that intolerance which is often made a reproach to the men of your religion.

Gentlemen, I am about to leave India, probably for ever, and I am happy that almost the last words which I shall utter in public should be addressed to an Indian audience. I shall always be glad that I have spent the best part of my life in your magnificent country, among a people for which, whether Mohamedan or Hindu, I feel strong present regard and sympathy, and which I trust has reserved for it a happy future.

My friend Syad Ahmad Khan must forgive me if, in now bidding you farewell, I say in his presence that the young men of India have in him a bright example of what a Mohamedan gentleman may be. I have known him for more than twenty years, and the longer I have known him the more I have respected him. No man ever gave nobler proofs of conspicuous con-

ذریعه سے جو اُس میں سے تعلیم پاکر نکلیں اس بات کو ثابت کردے که یهه دعوی صحیح هی تو وه ایک بڑي خدمت انجام دیگا نه صرف آپ کے هموطنوں کے واسطے بلکه میرے هموطنوں کے واسطے بهي — کیونکه وه اُن کو اُن شخصوں کي نسبت جن کا مذهب خاص اُن کے مذهب سے مختلف هی تعظیم اور کشاده دلي اور تحمل کے ساتهه پیش آنے کا سبق سکهائیگا میں اس بات کے دیکهنے سے خوش هوتا هوں که یهه ایک ایسا سبق هی جسکو اس کالج کے بانیوں نے فراموش نهیں کیا هی ابتدا میں یهه اراده کیا گیا تها که عمده رئیسوں اور خود خواه رعایا کو جو اُسي کے ساتهه عمده مسلمان هوں اس کالج میں تعلیم دي جاوے لیکن اُس کے دروازے اور مذاهب کے لوگوں کے واسطے بهي بلا تکلف کهلے هوئے هیں اور اُس کي تعلیم پر اُس بے تعصبي کا الزام نهیں لگایا جاسکتا هی جس کي طعن اکثر اوقات آپ کے هم مذهبوں پر کي جاتي هی ٭

اے صاحبو — میں عنقریب هندوستان سے جانے والا هوں غالباً همیشه کے واسطے اور میں اس بات سے خوش هوں که قریباً اخیر الفاظ جو میں برسر عام کهونگا اهل هند کے ایک مجمع سے مخاطب هوکر کهے گئے میں همیشه اس بات سے خوش هونگا که میري زندگي کا عمده ترین حصه آپ کے پر عظمت ملک میں ایک ایسي قوم کے درمیان بسر هوا جس کے ساتهه خواه وه مسلمان هو یا هندو میں بالفعل بڑي الفت اور همدردي رکهتا هوں اور جس کے واسطے

میں یقین کرتا ہوں کہ آیندہ ایک عمدہ زمانہ آنے والا ہی ●

میرے دوست سید احمد خاں مجھکو معاف فرماوینگے اگر میں اس وقت آپ صاحبوں سے خدا حافظ کہتے وقت اُن کی موجودگی میں یہہ بات کہوں کہ ہندوستان کے نوجوان آدمی اُنکی ذات میں ایک روشن نمونہ اس بات کا رکھتے ہیں کہ ایک مسلمان جنتلمین کو کیسا ہونا چاہیئے میں بیس برس سے زیادہ عرصہ سے اُن کو جانتا ہوں اور جسقدر زیادہ میں اُنکو جانتا گیا اُسی قدر زیادہ میں نے اُنکی وقعت کی ہی — کسی شخص نے مشہور و معروف دلیری اور گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی کے اُس سے زیادہ تر عمدہ ثبوت نہیں دیئے ہیں جیسیکہ اُنہوں نے سنہ ۱۸۵۷ ع میں دیئے تھے — کوئی کلمات جنکو میں استعمال کرسکوں اُس وفاداری کے شایاں نہونگے جو اُنہوں نے ظاہر کی تھی ان اضلاع میں اُن سے زیادہ کوئی روشنضمیر جج نہیں ہوا ہی وہ ایک دانشمند اور لایق منتظم اور نہایت عمدہ مصنف اور سخن سنج اور ویسراے کے ایک کار آمد مشیر اور ہر موقع پر اور ہر پیرایہ میں ترقی کے ساعی و مؤید رہے ہیں — سب سے بڑا اور اخیر کام جس میں اُنہوں نے اپنی زندگی اور اپنے تمام وسایل کو صرف کیا ہی یعنی اپنے ہموطنوں کو تعلیم دینے اور اُن کی حالت کو ترقی دینے اور مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان زیادہ تر اتحاد اور ہمدردی پیدا کرنے کا وہ کام ہی جسکے بعض

rage and loyalty to the British Government than were given by him in 1857; no language that I could use would be worthy of the devotion that he showed; these Provinces have had no more enlightened Judge; he has been a wise and energetic administrator, an admirable author and critic, a valued counsellor to the Viceroy, and an advocate of progress on every occasion and in every shape. The crowning work to which he devoted his life and all his means, the work of educating and improving his countrymen and of bringing Musalmans and Englishmen into closer sympathy, is that of which we are now witnessing some of the results. Those results will, I doubt not, be still more remarkable in the future, but even now I look on the progress of this College as one of the most important and interesting facts in the late history of Northern India. I shall always remember—and this too is an illustration more valu-

able than any words of the feelings which have animated the founders of this College,—that at this our last visit to Aligarh, I and my wife and my son have been the guests of Syad Ahmad Khan in his refined and hospitable home and I shall not abandon the hope that we may some day be able to endeavour to repay to him in Europe, and to his son my friend Syad Mahmood who is worthily following in the footsteps of his father, some part of the kindness and hospitality which they have given to us here.

And now, Gentlemen, I must say Farewell. I trust that the future progress of this College may fulfil the promise of the past, and, as time goes on, that the noble aspirations from which it sprung may be more and more fully accomplished. If the future prosperity of your College should accord with my hopes and with my knowledge of its deserts, then, Gentlemen, it will be prosperous indeed.

نتیجوں کو هم مشاهده کررهے هیں مجهکو کچهه شبهه نهیں هی که یهه نتیجے زمانه آینده میں اور بهي زیاده عجیب و غریب هونگے لیکن اب بهي میں اس کالج کي ترقي کو شمالي هندوستان کي پچهلي تواریخ کے نهایت عظیم اور دلچسپ واقعات میں سے تصور کرتا هوں — میں همیشه اس بات کو یاد رکهونگا (اور یهه بهي اُن خیالات کا جنهوں نے اس کالج کے بانیوں کو آماده کیا هی ایک ایسا ظهور هی جو کسي الفاظ کي به نسبت زیاده تر قدر کے لایق هی) که اس موقع پر جو علیگڈه میں همارے آنے کا اخیر موقع هی میں اور میري لیڈي صاحبه اور میرا فرزند سید احمد خاں کے نفیس و لطیف اور مهمان نواز گهر میں اُنکے مهمان رهے هیں اور میں اس اُمید سے دست بردار نهونگا که هم کسي دن یورپ میں اُنکو اور اُنکے فرزند ارجمند یعني اپنے دوست سید محمد محمود کو جو اپنے والد ماجد کي لیاقت کے ساتهه قدم بقدم پیروي کرتے هیں اُنکي اُس مهرباني اور مهمان نوازي کا کسقیدر بدل دے سکینگے جو یهاں هماري نسبت ظاهر کي گئي هی •

اے صاحبو — اب میں آپ سے خدا حافظ کهتا هوں — مجهکو یقین هی که اس کالج کي آینده ترقي سے زمانه گذشته کي اُمید پوري هوگي اور جسقدر زمانه گذرتا جاویگا وه عمده آرزوئیں جو اس کالج کي بنا کا باعث هوئي هیں زیاده تر پوري هوتي جاوینگي اگر آپ کے کالج کي آینده ترقي میري اُمیدوں اور جو واقفیت مجهکو اُس کي خوبیوں سے هی اُس کے موافق هو تو اے صاحبو وه ضرور کامیاب هوگا •

مسلمان اور ترقي

جو قوم ترقي کے بعد تنزل کے درجه کو پهونچ جاتي هی وه ايک ايسي ابتر حالت ميں هوتي هی که اُسکے دو باره ترقي کرنے سے اکثر لوگ مايوس هوجاتے هيں يا يوں کهو که اُس کي قابليت کا جوهر نظروں سے چهپ جاتا هی — يهانتک که اگر وه ترقي کرنيکا اراده کرتي هی تو اُسکي سعي ايک حرکت مذبوحي سمجهي جاتي هی اور اگر وه سنبهلنا چاهتي هی تو اُسپر سنبهالے کا گمان کيا جاتا هی — يهي حال آج کل هماري قوم کا هی — اگرچه بعضے مومن مسلمان جو کبهي اپني نسبت برا گمان نهيں کرتے مسلمانوں کي قوم کو اب بهي اعلی درجه کي ترقي کے قابل سمجهتے هيں — ليکن اُميد هی که وه جسقدر زمانه کے حالات سے واقف هوکر دنيا کي ترقيات کا اندازه کرينگے اور جسقدر اپني ترقي کے موانع پر غور فرمائينگے اُسيقدر اُنکي راے کي غلطي اُن پر ظاهر هوتي جائيگي *

البته جو لوگ مسلمانوں کي بهبودي سے بالکل مايوس هيں اور اسبات کا يقين رکهتے هيں که اُن ميں کسي قسم کي ترقي کا ماده باقي نهيں رها اور اُنکي اصلاح ميں کوشش کرنے والے ايک محال بات کے پيچهے پڑے هيں اُنکي راے نهايت غور اور توجهه کے لايق هی — کيونکه جن لوگوں کي يهه راے هی وه هماري قوم ميں اعلی درجه کے لايق آدمي هيں اور هماري موجوده حالت جس سے بدتر کوئي حالت نهيں هوسکتي سراسر اُنهيں کي راے کي تائيد کرتي هی يعني وه ايک ايسا دعوی کرتے هيں جسکا ثبوت خود اُنکے دعوی هي ميں موجود هی — ايک ايسے بيمار کي نسبت جسکي طاقت روز بروز زائل هوتي جاتي هی ' جسکي غذا بالکل مفقود هی ' جو علاج معالجه سے سو سو کوس بهاگتا هی ' يهه کهنا که وه چند روز کا مهمان هی ايک ايسا دعوی هی که آپ هي اپني دليل هوسکتا هی — وه مسلمانوں کي موجوده حالت کي شهادت کے سوا اَور بهي دليليں پيش کرتے هيں — وه کهتے هيں که " مسلمانوں کي مذهبي تعليم هي دنيوي ترقي کي مانع هی پس مسلمان تاوقتيکه مذهب سے دست بردار نهوں دنيوي ترقي نهيں کرسکتے ليکن اُس صورت ميں وه مسلمانوں کي ترقي نهوگي بلکه ايک ايسي قوم کي ترقي هوگي جو اسلام سے دست بردار هوچکي " همارے نزديک يهه ايک دلچسپ فقره هی جو مسلمانوں کي ترقي و تنزل کي بحث کے وقت هميشه استعمال کيا جاتا هی — دنيا ميں کوئي قوم شايسته يا نا شايسته ايسي نهيں هی جسکي مذهبي تعليم اب يا کسي وقت دنيوي ترقيات کي مانع نه خيال کي گئي هو اور سب قوموںکو جانے دو ' عيسائي قوميں جو اسوقت دنيوي ترقيات ميں تمام دنيا سے فايق هيں اور جو علم و دولت کے ساتهه ساتهه اپنے مذهب کو بهي ترقي دے رهي هيں اُنکا مذهب همارے مروجه مذهب سے بهي زياده دنيوي ترقي کا منافي سمجها جاتا تها — جسوقت يورپ ميں علم و حکمت کا ستاره چمکا اور مذهبي خيالات اُسکي روشني

میں مضمحل ہونے لگے اُسوقت مذہبي پیشواؤں اور خود گورنمنٹ کي طرف سے کونسي مزاحمت تھي جو نہیں ہوئي — جن لوگوں نے مذہب کو حشو و زوائد سے پاک کرنا چاہا اور آزادانہ تحریر و تقریر کرني شروع کي اُنکو کیسے کیسے سخت عذاب دیئے گئے — ہزاروں آدمي جلائے گئے اور ہزاروں نہایت سخت تکلیفوں اور اذیتوں سے مارے گئے — سنه ١٣٩٤ میں وکلف جو عیسائي مذہب کا مصلح تھا اور جسنے کتب مقدسه کو انگلستان کي زبان مروجه میں ترجمه کیا تھا اُسکے معتقدوں پر سخت عذاب کیا گیا — سنه ١٤١٣ میں آزادي مذہب کي بیخ کني کے واسطے قانون جاري کیئے گئے — سنه ١٥٣٩ میں اسکاٹلینڈ میں مصلحان مذہب پر انواع و اقسام کے ظلم کیئے گئے اور ساتھہ آدمي الزام بدعت پر جلتي آگ میں جلائے گئے — سنه ١٥٥٥ میں کئي رفارمر بدعتي ہونے کے الزام پر جلائے گئے اور تمام قید خانے بدعتیوں سے بھر گئے — سنه ١٦٤١ میں جبکه آئر لینڈ میں بغاوت ہوئي چالیس ہزار پرو ٹسٹنٹ قتل کیئے گئے — سترھویں صدي کے اخیر تک ارسطو کي حجتوں نے تمام یورپ کے مدارس کو ایسا جکڑ بند کر رکھا تھا که وہ مذہب کي رکن رکین سمجھي جاتي تھیں اور یہه تمام بندشیں اُسوقت تک نه ٹوٹیں جب تک که لارڈ بیکن نے نہایت زور اور تحریروں سے اُنکو نه توڑا — کوپرنیکس نے جسوقت سیارات کي نسبت اپني تحقیقات ظاہر کي تمام کلیسائے یکزبان ہوکر اُسکو مردود ٹھہرایا — گلیلیو نے سنه ١٦٠٩ میں دوربینیں بنائیں اور سیارات کے متعلق بہت سے حالات مشاہدہ کیئے مگر اسکا انعام یہه ملا که وہ قید کیا گیا — ہر چند اُس نے بہت زبردست اور صاف دلیلوں سے سمجھایا که یہه باتیں دین سے یا کتاب مقدس سے کچھہ منافات نہیں رکھتیں مگر کسي نے التفات نه کیا — غلامي کے موقوف کرنے میں بے شمار مزاحمتیں پیش آئیں — لوتھر کي کتاب جو پوپ لیو دہم کے برخلاف لکھي گئي تھي سنه ١٥٢٠ میں جلائي گئي — اسیطرح کے اور بے شمار واقعات پیش آئے جنکے بیان کرنے کا یہه محل نہیں ہے آخر تعلیم نے تمام الف و عادت اور تعصبات کو دبا لیا اور عیسائي مذہب بقدر ضرورت وقتاً فوقتاً حشو و زوائد سے پاک ہوتا رہا — اب وہي عیسائي قومیں ہیں که جسطرح دنیوي ترقیات میں تمام دنیا سے سبقت لیگئي ہیں اُسیطرح اپنے مذہب کي اشاعت اور حمایت میں تمام عالم کي قوموں سے زیادہ سرگرم ہیں — پس یہه خیال که مسلمان جب تک اپنے مذہب سے دست بردار نہوں دنیوي ترقي نہیں کرسکتے صحیح نہیں معلوم ہوتا ●

اصل یہه ہی که ہر مذہب ایک مدت کے بعد اپني اصلیت سے متجاوز ہوتے ہوتے ایک طومار طویل الذیل ہوجاتا ہی اور جب تک کوئي سخت ضرورت داعي نہیں ہوتي وہ برابر بڑھتا چلا جاتا ہی لیکن جب زمانه کي ضرورتیں اہل مذہب کو شکنجه میں کھینچتي ہیں تو وہ مذہب کي اصلیت دریافت کرنے کي طرف متوجه ہوتي ہیں اور

بہت سے ملکي قوانين ' بہت سے قصے کہانياں ' بہت سے رسم و رواج ' بہت سے بیجا تعصبات اور بہت سے ظنون و اوہام جو امتداد ايام کے سبب مذہب کے عناصر و ارکان بنجاتے هيں أن سے دست بردار ہوکر اصل مذہب پر قناعت کرتے هيں — وہ خود ايسا نہيں کرتے بلکہ زمانہ کي ضرورتيں أنکو ايسا کرنے پر مجبور کرتي هيں — ايک هندوستان کا شريف مسلمان جو عورت کے گھر سے باهر نکلنے کو خلاف شرافت هي نہيں بلکہ خلاف شريعت بھي جانتا هی جب اهل و عيال کے ساتھہ سفر حج کرتا هی تو أسکو مجبور پردہ نشوفي کے وہ قاعدے توڑ نے پڑتے هيں جنکو وطن ميں لازمہ اسلام خيال کرتا تھا — ايک شيعي مسلمان جو مشرکوں کے دودہ دهي مٹھائي وغيرہ سے پرهيز کرتا هی جب کوئي لمبا سفر کرتا هی تو أسکو لاچار سب کچھہ گوارا کرنا پڑتا هی — أنيسويں صدي عيسوي کے آغاز ميں جبکہ محمود ثاني سلطان روم نے فوج کو فرنگستاني قواعد سکھانے کي نہايت سخت ضرورت سمجھي اور نيک چري فرقہ کے ترکوں نے جنکي فوج شجاعت اور استقلال ميں بے مثل اور شمار ميں ايک لاکھہ سے زيادہ تھي کافروں کي قواعد سمجھکر أسکے سيکھنے سے انکار کيا اور کسيطرح وہ اپني سرکشي سے باز نہ آئي تو آخر مجبور ہوکر أس فرقہ کے ايک ايک متنفس کو قتل کرنا پڑا — اگرچہ اس فوج کے قتل هونے سے سلطنت کو سخت صدمہ پہونچا ليکن زمانہ کي ضرورتوں نے سلطان کو ايسے قتل عام پر مجبور کرديا اور أس دن سے فرنگستاني قواعد روم ميں جاري هوگئي — بے شک نيک چري فرقہ کي يہہ بغاوت و سرکشي مذهبي خيالات کا نتيجہ تھا ليکن چونکہ حقيقت ميں أسکي بنياد محض تعصب پر تھي نہ کہ اصول مذهب پر ' اور زمانہ کي ضرورتيں مجبور کر رهي تھيں اسليئے تمام علما نے متفق اللفظ ايک لاکھہ بہادر اور کار آزمودہ فوج کے قتل کا فتوی ديديا — الغرض مذهبي توهمات جبھي تک مانع ترقي رهتے هيں جب تک زمانہ کي ضرورتيں اهل مذهب کو مجبور نہيں کرتيں — آج سے تيس برس پہلے هندوستان ميں ايک مسلمان بھي ايسا نہوگا جو انگريزي زبان سيکھنے کو معصيت نہ جانتا هو ليکن اب برخلاف أسکے ايک مسلمان † بھي ايسا نہيں جو انگريزي سيکھنے کو ضروري نہ سمجھتا هو - کيا وہ پہلا خيال ايک مذهبي خيال نہ تھا ؟ اور کيا أس خيال کے بدلجانے سے مسلمان اسلام سے دست بردار هوگئے ؟ حاشا ثم حاشا — پس يہہ خيال بالکل غلط هی کہ جب تک مسلمان اسلام سے دست بردار نہوں دنيوي ترقي هرگز نہيں کرسکتے — البتہ جب تک کوئي شی همکو يہہ نہ جتائے کہ کيا ضرورتيں درپيش هيں تب تک نہ مذهبي توهمات همارے دل سے دور هوسکتے هيں اور نہ ترقي کا خيال همارے دل ميں پيدا هوسکتا هی اور وہ شی بھي تعليم هی جسکے پھيلانے ميں چند باهمت لوگ کوشش کر رهے هيں — اگرچہ قوم أنکي چيخ پکار سے بيدار نہيں هوتي ليکن افصح المؤدبين يعني زمانہ أن کو جلد هوشيار کريگا *

† قبلہ اب بھي ڈھيروں اور غول کے غول هيں (اڈيٹر) —

دوسري دليل وہ يهه پيش كرتے هيں كه دنيا ميں كوئي قوم ايسي نهيں سني گئي جسنے ايكبار تنزل كے درجه كو پهنچكر دوبارہ ترقي كي هو — ليكن هم أن سے يهه پوچهتے هيں كه دوبارہ ترقي كرنے سے كيا مراد هى —اگر دوبارہ سلطنت حاصل كرنا مراد هى تو هم تسليم كرتے هيں بلكه همارے نزديك اگر دنيا واقعي عالم اسباب هى تو ممكن نهيں كه جو قوميں زمانه موجودہ كے فنون جهانباني و كشور كشائي ميں اپنے بني نوع سے پيچهے رہ گئي هيں أنكو كبهي سلطنت اور حكومت ميں استقلال كا درجه حاصل هوسكے يا جو مستقل نظر آتي هيں أن كا استقلال قايم رہ سكے — زمانه قديم اور زمانه متوسط ميں جبكه جنگي طاقتيں تمام قوموں كي قريباً يكسان تهيں هر قوم سلطنت اور حكومت حاصل كرنے كي قابليت ركهتي تهي اور خاص خاص اسباب سے كبهي يهه قوم أس قوم پر اور كبهي وہ قوم اس قوم پر غالب آجاتي تهي ليكن زمانه حال ميں قواعد جنگ وآلات حرب كے لحاظ سے دنيا كي حالت دگر گوں هوگئي هى ايك قوم آسمان پر هى تو دوسري قوم تحت الثرى ميں هى — اور جو قوميں ترقي كرچكي هيں أن كا فرض هى كه مغلوب قوموں كو كبهي أن وسائل ميں اپنے برابر نهونے ديں جنكے سبب سے أنكو غلبه حاصل هوا هى پس ضرور هى كه ترقي يافته قوموں كا غلبه اور رعب وداب روز بروز بڑهتا جائے اور جن قوموں نے اپني حد سے آگے قدم نهيں بڑهايا وہ نوبت بنوبت مضمحل هوتي جائيں ليكن اس سے يهه نتيجه نكالنا كه مسلمانوں كا ترقي كے ليئے كوشش كرنا محض فضول هى صحيح نهيں معلوم هوتا — هر قوم بلكه هر شخص كي ترقي ايك جداگانه حد هى اور أس حد تك پهنچنا أس كا ضروري فرض هى - ايك شخص جسكے تمام اعضاے جسماني درست اور مضبوط هيں اور ذهن و حافظه بهي عمدہ هى بے شك هر علم و هنر ميں ترقي كرسكتا هى وہ جسطرح ايك اعلى درجه كا فاضل هوسكتا هى ويسا هي ايك اعلى درجه كا سپاهي اور كرتبي بهي هوسكتا هى — ليكن ايك دوسرا شخص جسكا فهم اور ذهن و حافظه عمدہ هى مگر ايك هاتهه سے بالكل آپاهج هى وہ اگرچه ايك كرتبي سپاهي نهيں بن سكتا ليكن ايك اعلى درجه كا فاضل ضرور بن سكتا هى اور اسليئے أسكا نهايت ضروري فرض هى كه علمي ترقيات ميں جهاں تك هوسكے كوشش كرے ●

اگر دوبارہ ترقي كرنے سے يهه مراد نهيں هى جو اوپر ذكر كي گئي تو هم تسليم نهيں كرتے كه كسي قوم نے تنزل كے بعد ترقي نهيں كي — اور ملكوں كو جانے دو هندوستان هي ميں ايسي قوميں موجود هيں جو نهايت پست هوكر دوبارہ بلند هوئي هيں مثلاً گجرات ميں پارسي يا بنگاله ميں هندو — ان دونوں قوموں كا حال جو دوسو برس پهلے تها أسكا اور أنكي موجودہ حالت كا مقابله كرنے سے معلوم هوسكتا هى كه أنهوں نے كسقدر ترقي كي هى — اس كے سوا كوئي روشن اور صاف دليل اسبات كي نهيں هى كه جب

گورنمنٹ کي طرف سے هماري تعليم هماري تجارت هماري صنعت و حرفت ميں کوئي صريح مزاحمت نهو تو بهي هم ان شاخوں ميں ترقي نهيں کرسکتے — يهوديوں پر جب تک يورپ ميں ظلم اور تعدي هوتا رها اور وه غلامي کي حالت ميں رهے تب تک اُنکي ترقيات جسقدر که وه رعيت هونے کي حالت ميں کرسکتے تهے روکي رهيں ليکن جب سے يورپ ميں آزادي پهيلي اور اُنکو رعيت کے پورے پورے حق ديئے گئے تب سے اُنکي حالت پهلے کي نسبت نهايت بهتر هي — بعض ملکوں ميں تو اُنهوں نے حکمراں قوموں کے برابر حقوق حاصل کيئے هيں اور عموماً هر ملک ميں بهي اُنکي حالت بهت اچهي هي — اُنکي تجارت تمام دنيا ميں پهيلي هوئي هي اور اُنکي دولت روز بروز بڑهتي جاتي هي بعضے دولت مند اُن ميں ايسے ايسے هيں که يورپ کي بڑي بڑي سلطنتيں اُن کي قرضدار هيں *

جو لوگ مسلمانوں کي ترقي سے مايوس هيں وه يهه بهي کهتے هيں " که اس کوشش کا نتيجه جو که مسلمانوں کے بعض خير خواه کر رهے هيں سوا اسکے کچهه نهيں هوسکتا که چند آدمي کسيقدر امتياز حاصل کرليں کيونکه آج تک جتنے آدميوں کو ترقي کا خيال هوا هي وه اسقدر تهوڑے هيں که اُنگليوں پر گنے جاسکتے هيں پس اگر سو دو سو برس ميں هزار دو هزار مسلمان ممتاز هوگئے تو اسکو قومي ترقي نهيں کهه سکتے " ليکن هم پوچهتے هيں که مسلمانوں کو کے دن سے ترقي کا خيال پيدا هوا هي ؟ اگر انصاف سے ديکها جاے تو اس خيال کي عمر اور پرچه تهذيب الاخلاق کي عمر برابر نکليگي — پس جو کچهه اِس قليل عرصه ميں هوا وه ترقي کي معمولي چال سے بهت زياده هي — اسکے سوا ترقي کي رفتار ابتدا ميں هميشه سست هوتي هي ليکن وه جسقدر بڑهتي جاتي هي اُسيقدر تيز هوتي جاتي هي — جو بيمار روز بروز بگڑتا جاتا هي اُسکا ادنى افاقه بهي نهايت تسلي بخش هوتا هي اور پهر اگر کوئي غلطي نهيں هوتي تو اُسکي صحت اور طاقت روز بروز ترقي کرتي هي اور يهه ترقي بهي يوماً فيوماً بڑهتي جاتي هي — جو ترقي يورپ نے اٹهارهويں صدي کے شروع سے آج تک يعني ڈيڑه سو برس ميں کي هي گذشته تين صديوں ميں اُسکا عشر عشير بهي نهيں هوا اور جو کچهه ان تين صديوں ميں هوا اُسکے مقابله ميں وه تمام ترقيات هيچ تهيں جو پندرهويں صدي سے پهلے سالها سال تک وقتاً فوقتاً هوتي رهي ن *

بعض اوقات يهه بهي کها جاتا هي که جو قوميں پهلے سے ترقي کر رهي هيں اُنکے برابر ايک ايسي قوم هرگز نهيں هوسکتي جسکو سب سے پيچهے ترقي کا خيال پيدا هوا هي — پس اگر بالفرض مسلمانوں نے اب ترقي کرنے کا پخته اراده بهي کيا تو کچهه فائده نهيں هي " بے شک يهه بات صحيح هي ليکن هماري کوشش صرف اسباب ميں هوني

چاهیئے که هم صرف اپني هم وطن قوموں سے جنہوں نے همسے بہت پہلے قدم آگے بڑھایا هی
کسي چیز میں کم نه رهیں اور اس میں کچهه شبهه نہیں که هم اس کوشش میں
کامیاب هوسکتے هیں — محکوم قوموں کي ترقي همیشه ایک خاص حد پر جاکر منتهي
هوجاني هی جس سے آگے بڑهنے کا محل اُنکے لیئے باقي نہیں رهتا پس اگر اُنمیں سے ایک
قوم آگے بڑهگئي هی اور دوسري قوم پیچهے رهگئي هی تو پس ماندہ قوم کو مایوس
نہونا چاهیئے کیونکه اگر راہ میں نہیں تو اخیر منزل پر جاکر دونوں ملجائینگي — اور
یهه بهي ناممکن نہیں هی که راہ هي میں پچهلا قافله اگلے قافله سے جاملے کیونکه بعض
اوقات ایسي اضطراري حالتیں پیش آتي هیں که پچهلوں کو معمولي رفتار سے کسیقدر
زیادہ جلد قدم اُٹهانا پڑتا هی یہانتک که وہ راہ هي میں اگلوںسے جاملتے هیں ○

بهر حال یهه تمام موانع جو اوپر ذکر کیئے گئے همکو ترقي سے مایوس کرنے والے نہیں هیں
البته ایک بات ایسي هی جو تمام اُمیدوں کو خاک میں ملادیتي هی — جو قوم عام تعصب
اور جہالت میں مبتلا هوتي هی وہ همیشه چند ایسے روشنضمیر آدمیوں کي همت اور کوشش
سے روبراہ هوتي هی جو تعلیم کي بدولت تعصب اور جہالت کي اندهیري کوٹهڑي سے
باهر نکل آئے هیں اور قوم کي ابتر حالت دیکهکر اُنکے دلمیں بے اختیار ایک ولوله اُٹهتا هی
اور وہ اُسکي اصلاح اور ترقي کي طرف دل و جان سے متوجهه هوتے هیں — اسي بنا پر همکو
یهه اُمید تهي که جو نوجوان همارے قوم میں اعلی درجه کي تعلیم پائینگے وہ اس کام کے
ذمه دار هونگے مگر برخلاف اس کے هم دیکهتے هیں که وہ جسقدر ایجوکیشن اور سویلزیشن
میں اعلی درجه حاصل کرتے هیں اُسیقدر قوم کي ترقي سے زیادہ مایوس نظر آتے هیں
یہاں تک که وہ جنکو قومي ترقي کے خیال میں سرگرم پاتے هیں اُن پر تعجب کرتے هیں
که یهه کیوں کوشش کررهے هیں اور کیونکر کررهے هیں — هائي ایجوکیشن کي بدولت اُنکي
مثال اُس شخص کیسي هوتي هی جو اندهیري رات میں ایک نہایت روشن کمرہ سے باهر
نکلتا هی اور باهر آکر اُسکو در و دیوار کچهه نظر نہیں آتا — وہ باهر چلنے پهرنے والوں کے
پانوں کي آهٹ سنکر تعجب کرتا هی که یهه کیونکر اس اندهیري میں چل پهر رهے هیں
اور آخر گهبرا کر پهر اُسي روشن کمرہ میں گهس جاتا هی — وہ اتنا توقف نہیں کرتا که
روشني کي چکا چوند جسنے اُسکي آنکهوں کو خیرہ کر رکها هی کم هوجاے اور تاریکي میں
اُسکو بهي روشني محسوس هونے لگے اور وہ بهي اوروں کي طرح چل پهر سکے — هماري
قوم کے نوجوان ایجوکیٹڈ جنہوں نے یورپ کي سویلزیشن کو اپني آنکهه سے دیکها هی یا تعلیم
کے ذریعه سے اُسکا اندازہ کیا هی جب وہ مغربي قوموں کي حالت کو اپني قوم کي حالت
سے مقابله کرتے هیں تو دونوں حالتوں میں وہ نسبت پاتے هیں جو محض نور اور محض
ظلمت میں هی — اور بے شک بادي النظر میں ایسي هي نسبت معلوم هوتي هی لیکن

حقيقت مين ايسا حال نهين هى بلكه غور كرنے سے معلوم هوتا هى كه اِس اندهيرے مين كچهه اُجالا بهي هى — هم ديكهتے هين كه دو چار شخصون كي كوشش سے چند روز مين وه نتائج پيدا هوئے هين جنكي كسيطرح توقع نه تهي پس اگر دس بيس بالهاتفق آدمي توجهه اور كوشش كرين تو بهت كچهه كرسكتے هين •

صرف دو چيزين هين جن پر دنيا كي كاميابي اور ناكامي كا مدار ركها گيا هى — اُميد اور نا اُميدي — هزارون دشوار كام جو باليقين محال سمجهے گئے تهے اُميد كي بدولت آسان هوئے هين — اور هزارون آسان كام نا اُميدي كي بدولت نا تمام رهے هين — كولمبس نے صرف اُميد هي كے بهروسه پر ايك ايسا كام سرانجام كيا جسكو تمام عالم محال سمجهتا تها — كلائو نے صرف اُميد هي كے بهروسه پر پلاسي مين وه فتح حاصل كي جسكے نتائج كسيكے وهم و گمان مين بهي نه تهے •

بجز اُميد كه ايمان عشق كيشان است • كسي نداد تسلي دل زليخا را

راقـــــم
خاكسار الطاف حسين حالي از دهلي

مشرقي علوم و فنون

همكو نهايت هوشياري سے ديكهنا چاهيئے كه جو كچهه كها جاتا هى اور كها جاتا هى كه هماري اور همارے ملك كي بهبودي اور ترقي كے ليئے هى ايسا نهو كه صرف دهوكا هو — همكو اِس وقت پچهلے زمانه كے قصے اور كهانيون كو ياد دلانا اور كهنا كه ايشيا مين ايشيائي سلطنت كے زمانه مين علوم و فنون كيا تهے اور اُن كے وقت مين اُن كو كيسي ترقي اور كيسي سرسبزي تهي محض بے فائده هى همكو اپنے زمانه كے حالات پر جو گورنمنت انگلشيه كي حكومت كا زمانه هى غور كرنا اور اُس كو هندوستان هي كي حدود مين محدود ركهنا همارے ليئے زياده تر مفيد اور زياده تر بكار آمد هى •

جب سے ايك روشن ضمير و تربيت يافته گورنمنت يعني گورنمنت انگلشيه كے هاتهه مين هماري قسمتين سپرد هوئين هين اُس وقت سے هماري تعليم نے مختلف طرح سے پلٹے كهائے هين آنريبل ايسٹ انڈيا كمپني كي حكومت جب هندوستان مين هوئي تو ايك مدت تك اُس نے اس بات كو نهين جانا كه هندوستان كے لوگون كي نسبت اس معامله مين اُس كا كيا فرض هى — مگر جب اُس نے اُس فرض كو جانا تو يهه مشكل پيش آئي كه وه اُن كي تعليم كا كونسا طريقه اختيار كرے — جنوري سنه ۱۸۶۳ ع كے ايڈنبرا ريويو مين ايك نهايت لايق اور معتبر مصنف نے اپنے آرٹيكل مين اُس مشكل كو

نہایت خوبي سے بیان کیا ھی کہ هندوستان کے لوگوں میں علمیت اور انسانیت بہ نسبت انگریزوں کے زیادہ تر قدیم تھي وہ ایک ایسي علمیت تھي جس کي بنیاد اُس زبان پر (یعني سنسکرت و عربي پر) تھي جو یورپ کي تمام زبانوں کا (اور میں کہتا ہوں کہ یورپ کے بڑے بڑے علوم کا) ماخذ تھي اس لیئے یہہ مشکل سوال حل طلب تھا کہ وہ کونسي تعلیم ھی جو هندوستانیوں کو دي جاوے کیا اُن کو انگریزي کي تعلیم دي جاوے جو انگریزوں کے مذھب سے مخلوط ھی ؟ یا اُنھیں کي قدیم زبانوں اور قدیم فنون اور مذھبي علوم میں تعلیم دي جاوے *

اُس زمانہ میں ایسٹ انڈیا کمپني کي حکومت کچھہ قوي نہ تھي اُس پر بہ نسبت اس کے کہ وہ دلیري سے وھي کام کرے جو درحقیقت کرنا چاھیئے خوف زیادہ غالب تھا اُس کو هندوستان کے لوگوں کے تاریک تعصبات کا ایسا خوف تھا کہ وہ سچے کام کرنے میں بھي خوف کرتے تھے اس لیئے اُس کي یہہ رائے تھي کہ کوئي ایسي تعلیم جو هندوستانیوں کي آنکھوں یا کانوں تک بھي اُن باتوں کو پہونچاوے جو اُن کے قدیم علوم یا مذھبي روایات کے برخلاف ھو اختیار کرني نہ چاھیئے اس ناواجب اور نا اُستوار اور خرف زدہ اصول پر ایسٹ انڈیا کمپني نے هندوستان میں مشرقي قدیم علوم اور قدیم حکمت کے تر و تازہ کرنے میں کوشش کي *

اھل ھند کي بد نصیبي کا یہہ دورہ سنہ ۱۸۳۵ ع تک نہایت استحکام سے قایم رہا آخرکار ایک نیک اور سچا مدبر یعني لارڈ مکالي هندوستان میں پیدا ہوا جو اُس زمانہ میں هندوستان کي تعلیم کے بورڈ کا میر مجلس تھا — اُس نے اُس دھوکا دینے والے طریقہ تعلیم کو علانیہ ناپسند کیا اور کہا کہ اگر گورنمنٹ کي رائے بندوبست موجودہ کے تبدیل کرنے کي نہو تو اس میر مجلسي سے میرا استعفا منظور ھو کیونکہ میں اُس میں کچھہ کام نہیں آسکتا مجھکو اُس کام میں تقویت دیني ھوتي ھی جس کي نسبت مجھکو خوب یقین ھی کہ وہ صرف دھوکا ھی — مجھے کامل یقین ھی کہ موجودہ بندوبست سچ کي ترقي کرنے کي طرف نہیں بلکہ معدوم ھونے والي طبعي غلطیوں کي طبعي موت کے توقف کرنے پر رجوع کرتا ھی *

لوگوں کا خیال ھی کہ لارڈ میکالي ایک مذھبي شخص تھا وہ ایشیا کي تواریخ کو ایشیا کي الہیات کو ایشیا کي طبابت کو ایشیا کے مذھب کو نامعقول سمجھتا تھا اور اس لیئے مذھبي خیال سے اُس قدیم طریقہ تعلیم کا تبدیل ھونا چاھتا تھا فرض کیا جاوے کہ وہ ایسا ھي تھا مگر جو عزت کہ اُس کو اپني سچي رائے ظاھر کرنے سے اور جس کو وہ دھوکا سمجھتا تھا اُس کو دلیري سے دھوکا کہدینے سے حاصل ھوئي ھی وہ ھمیشہ قایم رھیگي *

جس زمانه میں که لارڈ میکالي نے اپني یهه سچي راے ظاهر کي اُس وقت لارڈ ولیم بنٹنگ گورنر جنرل تهے لارڈ میکالي کي اس دلهرانه و فصیح و بلیغ تحریر نے کافي اثر کیا اور هندوستان کي تعلیم کے آفتاب کا جو بالکل گهن میں تها کچهه کچهه گہن چهوٹنے لگا اور گورنمنٹ نے یهه فیصله کیا که هندوستانیوں میں یورپ کے علوم اور یورپ کي حکمت کو ترقي دینا گورنمنٹ کا مقصد هونا چاهیئے — درحقیقت انگریزي عهد سلطنت میں هندوستانیوں کو خواه وه هندو هوں یا مسلمان جو کچهه درکار تها وه یهي تها، که وه اُس علم و حکمت سے واقف هوں جو اُس قوي اور فتحمند قوم کي جان تهي جو اُنپر حکومت کرتي تهي اور اُس کي تمام دانائي تمام قوت تمام خوبیوں کو بتلانے والي تهي اور میں کهتا هوں که اب بهي سو برس کے قریب گورنمنٹ انگریزي کي حکومت کو گذر گئے جو کچهه هندوستانیوں کو درکار هی وه یهي هی ●

انهي تحریروں اور تحریکوں کے بعد گورنمنٹ نے هندوستان میں تین یونیورسٹیوں کا مقرر کرنا اور بڑے بڑے شهروں میں انگریزي زبان کے ذریعه سے اعلی درجه کي تعلیم علوم کے کالجوں کا مقرر کرنا جن میں یورپ کے علم و حکمت و تاریخ کي تعلیم هو منظور کیا اور عام تعلیم کے لیئے دیسي زبانوں کو ذریعه ٹهرایا جس کي بنا جناب ٹامسن صاحب کے وقت میں پڑي اور جناب سر ولیم میور صاحب نے اُس کو همارے ملک میں اعلی درجه کي ترقي پر پهونچایا ●

اس انتظام سے کچهه شبهه نهیں که هندوستانیوں نے بهت کچهه فائده اُٹهایا اُن میں جسقدر نقص رها وه یهي تها که جو کام خود اُنکو اپني قومي قوت سے اپنے لیئے اور اپني قوم کے لیئے اپني قوم کے بچوں کے لیئے کرنا تها اُسکي نسبت چاها که گورنمنٹ هي کرے جسکو فی الواقع گورنمنٹ نهیں کرسکتي تهي — همکو توقع تهي که هم روز بروز زیاده روشني میں آتے جاوینگے اور هماري تعلیم کے آفتاب کا گهن جو چهوٹتا تها وه ایک دن نصف النهار پر پهونچے گا مگر هم نهایت افسوس سے دیکهتے هیں که وه پهر گهن میں آیا هي نهیں چاهتا بلکه نصف النهار تک پهونچنے سے پهلے ڈوبنا چاهتا هی ●

چند روز هوئے که همنے حضور عالي جناب لارڈ لٹن کي اسپیچوں کو جو پنجاب کے بعض مقامات پر اُنهوں نے دي تهیں اور جن میں علوم مشرقي کي ترغیب دلانے کي بو آتي تهي نهایت افسوس سے پڑها تها اور حال میں اُن ایڈریسوں کو جو پنجاب میں حضور ایکسلنسي مارکوئیس آف رپن کي حضور میں پیش کي گئي هیں اور اُن کے جوابوں سے نهایت افسوس هوا هی ●

یونیورسٹي کالج لاهور کي بنیاد مرده علوم مشرقي کو پهر زنده کرنے کے مقصد سے قایم هوئي تهي جن کا زنده کرنا بقول ایک بڑے مدبر کے ماسٹروں کے پهر زنده کرنے کے قصد کي

برابر هی جو اڈریس سینٹ نے پیش کي هی اور جس کے جلو میں ایسے بڑے بڑے نامي هندوستاني سردار تھے جو شاید هي کسي آؤر اڈریس کے ساتھہ هونگے اُس میں لکھا هی کہ " ساڑھے تین لاکھہ روپیہ جو عطیہ یونیورسٹي کالج هی والیان ریاستہا و دیگر رؤساء پنجاب نے در اصل زبان‌هاے دیسي کي تکمیل سے تعلیم کو رواج دینے کي غرض سے عطا کیا تھا سینٹ کو اسبارہ میں کچھہ بھي شک نہیں هی کہ علم کو زبانہاے دیسي کے توسل سے ترقي دینا تعلیم کي ضروریات کو ملک کے حسب حال بنانے کا بہترین طریقہ هی اور سینٹ و گورنمنٹ هند کا بھي یہي مقصد هی *

هز اکسلنسي ویسراے نے اُس کے جواب میں فرمایا هی کہ " ترقي و اشاعت زبان‌هاے مشرقي و علوم مشرقي نہایت هي کار احسن هی میرا اس میں اُن لوگوں سے اتفاق کامل هی کہ یہہ مقصد بطور خود قابل تعریف هی اور جہاں تک میري محدود واقفیت معاملات هندوستان میں هی میں اُن خیالات سے اتفاق رکھتا هوں جو میرے یقین میں آپ لوگ رکھتے هیں کہ اس ملک میں صرف زبانہاے دیسي کے توسل سے علوم و فنون کي ترقي و اشاعت بہترین سہولیت سے هوسکتي هی " *

هم صاحبان کورٹ آف ڈریکٹرز کے اُس مشہور مراسلہ سے جو سنہ ۱۸۵۴ ع میں جاري هوا دل سے اتفاق کرتے هیں کہ عام تعلیم کي اشاعت کا ذریعہ دیسي زبان کو قرار دینا نہایت عمدہ هی مگر وہ طریقہ صرف دیہاتي مکاتب اور تحصیلي اسکولوں میں محدود رہ سکتا هی نہ اعلی تعلیم میں اور اُس تعلیم میں جو یونیورسٹي کي تعلیم کہلاوے اور ایسي تعلیم میں جو بي اے یا بالغ‌العلوم اور ایم اے یا مالک‌العلوم کا لقب حاصل کرنیکي مستحق هو اگر یونیورسٹي پنجاب کا مقصد اس پچھلے طریقہ میں مشرقي علوم کو ترقي دینا هی یا علوم مغربي کا رواج دینا هی تو هم سمجھتے هیں کہ بعوض اس کے کہ هم کچھہ روشني میں آویں تاریکي میں پڑنے والے هیں اور بعوض اس کے کہ هم کچھہ ترقي کریں ایسے پیچھے هٹنے والے هیں کہ همکو پھر ایک لارڈ مکالي کي ضرورت هوگي جو همکو اُس تاریکي سے نکالے اور آگے بڑھاوے هم صاف کہتے هیں جیسیکہ لارڈ مکالي نے کہا کہ ایسا کرنا ایک دھوکا هی *

علوم مشرقي کي ترقي کا غل پنجاب میں هر ایک کي زبان پر هی مگر هم نہیں جانتے کہ علوم مشرقي سے کون سے علوم مراد هیں — دینیات تو یقیني اُس میں شامل نہونگے کیونکہ وہ اس بحث سے خارج هیں پس اب اُن لوگوں سے جو علوم مشرقي کي ترقي علوم مشرقي کي ترقي پکارتے هیں پوچھتے هیں کہ وہ کون سے علوم هیں سنسکرت یا عربي و فارسي اگر اُن کو بلحاظ عمدہ زبان هونے کے خیال کیا جاوے تو هم تسلیم کرتے هیں مگر صرف زبان پر علم کا اطلاق نہیں هوسکتا — هاں جب اُس کو بحیثیت لٹریچر یعني

علم ادب کے دیکھا جاوے تو بلاشبهه اُس پر علم کا اطلاق هوسکتا هی ●

اب هم علم ادب عربي و فارسي کي ترقي پر غور کرتے هیں اور سنسکرت کو چھوڑ دیتے هیں که اُس کو هم نهیں جانتے عربي و فارسي کي لٹریچر تمام تر یا هزلیات یا عاشقانه مضامین یا ناپاک قصص و حکایات یا سلاطین و امرا کي جھوٹي تعریف یا ایسے الفاظ اور فقرات کي قافیه بندي سے جسکے الفاظ عمده اور مطلب کچھه نهیں بھري پڑي هی وه انسان کے دلپر انسان کے اخلاق پر کوئي نیک اثر پیدا نهیں کرسکتي وه انسان کي کسي فطرتي قوت کو تحریک میں نهیں لاسکتي اُسکا پڑھنے والا شروع هي سے جانتا هی که یهه سب جھوٹ اور مبالغه شاعرانه اور منشیانه هی اور اسي لیئے اُس کے دل پر کوئي لفظ بھي اثر نهیں کرتا وه لٹریچر ایسے مبالغه آمیز جھوٹ سے مخلوط هی که پڑھنے والا یهه بھي تو نهیں جان سکتا که اصل واقعه اس میں کیا هی سیکڑوں کتابیں عربي و فارسي لٹریچر کي اس وقت موجود هیں جن میں سلاطین کا مصنفوں کا شاعروں کا حال مندرج هی اصلي اشخاص عاشق و معشوق کي حکایات مندرج هیں اُن کي حسن خوبي کي تعریفیں لکھي گئیں هیں پھر کوئي اُن کو پڑھکر یهه تو بتلادے که واقعي اُن سلاطین یا مصنفوں یا شاعروں کي کیا حالت اور کیا طبیعت تھي یا وه معشوقه درحقیقت کیسي صورت کیسي صورت کیسا ناز اور کیسا انداز رکھتي تھي — کوئي فطرتي بات اور نیچرل خوبي اور اُن کا بیان جو انسان کے دل میں اثر کرتا هی اُن میں نه ملیگا پس ایسے لٹریچر کو ترقي دینا همارے ساتھه کچھه نیکي کرنا نهیں هی بلکه همکو اُسي اندھیرے میں لیجانا هی جس میں هم سیکڑوں برس سے پڑے هوئے تھے ●

زبان صرف ذریعه هی انسان کے خیالات کے ظاهر کرنے کا اور جب انسان کے خیالات درست هوتے هیں اُس کي اندروني طبیعت تعلیم یافته هوجاتي هی اور اُس کو هر قسم کي معلومات علوم کي اور واقعات کي اور انساني طبیعت کي حاصل هوتي هی تب اُس کے خیالات علمي پیرایه حاصل کرتے هیں اور جب وه کسي زبان میں ادا کیئے جاتے هیں تو وه اُس زبان کا علم ادب کهلاتا هی اُسیکي ترقي سے انسان کي ترقي هوتي هی مگر جب مشرقي لٹریچر ان سب اُمور سے خالي هی تو اُسکي ترقي دینے کا مفهوم هماري سمجھه هي میں نهیں آسکتا بجز اس کے که هم دھوکه میں رهیں اور حقیقت تک نه پهونچیں ●

اگر یوں تعبیر کیا جاوے که هندوستانیوں کے خیالات دوسري طرح پر درست و مهذب کیئے جاویں اور پھر وه اُن مهذب خیالات کو مشرقي زبانوں میں ادا کریں جس سے مشرقي لٹریچر کو ترقي هوگي تو هم پوچھتے هیں که وه کیا دوسرا طریقه هی جس سے اُنکے خیالات شایسته و مهذب کیئے جاوینگے آیا هومیاپیتھي قاعده سے یا الوپیتھي قاعده سے یعني اُسي مشرقي لٹریچر سے یا مغربي لٹریچر سے اول سے تو محال هی اور جب دوسرے سے

سے مہذب کیئے جاویں تو پھر مشرقي علوم و لٹریچر کي ترقي محض بے معني لفظ رہ جاتے هیں *

اب هم لٹریچر کا ذکر اس خوف سے چھوڑ دیتے هیں که ایسا نہو که کوئي شخص گلستاں و بوستاں سعدي میں سے قریب ایک نصف یا ایک تہائي کے خارج کرکے اور اُنکي کلیات میں سے تمام هزلیات کو دریا میں بہاکر چند ورق همارے سامنے پیش کردے که یہه مشرقي لٹریچر هی اور علوم مشرقي کا ذکر کرتے هیں اور کہتے هیں که مقدم مشرقي علوم فلسفه منطق علم هیئت علم کیمیا علم معدنیات علم نباتات علم حیوانات علم جرثقیل علم حساب و جبر مقابله علم تاریخ هیں اور بهي وه علوم هیں جن سے انسان کے خیالات کو اُسکي معلومات کو اُسکي عقل کو ترقي هوتي هی — فلسفه و منطق نے یورپ میں ایسي ترقي کي هی اور ایسے پهل پهول و پتے شاخیں نکالي هیں که کیا هم صرف قدیم مشرقي فلسفه و منطق کو پڑه کر اپنے تئیں مفید بتا سکتے هیں ؟ جو لوگ مشرقي علوم کي ترقي کو پکارتے هیں اور خود پنجاب یونیورسٹي کالج کے ممبران سنت جو یوروپین اور عالم هیں کیا وه یقین کرتے هیں که مشرقي علم هیئت مشرقي علم طب کے اصول صحیح هیں اگر وه اُنکو صحیح نهیں سمجهتے اور یقیناً صحیح نهیں سمجهتے تو کیوں ایسي راه همکو چلانا چاهتے هیں جو درحقیقت بقول لارڈ میکالي کے صرف دهوکه هی - کیاهماري ترقي کے لیئے وه علم کیمیا جو مشرق میں تها اور جسکو هندوستان میں رسان کہتے تھے کافي هی علم نباتات میں علم حیوانات میں هم کیا پڑهیں کیا عجائب المخلوقات پڑهني هماري ترقي کے لیئے کافي هی علوم مشرقي کي کتابوں میں علم جرثقیل میں ایک مختصر رساله اصول پنجگانه کے سوا همنے نهیں دیکها کیا همارے لیئے علم حرکت و سکون پڑهنا اور اُسکي ترقیات کو جو اس زمانه میں عجیب حد تک پهونچ گئے هیں سیکهنا محض بے فائده هی کیا حساب و جبر مقابله جو خلاصةالحساب میں هی وهي کافي هی اور همکو بنیئے سے اپنے کهانے کي روٹي دال کا حساب کرلینے کو پٹواري سے حساب سمجهه لینے کو بس هی اور کیا همکو کرنا هی ' همارے علوم مشرقي کي ترقي هي همکو نهایت مفید هی - علم تاریخ تو جیسا صحیح همارے هندوستان میں هی تمام دنیا اُس کي مقر هی اُسي علم تاریخ کي ترقي هماري رفاه و فلاح کو بس هی *

هم صاف صاف کہنا چاهتے هیں که همکو علوم مشرقي کي ترقي کے پهندے میں پهسانا هندوستانیوں کے ساتهه نیکي کرنا نهیں هی بلکه دهوکه میں ڈالنا هی هم لارڈ میکالي کو دعا دیتے هیں که خدا اُس کو بهشت نصیب کرے که اُس نے اس دهوکه کي ٹٹي کو اُٹها دیا تها کیا وه ٹٹي هماري آنکهوں کے سامنے پهر لگائي جاتي هی *

اڈریس کے ساتهه بڑے بڑے هندوستاني سرداروں کا هونا اور بهت بڑي فیاضي سے بڑے

بڑے چندوں کا دیدینا مثل ایسي هي فیاضي کے هی جو همیشه وہ اصلي مقصد سے ناواقف رہ کر دیگر اسباب سے کیا کرتے هیں اُنکي شان و شوکت ایسے امر کي جو فی‌الحقیقت کچھہ وقعت نہیں رکھتا وقعت نہیں بڑھا سکتي چند ناعاقبت اندیش هندوستاني شاید ان باتوں سے خوش هوتے هونگے اور گورنمنٹ کا احسان مانتے هونگے مگر دور اندیش آدمي ان تمام باتوں سے نہایت رنجیدہ هوتے هیں اور نہایت افسوس و مایوسي سے گورنمنٹ کي اور اُن یورپین اعلی درجہ کے حکام کي کارروائي کو جو اس میں شریک هیں دیکھتے هیں ●

هم نہایت سچائي سے اور گورنمنٹ کي دلي خیر خواهي سے بتانا چاهتے هیں کہ سمجھدار اور دور اندیش هندوستاني اُن تمام کارروائیوں سے گورنمنٹ کي نسبت کیا خیال رکھتے هیں نہایت بد خیال اُنکے دل میں پیدا هوتا هی چند سال گذرے کہ اُن کو یقین کامل تھا کہ گورنمنٹ کو درحقیقت همکو واقعي تعلیم دینامنظور نہیں هی اور وہ همکو اُسیقدر تعلیم دینا چاهتي هی جسقدر کی اُس کو ضرورت هی همکو وہ ایسا مرکب بنانا چاهتي هی کہ اسباب لاد کر ایک جگہہ سے دوسري جگہہ پہونچا دے اُس کو انتظام ملک اور انتظام دفتر کے لیئے چند ایسي پتلیوں کي درکار هی جو انگریزي لکھہ سکتي هوں مگر سمجھہ نہ سکتي هوں جیسیکہ مینچسٹر میں سوت کاتنے کے لیئے پتلیوں کي ضرورت هی جو کچھہ کہ وہ هندوستان میں تعلیم کي نسبت کرتے تھے کوئي اُس کا شکر گذار نہ تھا اس لیئے کہ اُسکو خود غرضي پر محمول کیا جاتا تھا نہ رعایا پروري پر ●

کچھہ بہت عرصہ نہیں گذرا کہ هندوستانیوں میں سے یہہ بد خیال دور هوا تھا اور هندوستاني یہہ یقین کرتے تھے کہ گورنمنٹ نے اپني پالسي بدلدي هی اور درحقیقت گورنمنٹ کو اعلی درجہ کي تعلیم دینا اور هندوستانیوں کو اُنھي کے فائدہ کے لیئے تعلیم دینا مقصود هی مگر هندوستاني خوب جانتے هیں کہ تھوڑے دنوں سے بعض مدبران سلطنت کي پالسي بدلي هی اور هندوستانیوں کو اعلی درجہ کي حقیقي تعلیم دینا وہ مناسب نہیں سمجھتي اُنکو اب تک یقین نہیں هی کہ یہہ پالسي درحقیقت مستحکم هوگئي هی اور اُسپر عمل کرنا فی‌الواقع قرار پاچکا هی مگر ایسے واقعات جو پیش آتے جاتے هیں جیسیکہ حضور عالي لارڈ لٹن کے وقت میں انڈین سول سروس کے قواعد قرار پائے اور جیسیکہ جناب ممدوح نے بعض اسپیچوں میں علوم مشرقي کي ترقي کي ترغیب دي یا جیسیکہ یہہ حال میں واقعہ پنجاب یونیورسٹي کالج کو کامل یونیورسٹي بنانے کي درخواست کے وقت پیش آیا دور اندیش هندوستانیوں کو نہایت تردد میں ڈالتا هی اور وہ خوف زدہ هو کر خیال کرتے هیں کہ شاید وہ پالسي مستحکم هوگئي هی اور وهي دهوکہ کي ٹٹي

پھر هماري آنکھوں کے سامنے کھڑي کي جاتي هی جس کو مرحوم همارے محسن لارڈ میکالي نے اپني نہایت سچي تحریروں اور زبر دست هاتھوں سے اُٹھایا تھا همنے کوئي مجلس لایق هندوستانیوں کي ایسي نہیں پائي جو اُس میں ان خیالات کي روز بروز ترقي نہوتي هو — همارا دلي مقصد هی که هم اصلي حال اُن هندوستانیوں کي فیلنگ کا جن کي فیلنگ درحقیقت قدر و غور کے لایق هی گورنمنت سے مخفي نه رکھیں اور اِس میں کوشش کریں که گورنمنٹ ایسي جماعت کي باتوں سے جنکے ظاهري بدن زر و جواهر سے جگمگاتے هیں اور جن کے تمام کام درحقیقت دیگر اسباب پر مبني هیں نه واقعي واقعات پر دھوکه میں نه آوے ●

کیا هندوستان کي ترقي علوم مشرقي کي ترقي سے هوسکتي هی ؟ هرگز نہیں — کیا دور اندیش هندوستاني علوم مشرقي کے ترقي دینے سے گورنمنٹ کے احسانمند هونگے ؟ هرگز نہیں‘ کیا هندوستاني ایسے نادان و بیوقوف هیں جو اپنے انجام کو نہیں سمجھتے ؟ هرگز نہیں‘ سخت سے سخت متعصب مسلمان جو انگریزي زبان اور انگریزي علوم پڑھنے کو کفر و الحاد جانتا هی وہ بھي یقین کرتا هی که هماري ترقي صرف مغربي علوم میں اعلی درجه کي تعلیم پانے میں منحصر هی‘ مگر وہ یھه کهه کر اپنے دل کو تسلي دیتا هی که همکو اپني ترقي سے اپنا مذهب پیارا هی ‘ اس خیال سے اگر وہ اپني ترقي سے دست بردار هو تو گورنمنٹ کي شکایت کا اُسکو موقع نہیں هی ‘ مگر برخلاف اس کے جب که گورنمنٹ ایسي کارروائي کرے جو هندوستانیوں کي اصلي ترقي کي معاون نہیں هی تو پھر صورت معامله کي منقلب هوجاتي هی ●

بذریعه ترجموں کے علوم مغربي کے هندوستان میں پھیلانے کا قصد ایک هنسي کي بات هی‘ بہت مدت هوئي که یھه پالسي ایسٹ انڈیا کمپني کے عهد میں اختیار کي گئي تھي اور اُسي بہادر اور محسن شخص لارڈ میکالي نے اُس کو بھي ویسا هي بے سود اور دھوکا ثابت کردیا جیسیکه اُس زمانه کي دوسري پالسي کو ثابت کیا اور بالاخر اُس دھوکه کي ٹٹي کو اُٹھا دیا گورنمنٹ کا فرض هی که همکو صاف صاف سیدھا و سچا رسته همارے فایدہ کے لیئے همکو بتائے پھر جو کوئي اُس پر نه چلے اُس کو جهنم میں جانے دے هم دیکھتے هیں که یورپ میں روز بروز علم کي ترقي هوتي جاتي هی تمام نئي تصنیفات اور نئي تحقیقات ایک عظیم‌الشان دریا کي موج کي مانند بھتي چلي آتي هیں کیا پنجاب یونیورسٹي (خدا نخواسته جبکه وہ یونیورسٹي انهي اصول پر هوجاوے جن پر وہ اب یونیورسٹي کالج هی) اُن کے ترجموں کا اور هندوستان میں اُس کي اشاعت کا بندوبست کرسکتي هی اور درحقیقت اُن علوم کي اشاعت کرسکتي هی هم اسبات کے مخالف نہیں هیں که پنجاب میں بھي ایک یونیورسٹي قایم هو جیسیکه کلکته مدراس بمبئي میں

قايم هى مگر جن اصول پر وہ يونيورسٹي قايم هونا چاهتي هى أس كے برخلاف هيں •

جو شخص اپني قومي همدردي سے اور دور انديش عقل سے غور كريگا وہ يقين جانے كا كه هندوستان كي ترقي كيا علمي اور كيا اخلاقي صرف مغربي علوم ميں اعلي درجه كي ترقي حاصل كرنے پر منحصر هى ' اگر هم اپني اصلي ترقي چاهتے هيں تو همارا فرض هى كه هم اپني مادري زبان تك كو بهول جاويں تمام مشرقي علوم كو نسيا منسيا كرديں هماري زبان يورپ كي اعلى زبانوں ميں سے انگلش يا فرنچ هو جاوے يورپ هي كے ترقي يافته علوم دن رات همارے دستمال هوں — همارے دماغ يورپين خيالات سے (بجز مذهب كے) لبريز هوں هم اپني قدر اپني عزت كي قدر خود آپ كرني سيكهيں هم گورنمنت انگريزي كے هميشه خير خواہ رهيں اور أسكو اپنا محسن و مربي سمجهيں مگر غلامي و حيواني كي حالت جو همارے پر طاري هى أس سے هم نكليں ايك فياض اور نيك دل گورنمنت كا جو كسي قوم پر أسكي بهلائي كے ليئے بلكه انساني بهلائي كے ليئے حكومت كرتي هى يهي منشاء هونا چاهيئے' يهه سچ هى كه اكسفورڈ يونيورسٹي زبان هاے قديم كي ترقي ميں نامور هى مگر زبان دوسري چيز هى اور علوم دوسري چيز هيں بلاشبهه هم اسبات كو كه پنجاب يونيورسٹي كالج قديم مشرقي زبانوں كو ترقي دے پسند كرتے هيں كيونكه قديم لينگوج ماڈرن لينگوج كي زيور هيں مگر هم علوم مشرقي كي ترقي كے معني نهيں سمجهتے نه علوم مغربي كا ديسي زبانوں كے ذريعه سے اعلى درجه كي تعليم تك شايع هونا ممكن جانتے هيں جو اصلي مقاصد پنجاب يونيورسٹي كالج كے هيں اور اس ليئے أس كو كوئي ذريعه اپني ترقي كا بجز ايك دهوكه كے قرار نهيں دے سكتے •

كسي قوم كي ترقي خطوط متوازي كي مانند نهيں هوتي كه سب كے سب ايك مقام سے دوسرے مقام تك چلے آويں هميشه أس كي ترقي مثلث كي شكل پر هوتي هى جس كا ايك كونه آگے بڑها هوا هوتا هى اور أس كي پچهلي سطح أسي مناسبت سے آگے بڑهتي جاتي هى — تعليم كي يهه خاصيت هى كه وہ انسان كو روشني ميں لاتي هى اور أس كو اپني اور غير قوم كي تمام برائياں بهلائياں سوشيل و مارل كي دكهاتي هى اور پهر وہ أن كو ديكهكر بلا لحاظ اس بات كے كه وہ كس قوم كي هيں كسيكے اختيار كرنے ميں اور كسيكے ترك كرنيميں مجبور هوتا هى اور ايسي قوم ميں جو سكون كي حالت ميں تهي ابتدا ميں بوقلموں فرقے پيدا كرتا هى اور مثلث كي مانند ايك كونه آگے بڑهتا هى اور أس كے بعد أس كي مناسبت سے قوم آگے بڑهتي جاتي هى — همارے ليئے يهه خيال كرنا كه هم ميں فرقه هاے بوقلموں پيدا نهوں اس خيال كے مساوي هى كه همارے دل علوم كي روشني سے منور نهوں همكو اگر هم اپني ترقي چاهتے هيں لازم هى كه هم اپني سوشيل و مارل حالت پر غور كريں أس كو اعلى درجه كي حقيقي كامليت پر پهونچاويں اور علوم كے جو نتائج

هیں اُس سے فائدہ اُٹھاویں اور بوقلموں فرقوں کے پیدا ہونے کا جو ترقي کا لازمہ هی کچھہ پرواہ نہ کریں اور یقین جانیں کہ جب هم میں کامل ترقي هوگي وہ سب رفتہ رفتہ ایک لیول پر آجاوینگے گورنمنٹ کا هم یہہ فرض سمجھتے هیں کہ ایسي ترقي میں هماري معین و مددگار هو اور اگر یہہ منشا هو کہ هم اُسي لیول پر رهیں جسپر اب هیں اور سوشیل و مارل حالت میں کچھہ ترقي نکریں تو همکو کسي قسم کي تعلیم دینا محض بے سود هی ابهي تو هم سوشیل و مارل کي عمدہ حالت سے ناواقف هیں اور اس لیئے بہت سے هم میں ایسے موجود هیں جو اُس کے نہونے سے کچھہ رنجیدہ نہیں هیں همکو تعلیم دیکر اور اُن کي خوبیوں سے واقف کرکے اُن کے حاصل کرنے سے روکنا همکو بہت زیادہ رنج دینے والا هوگا —— هم نہایت افسوس سے علانیہ کہنا چاهتے هیں کہ هندوستانیوں کا جو کونا ترقي کرنے کي خواهش سے آگے بڑھا هی اُس کو یہہ رنج لاحق هوتے هیں بہت سے تعلیم یافتہ اور دانشمند هندوستاني اس بات کا یقین کرتے هیں کہ همارے حکام همارے سوشیل و پولیٹکل و مارل حالت کي ترقي هونا پسند نہیں کرتے اور هر وسیلہ سے اُس کو دبانا اور پیچھے هٹانا چاهتے هیں یہہ خیالات اُن لوگوں کے هیں جن کے خیالات وقعت کے قابل هیں اور گورنمنٹ کو اُنپر غور کرنا اور اُن کو دور کرنا نہایت ضرور هی - هز اکسلنسي مارکوئیس آف رپن نے اپني اسپیچ میں اس امر کو کہ مابین ساکنان ملک یورپ اور ساکنان اس ملک کے وہ اتحاد دوستانہ نہیں هی جو پہلے تھا قابل غور کے قرار دیا هی بلاشبہہ همکو اس پر شکر گذار هونا چاهیئے بیشک یہہ امر نہایت قابل غور هی مگر یہہ اُسوقت رفع هوسکتا هی کہ جو شخص هم میں سے اپني سوشیل و پولیٹکل و مارل حالت میں ترقي کرنا چاهے ساکنان ملک یورپ اُس کا هاتھہ تھام کر اُس کو اُس ترقي میں مدد دیں مگر جبکہ همارا اُسي لیول میں رکھنا مد نظر هو جس میں اب هم هیں تو اُس اتحاد دوستانہ کي توقع کرنا ایسي توقع هی کہ بغیر تخم ریزي کے هم فصل درو کرنے کي توقع رکھیں *

ورنیکلر یعني هماري زبان

یہہ خیال بہت پرانا هی کہ اگر هماري تعلیم هماري زبان میں هو تو همارے لیئے اور ملک کي ترقي کے لیئے زیادہ تر مفید هی لارڈ مکالي سے پہلے ایسٹ انڈیا کمپني نے اسپر بہت کچھہ عمل کیا تھا کلکتہ میں ایک سوسائیٹي کتابوں کے ترجموں کے لیئے قایم کي تھي اور بہت سي کتابیں ترجمہ بھي کي تھیں جنکا اب کہیں نشان بھي نہیں ملتا پھر دهلي کالج میں اسپر همت مصروف هوئي اور زر کثیر ترجموں پر اور اُنکے چھاپنے پر خرچ هوا اب وہ کتابیں جہاں دستیاب هوتي هیں ردي کي قیمت سے بھي کم قیمت هیں — پھر

بانیان سین تیفک سوسئیتي علیگڈه نے اس مسئله کو نهایت اهم سمجها اور وه سوسئیتي اس مقصد سے قایم کي که علوم و فنون کي کتابیں اپني زبان میں ترجمه هوکر شایع هوں مگر وه بهي کامیاب نهوئي — پنجاب یونیورسٹي کالج کا جو منشاء هی وه کوئي نئي بات نهیں هی بلکه بهت پراني بات هی جسکو مدت هوئي که اختیار کیا گیا تها اور تجربه کے بعد بے سود سمجهه کر چهوڑ دیا گیا تها — اس وقت جو کتابیں ورنیکلر میں صاحبان ڈریکٹرز بنگاله — اضلاع شمال و مغرب — پنجاب — اور یونیورسٹي کالج لاهور نے شایع کي هیں اُن کا رواج صرف گورنمنٹ اسکولوں میں محدود هی جهاں وه حکماً پڑهائي جاتي هیں اور اس کے سوا کچهه بهي اُن کي قدر نهیں هی هر ایک ملک کے کوریٹربک ڈپو کا دفتر اسبات کو بتا سکتا هی که ملک میں اُن کا رواج کسقدر هوا هی غالباً کوئي کتاب بهي اسطرح شایع نهوئي هوگي جس کي نسبت کها جاوے که ملک میں اُس کا رواج هوا هی — اس کا سبب یهه کها جاسکتا هی که ملک تعلیم سے خالي هی اور جب تعلیم یافته اشخاص ملک میں نهیں هیں تو کتابوں کا شیوع ناممکن هی هم دل سے اسبات کو تسلیم کرتے هیں مگر اس واقعه سے یهه نتیجه نکالتے هیں که ورنیکلر میں کتابوں کي موجودگي ملک کو تعلیم یافته بنانے میں کامیاب نهیں هوئي اور مزیدے براں یهه کهتے هیں که مشرقي علوم یا زبانٔ کي ترقي یا اُن میں علمي کتابوں کا ترجمه همکو تعلیم یافته (بشرطیکه تعلیم سے بوزینه کیسي تعلیم مراد نه لي جاوے) نهیں بنا سکتا — نهایت زور اور یهه دلیل پیش کي جاتي هی که تمام دنیا میں کوئي ملک ایسا نهیں هی جس نے اپني دیسي زبانوں اور دیسي علوم میں ترقي کیئے بغیر عزت اور دولت ' حشمت و حکومت حاصل کي هو — یهه دلیل اور اس قسم کي بهت سي دلیلوں کو هم دیکهتے هیں که سین تیفک سوسئیتي کے اخبار اور اُس کي روائدادوں اور مباحثوں میں کي گئي هیں — دیسي علوم کے معني تو هم نهیں جانتے مگر اِس بات کو تسلیم کرتے هیں اور بارها تسلیم کرچکے هیں که جن ملکوں نے اس زمانه میں اعلی درجه کي ترقي کي هی اُس کا بڑا سبب یهي هی که اُنهوں نے تمام علوم و فنون کو اپني زبان میں کرلیا هی - مگر جن ملکوں نے ایسا کیا هی اُنمیں اور هندوستان میں بهت بڑا فرق هی - اُن ملکوں میں ایک هي قوم اور ایک هي زبان حکومت کرتي هی مگر هندوستان میں نه هندوستاني حکومت کرتے هیں نه یهاں کي زبان حکم راں هی پهر اُن ملکوں پر هندوستان کا قیاس ایک بهت بڑي غلطي هی - دنیا میں کوئي ایک مثال بهي ایسي نهیں پائي جاتي که جهاں حاکم و محکوم مختلف قوم مختلف زبان مختلف خیالات کے هوں اور اُنهوں نے اپني دیسي زبان اور دیسي علوم (جو کچهه که اسکے معني هوں) اور اپني پراني شایستگي کو ترقي دینے سے عزت و دولت و حشمت و حکومت حاصل کي هو - انگلینڈ و اسکاٹلینڈ کي درحقیقت مختلف زبانیں هیں اور

اسکاچ زبان اب بهي اسکاٹلينڈ ميں بولي جاتي هى مگر همنے کبهي نهيں سنا که کسي اسکاچ مين کو يهه خيال پيدا هوا هو که وه اپني ديسي زبان اور ديسي علوم کو (جو کچهه که اُسکے معني هوں) ترقي ديکر عزت و دولت و حشمت و حکومت حاصل کريگا - ايرلينڈ کے باشندے اگر يهي خيال رکهتے تو اُن ميں ايک شخص بهي ايسا لايق و نامي پيدا نهوتا جيسے که هوئے — خود همارا هندوستان هي اسکي نظير کے لئے کافي هى جب غير قوم يعني مسلمانوں نے هندوستان کو فتح کيا تو يهاں کے باشندوں ميں سے وهي لوگ برسر عرصه اور حکومت ميں شريک هوئے جنهوں نے اُنکے علوم اُنکي زبان اُن کے سے خيالات اُنکا سا تمدن اُنکا سا لب و لهجه اُنکي سي روش اختيار کي هندوستان ميں اس خيال کا پيدا کرنا که هم مشرقي علوم اور ديسي زبان اور ديسي علوم کو (جن کو هم نهيں جانتے) ترقي ديکر عزت و دولت و حشمت و حکومت حاصل کرينگے بعينه ايسا هي هى جيسے کوئي امريکا کے اصل باشندوں کو خيال دلائے که تم اپني ديسي زبان اور ديسي علوم ميں (جو کچهه که هوں) ترقي کرکے اپني حکمراں قوم ميں عزت و دولت و حشمت و حکومت حاصل کرو گے *

قومي ترقي اور حکومت دونوں ماجائي بهنيں هيں جب کسي قوم ميں حکومت نرهے تو اُسکي ترقي صرف اسبات پر منحصر هى که وه اپني فتحمند قوم کي علوم و زبان حاصل کرنے سے اپنے فتحمندوں کے ساتهه ملکي حکومت ميں حصه لے علوم کي اُن شاخوں ميں اعلى درجه کي لياقت پيدا کرے جن ميں اُن فتحمندوں نے کامليت حاصل کي هى سوشيل عادات اور علمي و عملي و ملکي خيالات اس قسم کے پيدا کرے جو فاتح و مفتوح ميں کسي درجه تک مناسبت پيدا کريں جب تک فاتح و مفتوح ميں اس قسم کي مناسبت پيدا نهو اُس وقت تک باهمي دوستي کا برتاؤ محالات سے هى — اسي مناسبت کے نهونے سے آج تک هندوستان ميں فاتح و مفتوح کے باهم دوستانه برتاؤ نهيں هى خوشامد کي باتيں جو چاهے کهه لے اور پوليٹکل طريقه ميں جو کچهه بيان کرنا هو کيا جاوے مگر هندوستانيوں کا حال اپني فتحمند قوم کے ساتهه غلامي کي حالت سے کچهه زياده نهيں هى — هم اسکا الزام اپني فتحمند قوم کے ذمه نهيں دهرتے بلکه خود اپني قوم کے ذمه ڈالتے هيں که اُس نے خود اپنے تئيں اس لايق نهيں بنايا که هماري فتحمند قوم هم سے دوستانه برتاؤ کرسکے — پهر علوم مشرقي کي ترقي اور چهوٹي موٹي ترجمه کي هوئي کتابيں همکو کيا نتيجه دينگي اور همکو کونسي عزت و دولت و حشمت و حکومت بخشينگي يونيورسٹي کالج لاهور نے اب تک همکو کس نتيجه پر پهونچايا هى جو آينده پوري يونيورسٹي هوکر اور مرده علوم مشرقي کو زنده کرکر اور هماري پراني شايستگي کو پهر پيدا کر کر همکو پهونچاويگي — کچهه شبهه نهيں که يونيورسٹي کالج اب بهي هماري ترقيوں کا سد راه

هی اور جب وه یونیورسٹي هوجاویگا اور ضرور هوجاویگا تو ملک کے لیئے قوم کے لیئه ملکي ترقي کے لیئے قومي ترقي کے لیئے آفت عظیم هوگا – هم پر احسان رکهکر همکو دهوکه میں ڈالا جاتا هی که هم تمهارے مشرقي علوم و تمهاري مشرقي زبان کي ترقي دیتے هیں مگر هم پوچهتے هیں که کیوں اور کس مطلب سے ؟ اسکا جواب کسي پیرایه میں کیسے هي میٹهے لفظوں میں دیا جاوے اُسکا نتیجه یهي هی که غلامي کي حالت میں رکهنے کے لیئے *

گورنمنٹ نے همارے لیئے سول سروس میں داخل هونے کا رسته گو اُس میں کیسي هي مشکلات پڑگئي هوں ابهي تک کهلا رکها هی بارسٹري کي سند ڈاکٹري کا ڈپلومه انجنیري کا سارٹیفکٹ حاصل کرنے کے لیئے کوئي امر همکو مزاحم نهیں هی هندوستان میں انڈین سول سروس کے عهدے کو جس میں هماري بدبختي سے ابهي تک چنداں قابلیت کي ضرورت نهیں سمجهي گئي هی جانے دو مگر هائي کورٹ کي ججي حاصل کرنے سے هماري اُمیدیں ابهي منقطع نهیں هوئي هیں هندوستانیوں کا کونسل قانوني میں داخل هونا ابهي تک بند نهیں هوا هی همکو سمجهنا چاهیئے که ان حقوق کے واجبي طور سے حاصل کرنے کو همکو کیا کرنا هی کیا مشرقي مردہ علوم کو زندہ کرنے والي یونیورسٹي ؟ کیا هماري پراني شایستگي کو پهر همارے لیئے مهیا کرنے والي تجویز — معمولي عهدے بهي جیسے وکالت و منصفي و سب ججي هی بغیر انگریزي علوم انگریزي زبان کي کافي لیاقت کے همکو میسر نهیں آسکتے پهر کیا مردہ علوم مشرقي کے زندہ هونے اور هماري مشرقي زبانوں کي ترقي سے همکو کچهه نتیجه مل سکتا هی یونیورسٹي کالج لاهور جو پوري یونیورسٹي هونے والا هی بجز اس کے که همکو سیدهي راہ چلنے سے روکے همکو همارے حقوق سے محروم رکهے همکو اس لایق نهونے دے که هم اپنے حقوق کا دعوی کرسکیں همارے حق میں اور کیا کرسکتا هی *

همکو ایسا لایق هونا چاهیئے که هم دور دراز اور مختلف ملکوں کے سفر کرنے کے قابل هوں هم بساطي کي سي دوکانداري سے نکلیں هم اپني اور اپنے ملک کي تجارت کو ترقي دیں هماري تجارت کے محمدن اینڈ هندو کمپني کے نام سے کوٹهیاں لندن میں ایڈنبرا میں ڈبلن میں بروزلز میں سینٹ پیٹرسبرگ میں برلن میں وائینا میں قسطنطنیه میں پیکن میں واشنگٹن میں اور دنیا کے تمام حصوں میں قایم هوں هم بحري و بري سفر کو اسي طرح خوشي سے کریں جیسے که اَوْر قومیں کرتي هیں جس سے همکو عزت دولت حشمت اور حکومت میں شرکت حاصل هو پهر کیا همارے مردہ مشرقي علوم کا زندہ هونا اور مشرقي زبانوں کا ترقي دینا هماري پراني شایستگي کو پهر قایم کرنا همکو اس قابل بنائیگا هرگز نهیں پس همکو علوم مشرقي کے زندہ کرنے اور مشرقي زبانوں کے ترقي دینے کے جال میں پهنسانا صاف

ایسي تدبیریں کرنا هی که جہاں تک هوسکے همکو هماري ترقیات حاصل کرنے سے روکا جاوے - جو لوگ که دوراندیش هیں وه کبھي ایسي پالسي کو پسند نه کرینگے اور اُس میں هندوستان کي فلاح نه تصور کرینگے بلکه اپنے حق میں هندوستان کے حق میں گورنمنٹ کے حق میں شدید مضر سمجھینگے *

همکو سر الکذنڈر اربتھه نات کلکته یونیورسٹي کے ویس چینسلر کي گفتگو بھولی نہیں هی جب که اُنہوں نے کہا تھا که " وه تجویزیں جن سے یونیورسٹي کے سند یافته لوگوں کو اس قدر فائده پہونچا بغیر ایک بڑے مباحثه اور اختلاف راے کے انجام کو نہیں پہونچیں اس سوال کے هر پہلو پر سخت تکرار و بحث واقع هوئي اس مضمون پر اولاً بحث اُن دو فریقوں میں واقع هوئي جن کو بطور اختصار کے اوریئینٹلسٹ اور یورپین کہتا هوں اوریئینٹلسٹ سے مراد وه لوگ هیں جو یهه چاهتے تھے که تعلیمي سرمایه صرف مشرقي زبانوں اور قدیمي فنون کي تعلیم میں صرف کیا جاے اور یورپین سے وه لوگ مراد هیں جو یهه کہتے تھے که یورپین لٹریچر اور علوم جدیده بالتخصیص انگریزي زبان کي وساطت سے سکھائے جائیں " پس حامیان لاهور یونیورسٹي بجز اس کے که اُس متروک طریقه کو جو درحقیقیت همارے لیئے مضر هی پھر زنده کرنا چاهتے هیں اور کیا منشاء رکھتے هیں *

کیا اُس نیک دل اور هندوستان کے دوست الکذنڈر اربتھه نات کے اس فقره کو هم بھول جاوینگے که " مگر اُس اعلی تعلیم کے باره میں جن کي ترقي کي نظر سے هماري یونیورسٹیاں قایم هوئي هیں همکو یهه نہیں خیال کرنا چاهیئے وه تضیه اور مباحثه بالکل ختم هوگیا هی اب اُس مخالفت نے دوسري شکل اختیار کي هی اور اب یهه اکثر بیان کیا جاتا هی که وه اعلی تعلیم جو همارے کالجوں اور اسکولوں میں دي جاتي هی پولیٹکل ناراضي پھیلانے کي باعث هوتي هی " سر الکذنڈر نے کہا که " اگر میري بھي یهه راے هوتي تو میں اس عهده پر نهوتا جس سے مجھکو یونیورسٹي نے افتخار بخشا هی " اُنہوں نے کہا که " جسقدر زیاده مکمل تعلیم هندوستانیوں کو دي جاویگي اُسیقدر وه زیاده گورنمنٹ انگریزي کي قدر کرنے کے لایق هونگے " پس پنجاب یونیورسٹي اگر وه قایم هوجاوے تو همارے حق میں بجز اُس کے که همارے اعلی درجه کي یورپین تعلیم کو برباد کردے اور اُس پالسي پر عمل کرے جو هماري برباد کرنے والي هی اور کیا کریگي *

هم تسلیم کرتے هیں که یونیورسٹي کي تعلیم نے بعض تعلیم یافته لوگوں کو زیاده دلیر کردیا هی اور اُنہوں نے نہایت سخت اور بعض اوقات نہایت بیجا اور نا واجب اور نا منصفانه نکته چیني گورنمنٹ پر کي هی مگر هم دل سے یقین رکھتے هیں اور گورنمنٹ کو بھي یقین دلانا چاهتے هیں که وهي تعلیم یافته ناراض نکته چین جسقدر گورنمنٹ انگریزي کے قدردان هیں شاید دوسرا کوئي نهوگا پس نکته چیني کے اندیشه سے هماري تعلیم کو برباد کرنا همارے

حق میں کچھہ انصاف نہیں هی — همکو بالغ‌العلوم اور مالک العلوم کے خطاب دینا اور پیر نابالغ کے درجہ پر رکھنا هم کبھی پسند نہیں کرسکتے *

همارے لیئے سیدھا رستہ کھلا هوا هی کہ جہاں تک همسے هوسکے یورپین لٹریچر اور یورپین سیئنز میں اعلی سے اعلی درجہ کی ترقی کریں جہاں تک همکو یونیورسٹی کے سچے خطاب حاصل هو سکتے هیں حاصل کریں اور جب اس سے بھی زیادہ هم میں همت هو اکسفورڈ و کیمبرج کی یونیورسٹیوں میں تعلیم کو جاویں اعلی سے اعلی درجہ کی ڈگریاں حاصل کرنے میں کوشش کریں اپنے تئیں مہذب و تعلیم یافتہ جنٹلمین اُس کے اصلی و حقیقی معنوں میں بناویں اور جو فیض تعلیم و تربیت و تہذیب همنے اُن مہذب ملکوں میں حاصل کیا هو اُس کو اپنے هموطنوں اور هم قوموں میں پھیلاویں — بے شک همکو ایسا کرنے میں بہت مشکلات هیں ادھر همکو اپنی قوم کی جہالت و تعصب سے مقابلہ کرنا هی اور اُدھر اپنی فتحمند قوم کے اُن تنگ دل لوگوں کی مزاحمت کا برداشت کرنا هی جو هماری سوشیل پولیٹکل حالت کی ترقی اپنی طبعی تنگ دلی کے برخلاف سمجھتے هیں هماری انگلش لیف انگلش تمدن جنٹلمین کے سے اخلاق یہاں تک کہ همارے تغیر لباس سے بھی وہ ایسے ناراض هوتے هیں اور چشم خشم آلود سے همکو دیکھتے هیں جیسے کوئی ایک نہایت نیک دل بڑے مجرم کو دیکھتا هو مگر همکو اپنی اور اپنی قوم کی بھلائی پر نظر رکھنی چاهیئے اور جو تکالیف اور مشکلات همکو پیش آویں نہایت تحمل و پختہ مزاجی سے برداشت کرنی چاهیئیں مگر هم اس بات کو مخفی رکھنا نہیں چاهتے کہ گویڈ رفارمر یعنی زمانہ ان باتوں کو ضرور هونے دیگا اور کوئی مزاحمت اور کوئی ناخوشی و خفگی اُس کو روک نہیں سکیگی مگر بے شک یہہ تنگ دلی کے خیالات ناراضی کو ترقی دینے والے اور فاتح و مفتوح میں همدردی و محبت کو توڑنے والے هیں *

راقم
سید احمد

همارى زبان

اور

هماری اعلی درجہ کی تعلیم

همارے دو آرٹیکلوں نے جو اس آرٹیکل سے اوپر چھپے هیں همارے پنجاب کے دوستوں کو گھبرا دیا هی بلکہ کسیقدر رنجیدہ کردیا هی وہ سمجھتے هیں کہ اُن آرٹیکلوں سے همکو بالتخصیص پنجاب یونیورسٹی پر حملہ کرنا مقصود هی اور اپنے حسن ظن سے اُسکی بنیاد حسد پر قایم کی هی — همکو افسوس هی اگر یہہ کمینہ خصلت هم میں هی —

پنجاب یونیورسٹي جس کے اصول سے بلاشبهه هم مختلف الراے هیں اگر وه یونیورسٹي هوجاوے تو ملک کو اور ایسے وسیع ملک کو جس میں تین اور یونیورسٹیاں موجود هیں کوئي معتدبه نقصان نهیں پهونچا سکتي — اگر وه صحیح اصول پر قایم هوتي هی اور اُس سے ملک کو برخلاف هماري راے کے فائده پهونچنے والا هی چشم ما روشن هماري عین خوشي هی که ملک کو فائده پهونچے اور هماري راے غلط ثابت هو اور اگر وه درحقیقت ملک کوفائده پهونچانے والي نهیں هی تو اُسکو هونے دو اُس سے مخالفت کي کچهه ضرورت نهیں هی خود اُس میں ناکامي کا بیج هی اور وه آپ هي آپ نا کام هو جاویگي *

همارا مقصد صرف اپني قوم کو متنبهه کرنا هی که درحقیقت کیا چیز اُسکے لیئے مفید اور اُسکي ترقي کے لیئے بکار آمد هی اور گورنمنت کو اسبات کا جتلانا هی که هماري ترقي کے لیئے اُسکو کیا کرنا هی عام تعلیم هماري بحث سے خارج هی کیونکه هم تسلیم کرتے هیں که عام تعلیم کے لیئے هماري زبان نهایت عمده وسیله هی جو تحصیلي و دیهاتي مکتبوں میں محدود رهني چاهیئے — هم اس بحث کو بهي چهوڑ دیتے هیں که هماري زبان میں علوم و فنون کے ترجمه سے همکو اعلی درجه کي ترقي تعلیم میں هوسکتي هی یا نهیں اگر بالفرض هو بهي سکتي هو تو اُسکا نتیجه کیا هی — بنارس کالج نے سنسکرت زبان کي ترقي پر بهت کچهه توجهه کي مگر وه ایک کو بهي سنسکرت میں اُن پنڈتوں کي برابر نهیں بنا سکا جو دهوتي باندهے کمري پهنے منکنکا اور شیواله گهاٹ کي سیڑهیوں پر بیٹهه کر اپني مقدس زبان سنسکرت کو تحصیل کرتے هیں — اُسکي تحصیل سے ملک کو بجز اس کے که بنارس میں دس پانچ منگتا پنڈت اور زیاده هوگئے کیا نتیجه حاصل هوا — یونیورسٹي کالج لاهور نے بلخ و بدخشاں کے طالب علموں کو جو کچهه تعلیم دي‌هودي‌هو همکو اُسکا حال معلوم نهیں‌مگر آج تک اُس نے ایک کو بهي عربي یا فارسي میں اُن لوگوں کي برابر نهیں بنایا جنهوں نے مسجد کے چبوتروں اور خانقاه کے تنگ و تاریک حجروں میں بهٹکر اور درود فاتحه کي روٹي پر گذران کرکر عربي و فارسي کو تحصیل کیا اور اعلی درجه تبحر اُس میں پیدا کیا مگر اُس کا نتیجه بجز اس کے که مردوں کي روٹیاں کهانے والے اور زیاده هوگئے ملک کو کیا فائده پهونچا — اگر پنجاب یونیورسٹي قایم هوجاوے اور همکو علوم مشرقي میں ویسي هي تعلیم دے (گو ویسي تعلیم بهي ممکن نهیں) تو بجز اس کے که چند بهکاري اور چند فاتحه کي روٹي کهانے والے ملک میں زیاده هوجاویں اور کیا نتیجه حاصل هوسکتا هی — همکو صاف صاف بتاؤ که لاهور یونیورسٹي کالج نے جن لوگوں کو انٹرنس میں پاس هونیکي سندیں عطا کي هیں پروفشینسي اور هائي پروفشینسي کے خطاب مرحمت فرمائے هیں وه کس مرض کي

دوا هيں اور اُنسے ملک کو قوم کو اُس کي دولت کو اُس کي حکومت کو اُس کي تجارت کو اُس کے اخلاق کو اُس کي روشن ضميري کو اُس کے وسعت خيالات کو کيا فائدہ پهونچا هی يا آيندہ پهونچ سکتا هی — هاں اگر يهہ کہا جاوے کہ اُس تعليم سے مقصد هي يهہ هی کہ ايسے نهونے پاويں تو سب کچهہ تسليم کيا جا سکتا هی *

همکو طعنہ ديا جاتا هی کہ خود همنے اسي اصول پر سين‌ٹيفک سوسئيٹي قايم کي تهي اور بہت کچهہ مباحثہ اور تکرار گورنمنٹ سے کي تهي اور اب هم اُس کے برخلاف هيں هاں يهہ بات سچ هی اور جسقدر مباحثہ همنے کيا جو هماري سوسئيٹي کے دفتر ميں موجود هی اور بہت سے کاغذوں ميں چهپ چکا هی ابهي اُسقدر مباحثہ و استدلال پنجاب يونيورسٹي کے طرفداروں نے نهيں کيا مگر اُس زمانہ ميں اور حال کے زمانہ ميں زمين آسمان کا فرق هی سين ٹيفک سوسئيٹي کي بنا کو پڑے اٹهارہ اُنيس برس کے قريب زمانہ گذرا وہ زمانہ وہ تها کہ اُس سے تهوڑے عرصہ پيشتر هماري ملکہ معظمہ قيصر هند نے سلطنت هند کا اختيار اپنے هاتهہ ميں ليا تها اور اهل هند کو مطلق معلوم نہ تها کہ کس سے همارا تعلق چهوٹا اور کس سے همارا تعلق هوا اور اس تبديلي نے جو بظاهر صرف نام کي تبديلي تهي اهل هند کو کن کن حقوق کا مستحق کيا اور اُن حقوق کے حاصل کرنے کو اُنهيں اپنے تئيں کس درجہ‌تک لايق بنانا ضرور هی وہ زمانہ وہ تها کہ اُس ميں انگريزي علوم کي حاجت نہ تهي يا يوں کہو کہ قدر نہ تهي — تمام عدالتوں ميں ديسي زبان مروج تهي اعلی سے اعلی عهدوں کے لئے ادنی درجہ کي مشرقي تعليم کافي تهي هندوستانيوں کو خيال بهي نہ تها کہ هم کوئي ايسا عهدہ بهي پاسکتے هيں جو هماري فتحمند قوم کے نوجوانوں يا تجربہ کار حکام کو مل سکتے هيں — اُس زمانہ ميں ريل و تار برقي کو کروڑوں هندوستانيوں نے ديکها بهي نہ تها، اور جو خيالات تجارت و ترقي کے اب پيدا هوتے هيں وہ اُس زمانہ ميں کسيکے خيال ميں بهي نہ تهے سمندر کے سفر سے بجز اُن حاجيوں کے جو نهايت ابتر و خراب حالت سے سفر کرتے تهے اور جس ميں ڈوبنا بہ نسبت سلامت پهونچنے کے زيادہ يقين کے قابل تها کوئي جانتا بهي نہ تها اُس زمانہ کے مناسب حال بلاشبهہ ايک شخص کو جو سچے دل سے اپني قوم و ملک کي ترقي کا خواهاں هو اس خيال کا پيدا هونا کہ هم ديسي زبان کے ذريعہ سے اپنے ملک و قوم کو ترقي ديں نهايت واجب اور سچا خيال هوسکتا هی مگر رفتہ رفتہ تمام حجاب رفع هوتے گئے اور خود زمانہ نے بتا ديا کہ کدهر جاتے هو اور ٹهيک رستہ کدهر هی *

زمانہ ميں کچهہ خفيف تبدل نهيں آيا بلکہ ايسا تبدل آيا جو آنکهہ سے دکهائي ديتا هی تربيت يافتہ لوگوں نے هي نهيں بلکہ عام لوگوں نے بهي اُس کو بخوبي ديکها هی — هم مثلاً اپنے ملک کي بڑي عدالت کا ذکر کرتے هيں جبکہ صدر عدالت هائي کورٹ نهيں

ھوتي تھي مشرقي علوم اور مشرقي زبان کے نہایت ذي علم و لایق شخص وکالت کرتے تھے اور ایسے کامیاب تھے کہ زمانہ اُن پر رشک کرتا تھا وہ نام کے مولوي عالم اور مولوي فاضل نہ تھے بلکہ حقیقتاً مشرقي علوم مشرقي زبان کے ایسے عالم تھے کہ پنجاب یونیورسٹي کالیج کو اُن سے آدھا بھي پیدا کرنا نہایت مشکل ھی دفعتاً سنہ ۱۸۶۶ ع میں صدر عدالت ھائي کورٹ ھوگئي اور یورپین علوم اور یورپین زبان نے اپنا راج کیا وہ بارآور درخت علوم مشرقي اور مشرقي زبان کے جنکي پھنگ آسمان تک پہونچي تھي اس طرح کملاکر زمین پر گرپڑے جیسے کوئي نیا نازک پودا پالے کے صدمہ سے جھلس جاوے — اب ھائي کورٹ میں جاکر علماء علوم مشرقي کا حال دیکھو کہ اُن پر مکھیاں بھنکتي ھیں نہ وہ اپني ذات کا کچھہ فائدہ کرسکتے ھیں نہ ملک کا نہ قوم کا *

تمام عھدوں میں سے مشرقي علوم و مشرقي زبان خارج ھوگئي ھی دیواني عھدوں میں جنکي بنیاد وکالت کے امتحان پر قایم ھوتي ھی مشرقي علوم و مشرقي زبان کي قدر و پرسش نہیں رھي ھی ھمنے سنا ھی کہ ھائي کورٹ کي وکالت کے اُمیدواروں کي فہرست میں ایک بھي مسلمان نہیں ھی نہ کوئي پنجاب یونیورسٹي کالیج کا خطاب پایا ھوا ھمنے سنا ھی مگر ھمکو صحیح معلوم نہیں کہ ایک لایق تحصیلدار عالم علوم مشرقي کو اُمیدواران ڈپٹي کلکٹري کي فہرست میں اس لیئے جگھہ نہیں مل سکي کہ وہ انگریزي نہیں جانتا — ھم گورنمنٹ کي اس تجویز کو کہ تمام اعلی عھدے بجز لایق انگریزي دانوں کے کسیکو نہ دیئے جاویں نہایت پسند کرتے ھیں اور جہاں تک کہ اسمیں سختي ھوتي جاوے ملک کا اور قوم کا اور گورنمنٹ کا سب کا فائدہ سمجھتے ھیں اور یقین کرتے ھیں کہ ملک کي ترقي کے لیئے اس سے بہتر کوئي تدبیر نہیں ھی انڈین سول سروس کے قاعدہ سے زیادہ تر ناراضي ھمکو اس لیئے ھی کہ اُس میں اعلی درجہ کي تعلیم کي کوئي شرط نہیں ھی *

ھمارے ملک میں اور پنجاب میں اسوقت ایسے عھدہدار بھي موجود ھیں جو علوم مشرقي و زبان مشرقي میں نہایت اعلی رتبہ رکھتے ھیں اور اُنھي کے مقابل یورپین اور ھندوستاني وہ حکام بھي ھیں جو علوم مغربي و زبان مغربي میں پوري دستگاہ رکھتے ھیں ایک کے سامنے قانون کا ترجمہ جو نہایت محنت اور قابلیت سے کیا گیا ھی موجود ھوتا ھی اور دوسرے کے سامنے اصل انگریزي پھر جو شخص واقف ھیں اُن دونوں کي لیاقت اور قابلیت کا اُس کام میں جو اُن دونوں کے ھاتھہ میں یکساں ھی تفرقہ کرسکتے ھیں *

زمانہ نے سرکاري ملازمت ھي کي حالت کو نہیں بدلا ھی بلکہ تمام حالات مبدل ھوگئے ھیں جس طرح علوم مشرقي اور زبان مشرقي عھدجات سرکاري میں بیکار ھوگئي ھی اِسیطرح تجارت صنعت حرفت میں بیکار ھی ھم روزمرہ کے کاموں میں بھي انگریزي کے محتاج ھیں ادنی درجہ کے لوگوں کو ادنی درجہ کي انگریزي کي اعلی درجہ کے لوگوں

کو اعلی درجه کي انگريزي کي محتاجي هی يهاں تک که ايک کنجڑے ترکاري فروش کو يا ايک چمار جوتي واليکو بهي اسقدر انگريزي جاننا ضرور هی که وه يهه کهه سکے که " خوشي هو ٹيک خوشي نهو نو ٹيک " اعلی درجه کے علوم و زبان مغربي کي تعليم کي ضرورت همکو تجارت و روز مره هي کے کاموں ميں نهيں هی بلکه اُسکو هماري سوشيل اور پوليٹکل حالت سے بهت بڑا تعلق هی ' جسکو سمجهه هی وه اسبات کو سمجهتا هی اور جسکو آنکهيں هيں وه اسبات کو ديکهتا هی اور جسکو غيرت هی وه اس بات کا خيال کرتا هی اور جو حقيقتاً اپنے ملک اور اپني قوم کي بهلائي و ترقي کا خواهاں هی وه ان سب باتوں پر نهايت دور انديشي سے نظر کرتا هی *

جبکه ان اُنيس بيس برس کے عرصه ميں زمانه نے ايسا تغير و تبدل پايا هی اور وه تمام حالات جو اُسوقت موجود تهے جبکه همنے سين ٹيفک سوسئيٹي قايم کي تهي اور جسکے دلايل و براهين و مباحثوں کي خوشه چيني اب پنجاب يونيورسٹي کے طرفدار کرتے هيں اور هم پر حسد کا الزام لگاتے هيں بالکل بدل گئے هيں تو ايک شخص کا جو درحقيقت اپنے ملک اپني قوم کي بهلائي و ترقي چاهتا هی يهه کام نهيں هی بلکه اُس کے اختيار ميں نهيں هی که جو زمانه بيس برس آگے بڑه گيا هی اُس کو کهينچ کر بيس برس پيچهے هٹا لاوے اور جو روشني زمانه نے دکهائي هی اُس کو تني کي اوجهل کرکر اُس پر کالے کپڑے کي چادر ڈال دے - يهي انجمن پنجاب اور انجمن پنجاب کا اخبار هی جس نے اس راے کو مشتهر کيا تها که هندوستانيوں کا انگلستان ميں تعليم کو جانے دينا خلاف مصلحت هی کيا کچهه رنج و افسوس نهيں هی جو ملک و قوم کي ترقي چاهنے والوں نے اس راے پر نهيں کيا — هم لارڈ لارنس مرحوم کو روتے هيں که اُن کي تجويز اسکالرشپ ديکر هندوستانيوں کو ولايت بهيجنے کي برباد هوگئي جس نے بے انتها ملک کو اور گورنمنٹ کو نقصان پهونچايا اور همارے دوست ملک کي ترقي کا دعوی کرنے والے هندوستانيوں کا انگلستان ميں تعليم کو جانا خلاف مصلحت قرار ديتے هيں افسوس صد هزار افسوس *

همارے ملک کو هماري قوم کو اگر درحقيقت ترقي کرني اور في الواقع هماري ملکه معظمه قيصر هند کا سچا خير خواه اور وفادار رعيت بننا هی تو اُس کے ليئے بجز اس کے اَور کوئي راه هي نهيں هی که وه علوم مغربي و زبان مغربي ميں اعلی درجه کي ترقي حاصل کرے هماري دولت هماري حشمت هماري عزت هماري سوشيل هماري پوليٹکل حالت سب کا مدار اسي بات پر هی جو شخص که همکو اس راه سے بهٹکانا چاهتا هی بلاشبهه وه همارے ملک کا دوست نهيں بلاشبهه دشمن هی اور همکو دهوکه ديتا هی *

همارے ليئے اب يهه زمانه بهي نهيں هی که هم اپني تعليم کا مدار صرف کلکته يونيورسٹي کے امتحانوں پر اور بي اے اور ايم اے کي ڈگري پانے پر محدود رکهيں بلکه

ہمارا فرض ہی کہ ہم ہندوستان کی یونیورسٹیوں کی ڈگریوں کو اپنی تعلیم کے لیئے صرف ایک دروازہ سمجھیں اور بسم‌اللہ مجریہا و مرساہا ان ربی لغفورالرحیم کہہ کر جہاز پر سوار ہوں اور اپنی کامل تعلیم کے لیئے کیمبرج اور اکسفورڈ کی یونیورسٹیوں کو اپنا درسگاہ قرار دیں — ہماری سمجھہ میں نہیں آتا کہ پنجاب یونیورسٹی کے مردہ مشرقی علوم اور مشرقی زبان کو زندہ کرکو اور ٹوٹی پھوٹی انگریزی سکھلاکو ہمکو کیا بخشیگی اور ہمکو کس رتبہ پر پہونچاویگی اُس سے بجز اس کے کہ ہم ایک جال میں پھنس جاویں اور ایک ایسے بھنور میں جا پڑیں کہ تمام عمر چکر کھایا کریں اور وہیں کے وہیں رہیں اور نجات کی کچھہ توقع نہو اور ہر دم ڈوب جانے کا اندیشہ ہو اور کیا حاصل ہوگا — اس وقت ہمارے ملک میں بہت سے عالم مشرقی علوم اور مشرقی زبانوں کے موجود ہیں مگر ہر شخص جانتا ہی کہ محض بے مصرف ہیں اور ملک کو اُن سے کوئی فائدہ نہیں شاید مذہبی مراسم میں اُن سے مدد پہونچتی ہو اُس سے ہماری بحث کو کچھہ تعلق نہیں ہی اور نہ گورنمنٹ کو نہ کسی یونیورسٹی کو جس میں گورنمنٹ دخیل ہو اُس سے تعلق ہونا چاہیئے ٭

ہم کہہ چکے ہیں کہ پنجاب یونیورسٹی کسی اصول پر قایم ہو صحیح پر یا غلط پر ہمکو کچھہ زیادہ نقصان نہیں پہونچا سکتی تو ہم ضرورت نہیں سمجھتے کہ ہم پنجاب یونیورسٹی پر کوئی حملہ کریں بلاشبہہ ہمکو اُس وقت خوف پیدا ہوتا ہی جبکہ ہم ایسے لوگوں کو جن کے ہاتھہ میں خدا نے ہمارے ملک کی بھلائی برائی نفع نقصان سپرد کیا ہی مردہ مشرقی علوم و مشرقی زبانوں کے زندہ کرنے پر مایل پاتے ہیں تو ضرور سمجھتے ہیں بلکہ بلحاظ حب قومی اپنا فرض جانتے ہیں کہ اس امر کو بیان کریں کہ مردہ علوم مشرقی اور مشرقی زبانوں کے زندہ کرنے کی فکر میں پڑنا ہمارے اپنے ملک کے لیئے بلکہ گورنمنٹ کے لیئے کچھہ بھلائی نہیں ہی اپنی قوم کو سمجھاتے ہیں کہ ان کا مقصد مغربی علوم و مغربی زبان کو اعلی درجہ تک حاصل کرنا ہونا چاہیئے اور گورنمنٹ سے یہہ التجا کرتے ہیں کہ ہندوستان میں یورپ کے علوم اور یورپ کی حکمت کو ترقی دینا اُس کا مقصد ہو ٭

راقم
سید احمد

سب سے زیادہ نیک اور بڑا مشکل کام

ہم ایک کام کو جو سب سے زیادہ نیک اور بڑا مشکل کام ہی بیان کرتے ہیں اُس سے ہماری یہہ غرض نہیں ہی کہ دنیا میں اور نیک کام اُسکے مقابل نیک نہیں ہیں نہیں سارے نیک کام نیک ہیں مگر ہم فرق اس کام میں اور اُنمیں اتنا سمجھتے ہیں کہ وہ سونے کا

ٹلا ہی اور یہہ سونے کے ورق ہیں — گو ہماری تحریر سے کج فہم بد دماغ یہہ نتیجہ نکالینگے کہ ہم اس نیکی کو ایسا شرف دیتے ہیں کہ اور نیکیوں کی اُس سے خود بخود تحقیر ہوتی ہی مگر اسکا کچھہ علاج نہیں افسوس ہی کہ ایسے آدمیوں کے لیئے ہم اپنے مذہب کے موافق نیچر کے خلاف دعا بھی نہیں مانگ سکتے کیونکہ اُنکے لیئے یہہ دعا مانگنی کہ خدا اُنکے دماغ فاسد کی اصلاح کردے ایسی ہی جیسیکہ شبپروں اور چھچوندروں کے لیئے یہہ دعا مانگنی کہ اُن کی آنکھوں کو روز روشن سے فائدہ پہونچائے *

سب سے زیادہ نیک اور بڑا مشکل کام یہہ ہی کہ آدمی اول یہہ سمجھے کہ مجھپر فرض کیا ہی اور پھر اس فرض کے ادا کرنے میں ایسا محو ہوجائے نہ اپنے تئیں بھول جائے اور کوئی خیال اپنی ذات کے لیئے نہ لائے — مثلاً کسی بیکس مفلس کو بھدست و پا دیکھے تو اُسکی دستگیری کو اپنا فرض سمجھے اور اس فرض کے ادا کرنے میں ایسا مصروف ہو کہ نہ کبھی اپنے نفس کا خیال اور نہ کبھی دہ در دنیا اور ستردر عاقبت کا خیال دلمیں لائے — اسلیئے کہ پہلی صورت میں خیرات کی نیکی ہی اور دوسری صورت میں سود کی اُمید پر روپیہ کا قرض دینا ہی — ایک دوست کسی بلا میں مبتلا ہو اُسکو چھٹا دینے کو اپنا فرض سمجھے اور اُسکے کسی عوض کا خیال نہ رکھے اسلیئے کہ پہلی صورت میں احسان ہی اور دوسری صورت میں تجارت — ایسے نیک کام کے کرنے والے ادنی اعلی خاص و عام میں سب قوموں کے اندر ہوتے ہیں — ایام غدر میں لکھنؤ میں بیلی گارد میں ہر ہندوستانی سپاہی خواہ چار اور سات روپیہ ماہواری کا نوکر کیوں نہو جس نے اُسوقت دل میں اپنے سمجھہ لیا کہ میں نے جس گورنمنٹ کا نمک کھایا ہی اسوقت اُسکا حق ادا کرنا میرا فرض ہی پس اس فرض کے ادا کرنے میں ایسا وہ مصروف ہوا کہ اپنے تئیں اپنی تمام آل اولاد دوست آشنا سب کو بھول گیا اور اپنے فرض کو ادا کیا اُسنے یہہ بڑا نیک کام کیا — ۱۱ مئی سنہ ۱۸۵۷ ع کو جس روز دھلی میں غدر ہوا ہی مسٹر ہچنسن صاحب شہر میں کشمیری دروازہ میں آئے وہاں اُن کو لباس صاحب جج ضلع دھلی ملے اُنھوں نے اُن سے کہا کہ ہچنسن شہر میں اسوقت نہ جاؤ تھوڑی دور نہ جاؤگے کہ مارے جاؤگے صاحب نے یہہ جواب دیا کہ اسوقت میرا یہہ فرض ہی کہ شہر کی حفاظت کروں مارا جاؤں بلا سے مارا جاؤں — ڈاکٹر ھی صاحب کو بنارس میں انہیں ایام غدر میں دوستوں نے سمجھایا کہ جیسے اور صاحب بھاگ گئے ہیں آپ بھی بھاگ جائیئے نہیں مارے جاؤ گے اُسپر ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں اپنے مریضوں کو چھوڑ کر نہیں جاسکتا — مرنے کا مجھے افسوس نہیں — انھیں ایام میں ایک صاحب جھانجھہ اسارہ کی گرمی میں جان بچا کے بھاگے جاتے تھے کہ ایک پانچ برس کا بچہ انگریز کا جنگلے

باپ کون ہے وہ جانتے تھے نہ ما کو اُنکو ملگیا — اُسکو اُنھوں نے اپني پیٹھہ پر چڑھي چڑھایا اور سولہہ میل تک بھاگے — غرض اس بچہ کي جان بچانے کو اپنا فرض سمجھہ اور اُسکي جان کو اپني جان سے زیادہ عزیز جاننے لگے *

ایک یوناني عورت کے مکان پر بادشاہ کے مارنے کے لیئے اُسکي ہم قوموں نے ایک مجلس راز بنائي تھي کہ بادشاہ کو خبر ہوگئي اس عورت کو بادشاہ نے گرفتار کرلیا اُسنے اس خوف کے مارے کہ مبادا بادشاہ کي شکنجہ فرسائي میرے استقلال میں لغزش لائے اور میري زبان سے افشاء راز ہوجاے اپني زبان کو جڑ سے کاٹ ڈالا — ایسے ہزاروں نیک کام کرنے والے دنیا میں ہوئے ہیں اور اب موجود ہیں مگر افسوس یہہ ہي کہ وہ اکثر انسانوں کي آنکھوں سے چھپے ہوئے رہتے ہیں اور انسان کي عادت میں یہہ امر داخل ہي کہ وہ اُنھیں کاموں کي طرف توجہہ کرتا ہي جنمیں شان و شکوہ اور طمطراق اور دھوم دھام ظاہري پائي جاے — ابتک میں نے اپنے ملک کے علم ادب میں کوئي کتاب ایسي نہیں دیکھي کہ جس میں ایسے نیک کام اور اُنکے کرنے والوں کے نام لکھے ہوں — ہاں زیادہ تر اُن بادشاہوں کے ظفر نامے اور ستایش نامے موجود ہیں جنھوں نے اپني دولت و حکومت ملک بڑھانے کي طمع سے ہزاروں بیگناہوں کا خون گردن پر لیا — یا اُن فقیروں کے سیکڑوں تذکرے موجود ہیں جنکے آستانہ پر یہہ بادشاہ آئے — اور پھر اُن کے نیک کاموں کي تعریفیں ہیں تو یہہ ہیں کہ فلاں حضرت تقدس مآب صوم و صلواۃ کے پابند — ہر وقت خدا کا نام زبان پر چلا جاتا ہي ہاتھہ سے تسبیح کبھي چھوٹتي نہیں ہي — قلیل الغذا — کثیر الصوم - قلیل النوم — خرق عادات ہزاروں - جس بیمار کے لیئے کچے آبخورہ میں تین دفعہ چھو کردیا اُن کے دم کي برکت سے وہ مریض کے حق میں دم مسیحا بن گیا — جس مریض کي نفس شماري کي حالت میں عیادت کو تشریف لیگئے اُسیوقت سے اُسکو صحت ہوني شروع ہوئي — اگر اتفاق سے مرگیا تو اُن کے فیض مقدم سے جنت میں داخل ہوا — خدا پر توکل پھر فروتني اور کسر نفسي مزاج میں اسقدر کہ مبادا یہہ توکل الهي کہیں اُن کے دماغ میں تکبر و عجب و نخوت نہ پیدا کرے کبھي کبھي کسي سے روپئے پیسے کے لیئے سایل بھي ہوتے ہیں — یا جو کوئي نذر دیتا ہي اُسے لے بھي لیتے ہیں — مگر استغنا مزاج میں اسقدر ہي کہ نہ دولت آنے کي شادي نہ جانے کا غم اِدھر روپیہ آیا اُدھر للہ صرف ہوگیا (رند مشرب اسطرح مفت روپئے آنے کو اور اپنے مفت اُڑانے کو کہتے ہیں کہ مال حرام بود بجاے حرام رفت) غرض اُن کے نیک کاموں میں بھي وہ نیک کام جو ہمنے بیان کیا نہیں بیان کیا گیا — اور اگر اُنکي محویت یا بیخودي بیان کیجاتي ہي تو وہ ایک اور عالم غیر کے لیئے بیان کي جاتي ہي جسکو وہي سمجھہ سکتے ہیں جو اُس عالم کو دیکھتے ہوں اور جو کچھہ اُسکا فائدہ ہوتا ہوگا وہ اُنھیں کي ذات

سے مخصوص ہوگا غیروں کو اُس سے کیا اگر کسیکا خدا سے وصل ہوگیا تو ہمکو کیا فائدہ ہی - اب اگر کوئی شخص یہہ سمجھے کہ میری قوم کی حالت اور اوضاع ایسے ہیں کہ وہ روز بروز ذلیل ہوتے جائینگے اور فقر اور افلاس اُس میں بڑھتا جائیگا جس سے زیادہ کوئی بلا اور آفت انسان کے لیئے نہیں ہی — اس فرض کو اپنے اوپر واجب سمجھکر ایسی تدبیروں کے کرنے میں محو اور بیخود ہو جائے کہ اُسکو اپنی ذات کا کچھہ خیال نہو نہ تقریر اسواسطے کریں نہ تحریر اسلیئے لکھیں کہ اُسکی فصاحت اور بلاغت اور سخنوری اور انشا پردازی کی شہرت ہو اُسکے بدلہ میں دولت ہاتھہ لگے — وہ اپنی قوم کے بچوں کو اُسیوقت کہ وہ ماؤں اور اناؤں کی گودوں سے جدا ہوں اُنسے جدا کرکے ایک تعلیم گاہ میں اُنکو اعلی درجہ کی تعلیم دینی چاہتا ہو پہلے اس سے کہ اُن میں وہی برائیاں اور بیوقوفیاں پیدا ہوں جن میں ساری قوم مبتلا ہی — گو وہ اسمیں مایوس ہوتا ہو اور اُسکو بڑی مشکل سے اُس کی قوم کے لڑکے اُسیوقت ہاتھہ لگتے ہوں کہ اُن میں یہہ تین برائیاں پیدا ہوگئی ہوں شیخی غرور تعلی جنکا مادہ ایک ہی گو ظہور اُسکا مختلف پیرایہ میں ہوتا ہو — قومی حماقت کا تخم ایسا ہی کہ جب وہ پڑ جاتا ہی تو اُس سے درخت مستحکم پیدا ہوتا ہی کہ وہ بہت دنوں تک ہرا بھرا رہتا ہی — تو حقیقت میں وہ سب سے بڑا نیک کام کرنے والا ہی — جو لوگ اُس کے مخالف ہیں اُن کی مخالفت کا برا بھلا ہونا اُن کی نیت پر موقوف ہی — جس قوم میں علم برا یا بھلا ہوتا ہی اُس میں ضرور ہی کہ مخالفانہ تحریروں کے طومار کے طومار بندھتے ہیں خصوصاً جب کوئی مذہبی معاملہ ہو تو زیادہ تر — جاہل اور اکثر قوموں میں کوئی مباحثہ اختلاف عقاید اور مسائل مذہبی کا نہیں ہوتا اول تو اُن میں اختلاف عقاید نہیں ہوتا اور اگر ہو تو مباحثہ نہیں ہوتا — پس کوئی شخص جو تدابیر اصلاح قوم کی کرے اور قوم اُس کے مخالفانہ مباحثہ پر مستعد ہو تو اچھی بات ہی اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی اُس میں علم اور صلاحیت اصلاح پانے کی ہی ابھی مردہ نہیں ہی کہ نہ وہ سنے اور نہ کچھہ بول سکے — جو مصلح قوم ہی وہ یہہ ضرور جانتا ہی کہ میری قوم کے بعض آدمی ایسی بلاؤں میں مبتلا ہوچکے ہیں کہ میرا لکھنا اور کہنا کچھہ اُن کے کام نہیں آئیگا نہ وہ اُسکی زبان کو سمجھینگے نہ مطلب پر پہونچینگے - وہ تو اُن نو جوانوں کے لیئے لکہتا ہی جو اُن بلاؤں میں پھسنے والے ہیں — جس آدمی کی خو ظلم کی ہوگی بھلا اُس ظالم کی سمجھہ میں عدل اور انصاف کی زبان کب آتی ہی اس لیئے عدالت کے مضمون لکھنے ظالموں کے لیئے فائدہ مند نہیں بلکہ جنمیں ظلم کی خو ہونے والی ہی اُن کے لیئے سود مند ہیں — ہمارے معزز دوست جناب مولوی الطاف حسین صاحب حالی کا مضمون مزاح اُن لوگوں کی سمجھہ میں کب آسکتا ہی جو پھکڑ ـ ضلع ـ جگت

پهبتي مسخرا پن میں أستاد هو چکے هیں اور پنچوں نے اُن کے سر پر فضیلت کي پگڑي بندھوا دي هی — مگر هاں وہ نو جوان جو ایسے مزاح آمیز مضامین کو پڑھکر بگڑنے کو هو رهے هیں وہ أس کے مطالعه سے فیض اندوز هو سکتے هیں اور فحش کي آفت سے بچ سکتے هیں خلاصه یهہ هی که جو شخص اپنے اوپر یهہ فرض سمجھتا هی که میري قوم کي حالت تباہ هی اور اس فرض کے ادا کرنے میں ایسا محو و بیخود هی که اپنے تئیں بھول گیا هی أس کي برابر نیک آدمي دوسرا نهیں — مگر هم اُن آدمیوں کو برا نهیں جانتے بلکه بھلا آدمي جانتے هیں جو خاص اپنے ذاتي فائدہ کے واسطے بھي عام فائدہ کا کام کرتے هیں اگر کوئي شخص عام کي خدمت اس لیئے کرے که کچھه دولت کمائے تو اس میں کچھه برائي نهیں جیسیکه وہ عوام کي خدمت کرتا هی ایسا هي عوام پر واجب هی که أس کي خدمت کریں مگر سب سے بدتر اُن آدمیوں کو جانتے هیں جو مضرت عام کا کام اپنے تعلي خاص کے لیئے کرتے هیں جیسے فحش کے مضمون لکھنے والے - میں نے ان دنوں میں ایک نظم دیکھي که أس میں اسلام کي هجو گنواري زبان میں بڑے جوش خروش سے لکھي هی مگر شاعر مسلمانوں کے خوف سے کچھه شعروں کے بعد یهہ کہہ جاتا هی که یهہ نیچریه مذهب والے کہتے هیں - اگر نیچریه مذهب والے کہتے هوں تو اُنکي عبارت نقل کرني چاهیئے تھي نه یهہ که فقط پست قافیه اور سست ردیف کي خاطر لعنة الله علی الکاذبین کا مورد اور مصداق بنا چاهیئے تھا *

راقم

ذکاءالله پروفیسر میورکالج اله آباد

تتمه قوانین تهذیب

تهذیب خارجي انسان کے لیئے

نفاست و انتظام مکان بھي ایک نهایت ضروري چیز هی — اولاً تو مکان کے لیئے عمدہ جگہه چاهیئے جهاں چاروں طرف سے هوا آتي هو میدان هو مکانات کیچ پیچ نهوں کیونکه ایسے کنجلک مقامات کي هوا مفرح اور صحت بخش نهیں هوتي بلکه اکثر خراب هوتي هی انسان کو اپني صحت و عافیت کے لیئے ضرور هی که مکان کسي مقام وسیع میں بنوائے همارا ملک گرم هی همکو تو ضرورت هی که اپنے مکانات بنگلوں کي قطع پر بنائیں جو سب طرف سے کھلے هوں تاکه هوا هر طرف سے آسکے اور تٹیاں خس کي أس میں لگائي جاسکیں - مکان میں کم سے کم پانچ کمرے هونے چاهیئیں یعني ان سے کم میں انسان اپني زندگي آرام و آسایش سے نهیں بسر کرسکتا — ایک کمرہ سونے کا هونا چاهیئے ایک کمرہ ملاقات احباب کا — ایک کھانا کھانے کا — ایک نهانے وغیرہ کے لیئے — ایک دفتر کا کمرہ

جس میں اپنا معمولی کام لکھنے پڑھنے کا کیا جاے - اتنے کمرے تو ضروری ہیں مگر صاحبان مایہ کے لیئے اس میں اور بھی توسیع کرنا چاہیئے — میرا یہہ منشا نہیں ہی اور نہ ممکن ہی کہ میں ہر ایک کمرہ کی ہر ایک چیزوں کا ذکر کروں جو ہونا چاہیئے بلکہ عام طور سے میں کہتا ہوں کہ ہر ایک کمرہ میں اُس کی ضروری چیزیں ایک صفائی اور نفاست سے مہیا رہنا چاہیئیں کمرہ صاف اور چلمن اُن کی درست اور جالے وغیرہ سے پاک رہنا چاہیئے — دیواروں پر دھبہ یا داغ نہیں - زیادہ ضروری تفصیل ان امور کی کمرہ ملاقات احباب و کھانے کے کمرہ کی بابت ہی کمرہ ملاقات یعنی ڈرائینگ روم کی درستی کے لیئے بہت سلیقہ کی ضرورت ہی اور بہت کم لوگ ہیں جو اس میں کامیاب ہوتے ہیں - یہہ کمرہ عمدہ اور نفیس چیزوں سے جو حال کی ایجاد ہیں مرتب رہنا چاہیئے اور چاہیئے کہ فرحت انگریز اور ہوا دار ہو - آرام کرسیوں کا ہونا ایسے کمرہ میں ضروری ہی مختلف قسم کی آرام کرسیاں ہونی چاہیئیں تاکہ احباب کو آرام ہو اور دیر تک بیٹھہ سکیں — گلدستے قسم بقسم کے جا بجا اس کمرہ میں رکھے رہنا چاہیئیں - اس کمرہ میں مختلف نظم و نثر کی کتابیں یا تصویروں کی کتابیں بھی جابجا رکھی رہنا چاہیئیں - ان کتابوں سے صرف یہی مطلب نہیں ہی کہ یہہ پڑھی جائیں بلکہ ان کتابوں کو دیکھہ کر صدہا مضامین گفتگو چھیڑنے کے لیئے پیدا ہو جاتے ہیں کھانے کے کمرہ میں بہت چیزوں کی ضرورت نہیں ہی میز اچھی نفیس ہونا چاہیئے - اور سائیڈ بورڈ - شفنیر - اور چاہے دوچار تصویریں بھی اس کمرہ میں لگی ہوں — غسل خانہ کا کمرہ متصل سونے کے کمرہ کے ہونا چاہیئے — اب مکان کا ذکر تو مختصراً ہوگیا مگر اس میں کبھی کامیابی نہوگی اگر نوکر اچھے اور تمیز دار اور ہوشیار نہیں — انسان کے آرام و شایستہ طریقہ سے بسر کرنے کے لیئے یہہ بھی ایک بہت ضروری چیز ہی مگر ہماری قوم میں اس کا بالکل خیال نہیں ہی - بڑے بڑے اعلی درجہ کے لوگوں میں ہمنے دیکھا ہی کہ دو روپیہ اور کھانا یا خشک تین روپیہ ماہواری کے خدمتگار نوکر ہیں — کیونکر اُمید کی جاسکتی ہی کہ ایسی کم تنخواہ کے لوگ تمیز دار ہوں نوکروں کی بیوقوفی سے جو ذلت کہ مالک کو پہونچتی ہی اُس سے بدتر اور کوئی ذلت نہیں ہی - یہہ امر بھی ہمارے یہاں عام ہی کہ ایک آدمی دس قسم کے کام کرتا ہی خدمتگار قلی کا کام بھی کرتا ہی بہرا کا کام بھی کرتا ہی خدمتگاری بھی کرتا ہی — سائیس گھوڑا بھی رکھتا ہی گھاس بھی لاتا ہی ضرورت کے وقت اور غیر متعلق کام بھی کرتا ہی اس وجہہ سے اور بھی بالکل بے انتظامی رہتی ہی — یہہ امر بہت ضرور ہی کہ ہم بہرا کو خدمتگاروں سے جدا کریں - بہرا کا کام تمام مکان کی درستی روشنی و لمپ وغیرہ کا انتظام کھانے کے کمرہ کی اشیاء و ظروف وغیرہ کی درستی اور اس قسم کے کام متعلق رہیں - اور ہمیشہ شایستہ اور تمیز دار نوکر رکھنا چاہیئے گو صرف کسیقدر زیادہ ہو

مکان کي درستي سے فراغت هوئي اب اپنے لباس و جسم کي درستي کي طرف متوجهه هوجیئے *

عادات انساني میں نفاست

جسم و لباس بهي ایک ضروري عادت هی اس کے بغیر انسان بذاته اور دوسروں کي صحبت میں ذلیل هی اگرچه صابن و پاني کے استعمال کے لیئے قرآن سے کوئي سند نهیں مل سکتي هی مگر طهارت و صفائی و نفاست کي تاکید مختلف طریقوں سے ثابت هوسکتي هی عمده لباس و خوشبو و پاکیزگي کي شرع میں بهت تاکید هی — خصوصاً عبادات کے اوقات میں جهاں دیکهیئے عطر لگانے و جامه پاک و صاف پهننے کي بهت تاکید هی اگلے زمانه میں عیسوي مذهب کے راهب اکثر میلے کپڑے پهنے رها کرتے تهے ایک راهب کا قول هی که بهشت میلے رهنے سے مل سکتي هی شاید یهه راهب برس میں ایک مرتبه نهاتا هو یعني برسات میں — هندوؤں کو دیکهو که دن میں دو مرتبه نهاتے هیں — انگلستان میں اس صدي کے شروع میں شریف کے لیئے یهه مناسب خیال کیا جاتا تها که قمیص و کرته وغیره جو کپڑا که جسم سے لگا رهے دن میں تین مرتبه بدلے پس ایسے شخص کي نسبت کیا کہا جاویگا جس نے که ویلس ملک کا سفر صرف ایک کرته میں کیا تها — صفائی هر شخص پر فرض هی اپنے لیئے اس وجهه سے که صحت رهتي هی اوروں کے لیئے اسواسطے که یهه لوگ همسے خلق پیدا کریں غلاظت بهت بڑي چیز هی اور جو شخص که غلیظ رهتا هی وه مجرم هی اگرچه اُسے سزا نه ملے — یهه بهولنا بهي نه چاهیئے که جسم کا بڑا اثر دل پر رهتا هی جو شخص اپنے جسم کي صفائی پر خیال نه کریگا وه اپنے دل کي صفائي پر کب غور کرسکتا هی جسکو وه کبهي دیکهه نهیں سکتا هی ایک شخص کا ذکر هی که وه دو پهر کپڑے بدلنے میں صرف کرتا تها مگر اس قدر وقت صرف کرنا کچهه ضرور نهیں هی اور ایک عورت کا ذکر هی که وه دس منٹ میں کپڑے پهن لیا کرتي تهي یهه بهي نامناسب هی — صبح اُتهه کر پہلے نهانا چاهیئے آدمي ایسا ایک جانور هی که اُس کو کچهه وقت هر روز پاني میں گذارنا ضرور هی بهت سي بیماریاں اس لیئے هو جاتي هیں که میل کي وجهه سے سوراخ بند هوجاتے هیں یهه خیال نه کرنا چاهیئے که جب میلے هوں تب نهائیں بلکه هم کپڑا پهنتے هیں اس لیئے همکو نهانا ضرور هی تاکه هم اُس چیز کو رفع کریں جو که بخارات کے ذریعه سے نکل کر جمع هوجاتي هی یهه نه خیال کرنا چاهیئے که جب کوئي عضو صاف هی اُس کو دهونا نه چاهیئے جسم چاهے کیسا هی صاف دکهلائي دے هر روز کم سے کم ایک مرتبه اور گرمیوں میں کم سے کم دو مرتبه همکو نهانا چاهیئے — اب شاید کوئي پوچهے که کس قسم کا غسل کرنا چاهیئے هر شخص اپني صحت کي طرف خیال کرے علم حمام میں بهي آدمي کو حالت صحت کا خیال کرکے نهانا چاهیئے — کل جسم کو

٩٦ درجه سے سو درجه تک کے گرم پاني ميں ڈبونے اس سے نهايت صفائي آتي هی بلکه جتنا پاني گرم هو وهي اچها هی يهاں تک که ١٠٨ درجه تک گرم پاني هو اس سے سوراخ پهيلتے هيں پاني اُن ميں جاتا هی اور خون کي گردش بڑهتي هی ليکن حمام سے نکل آنے کے بعد قوت زايل هو جاتي هی اور کمزوري معلوم هوتي هی* اس ليئے بهت کم اس کا استعمال کرنا چاهيئے جو لوگ استعمال کريں وه بهي بڑي حفاظت سے اور تهوڑي دير حمام ميں رهيں سرد حمام ساٹهه درجه سے ستر درجه تک کا صفائي کم کرتا هی ليکن قوت زياده بخشتا هی سرد مزاج لوگوں کو اس سے پرهيز کرنا چاهيئے کهانے کے بعد يا کهانا کهاکر سو رهنے کے بعد ايسا حمام نهايت مضر هی نيم گرم حمام يعني ٨٥ درجه سے ٩٥ درجه تک کا نهايت بے خطر هی — ايک بڑا چپٹا دهات کا برتن جس کا قطر ٣ فٹ کا هو مول ليکر سرد پاني بهر دو ايسا برتن قريب سات آٹهه روپيه کے مليگا اور ايک بڑا کهر دلا اسپنج او جتنا کهردلا هو اُتنا هي اچها هی اور چند ترکي توليئے ملاکر سامان پورا کرلو پاني نهانے سے ذرا پهلے بهرا هونا چاهيئے — يورپ کے اکثر لوگوں ميں پاني مول ليا جاتا هی اور جب کبهي دور دراز سفر پڑتا هی تو ايک مقدار معين پاني في شخص في يوم کل کاموں کے ليئے ديا جاتا هی سمندر کے پاني يعني کهاري پاني سے جسم صاف نهيں هوتا — پس عقلمند کو چاهيئے که کهاري پاني سے نهانے کے بعد فوراً ميٹهے پاني سے نهائے اکثر لوگ ايسا نهيں کرتے اور کهاري پاني کے نهانے سے بجاے فائده نقصان هوتا هی - اسپنج جو ايک فٹ لنبا اور چهه انچه چوڑا هوتا هی اُس کو پاني سے بهر جانے دو بعد اُس کے اول اول اس سے پيٹ کو دهو رات بهر ايسے مقام پر زياده گرمي جمع هوتي هی سرد پاني کے لگانے سے اُس کے دوران ميں تيزي هوتي هی اور جسم بهر ميں پهيل جاتي هی بعد اُس کے سر ڈبونا چاهيئے بعد اس کے کهر کهرا توليه يا بالوں کا دستانه استعمال کرنا چاهيئے برونل دستانه کا استعمال کرتا تها اور هر صبح پندره منٹ تک اس سے بدن دهوتا تها — قدما نهانے کے بعد بدن ميں تيل لگاتے تهے اور کثرتيں کرتے تهے تيل لگانا تو برا هی ليکن کثرت کرنا نهايت عمده بات هی جس پر آجکل بالکل غور نهيں کيا جاتا صحت و قوت کو بڑا فائده هوتا هی اگر هر صبح قبل کپڑا پهننے کے ڈنڈ کيئے جائيں يا مگدر هلائے جائيں تو نهايت مفيد هی ايک ترکيب يهه هی که اپنے سونے کے کمره ميں کسي چيز پر دس منٹ تک بڑي تيزي سے گهونسے مارو يهاں تک که پسينه پسينه هوجاؤ اور کل جسم پر اسپنج پهيرلو اور جتني دير ممکن هو بغير کپڑے پهنے رهو بعد نهانے کے دوسرا فرض دانت مانجنے کا هی — هر شخص کو خدا نے عمده دانت ديکر پيدا کيا هی اگر حقه و مٹهائي سے پرهيز کيا جاوے تو عمر بهر دانت بنے رهيں اور مناسب غذا کهائي جاوے نا مناسب غذا کا کهانا نهايت مضر هی چاء ميں بهت شکر ڈالنے سے مٹهي برڈ بيکٹ زياده کهانے سے بڑا نقصان هوتا هی لڑکوں ميں ان باتوں سے

بہت پرہیز کرنا چاھیئے جب دانت قوي ھوجاویں اور بخوبي بڑھ جاویں تب اُسکو نقصان پہونچانے میں بڑا عرصہ لگتا ھی دانت ھي پر اول خوشبو و بد بو سانس کي موقوف ھی بد بو دار سانس کا آنا نہایت برا معلوم ھوتا ھی اس بد بو سے تمھارے قریب والوں کو تکلیف ھوتي ھی اور یہہ ایک ایسا امر ھی کہ اس کي کچھہ معافي نہیں ھی کلام چاھے کیسا ھي پاکیزہ ھو اگر بد بو کے ساتھہ نکلے تو اچھا نہیں معلوم ھوگا — اس ملک کے لوگ جن کے اکثر دانت صاف ھوتے ھیں مختلف درختوں کي مسواک کرتے ھیں میرے نزدیک صابون سے آگے و پیچھے دانتوں کو مانجنا چاھیئے بعد اس کے تازہ سرد پاني لیکر کلي کرنا چاھیئے ھندوؤں کي طرح اگر سات مرتبہ نہو تو بھي دن میں کئي مرتبہ دانت مانجنا چاھیئے کیونکہ کھانے و حقہ وغیرہ سے دانت و منہہ کم و بیش میلا ھوجاتا ھی اور اکثر برا معلوم ھوتا ھی خاصکر عورتوں کو جو کہ تمھارے آتے ھي پہچان جاتي ھیں کہ تم حقہ پیکر ائے ھو — کم سے کم صبح و شام دانت مانج لیا کرو اگر منہہ سے بد بو آتي ھی تو کوئي شریف چاھے کتنا ھي خلیق ھو لیکن اُس کي طرف لوگ کم متوجہہ ھوتے ھیں - ناخون کا بڑھانا اور اُسکو علامت شرافت سمجھنا کچھہ چینیوں کے لیئے مخصوص نہیں ھی — اٹلي کے بعض حصوں میں دست چپ کے ناخون ایسے بڑھائے جاتے ھیں کہ خود بخود ٹوٹ جاتے ھیں اور لوگ ناخونوں کو بطور یاد داشت اپنے دوستوں کو دیتے ھیں ناخونوں کے کاٹنے اور صاف کرنے کي حالت پر ھمکو بخوبي غور کرنا چاھیئے عمدہ طریقہ ناخون صاف کرنیکا یہہ ھی کہ ناخون میں برش سے صابون لگائے اور قبل کھانے کے اُس سے ناخون کو خوب دھو وے اور ھفتہ میں دو بار ناخونوں کي نوکیں اور اُس کے پاس کا سخت چمڑا کاٹ ڈالا جاوے ناخونوں کے کاٹنے میں شکل کي خوبصورتي خیال کرنا چاھیئے ناخون اکثر کاٹا کرو لیکن دانتوں سے کاٹے جانے کی عادت نکرو - شاید تم یہہ کہو کہ یہہ بچوں کي سي باتیں ھیں - چھوٹي باتیں تو ھیں لیکن بچونکي سي نہیں ھیں یہہ چھوٹي باتیں زندگي کو مہذب کرنیکے لیئے ضروري ھیں بڑے لوگ اکثر چھوٹي باتوں کو خیال کرتے ھیں - علاوہ غسل کے ھاتھوں کانوں گردنونکے لیئے اور بھي کچھہ چیزونکي ضرورت ھی کیونکہ یہہ اعضا ھر وقت کھلے رھتے ھیں انمیں جتنا ھي صابون استعمال کیجیئے وتنا ھي اچھا ھی ھاتھوں کو بخوبي صاف و شفاف رکھنا چاھیئے جس شخص نے اُسترے ایجاد کیئے اُسنے نیچر کي چیز اور مرد کے لیئے ایک تازہ مصیبت پیدا کي ڈھاڑھي منڈانے سے یہہ ظاھر ھوتا ھی کہ تم یہہ اظہار کیا چاھتے ھو کہ نیچر نے تمکو عورت کیوں نہ بنایا — کہتے ھیں کہ سکندر اعظم نے اپنے سپاھیوں کي ڈاڑھي منڈانا ایجاد کي تاکہ دشمن اُنکي ڈاڑھي نہ پکڑیں — رومن کیتھلک میں اکثر پادریوں کي شکل عورتوں کي سي ھوتي ھی اس مذھب کے پادریوں کو ڈاڑھي منڈانے کا حکم اُسوقت ملا تھا جبکہ عبادت میں شراب کا استعمال جاري ھوا تھا تاکہ پیالے میں اُنکي ڈاڑھي نہ چلي جاوے

اب اکثر پراٹسٹنٹ مذہب کے پادری ڈھاڑھی رکھہ چلے ہیں انگلستان میں ڈھاڑھی منڈانے کا رواج غیر قوم کے پادشاہ لائے جب تک پلین لنجنٹ (Stewarts) اور اسٹورٹ (Plonlogent) کی سلطنت رہی تب تک انگریزوں کی صورتیں مردونکی سی رہی ہیں — انگلستان میں ملکی و جنگی لوگوں میں ہمیشہ سے بڑا فرق چلا آتا ہی اور شاید اُسی سبب سے ملکی لوگوں نے علما و فضلا کی وضع اختیار کی تاکہ لوگ اُنکو جنگی نہ سمجھیں آخر صدی کے شروع میں ڈاڑھی و تلوار کا ساتھہ شروع ہوا میرے نزدیک اسلام میں ڈاڑھی و مونچھہ کے رکھنے سے ثابت ہوتا ہی کہ مسلمان لوگ خوبصورتی و نیچر کی بخشش کو پسند کرتے تھے اوربعض آدمیونکا صحت کےسبب سے عذر کرنا اورگل مچھے رکھانا ایک عجیب بات ہی انگلستان میں ایک زمانہ تھا کہ لوگ اپنے سرپر بال رکھنا بیہودہ سمجھتے تھے بلکہ مصنوعی لانبے بالونکی ٹوپیاں پہنا کرتے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ خود اُنہیں کے بال ہیں بہرکیف میرے نزدیک اپنے چہرے کے بالوں سے اپنا مرد ہونا ثابت کرنے سے شرمانا نہ چاہیئے اب اُستروں سے حجامت بنانے کی نسبت میں حسب ضرورت تھوڑاسا بیان کرونگا کیونکہ جب تک سب لوگ اس امر پر متفق نہو جاویں اُنکا استعمال جاری رہیگا شاہنشاہ نیپولین اپنی حجامت خود بنالیتا تھا اُس کا قول تھا کہ خاندانی پادشاہ چاہے کسی سے بال بنوائے لیکن ذاتی پادشاہ کو اپنے اُستروں کا خود استعمال کرنا چاہیئے اس میں اُسکو بہت عرصہ ہوتا ہی — میرے نزدیک اس کی رائے صائب تھی اور ہر شخص کو اپنی حجامت بنانا چاہیئے کیونکہ اکثر صورت میں ہم نائیوں سے بہتر بنا سکتے ہیں عمدہ طور سے ہوگی اور روز ہوگی چہرہ پر بالوں کی کھونٹیاں نکلی رہنی بہت بری معلوم ہوتی ہیں حجامت بنانے کے لیئے یہہ چیزیں درکار ہیں — گرم پانی نرم بڑا برش اچھے اُسترے نرم صابون جو کہ جلدی نہ سوکھہ جائے اور ہاتھہ کو نہ روکے ارزاں اُسترے کبھی نلے ان کی دھار بہت جلد جاتی رہتی ہی — اگر ہوسکے تو سات اُسترے ایک دفعہ لیلو تاکہ ہرروز نیا اُسترا استعمال کرو ایک قسم کا کاغذ بکتا ہی جس پر اُسترا پونچھتے ہیں جس سے دھار بنی رہتی ہی سلی کی عوض استعمال کرو ڈاڑھی مونچھہ وغیرہ چہرے کے لیئے ہمیشہ نہایت ضرور سمجھی گئی ہی اٹلی میں کسی خاص جلسہ کے لوگ ایک خاص تراش ڈاڑھی سے پہچانے جاتے ہیں اور انگلستان میں تھوڑا عرصہ ہوا کہ ڈاڑھی والا شخص یا تو حکیم سمجھا جاتا تھا یا کسی اَور فن میں کامل اس زمانہ میں علماء اور مصنف اکثر ڈارھی رکھتے ہیں ڈاڑھی سے مرد کو نہ شرمانا چاہیئے — پرانے مولوی تو ڈارھی مونڈنا خلاف شرع سمجھتے ہیں مگر میرے نزدیک شرع نے ہماری ظاہری صورت کے باب میں کچھہ دخل نہیں دیا — ہم بالکل آزاد ہیں جو چاہیں کریں مونچھہ بھی مقدار سے زیادہ نہونا چاہیئے اہل ہنگری کی مونچھہ اسقدر بڑی ہوتی ہی کہ سر سے باندھہ لیتے ہیں ڈھاڑھی چہرے کے موافق رکھنا چاہیئے

چھوٹے منہہ پر لانبي ڈهاڑهي اور لانبے منہہ پر نوکدار ڈاڑهي - اصل غرض یہہ هی کہ ڈاڑهي صاف و درست هو مونچهہ صاف هوں اور بہت بڑي نہوں اور اُنکے سروں کو گهومانا اور نوکدار کردینا جیسا کہ شاهنشاہ فرانس کرتا تها نا مناسب هی اگر کوئي شخص اپنے چہرہ پر بال اُسیطرح رکھے جیساکہ نیچر نے دیئے هیں اُن کو صاف رکھے اور زیادہ بڑهنے ندے تو کچهہ نا مناسب بات نہیں کرتا لیکن اگر اس غرض سے کہ عورتیں اُسے پسند کریں بہت سے مصالحہ وغیرہ کا استعمال کرے تو صرف روپیہ کا ضایع کرنا نہیں هی بلکہ بیہودہ معلوم هوتا هی تمام فضول اخراجات خراب هیں یہہ اس امر کي علامت هی کہ هم اپني موجودہ حالت سے بہتر هونے کا دعوی کرتے هیں — سرکے بالوں کي نسبت بهي یہي کہا جا سکتا هی کہ جہاں تک ممکن هوسکے سادے طور سے و قدرتي طور سے رکھو هاں خوب صورتي اور چہرہ کي ضرورت کے مطابق کچهہ تغیر و تبدل کردو میرے نزدیک کترے هوئے چهوٹے بال بہتر هیں جنکي زیادہ خبرگیري کي ضرورت نہیں هوتي لیکن هرقوم اور هرزمانہ میں اسامر میں اختلاف رها هی اور یورپ میں آجتک کہیں کہیں لانبے بالوں کے آدمي دکهلائي دیتے هیں جرمني کے بعض لوگ سیاہ کوتونپر گهونگهر والے بالونکے پڑے رکھنے کے بڑے شایق هوتے هیں رومي لانبے بالونکو زنانہ پن سمجهتے هیں اور فرانس میں منڈل سنچري کے زمانہ میں (سنہ ۴۷۶ سے لیکر سنہ ۱۴۹۲ تک) صرف شاهي خاندانوں کے لوگ لنبے بال رکھتے تھے اس زمانہ میں هم لوگ بهي چهوٹے بال رکھتے هیں چهوٹے بال میں یہہ فائدہ هی کہ وہ صاف رہ سکتے هیں جب چهوٹے بال رکھیں اور جلد جلد کتروائیں هر روز صبح سر دهونا چاهیئے جبکہ اسکي عادت هوجاتي هی تو ذکام کا کچهہ خلل نہیں هوتا ایک جوڑہ برش کا رکھنا سخت هو یا نرم یا کہ جیسا تمهارا جي چاهے ضرور هی اُس سے بالونکو اسطرح کرو کہ جڑوں تک اثر پہونچے مانگ نکالنا هر ایک شخص کي طبیعت پر موقوف هی لیکن میرے نزدیک درمیان سے مانگ نکالنا چاهیئے بعض لوگ مانگ نہیں نکالتے اُنکي شکل ایسي معلوم هوتي هی کہ ابهي سوکر اُٹھے هیں — آجکل جنٹلمین هونے کے لیئے لباس کي عمدگي اور نفاست مقدم چیز هی جو شخص کپڑے میں صفائي نرکهیگا وہ اپنے جسم کي نسبت بهي ویسا هي هوجائیگا — اب لباس کا ذکر کرتا هوں یہہ محال هی کہ میں فیشن اور قطع کي نسبت کچهہ لکھوں کیونکہ یہہ امر صرف درزیوں کے لیئے چهوڑا گیا هی انگریزوں کے واسطے سالانہ فیشن کي کتابیں چهپکر نکلتي هیں اور همیشہ اُسمیں ترمیمات هوا کرتي هیں — مگر همکو اُمید هی کہ اگر هماري قوم کے بڑے لوگ نفیس مزاج هو جائینگے اور وہ بهي کوشش کرکے اپني تمام قوم کي ایک وضع کردینگے تو همارے هندوستاني درزي بهي فیشن کي کتابیں همارے لیئے نکالا کرینگے — میرے نزدیک قومي شایستگي کے لیئے یہہ بهي ضرور هی کہ هماري قوم بهي مثل انگریزوں کے ایک پوشاک

اختیار کرے یہہ امر کیسا آنکھوں کو برا معلوم ہوتا ہی کہ اگر ایک وقت ایک جلسہ میں پچاس آدمی ہونگے تو اُن کی پچاس قطعیں ہونگی بخلاف انگریزوں کے - اگر کسی ڈنر کے جلسہ میں دیکھیئے تو جتنے ہونگے ایک لباس پہنے ہونگے — دوسرے یہہ امر بھی ہمارے یہاں ضرور ہی کہ ہم بھی ہر وقت کے لیئے ایک خاص پوشاک مقرر کریں صبح کے لیئے جدا لباس ہو جسکو دن بھر اپنے گھر میں معمولی حالت میں پہن سکیں - دعوت کے جلسوں کے لیئے خاص لباس ہو مذہبی جلسوں نماز عید وغیرہ کے لیئے جدا لباس ہو شام کے مفرح جلسوں کے لیئے جدا لباس ہو — جہاں تک مجھے علم ہی میں جانتا ہوں کہ اس امر پر اب بہت لوگ متفق ہیں کہ موجودہ لباس میں ترمیم کی ضرورت ہی بہتوں کو میں دیکھتا ہوں کہ وہ انگرکھہ اور مہری دار پاجامہ چپکن دوپلڑی ٹوپی قالب دار ٹوپی ترک کرتے جاتے ہیں — اب ایسے لباس کی سب کو خواہش ہی جو بالکل ساتر جسم کا ہو - مگر اسکو پورا کرنے میں باہم بہت اختلاف ہی کوئی کسی قسم کے کپڑے پہنتا ہی کوئی کسی قسم کے ایجاد کرتا ہی — مگر میرا قول یہہ ہی کہ اس کی نسبت ایک راے قایم کرکے ایک لباس قومی نکالنا چاہیئے - اور پھر ہر وقت کے لیئے خاص لباس اختیار کرنا چاہیئے - میرے نزدیک دربار کے لیئے اور راتوں کے کھانے کے لیئے ہم لوگ بجنسہ وہی سیاہ فراک کوٹ اختیار کرلیں جو ترکوں میں مروج ہی — اب صبح کے لباس اور شام کے جلسوں کے لباس کی تجویز کرنا باقی رہا میں ان اوقات کے لیئے بھی ترکی لباس کو پسند کرتا ہوں صرف رنگ کا فرق ہونا چاہیئے یعنی شام کے جلسوں کے لیئے سیاہ رنگ کا لباس پہننا چاہیئے — لباس میں جہاں تک ممکن ہو سادگی اور صفائی ضرور ہی چمک دار چیزیں کچھہ عورتوں ہی کے لیئے مزیب ہیں مردوں کی شان کے بالکل مخالف ہیں — اب رہا گھوڑے کی سواری اور شکار کا لباس میرے نزدیک اس کی نسبت کچھہ کہنے کی ضرورت نہیں ہی — انگریزی لباس جو شکاری ہی نیکر باکر یا برجس اور اونچا کوٹ کمربند لگا ہوا اور انگریزی ٹوپی اس سے بہتر شکار اور گھوڑے کی سواری کے لیئے لباس نہیں ہی - اور میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے یہاں کے امراء اب بھی ایسے اوقات میں یہی لباس پہنتے ہیں مذہبی مقامات کے لیئے اور کسی غمی وغیرہ میں بھی میرے نزدیک وہی ترکی لباس سیاہ رنگ کا پہننا چاہیئے — اور جہاں ہم فل ڈریس کا استعمال کریں داستانہ ضرور ہی

راقـــــــــم

مہدی حسن منصف راے بریلی

مسافران لندن

یعني سفر نامۂ سید احمد خاں بابت سفر لندن

ھمارے ایک دوست نے ھم سے فرمایش کي ھی کہ ھم اپنے سفر لندن کا حال جہانتک کہ ھمنے لکھا ھی تہذیب الاخلاق میں چھاپ دیں تاکہ وہ بھي بطور ایک سفر نامہ کے تہذیب الاخلاق کے ساتھہ یکجا جمع ھو جاوے *

یورپ کا سفر اختیار کرنے سے چند روز پیشتر ھمارا ادھر اُدھر جانا اور عزیز و اقربا دوست آشنا سے ملنا کچھہ سفر میں داخل نہ تھا پہلي اپریل سنہ ۱۸۶۹ ع روز پنجشنبہ کو ھم بنارس سے چلے دوسري تاریخ الہ آباد میں قیام کیا ھمارے دوست مسٹر والٹر اسمأتھہ صاحب نے ریلوے استیشن بنارس سے بچشم نم رخصت کرتے وقت محمد محمود کو جو سونے کي نہایت عمدہ ایک گھڑي بطور یادگار وقت رخصت دي تھي وہ ھمارے پاس میز پر رکھي ھوئي تھي اور محمود اُن کي محبت اور مہربانیوں کا ذکر کر رھا تھا اور ھم سب اُس میں شریک تھے *

اگرچہ ھمارے محب دلي سید ظہور حسین صاحب بنارس میں ھم سے ملنے آئے تھے اور ھم سب کو رخصت کرچکے تھے مگر عین اُس وقت پر جب کہ مسٹر اسمأتھہ صاحب کي محبت اور نشاني رخصت کا ذکر ھو رھا تھا اُن کا آدمي پہونچا اور چاندي کي نہایت عمدہ ایک گھڑي مکیب کي دوکان کي مہرے لیئے بطور نشان محبت کے لایا تذکار محبت دوبالا ھوگئي اور ھر ایک شخص نے ایسے دل سے جو محبوں کي محبت کي یاد سے مشتعل تھا اور چشم نم کے اُس پر پاني چھڑک نے سے محبت کا جوش اور بھي دھواں دھار ھو رھا تھا اُن کو اور تمام دوستوں کو یاد کیا چار بجے میں جناب معلی القاب آنریبل سر ولیم میور صاحب بہادر کے سي ایس آئي نواب لفٹننٹ گورنر بہادر سے رخصت ھوکر اپني فرودگاہ میں آیا اتنے میں شب دیجور فرقت پہونچي اور دوستوں کو الوداع کرنے کا گھنٹہ دم بدم قریب ھونے لگا اُس وقت یہہ شعر ھمارے حسب حال تھا *

غنیمت جان اس مل بیٹھنے کو * جدائي کي گھڑي سر پر کھڑي ھی *

ھمنے گریٹ ایسٹرن ھوٹل کے اُسي کمرہ میں جس میں ٹھہرے ھوئے تھے کھانا مانگا ھوٹل کے خدمتگاروں نے فی الفور میز کو آراستہ کیا میںنے اور حامد و محمود اور ھمارے شفیق رفیق سفر مرزا خداداد بیگ اور میرے دلي محب مخدوم مولوي مہدي علي صاحب اور میرے پیارے مولوي زین العابدین صاحب نے ایک ساتھہ میز پر بیٹھہ کر کھانا کھایا پکي ھوئي مرغي کي نسبت مولوي مہدي علي صاحب نے دریافت کیا کہ مسلمان کي ذبح کي ھوئي ھی یا نہیں معلوم ھوا کہ مسلمان کي ذبح کي ھوئي ھی تھوڑي دیر بعد

میں اور حامد و محمود مسٹر گوڈال صاحب اور میس گوڈال صاحبہ سے رخصت ہونے گئے وہاں ایک ایک پیالہ چاء کا جو نہایت چاہ سے بنائي گئي تھي پیا اُن دونوں نے ایک دلسوز محبت سے همکو رخصت کیا پھر هم ریل کے اسٹیشن پر پہونچے اور جبل پور ترین میں اپني جگہہ لي *

ایسے وقت میں حال کا متغیر ہونا اور دل کا مستقل نہ رهنا جبلت انساني کا لازمہ هی جس کو قادر مطلق نے اپني قدرت کاملہ سے انسان" کي بلکہ حیوان کي بھي خلقت میں رکھا هی چنانچہ همنے اور همارے دونوں دوستوں نے حکیم مطلق کي اُس حکمت کي اطاعت کي اور نگاهوں هي نگاهوں میں اثر برق محبت ایک دوسرے کے دلوں سے پار هوگیا و للہ درمن قال *

از سینہ بسینہ چارہ گاهش * وز دیدہ بدیدہ شاہ راهش

میںنے مولوي زین‌العابدین کے کان میں ایک بات کہي جس سے اُن کا دل زیادہ متغیر هوگیا اور مجھکو یقین هی کہ ایسے وقت کے اس کلمہ خیر کو وہ ضرور یاد رکھینگے پھر همنے اُن دونوں سے ہاتھہ ملائے اور ایک نے دوسرے کو دعاے خیر دي اور کلمات مسنونہ وقت رخصت ادا کیئے اور خدا حافظ کہکر رخصت کیا اُدھر وہ دونوں دوست بچشم گریاں پھرے اور ادھر هم بسینہ بریاں روانہ جبل پور هوئے *

تیسري اپریل سنہ ۱۸۶۹ ع کو هم سب مسافر جبل پور میں پہونچے اور پامر هوٹل کے دو کمرے لیکر آرام کیا پامر صاحب کو بہت با اخلاق پایا وہ همارے کمرہ میں همسے ملنے کو آئے همنے جبل پور سے ناگپور تک ڈاک کے بندوبست کي اُن سے فرمایش کي *

همارے انتظام سفر یورپ کي پہلي غلطي همکو یہہ معلوم هوئي کہ همنے پہلے سے جبلپور میں پہونچنے کي تاریخ مقرر نہیں کی تھي اور اسي سبب سے قبل پہونچنے جبل پور کے ڈاک کا کچھہ بندوبست نہ کیا تھا هم سمجھتے تھے کہ جب پہونچینگے اُس وقت یا پھر دو پھر بعد یا دوسرے دن مل جاویگي مگر یہہ خیال بالکل غلط نکلا اور همکو گھوڑوں کي شکرم کي ڈاک جو مطلوب تھي نہ ملي هورق برادر نے جواب دیا کہ سترهویں تاریخ تک گھوڑے ڈاک کے خالي نہیں جار ڈین صاحب کے پاس سے بھي ایسي قسم کا جواب ملا اب تو هم گھبرائے اور یقین هوا کہ هم نویں تاریخ تک بھي بمبئي نہیں پہونچ سکتے اور نہ کسي طرح دسویں تاریخ کا جہاز همکو مل سکتا هی مسٹر پامر صاحب کي اصلاح سے هورق برادر کے کارخانہ میں سے بیلوں کي دو شکرمیں کرایہ کیں اور تیسري تاریخ آٹھہ بجے رات کے روانہ هوئے رستہ میں کہیں توقف نہیں کیا تین دن اور تین رات برابر چلے اور ایک سخت سفر اُٹھا کر چھٹي اپریل سنہ ۱۸۶۹ ع کو شام کے وقت ناگپور میں پہونچے اور ریل کے اسٹیشن کے پاس جو ایک چھوٹا سا اسٹیشن هی وهاں گئے دیکھا کہ تمام کمرے انگریزوں

اور عورتوں اور بچوں سے بھرے ہوئے ہیں ایک چھوٹا سا کمرہ کونے کا اور گودام کے مکانوں میں کا ایک کمرہ جس کو مسافروں کے ٹھہرنے کے لیئے درست کرلیا تھا خالی ہیں ہمنے اُنہیں کو غنیمت سمجھا اور دونوں کمروں میں اُترے اور بیلوں کی شکرم کی مصیبت کا سفر ختم ہوا *

میں کبھی الہ آباد سے جنوب کی طرف نہیں گیا تھا جب کہ ہمنے الہآباد آدھی رات کے بعد چھوڑا اور صبح کو آنکھہ کھلی تو ایک نئی قسم کا ملک اور نئی طرح کی سرزمین دکھائی دی تمام زمین کالی پتھریلی تھی جا بجا پہاڑوں کے ٹیبے اور کہیں کہیں قطاریں نظر پڑنے لگیں کھپریل کے چھوٹے چھوٹے گھر کہیں پانچ کہیں سات کہیں دس بارہ کھلے میدان میں دکھائی دیئے جو یہاں کے گانوں تھے صرف میہر ایک اچھی بستی نظر پڑی مکان بھی اچھے تھے راجہ کے رہنے کا مکان خوبصورت دکھائی دیتا تھا پتھر کی شہر پناہ بھی بہت خوبصورت معلوم ہوتی تھی سب سے اونچے پہاڑ کے ٹیبے کی چوٹی پر میہر دیبی کا مندر تھا جس کے نام سے یہہ بستی کہلاتی ہی یا بستی کے نام سے وہ دیبی پکاری جاتی ہی *

جبل پور سے ناگپور تک بڑی تکلیف سے رستہ طی ہوا سب سے بڑی دقت یہہ تھی کہ بیلوں کی شکرم سواری کو تھی جو ہاے ہاے ہانکو ہانکو کرنے پر بھی بڑھیا کے چرخہ سے بھی آہستہ چلتی تھی کھانے کی رستہ میں بہت تکلیف تھی اور پانی کی اُس سے زیادہ بسبب خشک سالی کے تمام کنوئے خشک ہوگئے تھے بعضوں میں تو مطلق پانی نہ تھا اور بعضوں میں اس قدر رستا تھا کہ دس بیس منٹ میں ایک لوٹا بھر سکیں اور بعضوں میں پینے کے لایق پانی مل سکتا تھا اکثر جگہہ خشک کنڈئیں کھود کر اور گھڑے کیئے جاتے تھے غرض کہ پانی کی بہت قلت تھی علاوہ اس کے دن کی دھوپ اور گرمی اور ہوا بند ہونے پر حبس کی گھمس اور ہوا چلنے پر گرم ہوا کی دقت اور لو کی کیفیت اور بھی زیادہ تکلیف دیتی تھی *

جبل پور سے ناگپور تک رستہ طی کرنے میں اول عین جبل پور کے نیچے نربدا دریا ملا ایک نہایت اُتار اور ڈھلوان گھاٹی کو طی کرکر قعر زمین میں پہونچے تب پانی کی صورت دکھائی دی ساٹھہ ستر فیٹ سے زیادہ عرض نہ تھا اور پانی صرف گھٹنوں گھٹنوں اُسپر چند کشتیوں کا پل جن کا طول ہمارے ملک کی کشتیوں کے عرض سے بھی کم تھا بندھا ہوا تھا اُس پل پر سے اُترے اور جس قدر ڈھلاؤ اُترے تھے اُسی قدر چڑھائی چڑھے دو بیلوں اور دو بھینسوں نے شکرم کو کھینچ کر اوپر پہونچایا لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہہ دریا برسات میں اُونچے کڑاڑہ تک بھر جاتا ہی اور بہت بڑا قہر دریا ہوتا ہی *

پانچ پانچ میل کے فاصلہ پر بیلوں کی چوکی تھی جہاں شکرم کے بیل بدلے جاتے تھے جبل پور سے دھومان کی چوکی آٹھہ چوکی تھی قریب ایک بجے کے وہاں پہونچے اُس

جگہہ ایک ڈاک بنگلہ ہی وہاں بھي بہت سے انگریز اور میم اور بچے اُترے ہوئے تھے ہم ایک درخت کے نیچے ٹھہرے اور بازار سے دودہ منگاکر پیا نہایت عمدہ اور شیریں اور گاڑھا دودہ تھا خانساماں سے ایک مرغي مول لي اور چھجو نے اُس کا قورما پکایا اور خانساماں نے اپنے گھر سے پراٹھے پکوا دیئے وہ سب لیکر ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور شکرم میں بیٹھے ہوئے کہاتے چلے *

جبلپور سے ناگپور تک آنے میں تین ضلعے راہ میں پڑے - سیوني - دیولا پار - کامپٹي سڑک جو جبل پور سے ناگپور تک ہی اگرچہ بخوبي بني ہوئي ہی کنکر کوٹا ہوا ہی جا بجا ندي نالوں کے پل بنے ہوئے ہیں لیکن وہ ملک اور سرزمین ایسي ہی کہ وہاں عمدہ سیدھي ہموار سڑک ہوني غیر ممکن ہی پہاڑوں اور نالوں اور ندیوں اور بیہڑوں میں ہوکر سڑک جاتي ہی اور اس سبب سے خراب اور تکلیف کي ہی کسي جگہہ ایک میل بھي سڑک ایسي نہیں ہی جس میں گڑوں اور بانسوں کي چڑھائي اُترائي نہو اور پہاڑوں اور غاروں کے کنارہ پر نہایت پیچدار اور چکر دار سڑک ہی ڈاک کي شکرم اور کاٹ میل کا بے تکلف دوڑائے جانا نہیں ہوسکتا اور اسي اُونچائي اور نیچائي اور کج و پیچ کے سبب شکرم میں اور کاٹ میل میں گھوڑوں کي جوڑي جوتي جاتي ہی اور کہیں کہیں چڑھائي پر دو دو اور چار چار بیل یا بھینسے کھینچتے ہیں *

تینوں ضلعوں کے صدر مقاموں سے ہماري شکرم گذري مگر کچھہ رونق نہ تھي اور نہ کچھہ بڑي آبادي تھي الا صدر مقام ضلع کامپٹي کا فی‌الجملہ خوبصورت اور با رونق تھا کامپٹي مشہور دریا ہی اُس کے ایک کنارہ پر شاید کامپٹي کي بستي ہی اور دوسرے کنارہ پر چھاوني اور انگریزوں کے بنگلے و کوٹھیاں دریاے کامپٹي ان دونوں میں خشک تھا ٹخنے‌ٹخنے پاني ہوگا بلیاں گاڑ کر تختوں کا پل بنا دیا تھا اور دریا کي سطح میں لکڑي والوں نے دوکانیں لگا رکھیں تھیں اس چھاوني میں ایک گورنمنٹ باغ نظر پڑا جو فی‌الجملہ خوبصورت اور آراستہ تھا دو چھوٹے چھوٹے خوبصورت ٹیبے پہاڑ کے اُس میں تھے بڑے پڑاوے کي برابر اُونچے اور نصف برج کي مانند گول اُس پر چڑھنے کے لیئے چکر دار سڑک بطور روش کے بنائي ہیں اور اُن کي چوٹي پر چھوٹا سا خوبصورت چمن لگاکر کرسیاں اور کوچیں بیٹھنے اور سیر کرنے ہوا کہانے کو ڈال رکھي ہیں مگر افسوس کہ پاني کے نہونے سے سارا باغ پژمردہ اور سست تھا *

ناگپور سے ساتویں تاریخ آٹھہ بجے دن کے ریل پر سوار ہوئے اور آٹھویں تاریخ قریب دو پہر کے بمبئي میں پہونچے گاڑیاں درجہ اول و دوم و سوم و چہارم یہاں جاري ہیں مگر ہم ایکسپریس ٹرین میں سوار ہوئے جس میں تین درجہ تک کي گاڑیاں تھیں صرف چوتھا درجہ نہ تھا چوتھا درجہ بالکل تیسرے درجہ کي مانند ہی صرف اتنا فرق ہی کہ اُسمیں

بیٹھنے کے لیئے تپائیاں نہیں ہیں اور مسافر چوتھے درجہ میں به نسبت تیسرے درجہ کے زیادہ بٹھائے جاتے ہیں فرسٹ کلاس ہمارے ملک کے فرسٹ کلاس سے کچھہ تھوڑا سا مختلف ہی گاڑیوں کی صورت میں بھی کچھہ فرق ہی آنے جانے کا بیچ میں دروازہ ہی ہمارے ملک کی گاڑیوں کی نسبت اُن میں خوبی تو یہہ ہی کہ ہر گاڑی میں ایک چھوٹا سا کمرہ جاے ضرور کا اور منہہ دھونے کا بنا ہوا ہی اور برابر پمپ سے پانی آتا ہی اور نقص یہہ ہی کہ پلنگ سونے بیٹھنے کے عرض میں کسی قدر پتلے ہیں مگر نہ اس قدر کہ اُس سے کچھہ تکلیف ہو *

ریل کا کارخانہ اور ریل کے اسٹیشن ہماری طرف کے کارخانوں سے نہایت کم ہیں اور ہر جگہہ غریبی اور روپیہ کی تنگی پائی جاتی ہی بعض بعض مقام پر ایسے اسٹیشن ہیں جیسے ہماری طرف کے چوکیداروں کے مکان اور عمدہ اسٹیشنوں میں صرف کھپریل کا بنگلہ ہی جس میں چند فیٹ مربع کا ایک کمرہ اور اُس کی بغلوں میں دو ایک چھوٹے چھوٹے کمرے ہیں *

جب اول اول ریلوے کی یہہ حالت دیکھی تو ہمارے دل میں ریلوے کی ایک حقارت بیٹھی مگر جوں جوں آگے بڑھنے لگے اُسیقدر زیادہ قدر و منزلت ریلوے کی اور نہایت لیاقت اور قابلیت انجنیروں کی دل میں سماتی گئی اور بمبئی پہچنے تک ایسی عزت اور قدر و منزلت بمبئی ریلوے کمپنی کی ہمارے دل میں بیٹھی کہ بیان نہیں ہوسکتی یہہ ساری سڑک بمبئی تک پہاڑوں میں گذری ہی ریل کی سڑک میں بیسیوں فیٹ کا ڈھلاؤ اور اُونچان نیچان ہی ایک مقام پر بہت دور تک ساٹھہ فیٹ طول میں ایک فیٹ کے حساب ڈھلاؤ تھا ان تمام ڈھالوں میں ٹرین دوڑتی ہی اور تمام چڑھاؤں میں بے تکلف چڑھتی ہی علاوہ اس کے بیسیوں جگہہ گول چکر کھا کر پہاڑ پر چڑھی ہی اور بیسیوں جگہہ سانپ کی طرح لہراتی ہوئی چلی ہی پہاڑوں کا کاٹنا اور پہاڑوں میں نقبوں کا لگانا اور غاروں کو بند کرنا اور کہیں اُنپر پل باندھنا ایسے ایسے مشکل کام بمبئی ریلوے کمپنی کو پیش آئے ہیں جو بیان نہیں ہوسکتے پہاڑوں میں متعدد جگہہ نقب ہی مگر دو جگہہ نہایت لمبی ہی شاید قریب دو دو میل کے لمبی ہو تمام نقبوں میں دوہری سڑک ہی اور بے تکلف ایک گاڑی آتی ہی اور ایک جاتی ہی جب نقب میں ٹرین داخل ہوتی ہی جیسے چوہا اپنے بل میں تو اس قدر اندھیرا ہو جاتا ہی کہ آدمی کو آدمی اور ہاتھہ کو ہاتھہ نہیں سوجھتا ان نقبوں میں جس قدر کام ہوا ہی دن کو چراغ جلا جلا کر ہوا ہی ان کاموں کو دیکھنے سے ایسا خیال گذرتا ہی کہ انسان کے یہہ کام نہیں ہیں اور قیاس میں نہیں آسکتا کہ کسقدر روپیہ بمبئی کمپنی کا ان کاموں میں خرچ ہوا ہوگا اُسپر پانی کی مصیبت اور زیادہ ہی نہ پانی پینے کو میسر تھا نہ عمارت کے کام کو سیکڑوں نل اور

پمنپ لگا کر خدا معلوم کہاں کہاں سے اور کتني کتني دور سے پاني لائے هيں حقيقت ميں بمبئي ريلوے کمپني کو صرف پاني بہم پہونچانے ميں جو مشکل پيش آئي هوگي ايسٹ انڈيا ريلوے کو کسي کام ميں اسقدر مشکل نه پڑي هوگي ان تمام چيزوں کو ديکهه کر بمبئي ريلوے کي نہايت قدر و منزلت همارے دل ميں بيٹهي اور في الحقيقت ريلوے کي هنر مندي يا عجائبات جس کو ديکهنے هوں وه بمبئي ريلوے کو ديکهے *

يهه بات تو هر کوئي خيال کرسکتا هی که جب ريل چڑهائي پر چڑهتي هوگي تو آگے پيچهے دو انجن زور دينے کو لگاتے هونگے مگر اس بات کا سمجهنا شايد مشکل هو که جب ڈهال پر ٹرين ڈهلکتي هی اور خصوصاً اُس بڑے ڈهال پر جو ٦٠ فيٹ طول ميں ايک فيٹ کا ڈهال هی اور وه سڑک سيدهي بهي نهيں بلکه منحني هی تو کون ٹرين کو تهامتا هوگا مگر نهايت عمده ترکيب ڈهال پر سے ٹرين کے اُتارنے کي ديکهي هر ايک گاڑي ميں وه کل لگي هوئي هی جس کے پيچ پهرانے سے پهيه پهرنے سے بند هوجاتا هی اُس کل کے ذريعه سے سب گاڑيوں کے دو دو پهيے بند کرديتے هيں اور ايک اَوْر قسم کا انجن لگاتے هيں جو پيچهے زور دئيے رهتا هی اور تهوڑا تهوڑا آگے بڑهتا هی اور اتنے بڑے بڑے ڈهالوں پر سے نهايت آهسته آهسته ٹرين ڈهلکتي هوئي اُترتي آتي هی *

جبکه هم بلگام کے اسٹيشن پر پهونچے تو همنے تين برهمنوں کو (جن ميں سے ايک معزز معلوم هوتا تها اور پوشاک بهي معقول پهنے هوئے تها) ديکها که لوگوں کو نهايت تميز و صفائي سے پاني پلا رهے هيں اور پاني بهي نهايت عمده صاف ميٹها بهت ٹهنڈا باسي هی وه معزز برهمن پکارتا هی که ريل والو بهت ٹهنڈا ميٹها پاني هی پيئے والو پاني پيؤ بهت ٹهنڈا پاني هی برتن بهي اُن برهمنوں کے جنسے وه پاني ديتے تهے نهايت اچهے اور صاف خوبصورت تهے اگرچه شايد يهه انتظام بالتخصيص هندوؤں کے آرام کے لئيے هو مگر وه سبکو پاني ديتے تهے اور تمام مسافروں کو نهايت آرام تها يهه کيفيت ديکهه کر هم متعجب هوئے جب تحقيق کيا تو معلوم هوا که جيون رام جادوا سيٹهه ساکن کامپٹي نے اس اسٹيشن پر دهرم کے لئے پو بٹهائي هی اور پاني پلانے کا بندوبست کيا هی تاکه مسافروں کو اور بالتخصيص هندوؤں کو تکليف نهو اور اسي سبب سے ايسا عمده سامان اور ايسا اچها باسي ٹهنڈا پاني هی يهه بات مجهے نهايت پسند آئي اور دل ميں بيٹهه گئي اور جب زياده تحقيق کيا تو معلوم هوا که هر اسٹيشن پر جو کسي قصبه يا شهر کے متصل هی کسي خاص مهاجن نے ورنه اُس شهر يا قصبه کے دوکان داروں نے آپس ميں چنده کرکے پو بٹها رکهي هی اور پاني پلانے کا بندوبست کر رکها هی چنانچه هر ايک اسٹيشن پر همکو چنده کي بٹهائي هوئي پو ملي الا ويسي خوبي اور خوش اسلوبي اور پاني کي احتياط دوسري جگهه نه تهي اُس وقت مجهے اپنے ملک پر افسوس آيا کيا همارے غريب شهر علیگڈه اور

ہاتھرس کے لوگ ایسے نہیں ہیں جو اپنے اپنے شہر کے اسٹیشنوں پر ایسا عمدہ بندوبست کریں اور کہا آگرہ کے متمول ٹونڈلہ کے اسٹیشن پر اور بنارس کے دولتمند مغل سرائے کے اسٹیشن پر ایسا بندوبست نہیں کرسکتے افسوس ہی کہ وہ لوگ صرف اپنا ہی برف کا پانی پی لینا دنیا کی تمام نعمت سمجھتے ہیں زندگی اور مال و دولت اپنے آرام کو نہیں ہی بلکہ اوروں کو آرام پہونچانے کے لیئے ہی *

اس طرف کی ریل پر پارسی اور ناگر اور دکھنی لوگ ایسی کثرت سے نوکر ہیں جیسے کہ ہماری طرف بنگالی ہیں اور یہی حال تمام سرکاری دفتروں کا ہی بندہ نے الہآباد سے بمبئی تک کہا گانوں میں اور کہا چوکیات میں اور کہا ریل پر اور کہا گورنمنٹ کے اہلکاروں اور ہر ایک محکمہ کے چپراسیوں اور ہر ایک جگہہ کے قلیوں سے اُردو میں گفتگو کی سب لوگ ہر جگہہ بخوبی سمجھتے تھے اور اُردو ہی میں جواب دیتے تھے بعض بعض لفظوں کے مکرر سمجھانے کی اور زیادہ تر آسان طور پر بیان کرنے کی ضرورت پڑتی تھی کچھہ شبہہ نہیں کہ تمام ہندوستان میں اُردو زبان اسی طرح سمجھی اور بولی جاتی ہی جیسے تمام یورپ میں فرینچ بلکہ اُس سے بھی زیادہ مروج ہی مگر میئے ہرچند تلاش کیا وہ قدیم بھاشا جس کا رواج الہآباد ایسوسی ایشن چاہتی ہی کہاں ہی مگر وہ مجھکو کہیں نہیں ملی *

لطیفہ

ایک اسٹیشن سے مجھے تار میں خبر بھیجنے کی ضرورت ہوئی میئے پرچہ پیام انگریزی میں لکہا ہوا تارگھر میں دیا اور ایک ناگر نے جو خبر بھیجتا تھا لے لیا اور حساب کرکے تین روپیہ طلب کیئے جو درحقیقت صحیح محصول اُس کا تھا چنانچہ میئے تین روپیہ دے دیئے تھوڑی دیر بعد وہ ناگر میرے پاس آیا اور کہا کہ اگر میں تمہارا ایک روپیہ کا فائدہ کردوں تو آٹھہ آنہ مجھے دوگے میئے کہا کہ کیونکر اُس نے کہا کہ دو لفظ اس خبر میں بلا نقصان مضمون کم ہوسکتے ہیں اور اُنکی کمی سے صرف دو روپیہ محصول رہ جاویگا اس میں کمپنی کی کچھہ چوری نہیں میئے اپنی عقل سے تمہارا ایک روپیہ بچایا اُسکے عوض میں آٹھہ آنہ چاہتا ہوں نصف لی و نصف لکم اُس کی اس بات نے مجھے عجب مزا دیا اور میئے دو لفظ کاٹ دیئے روپیہ پھیر لیا اور آٹھہ آنہ اُس کی دانائی اور اپنی حماقت کے نذر کیئے *

جبل پور سے بمبئی تک تمام جنگل و پہاڑ نہایت بے رونق تھے بجز انبہ کے درختوں کے اور کسی درخت میں ایک پتا بھی نہ تھا صرف سوکھی سوکھی سنٹیاں دکھائی دیتی تھیں گھاس بھی خشک ہوگئی تہی سارے جنگل و پہاڑ نہایت بھیانک اور وحشت خیز معلوم ہوتے تھے مگر لوگ کہتے ہیں کہ برسات میں اور اچھے موسم میں بہت خوش نما اور سرسبز ہوتے ہیں *

تمام مسافر فرسٹ اور سکنڈ کلاس کے جو بمبئي جاتے ھیں وہ ایک اسٹیشن ورے یعني بیکلا اسٹیشن پر اُترتے ھیں کہ یہاں سے ھوٹلوں اور شہر قریب پڑتا ھی اس لیئے ھمنے بھي بیکلا اسٹیشن تک کا ٹکٹ لیا تھا اور وھیں اُترے جوں ھي ھم اسٹیشن میں داخل ھوئے ھمنے اپنے مہربان دوست مسٹر نوروزجي پارسي کو اور اپنے شفیق مرزا محمد علي بیگ کو اسٹیشن پر کھڑا پایا وہ ھمارا انتظار کر رھے تھے ادھر ھم اُن کو دیکھہ کر خوش ھوئے اُدھر وہ ھمکو دیکھہ کر خوش ھوئے مگر جب ھم گاڑي پر سے اُترے اور دیکھا کہ مرزا محمد علي بیگ بسبب نا موافقت آب و ھواے ناگپور و بمبئي بہت دبلے و ضعیف ھوگئے ھیں اور اُن کا دل بھي ھشاش بشاش نہیں ھی بلکہ نہایت افسردہ و پژمردہ ھی تو ھمکو نہایت رنج اور افسوس ھوا مسٹر نوروزجي نے ھم پر بڑي مہرباني کي فی‌الفور اسباب ھمارا ایک اپنے آدمي کي سپردگي میں کیا اور چھکڑے پر لدواکر ھوٹل کو روانہ کیا اور دو گھوڑوں کي پالکي گاڑي ھمارے لیئے موجود تھي اور وہ خود ھمارے ساتھہ ھوئے اور پالن جي کے ھوٹل میں پہونچا دیا *

پالن جي ھوٹل نہایت عمدہ و معزز اور بہت بڑا ھوٹل ھی فرش فروش سے آراستہ ھی سونے کے لیئے عمدہ عمدہ پلنگ اور پردہ دار مسہریاں لگي ھوئي ھیں ھر کمرہ میں اور ھر جگہہ گیاس کي روشني ھوتي ھی جاے ضرور اور غسلخانہ سب ولایت انگلستان کے نمونہ پر بنا ھوا ھی ھر ایک جگہہ پمپ اور نل کے ذریعہ سے دو منزلہ و سہ منزلہ مکانوں میں بھي از خود پاني پہونچتا ھی خدمتي حاضر باش اور غریب فرماں بردار اور اپنے کاموں میں ھوشیار ھیں مگر سب کے سب ھندوستاني عیسائي ھیں محمد محمود نے اُنسے کہا کہ ھمارے لیئے بغیر ذبح کي ھوئي مرغي مت پکانا اُنھوں نے کہا کہ ھم ھمیشہ مرغي و کبوتر کو ذبح کرکر پکاتے ھیں اور باقي گوشت مسلمان قصاب لاتا ھی ھر وقت ھوٹل میں متعدد قسم کا عمدہ کھانا طیار ھوتا ھی بہت سے انگریز بھي ٹھہرے ھوئے تھے مگر ھمنے دو کمرے اُس ھوٹل میں لیئے چار پلنگ اُن میں آراستہ ھوئے ھم وھاں نہائے دھوئے کپڑے بدلے اور میں اور حامد اور مرزا خداداد بیگ دو گھوڑوں کي گاڑي میں سوار ھوکر شہر و بازار کو روانہ ھوئے *

اول ھم گنیش داس کشنا جي کي دوکان پر گئے اور اُن کے گماشتہ کو ھنڈویاں دیکر روپیہ چاھا مالک کوٹھي وھاں نہ تھے گماشتہ نے نوٹ اور ھنڈویاں ایک برھمن کو سپرد کر کر ھمارے ساتھہ کیا کہ سیٹھہ جي کے پاس لیجاؤ جو قلعہ کي کوٹھي میں گئے ھیں چنانچہ ھم وھاں گئے سیٹھہ جي بہت خاطر و تواضع اور اخلاق سے پیش آئے اور ھنڈویوں پر بھر پائي لکھواکر نوٹ ھمارے حوالہ کیئے اور ایک آدمي دیا کہ ھمکو پي اینڈ او کمپني جہاز کا دفتر بتلا دے ھمنے اُن کا شکر ادا کیا اور کمپني کے دفتر میں آئے وھاں کے منیجر صاحب نے

چند خطوط و چتھیات وغیرہ کاغذات جو احباب نے ھمارے نام اُن کے پتہ سے بھیجے تھے سب حوالہ کیئے ھمنے نوٹ کرایہ جہاز کے اُن کو دیئے اور چتھي رسید کرایہ جہاز اور تکت ھاے ریل عملداري مصر جو سوئیز سے اسکندریہ تک پہونچي اُن سے لے لیئے ٭

مصر کي ریل کے تکت انگریزي میں چھپے ھوئے بطور بیاض کے منیجر صاحب کے پاس موجود تھے صرف نام کا خانہ خالي تھا اور اُس پر ڈائرکٹر ریلوے مصر کي مہر عربي زبان و عربي خط میں ثبت تھي ھمنے ھرچند کوشش کي کہ اُس مہر کو پڑھیں مگر ھمسے نہیں پڑھي گئي غالباً اُس میں یہہ الفاظ ھیں ٭

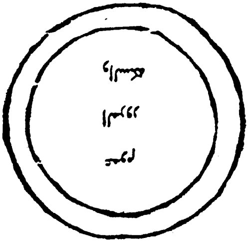

منیجر صاحب نے اُن پر ھمارا نام لکھہ کر ھمکو دیدیا اور نصف مثنی بیاض میں لگا رکھا فرست کلاس کا تکت سفید رنگ کا اور سکنڈ کلاس کا جو چھجو کے لیئے لیا ھی سرخ رنگ کا ھی ھمارے پاس الہآباد کے نوت تھے ھمنے وہ دینے چاھے منیجر صاحب نے کہا کہ اول اُن کو تریزري سے بدلوالو وھاں بغیر بتہ کے بدل جاوینگے تب بمبئي میں خرچ کرنا ٭

شام کے وقت میں اور محمود اور مرزا خدا داد بیگ پھر سوار ھوئے اور بھنڈي بازار میں مرزا محمد علي بیگ صاحب سے ملنے کو گئے اُن سے ملاقات ھوئي اور ھم سب ایک کتب فروش کي دوکان پر بیٹھہ گئے اور بازار کي اور لوگوں کے آنے جانے کي سیر دیکھا کیئے وھاں میر اشرف علي ایک بزرگ بیٹھے ھوئے تھے اُنھوں نے ھمارا وطن اور یہہ کہ ھم کہاں جاتے ھیں پوچھا جب کہ اُنھوں نے جانا کہ ھم دلي کے رھنے والے ھیں تو اُنھوں نے دلي کے لوگوں کا حال پوچھا اور سیدالاخبار کا جو ایک زمانہ میں ھمارے ھاں سے باھتمام سید عبدالغفور پدر حافظ عبدالرزاق مہتمم اخبار سین تیفک سوسئیٹي نکلتا تھا ذکر کیا اور کہا کہ سید احمد ایک شخص دلي میں تھے جنھوں نے رسالہ تسہیل في اعمال جرالثقیل اور رسالہ نتائج الافکار في اعمال الفرجار اور آثار الصنادید لکھي اور جوادالدولہ اُن کا خطاب تھا اب وہ کس طرح ھیں اور کہاں ھیں میں نے کہا کہ فضل الٰھي سے بہت خوش و خورم ھیں اور آپ کے سامنے بیٹھے ھیں وہ دفعتاً کھڑے ھوگئے اور نہایت خوشي

اور شوق سے مصافحہ کیا اور بغلگیر ہوئے اور دیر تک کچھہ ریاضي کي اور کچھہ مسائل فقہہ کي اور تقلید وغیرہ کي باتیں کرتے رہے *

اُسي دوکان کے قریب ایک مسجد هی جو نواب کي مسجد کہلاتي هی اُس میں مغرب کي نماز کي اذان هوئي هم لوگ نماز کو اُتھے اور محمود بهي نماز کے لیئے همارے ساتهہ هوا چلتے وقت مجھکو خیال هوا که هماري قطع اور وضع لباس دیکهہ کر ضرور لوگ متعجب هونگے مگر وهاں دیکها که بہت سے آدمي هماري سي سرخ ترکي توپي پہنے هوئے بیتھے هیں اتنا تو لوگوں نے دیکها که کوئي شخص نماز کو آیا مگر اس کے سوا اور کچھہ خیال بهي کسي نے نہیں کیا اس کا سبب یهہ معلوم هوا که اکثر ترک ان مسجدوں میں نماز کو آجاتے هیں اور اُن کي وضع اور لباس بالکل همارا سا هوتا هی اس لیئے کسیکو کچھہ تعجب نہیں هوا *

مسجد کا امام شافعي مذهب تها نمازي جو قریب سواسو ڈیڑہ سو آدمیوں کے هونگے نصف سے زاید شافعي مذهب تھے (شاید اُن میں کوئي غیر مقلد بهي هو) امام کے پیچهے الحمد پڑھتے تھے اور پکار پکار کر آمین کہتے تھے میري بهي خوب بن آئي اور اپنے هم مشربوں کے ساتهہ نہایت دلي صدق سے پکار پکار کر آمین کہی حتی احترزالمسجد تعجب یهہ هی که محمود نے بهي جو اب تک حنفي مذهب کے مطابق نماز پڑھتا هی پکار پکار کر آمین کہي مسجد سے نکلنے کے بعد مینے اُس سے پوچھا که تمنے کیوں پکار کر آمین کہي اُس نے کہا که بہت سے مسلمان کہہ رهے تھے میرے دل نے بهي چاها مینے بهي پکار کر کہي مینے کہا بارک الله و جزاک‌الله و رزقک الله تقلیدالنبي الکریم و نجاک‌الله من‌التزام تقلید غیرہ فانه شرک في صفةالنبوة التي ختمها الله تعالی علی نبینا محمد صلی‌الله علیهہ و سلم *

نویں اپریل کو همارے دوست مستر سهراب جي نے بمبئي کے نہایت عمدہ انبہ همکو بهیجے اور نو بجے خود بهي ملاقات کو اُئے اور هم چاروں آدمي اُن کے ساتهہ اُن کي کوٹھي واقع قلعه میں گئے سهراب جي بمبئي کے پارسیوں میں نہایت مشهور اور دولتمند آدمي هیں اور اُن کي بہت بڑي کوٹھي تجارت کي هی اور بہت بڑا آفس اور بہت بڑا کارخانه اُن کا هی وہ خود بهي سنه ۱۸۶۲ ع میں واسطے انجام بعض امور متعلق تجارت کے لندن میں گئے تھے گجرتي اُن کي اصل زبان هی اور انگریزي خوب جانتے هیں اور اُردو بهي بہت خاصي بولتے هیں نہایت بااخلاق اور مسافر نواز هیں همارے ساتهہ نہایت مهرباني سے پیش آئے جب که سنه ۱۸۶۸ ع میں سهراب جي فوروز جي هندوستان کي سیر کو آئے تھے تو بنارس میں اُن سے ملاقات هوئي تهي جو که آج همکو بہت کام تھے اور متعدد محکموں میں جانا تها تهوڑي دیر بعد هم اُن سے رخصت هوئے اُنهوں نے نہایت مهرباني

سے اپنا جمعدار جو نہایت عمدہ سیاہ بانات کی سنہری لیس دار وردی پہنے ہوئے تھا اور تمام مقاموں اور محکموں سے واقف تھا ہمارے ساتھہ کیا اول ہم تریزری میں گئے اور الہ آباد نوٹوں کو بمبئی نوٹوں سے بدلوایا مبادلہ کے افسر نے پوچھا کہ تم جہاز کے مسافر ہو ہمنے کہا ہاں اُس نے نوٹ لے لیئے اور ایک پرچہ لکھہ کر دوسری جگہہ بھیجدیا اور بمبئی نوٹ آگئے ●

پھر ہمنے سو ساورن خرید کیئے چار آنہ فی ساورن مبادلہ دینا پڑا اور اسی طرح پر سو ساورن ہمارے پاس آگئے ان دونوں میں اوریئینٹل بینک میں سات آنہ فی ساورن مبادلہ کا بھاؤ تھا ●

وہاں سے اُتھہ کر ہم اکونٹنٹ کے دفتر میں گئے اور سارتیفکٹ تنخواہ کا جو ولایت میں انڈیا آفس سے تنخواہ ملنے کا تھا بدلوایا اور دس دن کی تنخواہ کا بل 'بتعداد ایک سو بتیس روپیہ کئی آنہ کے لیا اور پھر تریزری میں آن کو اُس کا روپیہ وصول کیا ان سب کاموں سے فراغت ہوکر سب کی صلاح ہوئی کہ برودہ دخانی جہاز کو جس پر ہم سوار ہونگے دیکھنے چلو چنانچہ ہم سب میزیگان بندر پر آئے جہاں برودہ دخانی جہاز لنگر ڈالے ہوئے تھا ہمنے دیکھا کہ کنارہ سے تخمیناً دو میل فاصلہ پر وہ جہاز کھڑا ہی ہمنے ایک چھوٹی سی کشتی جسے یہاں کے لوگ بوٹ کہتے ہیں آمد و رفت کے لیئے دو روپیہ پر کرایہ کی اُس میں سوار ہوئے اور پہلی دفعہ سمندر میں قدم رکھا چلو میں ذرا سا پانی لیکر چکھا نعوذ باللہ منہا منہہ پر رکھا نہیں جاتا بالکل ایسا مزا ہی جیسے کہ پانی میں نہایت کھاری اور شور نمک گھول دیا ہو سبحانہ و تعالی شانہ ●

جاتے وقت ہوا موافق تھی اور ملایم بھی تھی اُس پر بھی وہ بادام کے آدھے چھلکے برابر کشتی ایسی کروٹیں لیتی تھی کہ کبھی یہہ کنارہ اور کبھی وہ کنارہ پانی کے برابر ہوجاتا تھا ملاح نے اُسی کشتی میں بادبان چھوڑا اور موافق ہوا کے دھارا پر چھوڑ فی الفور برودہ تک پہونچا دیا ہم سیڑھی پر سے برودہ پر چڑھے اور اندر جاکر سیر کی جہاز کو اور جہاز کے کمروں کو مثل بادشاہی محل کے آراستہ پایا عمدہ عمدہ میزیں اور کرسیاں اور جابجا شیشہ کی جڑی ہوئی لال ٹینیں اور چھوٹے چھوٹے آراستہ کمرے ضروری سامان سے سجے ہوئے طیار تھے تھوڑی دیر ہمنے وہاں کی سیر کی اور پھر اپنے اُسی بادام کے آدھے چھلکے پر ہوکر شہر میں آنے کا ارادہ کیا اُس وقت ہوا تند ہوگئی تھی اور آتے وقت مخالف بھی تھی اور اُس ظالم ملاح نے منع کرتے کرتے بادبان کشتی کا کھینچا اور بولا کہ تھوڑا چکر دیکر ابھی پہونچتا ہوں کہنے میں بڑی محنت ہوگی اور بہت دیر لگیگی غرض کہ کشتی اور سمندر کی جانب چلی اور اُسنے بادبان کو منحرف کرکر کشتی کو قریب تین چار میل کے اُوپر چڑھاکر لیگیا ہوا کے صدمہ سے کشتی لوٹ پوٹ ہو ہو جاتی تھی اور لہروں کے مارے اُونچی اُٹھتی

تھي اور نیچے گرتي تھي ہم لوگ جامدوں کي طرح هلتے تھے کبھي اس کنارہ سے ٹکراتے تھے کبھي اُس کنارہ جھک جاتے تھے اگرچہ ہم میں سے کوئي خوف زدہ نہ تھا آپس میں هنس هنس کر باتیں کرتے تھے اور جب کشتي ٹیڑھي هوتي تھي تو هنس هنس کر کوئي او او کہتا تھا کوئي بسم‌الله کہتا کوئي الله اکبر کہتا تھا اور ملاح کہتا تھا تم ڈرو مت اگر کشتي کا ایک سرا پاني کے اندر چلا جاوے اور پھر نکلے اور دوسرا بیٹھہ جاوے یا کشتي پر لہر پھر جاوے تو بھي کچھہ اندیشه نہیں هی میںنے اُس سے کہا که آخر کہاں لیئے جاتا هی وہ یہي کہتا تھا که تھوڑي دور اور چلو غرض که کئي میل اوپر لیجا کر اُس نے کشتي کو سیدھا گھاٹ کي طرف چھوڑا اور بہت جلد گھاٹ پر آلگایا قریب چھه سات میل کے چکر دیا هوگا آج کے سوا کبھي تمام عمر نه همنے اتنا چوڑا اور اس قدر عمیق پاني دیکھا تھا نه اتني چھوٹي کشتي میں بیٹھے تھے نه ایسي سخت هوا اور اتني بڑي موجوں میں پڑے تھے *

دسویں اپریل سنه ۱۸۶۹ ع کو قریب نو بجے کے مسٹر سهراب جي همسے ملنے آئے اور رخصت کرگئے اس لیئے که اُن کو ایک مقدمه کي جیوري میں جانا تھا همنے اسباب معه چھجو کے اسٹیمر کے گودام میں بھیجا اور هم چاروں آدمي سوار هوکر ایک سوداگر کي دوکان میں گئے اور وهاں کچھه دوائیں ضروري خریدیں پھر گودام پر جاکے دیکھا که سب اسباب گودام میں داخل هوگیا چھجو کو ایک مکان میں بٹھا آئے اور هم پھر قلعه و بازار کي طرف چلے راسته میں رحمت الله سلیمان میمن سوداگر کي دوکان پر ٹھیرے اُس نے بڑي خاطر کي اور چارپانچ بوتل لومنیڈ پاني پلایا میںنے اُس کو بہت ترغیب دي که میمنوں نے جو متفرق چھوٹے چھوٹے نامعقول صرف نام کے لیئے مدرسے بنا رکھے هیں اُن کو موقوف کریں اور سب میمن ملکر ایک بڑا نہایت عمدہ عربي کا کالج بناویں اور جوان اور لڑکے طالب علم اس میں بھرتي کریں اور انتظام سے قواعد مدرسه جاري کریں تو البته فائدہ کي بات هی اور بیهه بوڑھے توتے جن کا نام طالب علم رکھا هی اور کوئي بھیک مانگتا هی اور کوئي کسي کے گھر پڑھاتا هی ایسے لوگوں کو روٹي دینا اور مدرسه کا نام کرنا صرف روپیه پیسه کا ضایع کرنا اور علم کو برباد کرنا بلکه سمندر میں ڈبونا هی جس میں ذرا بھي ثواب نہیں هی اُس نے کہا که آپس میں نہایت نا اتفاقي هی اور ایک دوسرے کي حقارت اور اپني شیخي اور نمود چاهتا هی اس طرح کا اتفاق هونا مشکل هی میںنے کہا تم سچ کہتے هو جب کسي قوم پر خدا کي غضبي هوتي هی اور ذلت اور ادبار آتا هی تو ایسي هي مت هو جاتي هی مگر پھر بھي تم اس کا چرچا کرنا اور کہنا که ایک شخص هندوستان سے آیا تھا اور وہ ایسي ایسي باتیں کرتا تھا تھوڑي دیر بعد هم وهاں سے اُٹھے اور بہت سے سوداگروں کي دوکانوں پر گئے کچھه ضروري چیزیں خرید کہیں دو بجے کے قریب پھر

میزیگان بندر پر آئے چھجو کو ساتھ لیا اُس وقت ایک چھوٹا اگن بوٹ مسافروں کو جہاز تک لیجانے کو موجود تھا ہم سب اُس پر سوار ہوئے تین بجے اُس نے لنگر اُٹھایا اور بردہ دخانی جہاز میں ہم سب کو جا اُتارا *

ذکر شہر بمبئی

بمبئی نہایت عمدہ اور نفیس شہر ہی نہایت بڑی تجارت گاہ ہی کوئی بات بھی اس شہر میں ہندوستانی شہر کی نہیں ہی بالکل ایک انگریزی شہر معلوم ہوتا ہی تصویروں میں جو انگریزی شہروں اور بازاروں کے نقشے دیکھتے ہیں ہو بہو اُسی وضع اور اُسی قطع کا شہر ہی صفائی بہی اچھی ہی الا کلکتہ میں جسطرف انگریز رہتے ہیں اُسکی بہ نسبت کسیقدر صفائی میں کم ہی مگر خاص کلکتہ شہر جیسا ناپاک ہی ویسا کوئی محلہ بمبئی کا میلا و ناپاک نہیں معلوم ہوتا تمام شہر میں اور تمام مکانوں میں گیاس کی روشنی ہی مگر کلکتہ کی روشنی گیاس کی یہاں سے زیادہ عمدہ ہی ہر مکان میں تالاب کا میٹھا پانی نل اور پمپ کے ذریعہ سے پہونچتا ہی یہہ ایک بڑی عمدگی اس شہر کو ہوگئی ہی ورنہ پانی کی بڑی مصیبت تھی اور ہمیشہ پانی کا قحط رہتا تھا *

دو تین جگہہ بازاروں میں بہت خوبصورت اور بہت بڑے بڑے عجیب عجیب تصویروں دار لوہے کے ستون گڑے ہوئے ہیں اُن میں بڑی بڑی تین تین اور کسی میں چار چار لال لیمپیں لگی ہوئی ہیں جو تمام رات گیاس کی روشنی سے روشن رہتی ہیں عمارتیں سرکاری اور ہوٹلیں اور ٹون ہال اور اور رئیسوں کے اور پارسیوں کے مکانات نہایت عمدہ عمدہ اور بڑے بڑے عالیشان ہیں اور چند اور بہت بڑی عالیشان عمارتیں بن رہی ہیں مسجدیں یہاں کی نہایت صاف اور فرش سے اور شیشہ آلات سے آراستہ ہیں اکثر میں گیاس کی روشنی ہی جامع مسجد عجیب قطع کی ہی صحن مطلق نہیں ہی ساری پٹی ہوئی ہی جیسے ہماری دلی کی کھڑکی کی مسجد جو چراغ دہلی کے پاس ہی اُس میں پتھر کے ستون ہیں اس میں چوبی ستون ہیں اس مسجد کو تالاب پر بنایا ہی ساری مسجد کے نیچے پانی ہی تھوڑا سا تالاب کو کھلا رکھا ہی اور سیڑھیاں بنا دی ہیں گویا وہ مسجد کا حوض ہی اُس میں لوگ وضو کرتے ہیں اور ایک جگہہ اوٹ کردی ہی وہاں نہاتے ہیں غرضکہ حوض کے اوپر چھتا پات کر مسجد کا درجہ بنایا ہی اور پھر اُس کے اوپر ایک اور درجہ ہی گویا دو طبقہ مسجد ہی جمعہ کے دن اوپر اور نیچے دونوں طبقوں میں نمازی کھڑے ہوتے ہیں البتہ پہلے درجہ کی چھت صرف اُس مقام سے جہاں امام کھڑا رہتا ہی کھلی ہوئی ہی تاکہ اوپر کے طبقہ والے امام کو دیکھہ سکیں یا آواز سن سکیں مجھے معلوم نہیں کہ ایسی دوہری مسجد یعنی دو درجہ کی اور کسی جگہہ بھی ہی یا نہیں سب سے اوپر کی چھت کھپریل کی ہی *

قلعہ جو کہلاتا هی وہ کسي زمانہ میں قلعہ تھا اور فصیل بھي قلعہ کي تھي مگر اب کچھہ بھي نہیں صرف ایک جگہہ دس پندرہ گز دیوار فصیل قلعہ کي باقي رہ گئي هی سرکار نے سب توڑ کر مسمار کرکے آبادي میں ملادیا اور اب اُس زمین پر جہاں قلعہ تھا تمام سرکاري کچہریاں اور سوداگروں کي کوٹھیاں هیں مگر وہ ٹکرا اب تک قلعہ کے نام سے مشہور هی پس قلعہ کو ایک محلہ بمبئي تصور کرنا چاهیئے *

اس شہر میں غالباً تمام ملکوں کے لوگ موجود هونگے مگر میمن اور پارسي یہاں کے بڑے امیر آدمي هیں اور سوداگروں میں سیٹھہ کا لقب نہایت معتبر و معزز گنا جاتا هی بڑے بڑے پارسي بھي اپنے نام کے ساتھہ سیٹھہ کا لفظ لگاتے هیں مثلاً سہراب جي فریم جي سیٹھہ باپ کا نام بھي پارسیوں میں مثل دکھنیوں کے ساتھہ بولا جاتا هی *

میمنوں نے بجز اس کے کہ اچھے کپڑے پہنتے هیں اور عربي عمامے باندھتے هیں اور بگھیوں میں چڑھتے هیں اور اپنے نام اور اپني شیخي کے پیچھے مرتے هیں اور کچھہ قومي ترقي نہیں کي مسجد بنانے کا بڑا شوق هی بہت سے میمن هیں جن کے هاں تھوڑا تھوڑا لنگر خانہ جاري هی اُن کي نام آوري کے لیئے براے نام ایک مدرسہ هی ایک ملا اُس میں پڑھانے کو نوکر هی پھر نابالغ براے نام طالب علم هیں لنگر خانہ سے روٹي پاتے هیں دن کو ایک آدہ براے نام سبق پڑھا پھر کسي میمن کے لڑکے کو پڑھانے چلے گئے کوئي شخص کسي اور طرح سے خیرات مانگنے کا پیشہ کرنے چلا گیا مجھکو یہہ حال دریافت هونے سے نہایت افسوس هوا اور میںنے کہا کہ دیکھو قوم کا جو ادبار هی تو باوجودیکہ روپیہ خرچ هوتا هی مگر کس بري طرح خرچ هوتا هی جس سے نہ دین کا فائدہ نہ دنیا کا البتہ صرف چند روزہ ایک نام هی کہ فلاں میمن کا مدرسہ هی علاوہ اس کے ایک دو کٹ ملا خوشامدیوں نے تعریف کردي اور کہا کہ آپ نے تو جنت میں ایک موتي کا محل بنا لیا لعنت اللہ علی الکاذبین وہ لوگ مرگئے جو موتي کا گھر بناتے تھے ایسي باتوں سے تو پھوٹي کھپریل کا بھي گھر نہیں بنتا *

پارسیوں نے البتہ قومي ترقي خوب کي هی اپنے لباس کي وضع عمدہ طور پر تراش کو درست کرلي هی تمام پارسي کیا بڑا اور کیا چھوٹا سب ایک وضع کي پوشاک پہنتے هیں نہانا اور پوشاک بدلني اور صفائي سے رهنا بالکل اختیار کیا هی اُولوالعزمي بھي ان میں هی تجارت اور نوکري کو دور دور جاتے هیں اور شایستگي اور تربیت میں روز بروز ترقي کرتے هیں لڑکیوں کي تربیت کي طرف متوجہہ هیں اور چونکہ اُن کے هاں پردہ نہیں هی اس لیئے معتبر اور لایق طمانیت اسکول بنائے هیں اور اُن میں لڑکیاں پڑھتي هیں هرایک پارسي انگریزي پڑھا هوا هی اور بااین همہ اپنے مذهب کو قایم رکھے هوئے هیں اور نہایت پابند اپنے اصول مذهب کے هیں میںنے سنا هی کہ بعض پارسي اپني لڑکیوں کو انگریزي بھي

پڑھاتے ھیں کوئي اسکول ھی وھاں اٹھارہ اٹھارہ بیس بیس برس کي عمر کي لڑکیاں انگریزي پڑھنے کو جمع ھوتي ھیں اور بخوبي پڑہ گئي ھیں انگریزي بولتي ھیں اور چٹھیں لکھتي ھیں مگر میں نہیں سمجھا کہ اپني زبان چھوڑ کر پارسیوں کو لڑکیوں کے انگریزي پڑھانے لکھانے کي کیا ضرورت پیش آئي ھی *

بمبئي میں ایک نئي بات یہہ ھی کہ ھر ایک مقام پر اُن بازاروں کے جہاں کوٹھیاں اور کارخانے تجارت بہت ھیں لوگ خطوط پر لگانے کے لیئے ٹکٹ اور لال ٹین اور لاکھہ کي بتي اور پاني کے پیالے اور کانٹا اور ایک مہر جس پر کچھہ نشان کھدا ھوا ھی لیئے بیٹھے ھیں سیکڑوں آدمي خط اور چٹھیاں لاتے ھیں وہ اُن کو تول کر ٹکٹ لگا دیتے ھیں اور صرف ٹکٹ کي قیمت لےلیتے ھیں اور جو چٹھیات رجسٹري ھوکر جانے والي ھیں یا پلندے جو آتے ھیں اُن پر لاکھہ کي مہریں بھي کر دیتے ھیں اور اُس کي اُجرت مناسب لے لیتے ھیں میرے سامنے آدہ گھنٹہ کے عرصہ میں قریب بیس پچیس آدمي کے آئے ھونگے مگر وہ دن ولایت کی ڈاک جانے کا تھا اس سبب سے کثرت سے چٹھیاں آتي تھیں *

ایک اَور نئي بات بمبئي میں یہہ دیکھي کہ بڑے بازاروں میں انگلستان کے طریقہ پر آمني بس گاڑیاں دو گھوڑوں کي اور تین گھوڑوں کي کھڑي رھتي ھیں اور پھرتي ھیں جس کو کہیں جانا ھوتا ھی خفیف کرایہ دیا اور اُس میں بیٹھہ گیا *

آمني بس ایک بڑي گاڑي ھی جس کے اندر دو طرفہ اور اُس کی چھت پر بھی دوطرفہ بیٹھنے کي جگہہ ھی اوپر اور اندر قریب چوبیس آدمیوں کے بیٹھہ سکتے ھیں اور جس گلي یا مکان میں جس کو اُترنا ھوتا ھی اُتر لیتا ھی اور چڑھنے والے ھر جگہہ سے سوار ھوتے جاتے ھیں في الحقیقت بڑے آرام کي چیز ھی *

غرض کہ بمبئي میں مجھکو پارسي بہت پسند آئے اُنھوں نے نہایت عمدہ طرح سے قومي ترقي شروع کي ھی اور جس طرز پر کہ بنگالیوں نے قومي ترقي شروع کی ھی میري دانست میں پارسیوں کا طرز اُس سے نہایت عمدہ اور قابل تعریف ھی مگر افسوس ھی کہ مسلمان ھر جگہہ سب سے پیچھے ھیں تعز من تشاء و تذل من تشاء *

ذکر بروڈہ دخاني جہاز

بروڈہ اسٹیمر نہایت عمدہ جہاز ھی لندن میں بنا ھی سنہ ۱۸۶۳ ع میں بننا شروع ھوا سنہ ۱۸۶۴ ع میں تیار ھوکر سمندر میں ڈالا گیا تین سو نو فیٹ لنبا اور اڑتیس فیٹ چوڑا اور چھبیس فیٹ گہرا ھی بارہ ھزار چار سو چالیس من بوجھہ اُٹھاتا ھی بیچوں بیچ میں چار سو گھوڑوں کے زور کا انجن لگا ھوا ھی ایک بڑا کمرہ طولاني بیچوں بیچ میں ھی مگر انجن اور زینہ ھونے کے سبب دو حصہ ھوگیا ھی اُن کمروں میں کھانے کي میزیں لگي ھیں اور کھانے کے بعد بیٹھنے اور کھیلنے اور باتیں کرنے کي جگہہ ھی اور اُسکے

دونوں طرف برابر برابر چھوٹے چھوٹے کمرے فرسٹ کلاس کے مسافروں کے لئے بنے هوئے هیں *

کسي کمرہ میں ایک کسي میں دو کسي میں تین کسي میں چار پلنگ هیں جو کمرہ همکو ملا تھا اُس میں چار پلنگ تھے دو نیچے اور دو اُن دو کے اوپر پلنگوں کي قطع بالکل ایسي هی جیسے همارے ملک کے فرسٹ کلاس ریلوے گاڑیوں کے پلنگ هیں اور اسي طرح اوپر تلے هیں صرف اتنا فرق هی که ریلوے گاڑیوں میں چمڑے کے گدے هیں اور جهاز میں اُن پلنگوں پر گدے اور تکیے اور چادر مثل پلنگ کے بچھائي جاتي هی ایک دروازہ آمد و رفت کا هی اور ایک چھوٹھي سي کھڑکي سمندر کي طرف هوا کے آنے کو هی اور اُس میں سے سمندر کي سیر بھي بخوبي هو سکتي هی مگر مشکل یهه هی که شدت هوا یا طوفان کے وقت یهه کھڑکي بند کردي جاتي هی تاکه کمرہ میں پاني نه آوے اور جس تختے سے بند هوتي هی اُس میں چهه انچهه کے قطر کا نهایت موٹا اور مضبوط ایک آئینه قدرے روشني آنے کے لئے لگا هوا هی اور ایسي حالت میں کمرہ میں نهایت گرمي اور حبس هوتا هی کمرے جو کیبن کهلاتے هیں در حقیقت چھوٹے هیں مگر جهاز میں اتنے هونا بھي بهت غنیمت هی جو کمرہ همکو ملا اُسمیں چار پلنگ نمبر ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ کے تھے عرض اُس کمرہ کا چهه فیٹ اور طول اُس کا دس فیٹ هی دیواروں میں دو چیني کے برتن منهه دھونے کو لگے هوئے هیں اتفاقیه اس کمرہ میں ایک ستون آگیا هی جس کے سبب جگهه اور بھي تنگ هوگئي هی *

متعدد حمام جهاز میں هیں حمام کے کمرہ کا عرض ساڑھے چار فیٹ اور طول آٹھه فیٹ هی اور اندر نهایت عمدہ ایک حوض سنگ مرمر کا بنا هوا هی طول حوض کا ساڑھے پانچ فیٹ اور عرض دو فیٹ اور عمق دو فیٹ هی باقي جگهه کمرہ کي خالي هی اُس کي تهه پر کاٹ کي جالي اور جالي کے نیچے لوهے کي چادر لگي هوئي هی جو پاني جالي پر گرتا هی في الفور بهه جاتا هی حوض کے اوپر ایک نل پیتل کا لگا هوا هی اور اُس کي پیندي میں ایک بدررو پاني نکلنے کي هی حمام میں پمپ کے ذریعه سے سمندر کا پاني آتا هی جب کوئي نهانے کو جاتا هی تو اُس مقام پر جهاں جالي لگي هوئي هی ٹھهر کر هاتهه پاؤں میں یا بدن میں جو کچهه میلا لگا هو سب دھو سکتا هی بعد اس کے جب حوض کي بدررو بند کرکر پاني آنے کي نل کا پیچ پھرا دیا اور في الفور سمندر کا پاني حوض میں بھرگیا جو مقدار میں قلتین سے بهت زیادہ هی اکثر لوگ یهه کرتے هیں که اُس حوض میں اُتر جاتے هیں اور بیٹھه کر اور لیٹ کر خوب مل مل کر نهاتے هیں جب خوب نها چکے بدررو کھول دي في الفور حوض کا پاني نکل گیا پھر حوض میں کھڑے هوگئے سر کے اوپر ایک چھلني لگي هوئي هی اور دیوار میں ایک پیچ هی جهاں اُس پیچ کو

پهرایا اور چهلني میں سے مینهه برسنا شروع هوا اور نهایت زور سے موسلا دهار مینهه برستا هی أسکے نیچے کهڑے هوکر پهر خوب نها لیئے اور أس کا پیچ بند کردیا حوض کے باهر نکل کر بدن پونچهه کر کپڑے پهن لیئے *

جاے ضرور بهي متعدد هیں جب جاے ضرور کا کواڑ بند کرلیا جاتا هی تو اندر سے ڈهائي فیٹ عرض میں اور پانچ فیٹ طول میں رهجاتا هی وهاں مثل کمود کے ایک چیز بني هوئي هی مگر ایک عمدہ بات یهه هی که اسیکے پاس ایک برنجي حلقه لگا هوا هی بعد رفع حاجت أس حلقه کو اوٹهایا اور کمود کے ظرف چیني میں پاني آیا اور سب میلے کو بها لیگیا اور وہ ظرف چیني بالکل صاف هوگیا طهارت کرنے کے لیئے عموماً بجز کاغذ کے وهاں أؤر کوئي چیز نهیں هی الا اگر کوئي شخص اپنے ساتهه لوٹے میں پاني لیجاوے اور بهت موٹا آدمي بهی نهو تو أس میں بخوبي پاني سے طهارت کرسکتا هی صرف سلیقه اور احتیاط چاهیئے که پاني پهیلنے نه پاوے کمود تر نهو جاوے تاکه دوسروں کو تکلیف نهو *

جهاز کي نصف چهت پیچهے کي فرسٹ کلاس مسافروں کے لیئے هی اور حقیقت میں یهي جگهه جهاز کي بهشت هی نهایت پر فضا هوادار أسکے اوپر نمگیرا تنا هوا هی جس طرف سورج هوتا هی أس طرف کے پردے تن جاتے هیں اور دوسري طرف کے أٹهه جاتے هیں رات کو سب طرف کے پردے أٹهے رهتے هیں سمندر کي سهر اور چاندني کا پهیلاؤ اور ٹهنڈي هوا بڑا لطف دکهاتي هی حقیقت میں جسقدر روپیه فرسٹ کلاس کا دیا جاتا هی وہ صرف اسي جگهه کي قیمت هی بینچیں اور کرسیاں یهاں بچهي رهتي هیں اور تمام مسافر فرسٹ کلاس کے اور تمام میمیں اور بچے سارے دن اسي جگهه بیٹهے رهتے هیں اور میمیں نو بجے رات تک بیٹهي رهتي هیں پهر اپنے کمروں میں سونے جاتي هیں اور مرد اکثر رات کو بهي یهیں سوتے هیں *

ایک غلطي بسبب ناتجربه کاري کے همسے یهه هوئي که همنے کوئي آرام چوکي اپنے ساتهه نهیں لي اکثر مسافر اپنے ساتهه لائے اور بهت آرام پایا اکثروںکے پاس أس قسم کي آرام چوکي تهي جو پیچوں پر ٹوٹ کر اکهٹي هوجاتي هی اور جب بچهاؤ تو پهیل جاتي هی همنے دو تین صاحبوں کو دیکها که أسي قسم کي نئي کرسیاں بمبئي سے خرید کر اور اپنے ساتهه لیکر جهاز میں چڑهے أس وقت هم حیران هوئے که کرسیاں اپنے ساتهه کیوں لیئے جاتے هیں مگر جب رات هوئي اور أن کرسیوں کو چهت پر بچهاکر وہ بیٹهے اور سوئے أسوقت همکو أسکي قدر هوئي مگر همکو کچهه تکلیف نهیں هوئي بهت سے صاحب تهے جنکے پاس کرسیاں نه تهیں خود جهاز کي چهت پر کرسیاں اور بینچیں بچهي هوئي هوتي هیں اور تمام چهت بیٹهنے اور لیٹنے اور سونے کے قابل هوتي هی مگر اس قسم کي کرسي کا لانا زیادہ تر آرام کا باعث هوتا هی *

نصف چهت آگے والي جهاز کا دوزخ هی تمام خلاصي اور قلي اور دو باورچیخانے اور

موغیاں بهیڑ اں گاے بسور سب أسي طرف هوتے هیں اور ڈک پیسنجر بهي أسي طرف رهتے هیں سکنڈ کلاس پیسنجر کو أسي طرف جگهه هي مگر کسي قدر امتیاز کے ساتهه مهري دانست میں سواے فرسٹ کلاس کے آؤر کسیطرح پر جهاز میں سفر کرنا بلاشبهه تکلیف کا باعث هي *

چهت کے اوپر بجز کپتان اور ایک آؤر افسر کے اور کسیکا کمره نهیں هي جهاز کے کمروں میں اسطرح کي لال ٹینئیں جڑي هوئي هیں که ایک رخ مسافروں کے کمره میں اور ایک رخ بڑے کمره کي طرف هي دس بجے تک برابر روشني رهتي هي پهر یهه لال ٹینئیں گل هوجاتي هیں اور دو ایک بڑي لال ٹینئیں تمام رات جلتي رهتي هیں اور جاے ضروروں میں ساري رات روشني رهتي هي *

بهت سے انگریز اپنے دوستوں کو جهاز میں پهونچانے آئے تهے همارے جهاز میں سوار هونے کے اده گهنٹه بعد هنري ایس کنگ اینڈ کوکے ایجنٹ جهاز میں همارے پاس آئے اور مسٹر والٹر اسمأتهه صاحب کي چٹهي جس میں آؤر کاغذات ضروري همارے نام کے ملفوف تهے پهونچائي اور همنے دونوں صاحبوں کا بهت شکر کیا قریب چهه بجے شام کے دسویں اپریل سنه ۱۸۶۹ ع روز شنبه کو جهاز نے لنگر اوٹهایا اور همنے نهایت صدق دل سے آیت بسم‌الله مجریها و مرسها ان ربي لغفورالرحیم پڑهي اور روانه هوئے دن رات چلتے چلتے سترهویں اپریل سنه ۱۸۶۹ع روز شنبه‌کو ساڑهے سات بجے عدن میں پهونچے جهاز نے لنگر کیا اور همنے عدن دیکهنے کي طیاري کي *

نقشه مندرجه ذیل سے واضح هوگا که هم کس راه سے سمندر میں هوکر عدن تک آئے اور هر روز کسقدر جهاز چلا مگر واضح رهے که حساب رفتار جهاز کا باره بجے دن سے دوسرے دن کے باره بجے تک لگایا جاتا هي *

تاریخ و یوم		عرض مقام وقت دوپهر		طول مقام وقت دوپهر		رفتار بحساب میلوں کے
		درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
۱۱	یکشنبه ...	۱۸	۳۰	۶۹	۳۰	۱۹۵
۱۲	دو شنبه ...	۱۷	۲۰	۶۵	۵	۲۶۹
۱۳	سه شنبه ...	۱۶	۱۸	۶۰	۳۵	۲۵۶
۱۴	چهار شنبه ...	۱۵	۲۴	۵۶	۳۵	۲۴۷
۱۵	پنجشنبه ...	۱۴	۲۵	۵۲	۱۴	۲۶۰
۱۶	جمعه ...	۱۳	۳۰	۴۸	۳	۲۵۰
۱۷	شنبه ...	۱۳	*	۴۵	*	۲۰۰ مقام عدن
	میزان			۵۰۰		۱۶۷۷

حالات و واقعات جہاز

اب ہم کچھہ حالات اور واقعات جہاز لکھہ کر عدن کا اور اُس سے آگے جو سفر ہوگا اُسکا ذکر لکھینگے *

عملہ جہاز

اس جہاز میں کل عملہ جو جہاز سے متعلق ہی ۱۷۹ شخص حسب تفصیل ذیل هیں *
کمینڈر ۱ — افسران ۵ — سرجن ۱ — پرسر ۱ — کلرک ۱ — انجنیر ۶ —
یورپین کرو ۴۰ — یورپین اسٹورڈ ۱۸ — نیٹو اسٹورڈ ۱۲ — لسکرز وغیرہ ۵۷
ہندوستانی آگ جلانے والے ۳۵ — ہندوستانی کول ٹریمر ۲۲

میزان ۱۷۹

افسران کے یہہ نام ہیں

W. T. Baumont, 1st Officer. — N.W. Hasewood Cmmander.

این ڈبلیو ہیسل ووڈ کمینڈر — ڈبلیو ٹی بومنٹ افسر اول

James Grahm 1st Engineer.—C.P. Guicket, Purser. — C. E. Walker, Surgeon.

سی ای واکر سرجن — سی پی گکٹ پرسر — جیمس گریہم فرسٹ انجنیر —

ہندوستانیوں میں متعدد قوم کے لوگ هیں اکثر چینی هیں اور اکثر مسلمان هیں مسلمانوں میں حبشی بر عرب اور مسقط کے رهنے والے عربی بولتے هیں میں نے اُن سے عربی میں باتیں کی هماری گفتگو تو وہ بخوبی سمجھتے هیں مگر اُنکی زبان کے بعض بعض الفاظ سمجھہ میں نہیں آتے علاوہ ان کے کوکنی مسلمان هیں اور دو ایک آدمی ہندوستان کا بھی هی عجیب بات یہہ هی کہ وہ حبشی اور چینی اُردو بھی بقدر ضرورت کے سمجھتے هیں اور میں نے دیکھا کہ بعضی دفعہ آپس میں بھی دو چار باتیں اُردو میں کرتے هیں خصوصاً کوکنی اور ہندوستانیوں سے اور کوکنی تو خاصی اُردو بولتے هیں *

اس جہاز میں فرسٹ کلاس مسافروں کے سوا سو کے قریب پلنگ هیں مگر اس دفعہ مسافر کم هیں صرف اڑسٹھہ مسافر فرسٹ کلاس کے اور تیرہ سکنڈ کلاس کے اور چھہ ڈک پسنجر هیں *

تمام انگریز اور میمن جو جہاز میں هیں کسی سے بھی هماری سابق کی واقفیت نہیں هماری طرف کا کوئی انگریز جہاز میں نہیں هی اور اس سبب سے میں نہیں جان سکتا کہ جب یہہ صاحب لوگ ہندوستان میں تھے تو اُن کا مزاج اور اخلاق کیسا تھا مگر جہاز میں سب کا مزاج نہایت اچھا اور بااخلاق هی اکثر انگریز نہایت اخلاق و مہربانی سے پیش آتے هیں صبح کو اگر همکو خیال نہیں ہوتا تو خود پہلے گوڈ مارننگ کہتے هیں

هر موقع پر تهینک یو کهتے هیں یا تو یهه صاحب هندوستان میں بهي ایسے هي خوش مزاج هونگے یا آب و هوا کے اختلاف کا سبب هوگا اس لیئے که سمندر کي هوا نهایت صحت بخش هی ان صاحبوں میں سے جن صاحبوں نے هم پر زیادہ مهرباني کي اور زیادہ اخلاق سے پیش آئے اُن کا ذکر کرتے هیں *

سب سے اول جن سے هم سے ملاقات هوئي وہ میجر جنرل بهبنگٹن صاحب هیں کمینڈر شمالي حصه مدراس یهه صاحب مدراس سے آئے هیں اور سنه ۱۸۵۸ ع میں بنارس میں بهي چند روز رهے تهے ان کي رجمنٹیں وهاں آئي تهیں *

یهه صاحب نهایت بااخلاق اور حد سے زیادہ خوش مزاج هیں بوڑهے اور کسیقدر فربه اور خوب صورت وجیهه آدمي هیں اول اول همسے اور یٹینٹل بینک کے دروازہ پر ملےاور خود ابتدا ملاقات کي کي اور بهت اخلاق کي باتیں کرتے رهے اور اس بات سے که هم اور وہ ایک جهاز میں سفر کرینگے نهایت خوش هوئے میں نے کہا که مارسلز سے کیلس تک جانے میں کسیقدر تکلیف هوگي اس لیئے که هم میں سے کوئي فرانسیسي زبان نهیں جانتا بولے که نهیں مجهه سے جو تمهاري مدد هوسکیگي میں کرونگا اور اگرچه میں فرانسوسي زبان نهیں جانتا مگر میري میم صاحبه خوب جانتي هیں وہ بخوبي تمکو مدد دینگي میں نے اُن کا بهت شکر کیا اُس وقت سے برابر جهاز میں نهایت خوبي و اخلاق سے ملتے هیں روز صبح کو گوڈ مارننگ هوتي هی اور مزاج پرسي کے بعد اکثر باتیں هوتي هیں *

مس کار پینٹر صاحبه جو نهایت نامي اور گرامي لیڈي هیں اور جنهوں نے کلکته و بمبئي میں هندوستاني عورتوں کي تعلیم کے لیئے بهت کوشش کي هی وہ بهي اسي جهاز میں تهیں اُن سے بهي میري ملاقات هوئي بهت اخلاق و تپاک سے ملیں اور نسبت تعلیم عورات اور نیز به نسبت عام تعلیم کے بهت سي باتیں هوئیں وہ اُردو مطلق نهیں جانتیں اور میں انگریزي بخوبي نهیں سمجهه سکتا اس لیئے مترجم کي حاجت هوتي تهي کبهي مرزا خداداد بیگ اور کبهي محمد محمود مترجم هوتے تهے اور آپس میں بات چیت هوتي تهي *

مس صاحبه برسٹل کي رهنے والي ڈاکٹر کارپینٹر کي بیٹي هیں وهاں بهي اُن کو غریب لوگوں کي لڑکیوں کي تعلیم کا بهت شوق تها اور اُن پر محنت کرتي تهیں راجه رام موهن راے باني برهم مت سے بهي اُن کي ملاقات تهي وہ مس صاحبه کے باپ سے ملنے برسٹل میں گئے هوئے تهے اور اُسي کے گهر میں رهتے تهے وهیں بیمار هوئے اور وهیں مرے مس صاحبه نے اُن کي اور اور لوگوں کي زباني هندوستان کي عورتوں کي جهالت اور بري حالت کا حال سنکر هندوستان میں آنے کا اور یهاں کي عورتونکي ترقي حالت میں کوشش کرنے کا ارادہ کیا اور هندوستان میں تشریف لائیں *

اُن کے پاس ایک کتاب ھی جس میں ھندوستاني لوگوں کي رائیں اور چٹھیاں اُن کے کاروبار کي نسبت مندرج ھیں وہ کتاب اُنھوں نے مجھے بھي دي اور میں نے بھي اُردو زبان میں اُس کتاب پر اپني راے لکھدي چنانچہ بجنسہ اُس کي یہہ نقل ھی *

نقل عبارت

مجھکو بروقت دخاني جہاز میں جب کہ میں لندن کو جاتا تھا مس کارپینٹر صاحبہ سے ملاقات حاصل ھونے کي عزت اور بے انتہا مسرت حاصل ھوئي جب سے میں نے اُن کا نام اور اُن کي کوششوں کا حال نسبت تعلیم ھندوستاني عورات کے سنا تھا میں بہت مشتاق اُن کي ملاقات کا تھا خدا کا شکر ھی کہ بطور نعمت غیر مترقبہ اُن کي ملاقات ھوگئي *

اُن کي عالي ھمتي اور بلند نظري اور تہذیب اخلاق اور نیک نیتي کا مثبت خود وھي مضمون ھی جو اُنھوں نے اختیار کیا ھی یعني اُس گروہ اکي (جس کو خدا تعالی نے مرد کے لیئے بطور دوسرے ھاتھہ کے بنایا ھی اور جس کو نیک کاموں کے بخوبي انجام ھونے کے لیئے مرد کا مددگار کیا ھی) تعلیم و تربیت میں کوشش کرنا درحقیقت یہہ مضمون اور اُس پر اُن کي کوشش نہایت قدر کے لایق ھی — میں سمجھتا ھوں کہ نیک کام پر کوشش ھوني (گو وہ کسیطرح پر ھو) نہایت اچھي ھی کیونکہ اگر وہ کوشش درست بنیاد پر قایم ھوئي ھی تو وہ خود کامیاب ھوگي اور اگر اُس میں کچھہ غلطي ھی تو اُس سے اُمید ھی کہ اوروں کو اُس نیک کام پر کوشش کرنے کي تحریک ھوگي جس سے توقع ھی کہ کوئي نہ کوئي کوشش بغیر کسي غلطي کے شروع ھوگي اور ٹھیک ٹھیک نیک نتیجے تک پہونچیگي *

نیک کام میں کوشش کرنے والوں کي کوششیں کبھي کبھي اسلیئے کہ وہ اُن لوگوں کي عادات و رسم و رواج کے مخالف طریقے پر جن کي بھلائي کے لیئے کوشش کي جاتي ھی قایم کي گئي ھیں برباد ھوگئي ھیں حقیقت میں ایسا کرنا گویا نیچر کا مقابلہ کرنا ھی اور خود اُس نیکي کي رکاوٹ کا آلہ بننا ھی خدا نے یوشع کے لیئے سورج کا تھم جانا کہا جالانکہ شاید وہ غلط تھا کیونکہ اگر وہ واقع بھي ھوا تو شاید زمین کا تھم جانا سچ ھوتا مگر خدا نے نیک بات پھیلانے میں بالکل علم؛ سمجھہ کي جو اُس زمانہ میں تھي رعایت کي پس اگر اب ھم کسي نیک بات کے پھیلانے میں عام رواج کي رعایت نکرینگے تو خود خدا کي اُس حکمت کو توڑینگے اور خود اپنے لیئے نقصان کا سبب ھونگے *

بہر حال میں خدا سے چاھتا ھوں کہ مس کارپینٹر صاحبہ کي کوششیں کامیاب ھوں اور ھندوستان میں کیا مرد اور کیا عورت سچائي اور علم کي روشني سے جو دونوں اصل میں ایک ھیں روشن ضمیري حاصل کریں *

لفتننت جے بي لارنس صاحب مدراس کے علاقہ کے جو بالفعل پیمایش کے کام پر متعین هیں وہ بهي اس جہاز میں تھے ایک رات کو وہ نہایت مہرباني سے میرے پاس آکر بیٹھے اور پوچھا کہ تم لندن جاتے هو میںنے کہا هاں پھر کہنے لگے کہ میں مدراس سے آتا هوں میں مشنري نہیں هوں میرا کام توپ مارنے کا هي مگر میںنے مدراس کے علاقہ میں جو لوگوں سے پوچھا تو وہ کہتے هیں کہ دنیا میں تین مذهب سچے هیں هندو عیسائي اور مسلمان کیا یہہ بات تمهارے نزدیک بهي سچ هی یہہ سوال کرتے هي خود هي جواب دیا کہ میرے نزدیک تو صحیح نہیں کیونکہ صحیح مذهب صرف ایک هي هوگا میں نے کہا کہ هاں متعدد مذهب جو مختلف اصول پر مبني هوں سب صحیح نہیں هوسکتے بلکہ سب مذهبوں میں صرف ایک هي مذهب صحیح هوگا یا مختلف اصولوں میں ایک هي اصول مذهب صحیح هونگے اس پر بولے کہ میرے نزدیک عیسائي مذهب بالکل سچا و صحیح هی میں نے کہا کہ هر شخص اپنے مذهب کو ایسا هي سمجھتا هی کہنے لگے کہ اورونکي سمجھہ ٹھیک نہیں هی میں نے کہا کہ آپ کے خیال کے صحیح هونے اور اوروں کي سمجھہ کے غلط هونے کي کیا دلیل هی کہنے لگے کہ دیکھو عیسائي قوم نے کیا کچھہ کیا انگریزوں نے تمام دنیا کي قوموں سے زیادہ خدا کي مہرباني حاصل کي هی علم اور هنر جیسا کہ همارے پاس هی دوسري قوم کے پاس نہیں هم هي کو خدا نے حکمت عطا کي هی دیکھو اس دوخاني جہاز کو کہ کیا حکمت سے بنا هی اور کس حکمت سے چلتا هی ریل گاڑي کي حکمت اور طاقت تمنے بخوبي دیکھي هوگي تار برقي کي کرامت تم جانتے هو فوج کي اور جنگ کي بادشاهي قوت تمام دنیا میں هماري سي کسي میں نہیں اگر اور کوئي مذهب سچّا هوتا تو اُس پر بهي خدا اس طرح مہربان هوتا میں نے کہا کہ یہہ سب باتیں دنیا کے کاموں سے متعلق هیں ان سے اور مذهب کے سچے یا جھوٹے هونے سے کچھہ واسطہ نہیں هی دیکھو خدا تعالی نے اپنے نیک بندے ایوب کو اور اپنے پیارے جیسس کرائسٹ یعني حضرت عیسی علیہ السلام کو دنیا میں ذرا بهي جگہہ ندي نیک بندوں کے لیئے دنیا نہیں هی بلکہ دوسري زندگي کي نعمت هی *

یہہ سنکر تھوڑي دیر چپ رهے میں سمجھا کہ اب بات ختم هوئي اس لیئے کہ میں آپس کي صحبت اور ملاقات میں مذهبي گفتگو کو نہایت ناپسند کرتا هوں بلکہ برخلاف اخلاق کے سمجھتا هوں مگر افسوس کہ اُنکا ارادہ اُس کے ختم کا نہ تھا وہ بولے کہ میں تمسے ایک بات جو نہایت سچ هی اور دیني کام کي هی اور جس پر مجھکو بخوبي یقین هی اور میرے دلکو بالکل تسلي هی کہتا هوں کہ بہشت کا ملنا صرف جیسس کرائسٹ پر بھروسہ رکھنے پر منحصر هی اور کوئي راہ نہیں میں نے کہا کہ صاحب میں کہہ چکا کہ هر کوئي اپنے مذهب پر ایسا هي اعتقاد رکھتا هی بولے کہ کیا تم بهي محمد پر ایسا هي

بھروسہ رکھتے ہو جیسا کہ میں دل سے جیمس کرائسٹ پر رکھتا ہوں جو کہ اُن کا یہہ سوال ہمارے اعتقاد مذہبي کے کسیقدر برخلاف تھا کیونکہ ہم کسي شخص پر بھروسہ نہیں رکھتے بلکہ خداے واحد پر بھروسہ رکھتے ہیں اس لیئے اِسکا جواب دینے میں مینے تھوڑاسا تامل کیا اور اپنے دل میں یہہ خیال کرکے کہ ہر گاہ خداے واحد پر بھروسہ ہمکو بذریعہ محمد رسول‌الله صلعم کے حاصل ہوا ہی تو مجازاً ہمکو کہنا کہ ہم محمد پر بھروسہ رکھتے ہیں کچھہ مضائقہ نہیں ہی یہہ سوچکر مینے جواب دیا کہ ہاں اُسپر وہ بولے کہ نہیں تمکو دلي بھروسہ اور کامل بھروسہ نہیں ہی اس لیئے کہ خود تمھاري بات اور جواب سے ظاہر ہوتا ہی کہ تمکو اس بات پر پورا بھروسا اور مضبوطي نہیں ہی مینے کہا کہ آپ کے سوال میں کسیقدر غلطي تھی سنیئے کہ مجھکو اسبات پر کہ بہشت اور نجات حاصل ہونے کے لیئے بجز اس کے کہ ایک خداپر دل سے اعتقاد رکھنا اور اُسي ایک کو پوجنا جس طرح کہ ہمارے سچے پیغمبر محمد نے بتایا اور کوئي رستہ نہیں اور میں اسبات پر ایسا یقین رکھتا ہوں جیساکہ اِس روشن ستارے کو جو ہماري آنکھہ کے سامنے ہی دیکھہ رہا ہوں یہہ سنکر وہ خاموش ہو رہے تھوڑي دیر چپ بیٹھے رہے اور پھر اُٹھہ کر چلے گئے اگرچہ مذہبي گفتگو ان کي مجھے پسند نہ تھي مگر بااینہمہ میري راے اُن کي نسبت یہہ تھي کہ یہہ شخص اپنے مذہب میں نہایت متوجہہ معلوم ہوتا ہی ضرور نہایت منکسر اور با اخلاق اور بموجب اصول اپنے مذہب کے غیروں سے محبت کرنے والا ہوگا مگر افسوس کہ پھر میري یہہ راے قایم نہیں رہي اس لیئے کہ اس کے بعد جب تک کہ وہ جہاز میں رہے نہ کبھي میرے پاس آئے نہ کبھي مجھسے کوئي بات کي نہ صاحب سلامت کي اگر کبھي اتفاقیہ میں پیش قدمي کرکر گوڈ مارننگ کہتا تو ہاتھہ سے سلام لیتے کئي دفعہ میرا ارادہ ہوا کہ میں ان سے کہوں کہ اگر آپ میري کسي بات سے ناراض ہوگئے ہیں تو معاف کیجیئے مگر جو کہ اُن سے زیادہ واقفیت نہ تھي اور نہ اُن کے مزاج کا حال معلوم تھا اسلیئے مینے تامل کیا ●

میجر ڈاڈ صاحب ڈائرکٹر پبلک انسٹر اکشن ناگپور بھي ہمارے جہاز میں تھے اُنہوں نے مجھہ سے صاحب سلامت کي اور بات چیت کي اور بہت اخلاق سے ملے اُن سے بہت زیادہ ملاپ ہوگیا دبلے چھریرے بلند قد ریش دراز اور نہایت با اخلاق اور نرم سخن آہستہ گو ہیں اب تک ان کي خصلتیں اور بات چیت مجھکو نہایت پسند ہی اور میں یقیني جانتا ہوں کہ بہمہ صفت موصوف اور بہمہ خوبي آراستہ ہیں گھنٹوں میرے پاس بیٹھتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں ولایت کا اور میرے ولایت جانے کے سبب کا اور ورنیکلر یونیورسٹي کا اور سررشتہ تعلیم میں جو جو نقصان ہیں اُن کا اور لڑکوں کي تعلیم اور اُن کے اسکولوں کا اور اُن کي تعلیم کے لایق کتابوں کا مختلف وقتوں میں ذکر ہوتا رہا

اُنهوں نے کہا که میري راے میں بہت ضرور هی که جب هندوستاني نوکر ولایت جانا چاهیں اُن کو گورنمنت پوري تنخواہ پر رخصت دے *

میں میجر ڈاڈ صاحب کا درحقیقت نہایت ممنون هوں که اُنهوں نے بہت سي باتیں جہاز میں مجھکو بتلائیں اور جو نئي چیز ظاهر هوتي تهي في‌الفور میرے پاس آتے تھے اور دکھاتے تھے اور اُس کا حال بتلاتے تھے میں اُن کي اس مہرباني کا همیشه شکر گذار رهونگا *

اگرچه بعض وجوهات سے مجھے معلوم هوتا تها که وہ اپنے مذهب میں نہایت پخته یا متعصب هیں مگر متعصب هونے کا خیال میرے دل میں مطلق نہیں هوا کیونکه میں اُن کو نہایت مہذب اور با اخلاق آدمي خیال کرتا هوں اور هر ایک کے اپنے مذهب میں پخته هونے کو نہایت عمدہ جانتا هوں مگر تعصب کو نہایت برا اور ایک بڑا نقص اخلاق انساني میں اور نیچر یعني حکمت الهي کے برخلاف سمجھتا هوں تو ایسے اچھے آدمي میں جیسے که میجر ڈاڈ صاحب هیں میں ایسا نقص کیونکر خیال کرسکتا تها مگر ایک دن اتفاقیه یهه ذکر آیا که فلاں صاحب با وصف بڑي لیاقت کے ڈائرکٹرز پبلک انسٹرکشن اسلیئے نہیں هوا که شاید وہ لامذهب هی اور کسي مذهب کے سچے هونے کا یقین نہیں رکھتا میںنے کہا که میري راے میں ضرور هی که هندوستان میں ڈائرکٹرز پبلک انسٹر کشن ایسے هي هوں جو لامذهب هوں کہنے لگے کیوں میں نے کہا که جب هندوستان میں مختلف قوم اور مختلف مذهب کے لوگ بستے هیں تو مذهبي آدمي کا افسر تعلیم هونا اکثر دفعه بے تعصب عام تعلیم کا مانع هوجاتا هی یهه بات سنکر متعجب سے هوکر خاموش هورهے درحقیقت میري راے یهه هی که جیسا خدا بے تعصب هی مشرک بت پرست خدا پرست سب کو برابر پرورش کرتا هی اسیطرح گورنمنت کو اور افسر تعلیم کو بے تعصب هونا چاهیئے جب گورنمنت کو ظل‌الله اور افسر تعلیم معلم صفته میں صفات الله هوسکتا هی *

اسي جہاز میں فرام جي مہربان جي تهالتي وارهي پارسي سے ملاقات هوئي ایک جوان تخمیناً ستائیس اٹھائیس برس کي عمر کا هی پونا کا رهنے والا اور پونا هي کے مدرسه میں انگریزي اور گجراتي پڑهي هی اور ڈاک خانه عدن میں پچاس روپیه ماهواري پر نوکر هوکر جاتا هی اُنهوں نے مجھسے نہایت صاف اور شسته اُردو میں بات چیت کي میں نے حیران هوکر پوچھا که پونا کے آدمي کي ایسي صاف اُردو گفتگو کہاں سے آئي اُس نے کہا که گجراتي زبان میں بہت سے فارسي لفظ هیں اور ذرا سے تغیر میں گجراتي اُردو هو جاتي هی میں اس کا خیال رکھتا تها اور مجھے شوق تها میں اُردو صاف بولنے لگا یهه سنکر میں اور زیادہ متعجب هوا اور میں نے کہا که اُردو نے گجرات کو بهي گهیر لیا هی

اب مجھے شوق ہوا کہ گجراتي زبان سنوں چنانچہ ميرے سامنے اُنہوں نے آہستہ آہستہ گجراتي بولي اور اُردو ميں ہر ايک لفظ کو سمجھايا ميں نے ديکھا کہ حقيقت ميں اُردو ہي يا تو يوں کہو کہ بہت کم فرق ہي يا يوں کہو کہ سوائے چند الفاظ کے صرف لہجہ کا تفاوت ہي ميں نے چاہا کہ وہ کوئي مطلب گجراتي ميں بيان کريں اور ميں اُس کو گجراتي زبان اور فارسي حرفوں ميں معہ اُردو ترجمہ کے لکھوں اُنہوں نے کہا کہ ميرے پاس ايک کتاب ہي اُس کي عبارت لکھہ لو چنانچہ علم عروض و قافيہ کي وہ ايک کتاب اُٹھا لائے جس کا نام بہت رتي ہي اور اُس کو تصنيف کيا ہي منچر جي شاپور جي نے چند مقام اُس کتاب کے مجھے سنائے اُس ميں سے دو مقام کي عبارت ميں نقل کرتا ہوں *

ديباچه

اَيْ فِرَتِي جَہَانْ اَنِي اَيْ مِہرْتَانِي جَبَانْ تِي پَاكْ خدا تعالى نِي هَرْدَمْ

اے پھرتي دنيا اور اے منہه كي زبان اُس پاك خدا تعالى كي ہردم

يَادْ كَرْ وَا سَارُوں بَنْدْ هَيْ اِيْ چھے اَنِي اِنْسَانْ نِي عَقْلْ تِهِي نِي وَسِي

ياد كرنے كے واسطے بند هي هوئي هي اور انسان كي عقل اُس كے واسطے

دَرِيَافْتْ كَرْ وَانِي گِرِفْتَارِي مَانْ دِيوَانْگِي نِي اَثَرْ بَتْلَادِي چھے *

دريافت كرنے كے گرفتاري ميں ديوانگي كے اثر بتلاتي هي *

دوسرے مقام كي عبارت

سَخُنْ نُو بِي جَاتْنَا چھے نَثْرْ اَنِي نَظْمْ يِهِه بِي جَاتْنِي عِبَارَتْ مَانْ

سخن دو قسم كي هي نثر اور نظم يهه دو ذات يعني قسم عبارت ميں

سُخُنْ وَاپَرْ وَامَانْ آوِي چھے بَعْضِي دَانَاوُ نَا كَيْهَا مُوجِبْ عَالَمْ نِي آنْكھه

سخن كهنے ميں آتي هي بعضے داناؤں كے كهے بموجب عالم كي آنكھه

نِي رُوشْنِي بَخْشْنَارَا سُخَنْ نَا چِهَرَهْ نِي بِي جَاتْ نَا رَنْگْ تِهِي دِلْكَشْ

كو روشني بخشنے والا سخن كے چهره كو دو ذات يعني قسم كے رنگ سے دلكش

اَنِي دِيِ پکۡ دَارکِي دَهَا مَانۡ اِوِي چهے

اور دمک دار کر نے میں آتی ہی *

گجراتي زبان میں صاحب سلامت کرنے میں یہہ الفاظ بولے جاتے ہیں

صَاحِبۡ مِہرۡبَانۡ خُوشۡ تُو چهو طَبِیعۡتۡ تُو خوشۡ چهے

مزاج ان لفظوں سے پوچھتے ہیں خوش تو ہو طبیعت تو خوش ہی

اب غور کرنا چاهیئے که یهه زبان اُردو کے کسقدر قریب هی اور کتنے فارسي بلکه عربي لفظ اس میں شامل هیں هر مقام پر مجهکو حیرت هوتي هی که الهآباد ایسوسي ایشن کس کس ملک اور کس کس زبان میں سے فارسي لفظ نکال کر قدیم بهاشا جاري کریگي حقیقت میں اُردو موجوده اب همارے ملک کي ورنیکر هی *

میجر هیسٹنگ فریزر صاحب متعلق حیدرآباد بهي اسي جهاز میں هیں اُن سے بهي ملاقات هوئي کرنل فریزر صاحب کے بیٹے هیں جو مدت تک میسور میں رهے تهے یهه صاحب نهایت صفائي اور درستي سے ملے اور نهایت با اخلاق اور صاف طینت آدمي معلوم هوتے هیں شرفاے اهل اسلام سے زیاده تر صحبت رهي هی فارسي بخوبي بولتے هیں بلکه اُردو سے فارسي میں بهت صاف و با محاوره گفتگو کرتے هیں کهتے تهے که کئي سال سے فارسي بولنے کا اتفاق نهیں هوا اس سبب سے اکثر الفاظ محاوره سهو هوگئے هیں نهایت مرد قابل و اشراف دوست هیں اُنهوں نے نظام کي ایک تاریخ لکهي هی جس کا نام " اورفیتهه فل الائي نظام " هی اس کتاب کے نام کا ترجمه هی " دوست صادق ما نظام " همیشه هرروز مجهه سے پوچهتے که سید صاحب مزاج شما خوش است بآرام هستي هیچ تکلیف که نداري حقیقت یهه هی که ان صاحب سے ملکر میرا دل بهت خوش هوا اُمید هی که لندن میں پهر ملاقات هوگي مگر یهه بات نهایت رنج کي هی که ابهي قریب زمانه میں ان کي میم صاحبه کا جو دیوڈسن صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد کي بیٹي تهیں انتقال هوگیا اور کئي بچے صغیرالسن چهوڑے هیں اُسي سبب سے نهایت رنج و سراسیمگي کي حالت میں تین مهینے کي رخصت لیکر ولایت جاتے هیں اگر یهه رنج اور صدمه ان پر نهوتا تو غالباً اور بهي زیاده خوش مزاج و خوش اخلاق ملاقات و صحبت میں معلوم هوتے *

میجر استهه صاحب غازي پور کے اسٹڈ والے اور اُن کي میم صاحبه اور اُنکي بیٹي ایڈا جو تین چار برس کي هی اور بهت تماشے کي باتیں کرتي هی اور ایک هندوستاني آیا

اور مسٹر ٹھلر جو افیم کے کام پر مرزا پور میں متعین هیں اسي جهاز میں هیں اور اس سبب سے کہ هم اور وہ ایک ملک سے آئے تھے اور بہ سبب غازي پور اور بنارس رهنے کے نام سے شناسائي تھي ایک قسم کي دوستانہ صاحب سلامت هوگئي اور ایذا بہت آتي هی اور تماشے کي باتیں کرتي هی اور میم صاحبہ‌بھي نهایت مهرباني سے بات چیت اور صاحب سلامت کرتي هیں *

حسین علي بوهرہ ساکن کھمبات متعلق گجرات اسي جهاز میں هیں وہ بطریق تجارت جاتے هیں سوئیز جاوینگے اور وهاں سے جو اسٹیمر جدہ کو جاتا هی جدہ جاوینگے اُنهوں نے کہا کہ میرا ارادہ مصر جانے کا بھي هی اس لیئے کہ وهاں سرمبارک حضرت امام حسین علیہ‌السلام کا مدفون هی اور بڑي زیارت هی اُس کي زیارت کرونگا مالوہ اور دکن میں مسلمان بوهرے بہت کثرت سے هیں سب تجارت کرتے هیں اور اپني قوم کي پرورش اور پرداخت کے عجیب عجیب قواعد مقرر کیئے هیں جس کي وجہہ سے میں اُن کو نهایت عمدہ قوم تصور کرتا هوں جس زمانہ میں کہ میں اندور گیا تھا میں نے اس قوم کے حالات بخوبي تحقیق کیئے تھے شیعہ مذهب هیں مگر شیعہ اثنا عشري اخباري اور اصولي دونوں کے اصول مذهب سے ان کے اصول مذهب اکثر مختلف هیں بعض ائمہ علیہ‌السلام کو نهیں مانتے اور درحقیقت بجز حضرت امام حسین علیہ‌السلام کے اور کسي کو معصوم خیال نهیں کرتے کل حذب بما لدیهم فرحون *

اگرچہ اور بہت سے صاحبوں سے ملاقات اور صاحب سلامت هوئي مگر جن سے في‌الجملہ خصوصیت هوئي اُنهیں کا ذکر کافي هی *

کیفیت طعام

جهاز کے اُس بڑے لمبے کمرے میں کھانا کھانے کے لیئے میز لگي هوئي هی یہہ دستور هی کہ جس قدر مسافر جهاز میں هوتے هیں اُن سب کي گنجایش کے لایق کرسیاں اور نهایت عمدہ بینچیں لگاتے هیں اور مسافروں کي تعداد کے موافق چھري کانٹے چمچے اور خالي رکابیاں میز پر چن دیتے هیں اُس وقت مسافر اپنے اپنے نام کا ٹکٹ میز پر جهاں اُس کو کھانا منظور هو رکھہ دیتا هی پس وہ جگہہ اُس کي هوگئي جب تک کہ اُس جهاز میں سفر هی همیشہ وہ جگہہ اُس کے بیٹھنے کي هی کوئي دوسرا وهاں نهیں بیٹھتا یہاں تک کہ اگر کسي دن وہ شخص کھانے پر نہ آوے تو وہ جگہہ خالي رهیگي دوسرا کوئي وهاں نهیں بیٹھنے کا *

جبکہ میز طیار هوئي في‌الفور هم چاروں آدمي گئے اور ایک عمدہ جگہہ دیکھہ کر هم چاروں نے چار نشست برابر کي لیکر اپنے اپنے نام کے ٹکٹ رکھدیئے اور وهیں بیٹھا کیئے *

جہاز میں علی‌الصباح چاء اور توس کہانے کو ملتے ہیں پہر آتہہ نو بجے حاضری کہاتے ہیں پہر دوپہر کو ٹِفن ہوتا ہی پہر چار بجے کہانا کہلایا جاتا ہی پہر رات کو چاء اور توس ملتے ہیں کہانے کے وقت ہر قسم کے میوے تر و خشک موجود ہوتے ہیں جس طرح انگریزوں میں دستور ہی اُسی طرح کہانا کہایا جاتا ہی ●

باورچی اور جانور ذبح یا صاف کرنے والا انگریز ہی تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ جو بڑے جانور ہیں اور جن میں خون زیادہ ہی جیسے بہیڑ بکری مینڈہا وغیرہ اُس کو تو وہ ہمیشہ گردن کی شہ رگ میں آر پار چہری مار کو ذبح کرتے ہیں کیونکہ اُن کے ہاں بہی دم مسفوح نا جایز یا حرام ہی یا اُس کے اخراج کا رواج ہی اور پرند جانوروں کی نسبت وہ یہہ کہتے ہیں کہ ان میں وہ خون جو چوپاؤں میں ہی اور جو دم مسفوح کہلاتا ہی نہیں ہی اور ان کی مثال دریائی جانوروں کی سی ہی پس ان کا ذبیحہ صرف اُن کا مارڈالنا ہی اس لیئے پرند جانوروں کو ذبح نہیں کرتے صرف گردن توڑ کر مار ڈالتے ہیں مگر جو کہ میرے نزدیک عیسائیوں کا اس طرح پر پرند جانوروں کو مارا ہوا جو اُن کے نزدیک اُن جانوروں کا اسی طرح پر ذبیحہ ہی جیسے کہ ہمارے نزدیک مچہلی اور ٹِڈی کا ہی بموجب مسئلہ شریعت حقہ محمدیہ کے مسلمانوں کو کہانا درست ہی اس لیئے میں نے اور ہمارے ساتہیوں نے اُن دونوں قسم کے گوشتوں کے کہانے میں کچہہ تامل نہیں کیا اور خوب مزے دار گوشت مٹن اور بیف اور مرغ و کبوتر کے کہائے الحمد للہ‌الذی جعل دیننا یسرا ولا عسرا والصلوٰۃ والسلم علی صاحب الشریعۃ السہلۃ الہدی ●

پہلی دفعہ جب ہم کہانے پر گئے تو ہمارے سامنے بہی برانڈی اور شیری اور لال شراب پینے کے خالی گلاس بہ ترتیب لگائے ہوئے تہے جب ہم وہاں جاکر بیٹہے ہمنے اُن گلاسوں کو جنکو شراب پینے کا سمجہا پرے ہٹا کر اور اوندہا کرکر رکہہ دیا ایک قسم کی شراب ہی وہ ویسے ہی گلاس میں پی جاتی ہی جیسا کہ پانی پینے کا گلاس ہوتا ہی وہ گلاس پانی پینے کو ہمنے اپنے پاس رہنے دیا تہا (اسٹورڈ) یعنی خدمتگار جو یوروپین تہا یہہ سمجہا کہ یہہ لوگ اُسی قسم کی شراب پیئینگے جو اُس گلاس میں پی جاتی ہی وہ فی‌الفور بوتل اُسی قسم کی شراب کی لایا اور مجہکو اُس نے سب میں بڑا لنبی سفید دہاڑی والا دیکہکر سب سے پہلے میرے گلاس میں ڈالی میں نے کہا (نو نو نو) اُسنے اُسیوقت ہاتہہ روکا اور چند قسم کی شرابوں کے نام لینے لگا اس مطلب سے کہ وہ شراب لاؤں فلاں قسم کی شراب لاؤں میں نے کہا (نو نو اونلی کولڈ واٹر) اُس وقت وہ گلاس اُٹہالے گیا اور دوسرا صاف گلاس اور برف کا پانی جو خدا کی بنائی ہوئی زندگی بخش شراب ہی ہم سب کے آگے رکہہ گیا اُس کے بعد کبہی ہمارے سامنے شراب نہیں لایا اور سور کا گوشت شاید مانگنے پر دیا جاتا ہی کیونکہ کبہی کوئی ہمارے سامنے نہیں لایا ●

کیفیت طبیعت

جہاز پر ہم بہت خوشی خوشی سوار ہوئے اور سمندر کی فضا اور پانی پر کی سہلی سہلی ہوا گرمی کے موسم میں نہایت اچھی اور خوشگوار معلوم ہوتی تھی شام کے وقت جب ہم کھانے پر گئے اور کچھہ تھوڑاسا کھایا تھا کہ جہاز کی حرکت سے جو تھوڑا تھوڑا کروٹ کے بل ہلتا تھا سرکا بھیجا ہلتا ہوا معلوم ہوا جس کروٹ جہاز جکھتاتھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سر میں اُس طرف کوئی نہایت برجھل اور بھاری چیز آپڑتی اور دوسری طرف سے سرخالی ہوگیا اور جب دوسری طرف جہاز کروٹ لیتا تھا اتو اُس وقت تمام بوجھہ سرکا اُس طرف جاپڑتا تھا اور ادھر سے سرخالی ہوجاتا تھا اور جو کہ یہہ حرکت جہاز کو بہت جلد جلد ہوتی تھی اس لیئے سر میں بھی یہہ کیفیت بہت سریع پیدا ہوتی تھی ہم گھبرا گئے اور کھانے پر سے اُٹھہ کر جہاز کی چھت پر چلے گئے ذرا ٹہلے کسیقدر یہہ کیفیت کم ہوئی پھر سونے کا وقت ہوا سو رہے صبح کو اُٹھے میں نے بخوبی نماز پڑھی اور کچھہ تغیر مزاج نہیں پایا خدا داد بیگ نے بھی کہا کہ مجھے تو کچھہ نہیں معلوم ہوتا محمود کچھہ گم صم تھا اور لیٹا جاتا تھا حامد کو زیادہ تغیر تھا کہ اُس کا سر بھاری تھا اور جی متلاتا تھا اور منھہ میں پانی بھر آتا تھا ہو پھر کے قریب میری طبیعت زیادہ بگڑ گئی اور سر میں ایسی حرکت تھی کہ مطلق اُٹھا اور کھڑا ہوا نہیں جاتا تھا محمود کی اگرچہ یہہ کیفیت نہ تھی مگر دن رات بچھونے پر پڑا رہتا تھا حامد کا سب سے زیادہ برا حال ہوا اُس سے اندر آیا نہیں جاتا تھا چار دنرات وہ جہاز کی چھت پر پڑا رہا اور مطلق کچھہ نہیں کھایا کھانے کے نام سے اور اُس کی بو سے نفرت ہوتی تھی اور اُبکائی آتی تھی بہر حال ڈیڑہ دن اور ایک رات میری طبیعت پر تغیر رہا پھر میں اچھا ہوگیا اب تک خداداد بیگ ہم سب میں ٹانٹے اور خوش ہیں اگرچہ انکو بھی کسیقدر تغیر ہوا چھجو بھی اور سب کی بہ نسبت اچھا ہی شاید وہ قی کر آیا تھا *

جہاز کے ایک افسر نے محمود کا یہہ حال دیکھہ کر کہا کہ میں ڈاکٹر پاس سے ابھی دوا لاتاہوں اور خود جاکر گلاس میں دوا بنواکر اپنے ہاتھہ میں لایا اور یہہ بھی کہا کہ اس میں تھوڑی سی (اسپرٹ) ہی وہ شراب نہیں ہی اُس کو کوئی پیتا نہیں ہی دوا میں کام آتی ہی محمود نے اُن کا بہت شکر کیا اور کہا کہ مجھے افسوس ہی کہ آپ کو تکلیف ہوئی مگر میں اسپرٹ ہونے کے سبب نہیں پی سکتا اول تو اُس بیچارہ نے بہت سمجھایا جب محمود نے نہ مانا تو اُس نے کہا کہ میں پھر جاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ ایسی دوا ہو جس میں کسی قسم کی اسپرٹ نہو چنانچہ وہ بیچارہ مہربان بغیر اسپرٹ کے دوا بنواکر لایا محمود کو پلائی اور درحقیقت اُس نے بہت فائدہ کیا *

اتوار کا گرجا

جہاز میں بھی اتوار کے دن اسیطرح نماز ہوتي ہی جیسے خشکي میں دستور ہی کہ اگر کوئي پادري جہاز میں نہو تو جہاز کا کپتان نماز پڑھاتاہی ہمارے جہاز میں ریورنڈاے ٹیلر کامٹي کے چیپلن جو میجر ڈاق ڈائریکٹر پبلک انسٹر کشن ناگپور کے بہت دوست ہیں جہاز میں موجود ہیں اس سبب سے اُنہوں نے نماز پڑھائي جہاز کي چھت پر سب انگریز جمع ہوگئے اور کرسیوں اور بینچوں پر بیٹھہ گئے اور موافق اپنے دستور و مذہب کے نماز ادا کي *

میں بھي اُسي مقام کے قریب جہاں نماز ہوتي تھي خاموش مودب کھڑا تھا اور کبھي ٹہلنے لگتا تھا کیونکہ خدا کا نام ہر طرح ادب کے لایق ہی اور نماز کے ادا کرنے کو دیکھہ رہا تھا اور خدا کي بے نیازي کي شان پر خیال کرتا تھا کہ عجب بے نیاز اور مستغني ہی کہ اگر کوئي بت کے سامنے ڈنڈوت کرے تو اُس کو کچھہ پرواہ نہیں اور اگر کوئي ٹوپي اوتار کر اور کرسي پر بیٹھہ کر نیاز کرے تو کچھہ پرواہ نہیں اور اگر کوئي جبہ اور عمامہ پہنکر اور تسبیح گلے میں ڈالکر کھڑا ہوکر ہاتھہ باندھکر ناک رگڑے تو بھي کچھہ پرواہ نہیں اور اگر کوئي برا کہے گالي دے شرک کرے تو بھي کچھہ پرواہ نہیں بلاشبہہ صفت استغنا اُسي پر ختم ہی *

ز عشق نا تمام ما جمال یار مستغني است
بہ آب و رنگ خال و خط چہ حاجت روے زیبارا

میں اسي خیال میں تھا کہ نماز ختم ہوگئي نمازیوں میں سے ایک ہمارے دانا دل داد صفت دوست نے پوچھا کہ تم نماز میں کیوں شریک نہیں ہوئے میں نے کہا کہ میں کیا شریک ہوتا کہا کیوں خدا † تو ایک ہی میںنے کہا کہ یہي تو وہاں نہ تھا یہہ سنکر چپ ہو رہے *

وفات جہاز میں

یہہ ایک غمگین واقعہ ہمارے جہاز میں ہوا (کپتان ولیم) ایک اور جہاز کے کپتان تھے جو بمبئي کے کنارہ پر کھڑا تھا وہ بشدت بیمار ہوگئے تھے اُن کے دوستوں نے یہہ کوشش کي کہ کسي طرح ولایت پہنچایا جاوے اس لیئے اُن کو اس جہاز پر لائے وہ بیہوش تھے اور رات بھر جینے کي بھي کچھہ توقع نہ تھي چنانچہ گیارھویں تاریخ رات کے وقت وہ مرگئے دن کو دوپہر کے بعد اُن کا جنازہ ایک تختہ پر بناکر لائے اور اُنپر جہاز کا نشان یعني پھریرا ڈال دیا تھا اور شاید دونوں پانوں میں لوہے کے دو گولے باندہ دیئے تھے اُس تختہ کو

† اس فقرہ سے اُن کا مطلب یہہ تھا نہ تمام انسانوں کا ہمارا اور تمہارا ایک ہي خدا ہی سے

جهاز کے کنارہ پر رکھا اور پادري صاحب نے جو جهاز میں تھے نماز پڑھي اور تختہ کو کھڑا کیا اور وہ لاش پانوں کے بل سمندر میں کود پڑي اور سبکي نگاھوں سے غایب ھوگئي میرے دل پر اُس بیکسي کي موت کا اور اُس طرح پر جنازہ بناکر لانے کا اور سمندر میں ڈال دینے کا ایک عجیب اثر پیدا ھوا اور في الفور یہہ شعر میرے دل میں گذرا —

چو آهنگ رفتن کند جان پاک * چہ بر تخت مردن چہ بر روے خاک

جب آدمي مرگیا تو پھر جو چاھو سو کرو آگ میں جلاؤ پاني میں ڈالو خاک میں دباؤ جو ھونا تھا وہ ھوچکا اور جو ھونا ھی وہ ھوگا *

طریق سلامي

همکو بمبئي سے عدن پهنچنے تک کئي ایک بغلے اور بادباني جهاز اور اسٹیمر بمبئي کو جاتے ھوئے ملے مگر ایک ایک میل دو دو میل کے فاصلے پر تھے صرف دو بادباني جهاز جن کا ذکر آگے آتا ھی بہت قریب همارے جهاز کے ملے تھے جب کوئي جهاز دن کو دکھلائي دیتا ھی تو في الفور پھریرا نشان کا بلند کیا جاتا ھی اور جو کہ ھرایک قوم کے جهازوں کے پھریرے علحدہ علحدہ رنگ کے ھیں اس لیئے معلوم ھوجاتا ھی کہ کس کا جهاز ھی *

رات کے وقت ایک دوخاني جهاز ملا کپتان نے في الفور دو مهتابیاں جن میں ایک قسم کي آتشبازي تھي منگائي غالباً میري یاد اور میرا خیال صحیح ھی کہ اول مهتابي میں سرخي مایل روشني نکلي تھوڑي دیر بعد چھچھوندر کي طرح اُس میں سے کچھہ چھوٹا اور پٹاخے کي سي آواز ھوئي اور پھر سفید رنگ کي مهتاب چھوٹي اُس کے بعد دوسري مهتاب کو جلایا تو اُس میں نیلے رنگ کي مهتاب چند منٹ تک چھوٹتي رھي *

جهازوں کي بات چیت

واقع میں یہہ بات نہایت عجیب اور دلکش ھی کہ ایک جهاز دوسرے جهاز سے باوجود میلوں کے فاصلہ کے بات چیت کرتا ھی *

یورپ کے جهاز رانوں نے چار رنگ نیلا زرد سفید اور سرخ اختیار کیئے ھیں اور پھریرے بنائے ھیں بعضے نرے سفید بعضے نرے سرخ بعضے نرے زرد بعضے نرے نیلے اور پھر اُن رنگوں کو ترکیب دي ھی بعضوں میں دو رنگ ھیں بعضوں میں تین اور بعضوں میں چار اور پھر اُنکي شکلوں میں بھي اختلاف کیا ھی بعضوں میں چار رنگ کے چار مربع لگائے ھیں بعضوں میں چار معین شکل کے تکڑے بعضوں میں مستطیل بعضوں میں جیبي دار اُن پھریروں کو مختلف ترتیب سے لٹکانے سے عبارت بن جاتي ھی دوسرا جهاز والا دوربین سے دیکھہ کر عبارت سمجھہ لیتا ھی اور اُسکا جواب اُسي طرح دے دیتا ھی *

بارھویں اپریل کو ھمیں دو جہاز بادبانی ملے شاید کویلہ اور اور کچھہ مال تجارت کا لیجاتے تھے انگریزی جہاز تھے اُن میں سے ایک جہاز والے نے پھریرے لٹکائے ھمارے جہاز کے کپتان نے دیکھا اور سوال سمجھہ لیا اور فلاں فلاں نمبر کے پھریرے لٹکانے کو حکم دیا وہ لٹکائے گئے اور اُسکو جواب مل گیا بعد اُس کے میئے دریافت کیا کہ کیا جواب سوال ہوئے تھے تو معلوم ھوا کہ بادبانی جہاز نے پوچھا تھا کہ جہاں ہم ھیں اُس کا عرض بلد اور طول بلد کیا ھی ھمارے جہاز نے جواب دیا کہ عرض بلد ھی سترہ درجہ بیس دقیقہ اور طول بلد ھی پینسٹھہ درجہ پانچ دقیقہ سبحانہ وتعالی شانہ ٭

طریق دریافت عرض و طول بلد

جہاز میں ٹھیک راستہ چلنے کے لیئے متعدد قطب نما لگے ہوئے ہوتے ھیں ایک جگہہ کپتان یا آؤر افسر اور دوسری جگہہ کوارٹر ماسٹر دن رات برابر کھڑے رھتے ھیں اور ھر دم قطب نما کے درجہ دیکھتے رھتے ھیں اگر ذرا بھی جہاز کا رخ پھرا اور قطب نما سے معلوم ھوا اُسی وقت کپتان نے سکان جہاز کو پھروایا اور پھر صحیح سمت پر پھیر لیا مگر اس بات کے دریافت کرنے کو کہ ہم ٹھیک صحیح راستہ پر چلے جاتے ھیں اور اب کہاں ھیں ھر روز دو پہر کے وقت عرض و طول مقام جہاز جس کو باصطلاح علم ھیئت عرض بلد اور طول بلد کہتے ھیں نکالتے ھیں اُس کے لیئے ایک نہایت مختصر آلہ ربع دایرہ کے طور پر بنا ھوا ھی جس کو سکسنٹ کہتے ھیں اُس میں ایک چھوٹی دوربین ھی اور چند شیشے اور ایک متحرک پرزہ بطور ساقول کے دو پہر کے قریب سے غایت ارتفاع شمس دیکھتے رھتے ھیں دوربین سے اُفق دیکھتے ھیں اور شیشوں میں آفتاب کی شعاع پڑتی ھی اور متحرک پرزوں سے درجہ ارتفاع معلوم ھوتے ھیں اسی طرح دیکھتے رھتے ھیں اور ھر دفعہ ارتفاع کو لکھتے جاتے ھیں جب دیکھا کہ ارتفاع اب بڑھتا نہیں بلکہ اب گھٹتا ھی تو غایت ارتفاع معلوم ھوا اُسی وقت دوپہر کے بجنے کا حکم دیا اور ایک جدول بنی ہوئی ھی اُس سے معلوم ھوجاتا ھی کہ جس مقام پر غایت ارتفاع آفتاب فلاں تاریخ میں اسقدر ھو تو اُس مقام کا عرض بلد اور طول بلد اسقدر ھوگا اُس جدول کو دیکھہ کر طول و عرض مقام جہاز دریافت کرلیتے ھیں ٭

ھمارے ھاں بھی ھر مقام کا طول بلد و عرض بلد نکالنے کے لیئے آلے اور قاعدے معین ھیں اصطرلاب اور ربع مجیب سے نکال سکتے ھیں مگر جیسا صحیح اور نہایت آسانی سے انگریزی آلہ سے نکلتا ھی ویسا اُس سے نہیں نکلتا ٭

طریق پیمایش راہ

اس بات کے دریافت کرنے کا کہ دن رات میں یعنی دو پہر سے دو پہر تک جہاز کتنا

چلا اور فی گھنٹه کئے میل چلتا هی نہایت عجیب اور آسان قاعدہ هی اور وهی مثل هی که تل کی اوجهل پہاڑ *

ایک رسی هی جس کے سرے میں ایک کاٹ کا ٹکڑا بقدر ربع دائرہ کے تین رسیوں میں چهینکے کی طرح لٹکتا هی دو رسیاں تو مضبوط بندهی هوئی هیں اور ایک رسی اس طرح پر اٹکائی هی که اگر برابر زور دیئے رهو تو تو اٹکا رهے اور اگر جهٹکا مارو تو اُس کا سرا نکل جاوے *

اس کے سوا ایک ریت کی گهڑی هی جو ایک منٹ میں خالی هو جاتی هی ایک شخص اُس گهڑی کو لیکر کهڑا هوتا هی اور ایک شخص وہ کاٹ کا چهینکا جهاز کے پیچهے کهڑے هوکر ڈالتا هی جهاز چلا جاتا هی اور وہ شخص رسی چهوڑے جاتا هی جهاں ایک منٹ پورا هوا اور رسی کو روکا اور جهٹکا مارا چهینکا کهل گیا اور رسی کو ناپ کر یا اُسکی گرهوں کو شمار کر کر دیکها که ایک منٹ میں کسقدر جهاز چلا اُس کا حساب کرکر گهنٹوں میں اور دن رات میں رفتار کا حساب کولیا یهه عمل دن رات میں متعدد دفعه کرتے رهتے هیں تاکه رفتار کی تیزی اور کمی کا حال معلوم هوتا رهے اور شاید هر دفعه کے عمل کا اوسط نکال کر دن رات کی رفتار کا حساب کرتے هیں *

گهنٹه بجنے کا طریق

جهاز میں اس طرح پر گهنٹے نہیں بجتے جیسے که همارے ملک میں ایک سے بارہ تک بجتے هیں بلکه جهاز میں یهه دستور هی که دن رات کے چهه حصے حسب تفصیل ذیل کرتے هیں *

۱ دو پہر دن سے چار بجے تک	۴ چار بجے رات تک
۲ آٹهه بجے رات تک	۵ آٹهه بجے صبح تک
۳ بارہ بجے رات تک	۶ دو پہر دن تک

اور گهنٹه اور آدها گهنٹه بجاتے هیں اور اس لیئے یهه قاعدہ هی که ایک گهنٹه کی دو چوٹ متصل لگاتے هیں اور آدہ گهنٹه کے لیئے صرف ایک چوٹ مثلاً ایک بجانے کے لیئے دو چوٹ متصل لگاوینگے اور ڈهائی گهنٹه بجانے کو دو چوٹ متصل پهر دو چوٹ متصل پهر ایک چوٹ اس حساب سے چار بجے بهی آٹهه بجتے هیں اور آٹهه بجے بهی آٹهه بجتے هیں اور بارہ بجے بهی آٹهه بجتے هیں *

کهیل هاے جهاز

عدن تک جو لوگ همارے ساتهه جهاز میں تهے وہ صرف دو کهیل علاوہ شطرنج و گنجفه و نرد کے جهاز میں کهیلتے تهے *

ایک اسکٹل یہہ کھیل اس طرح پر کھیلتے ھیں کہ نو موگریاں نیچے سے پتلی اور اوپر سے موتی اس طرح پر کھڑی کرتے ھیں اور ایک بھاری گیند توپ کے گولہ کے برابر ہوتی

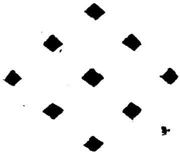

ھی اُس کو فاصلہ معین سے دوڑ کر زور سے لڑکا کر ان موگریوں پر مارتے ھیں تاکہ وہ گر پڑیں اور ہر شخص تین دفعہ وہ گیند لڑکاتا ھی اور جس قدر موگریاں گرتی ھیں اُن کی تعداد لکھتے جاتے ھیں جس نے سب سے زیادہ موگریاں گرائیں وھی میری ھی *

دوسرا کھیل کوائیٹس کھیلا گیا یہہ کھیل میمیں کھیلتی تھیں دو خالی بالٹیاں پانی کی ایک فاصلہ پر رکھی جاتی ھیں اور سن کی خوبصورت اینڈویاں بنی ہوئی ہوتی ھیں ھر ایک میم تین تین اینڈویاں ھاتھہ میں لیلیتی ھی چند میمیں ایک بالٹی کے پاس کھڑی ہوگئیں اور چند دوسری بالٹی کے پاس اور ایک نے دوسری کی بالٹی میں اینڈوی پھینکنی شروع کی جس کی اینڈویاں بالٹی کے اندر پڑیں وھی میری ھی یہہ کھیل اس لیئے ھیں کہ جہاز میں کچھہ ریاضت کرنی چاھیئے سست پڑا رھنا نہ چاھیئے *

جانوران سمندر

عدن تک ھمکو کوئی عجیب جانور سمندر میں نہیں دکھائی دیا صرف تین جانور ھمنے دیکھے *

اول " فاسفورس " جب جہاز چلتا ھی اُس کے چلنے کی لہر میں ہزاروں جانور جھاڑی بوٹی کے بیر کی برابر پتبیجنے کی طرح چمکتے ہوئے اور پانی میں تیرتے ہوئے معلوم ہوتے ھیں کہتے ھیں کہ سمندر کے پانی میں نہایت باریک جو آنکھہ سے نہیں دکھائی دیتے یہہ کیڑے ھیں اور پانی کی حرکت سے پٹبیجنے کی طرح چمکتے ھیں اور چمک کے سبب اتنے بڑے دکھائی دیتے ھیں رات کو اگر سمندر کا پانی اُچھالیں یا اندھیرے میں لاکر ھلاویں تب بھی یہہ جانور چمکتے ھیں *

دوم " جلفش " جس کو خلاصی جھنّا کہتے ھیں یہہ ایک قسم کی مچھلی ھی نصف سیپی کی طرح اُس کا چھلکا ھی اور گویا وہ آدھی سیپی چت تیرتی ھی اور اُسکے بیچ میں گلابی رنگ کی ایک چیز معلوم ہوتی ھی اور پانی میں کنول کے پھول کی

طرح تھوڑي پھوتي ھی کہتے ھیں کہ وہ جو گلابي رنگ کی چیز ھی وہ صرف ایک لنبا دانتوا ھی اور کچھہ نہیں اور اسي سبب سے کھانے کے لایق نہیں ھی مجھکو یہہ مچھلیاں روپیہ کي برابر اور ھتیلي کے گڑھے کي برابر دکھائي دیں مگر لوگ کہتے ھیں کہ نو انچھہ کے قطر تک کي ھوتي ھیں *

سوم " پرند مچھلي " یہہ مچھلي عجیب کیفیت دکھاتي ھی غول کے غول اور متفرق بھي پاني میں سے اُڑ جاتي ھی اور بیس تیس قدم تک اُڑتي ھوئي چلي جاتي ھی اور پھر سمندر میں ڈوب جاتي ھی کبھي ایسا ھوتا ھی کہ جہاز کي چھت پر اور کبھي کھڑکي کي راہ سے کمرے کے اندر آن پڑتي ھی چنانچہ ایک مچھلي میجر فریزر صاحب کے کمرہ میں آن پڑي بالشت برابر لنبي اور انگوٹھے برابر موٹي تھي مثل مچھلي کے پروں کے دو پر اُس کے ھوتے ھیں وہ اس قابل نہیں ھیں کہ مثل پرند جانوروں کے اُن سے اُڑا جاوے معلوم ھوتا ھی کہ یہہ حرکت ان مچھلیوں کي اُڑان نہیں ھی بلکہ زغند ھی کوئي بڑي مچھلي اُن کو کھانے کو دوڑتي ھی اور وہ بھاگتي ھیں جب زیادہ دباؤ پڑتا ھی تو زور سے زغند مار کر ایک جگہہ سے دوسري جگہہ جا پڑتي ھیں اور اس کود میں اُن کے پر چمکتے ھوئے دکھائي دیتے ھیں اور ایسا معلوم ھوتا ھی کہ گویا اُن پروں سے اُڑ رھي ھیں *

حال راہ و مینار ھاے روشني

جب ھم بمبئي سے چلے تو تھوڑي دیر میں ھماري آنکھہ سے زمین غایب ھوگئي اور بجز پاني پاني کے اور کچھہ نظر نہیں آتا تھا چاروں طرف ایسا معلوم ھوتا تھا کہ پاني کا کنارہ آسمان سے ملا ھوا اور آسمان مثل سرپوش کے پاني کے اوپر ڈھکا ھوا ھی چھہ دن اور چھہ رات اسي طرح پاني پاني میں چلے گئے تب ١٦ اپریل روز جمعہ کو علی‌الصباح بعد نماز فجر زمین مقدس عرب دکھائي دي ھمکو اُسے دیکھہ کر بڑي خوشي ھوئي اور میرے دل میں خیال گذرا کہ سبحان‌الله اسي وادي غیر ذي زرع میں سے خدا تعالی نے ایسا نبي اولوالعزم آخرالزماں ختم پیغمبران پیدا کیا میں اسي خیال میں تھا کہ ھمارے محسن و شفیق میجر ڈاڈ صاحب نے مجھہ سے آن کر کہا کہ پیغمبر کي زمین دیکھي میں نے کہا ھاں دیکھي یہي ھی جو عربیي دي بیلسڈ یعني رحمت کیا گیا عرب کہلاتا ھی اسي تاریخ رات کو عدن کے قرب کے پہاڑ دکھائي دیئے اور جہاں سے پہاڑ شروع ھوئے ھیں وھاں ایک مینار روشني کا جہازوں کو راہ بتانے کے لیئے بنا ھوا ھی قریب صبح* کے ھمکو پہاڑ شمشم دکھائي دیا جو خاص عدن کا پہاڑ ھی اور تھوڑا دن نکلا تھا کہ ھم عدن میں جا پہونچے اور جہاز نے کنارہ عدن کے بہت قریب لنگر ڈالا عدن میں بھي ایک مینار

روشني کا هی اور کنارہ پر کے پہاڑ اور مکانات اور فصیل و برج قلعہ کے نہایت خوشنما هیں خوب سیر جہاز میں سے دکھائي دیتي هی *

تمام راہ نہایت امن سے گذري سمندر نہایت چپ چاپ سیدها تها کہیں سمندر میں شورش نہیں هوئي اور نہ موجیں أٹهیں اور نہ کسي طرح کي گهبراهٹ نے همکو گهبرایا سمندر ایسا رها کہ گویا ایک بڑي جهیل هی الحمد الله علی ذالک اب دیکهئے کہ جناب بحر احمر کیا کیفیت دکهلاتے هیں *

کیفیت شہر عدن

جب جہاز لنگر کرچکا تو هم چاروں شخصوں نے ایک چهوٹي سي کشتي کرایہ کي اور هم چاروں معہ چهجو کے أس پر سوار هوکر کنارہ پر پہونچے وهاں دو گهوڑوں کي اور ایک گهوڑے کي بگهیاں اور فٹن اور سواري کے گهوڑے اور گدهے اور خچر کرایہ کے موجود رهتے هیں کنارہ پر ایک هوٹل هی جس کے مالک پارسي هیں اور أسي کے پاس سوداگروں کي دوکانیں هیں اور چهاوني اور قلعہ وهاں سے دو ڈهائي میل هی همنے فٹن اور بگهي کرایہ کي اور قلعہ و چهاوني کو دیکهنے گئے *

ٹانکہ هاے عدن

سب سے عمدہ اور عجیب اور نہایت قدیم چیز جس کي تعمیر کي تاریخ ابتک معلوم نہیں هی عدن کے حوض هیں جن کو یہاں کے لوگ ٹانکہ کہتے هیں سب سے اول هم أنهي کے دیکهنے کو گئے همنے دیکها کہ دامن کوہ میں چهوٹے اور بڑے نو دس حوض هیں جو پہاڑ میں کهودے گئے هیں اور درجہ بدرجہ هیں یعني ایک حوض سب سے بلند جگہہ پر هی دوسرا أس سے نیچي جگہہ میں تیسرا أس سے نیچي جگہہ میں اور علی هذالقیاس اور وہ حوض عمیق بهي بہت هیں جب مینہہ برستا هی تو پہاڑ کے پاني سے اول پہلا حوض بهرتا هی پهر أس کا پاني أبل کر دوسرے میں آتا هی اور دوسرے کا تیسرے میں اور علی هذالقیاس یہاں تک کہ سب حوض بهر جاتے هیں لوگ بیان کرتے هیں کہ یہہ حوض اس انداز سے اور پہاڑ کے پاني کے بهاؤ کے ایسے موقع پر بنائے هیں کہ اگر گهنٹہ دو گهنٹہ بهي پاني برسے تو سب حوض پاني سے بهر جاتے هیں *

عدن سمندر کے کنارہ پر هی جس کا پاني نہایت کهاري هی اور تمام شہر و چهاوني اور پہاڑ میں جہاں کہیں کنواں کهودا جاتا هی أس کا پاني بهي کهاري نکلتا هی اسلیئے عرب کے بادشاهوں میں سے جو قبل اسلام هوئے هیں کسي بادشاہ نے مینہہ کا پاني جمع کرنے کے لیئے یہہ حوض بنائے هیں چنانچہ اب بهي انهي حوضوں کا پاني پینے میں آتا هی یہاں کے عوام‌الناس کہتے هیں کہ شداد کے یہہ حوض بنائے هوئے هیں *

سرکار انگریزي نے اب ان حوضوں کي نہایت عمدہ مرمت کي هی اور هر ایک کے گرد لوهے کا کٹهرہ لگایا هی اور هر ایک کے گرد پهرنے کو پخته بہت عمدہ روشیں بنائي هیں اور کہیں کہیں پتلے پتلے خوبصورت پل بنائے هیں اور حوضوں کے درمیان میں جو فاصله هی وهاں زمین هموار کرکر خوبصورت کیاریاں بنا کر ایسے درخت جو اُس شہر میں اور ایسے گرم پہاڑ پر هوسکتے هیں لگائے هیں اور موقع موقع پر بیٹهنے اور سیر کرنے کے لیئے مثل باغوں کے بینچیں وغیرہ ڈال رکهي هیں اور اُس جہنم کے ٹکڑے میں بہشت کا کونه آباد کر رکها هی ٭

عدن میں گرمي اس شدت سے هوتي هی که یہاں سے باهر هی کوئي هرا درخت یا هري گهاس کہیں نہیں دکهلائي دیتي باسي پاني ایسا هوتا هی جیسے سموا هوا گرم پاني اور اُس پر مصیبت یهه هی که برف نام کو بهي میسر نہیں ٭

یہاں پاني پینے کا نہایت گراں قیمت کو بکتا هی تین پیسه کو ایک صراحي پاني کي آتي هی جس میں تین گلاس کے قریب پاني هوتا هی ٭

متصل اُنهي حوضوں کے کسي پارسي اور عرب نے ملکر ایک بڑا حوض کهودا هی اور جب وہ قدیم سب حوض بهر جاتے هیں تب اُس میں پاني آتا هی مگر یهه حوض بہت عمیق هی اس وقت بهي پاني خوب موجود تها مویشي کو اسي حوض سے پاني پلایا جاتا هی شاید ایک گهوڑے کي پلائي ۲/ هیں سنا هی که سات برس تک اس حوض کي آمدني وہ لوگ لینگے جنهوں نے بنایا هی اور اُس کے بعد اُس حوض کي اور اُس کي آمدني کي مالک گورنمنٹ هوگي ٭

اُن سب حوضوں کي سیر کرکر هم بازار میں آئے اور خوب سیر کي جہاں ترکاري بکتي هی وهاں دو دوکانیں بهتے والوں کي تهیں جو کوئلوں پر بهٹے بهون کر بیچتے تهے همکو اپنا هندوستان یاد آیا اور چار بهنے هوئے بهٹے همنے خریدے پهر بازار میں آئے اور مختلف نان پزوں کي دوکان سے روٹي خریدي اور ایک دوکان سے سالن خریدا ایک نان بائي پراٹهے پکاتا تها اُس سے پراٹهے پکوائے جیسے که همارے هاں قطب صاحب میں پراٹهے پکتے هیں بعینه اُسي قطع کے اُس نے پراٹهے پکائے قهوہ والے کي دوکان پر جاکر کهڑے هوئے اور لوگوں کا قهوہ پینا دیکها غرضکه خوب سیر کرکر ایک مسجد میں آئے اور جو کچهه خریدا تها اُس میں سے کچهه کهایا کچهه بانٹا ٭

یہاں متعدد قومیں موجود هیں مگر عرب اور مصري اکثر هیں اور سب سے زیادہ جو قوم هی وہ سمالي قوم هی هر چند میںنے تحقیق کیا مگر مجهے نه معلوم هوا که سمالي کیا قوم هی عربي بولتے هیں مگر ایسي خراب که سوائے دو چار لفظوں کے اور کچهه هماري تو سمجهه میں آتا نہیں اور هماري عربي بهي وہ بخوبي نہیں سمجهتے لہجه کا اسقدر فرق

هی کہ الفاظ ایک دوسرے کي سمجھہ میں نہیں آتے *

واہ ری هماري قسمت یہاں کے بازار کے لوگ اور سمالي قوم بھي کسي قدر اُردو بولتے هیں اور سمجھتے هیں کوئي ضروري کام بند نہیں رہ سکتا سب اُردو میں انجام ہو سکتا هی الحمدالله کہ عدن تک تو اُردو زبان کي شہنشاهي قایم هی *

سمالي قوم کے لوگ جیسي اُردو جانتے هیں ویسي هي انگریزي اور فرانسیسي زبان بھي جانتے هیں ان دونوں زبانوں میں سب ضروري باتیں کرتے هیں اور سمجھتے هیں بلکہ انگریزي زبان فرانسیسي زبان کي بہ نسبت زیادہ جانتے هیں *

چند مسجدیں یہاں هیں جن میں سے مسجد ادریس بڑي اور مسجد جامع بطور درگاہ کے هی جب هم اُس مسجد میں سے جس میں بیٹھے تھے باهر آئے تو همنے ایک هندو کو دیکھا اُس کے پاس جا بیٹھے معلوم هوا کہ وہ مارواڑي هی بمبئي سے عدن میں آیا هی اور عدن میں مہاجني کي دوکان کي هی مدت سے رهتا هی اور همیشہ جہاز پر آتا جاتا هی اُس کي زباني معلوم هوا کہ عدن میں تین دیول یعني مندر هندوؤں کے هیں مہا دیو کا اور هنومان کا اور ایک اَوْر کسي کا بتایا کہ میں اُس کا نام بھول گیا اور یہہ مندر هندوؤں کے چندہ سے بنے هیں جو عدن میں آتے جاتے هیں مجھے اس بات کے دریافت هونے سے کہ عدن تک هندو آتے جاتے هیں اور جہاز میں بیٹھنے سے اُن کي ذات و مذهب میں کچھہ فرق نہیں آتا نہایت خوشي هوئي خدا همارے ملک کے هندوؤں کو بھي یہہ دن نصیب کرے *

یہاں تمام لوگ اور دوکاندار نہایت کثیف اور میلے کچیلے هیں اور سمالي تو بالکل وحشي جنگلي معلوم هوتے هیں نان بائیوں کي اور قہوہ والوں کي دوکانیں ایسي میلي اور خراب اور بدبو دار هیں کہ پانوں رکھنے کو دل نہیں چاهتا حقیقت میں صفائي اور اُجلاپن یورپ کي اور خصوصاً انگریزوں کي قوم پر ختم هی گو کہ بعض عادتیں اعتراض کے لایق بھي هیں *

عدن کي چھاوني اگرچہ چھوٹي هی تین سو چار سو سپاهي هندوستاني اور گورہ رهتے هونگے الا توپ خانہ کا سامان بہت زیادہ معلوم هوتا هی چھاوني قلعہ کے اندر هی اور خوبصورت طور پر بنائي هوئي هی اور بازار اور جو کچھہ کہ عدن میں هی سب چھاوني کے قریب هی *

قلعہ جو کہلاتا هی وہ حقیقت میں پہاڑ هی چاروں طرف سے بلند پہاڑ هی اور اُس کے حلقہ کے اندر جو جگہہ هی وهاں چھاوني اور بازار وغیرہ هیں قلعہ کے اندر جانے کا رستہ سرکار انگریزي نے ایک پہاڑ کو کاٹ کر بطور گھاٹي کے بنایا هی اور نہایت تنگ اور پیچدار هی دس مستعد سپاهي ایک لشکر کو اُس میں جانے سے روک سکتے هیں قلعہ بسبب

محیط ہونے پہاڑ کے ایسا بلند ہی اور قدرتی ایسا استحکام رکھتا ہی کہ حملہ کرنے والے کا اُس پر غالب اور فتحیاب ہونا نہایت مشکل اور قریب غیر ممکن کے معلوم ہوتا ہی اُسپر سرکار انگریزی نے جابجا پہاڑوں کی چوٹی پر اور اُن کی کمر میں موقع موقع پر پختہ برج بنائے ہیں اور مورچہ بندی کی ہی اور ہر جگہہ توپیں چڑھی ہوئی ہیں اور نہایت عمدہ اور مستحکم جنگی قلعہ بنا رکھا ہی *

یہہ قلعہ دیکھہ کر انگریزی گورنمنٹ کی قوت اور شان و شوکت کا بلا شبہہ ایک اثر دلٔ میں ہوتا ہی اور اس بات کا بھی یقین ہوتا ہی کہ عدن ہندوستان کی حفاظت کا پہلا ناکہ ہی اور بحر احمر کی کنجی ہی ہندوستان میں اگر کچھہ فساد ہو تو چھہ روز میں یہاں سے ہر قسم کے سامان حرب کی مدد ہندوستان میں پہونچ سکتی ہی اور اگر والی مصر سے کچھہ بگاڑ ہو یا فرانسیس مصر پر کچھہ فساد کریں تو فی‌الفور عدن سے وہاں حملہ ہو سکتا ہی اور سامان حرب کی رسد اور کمک پچاس ہزار بلکہ اُس سے بھی زیادہ فوج کو بغیر کھٹکے پہونچ سکتی ہی بحر احمر کی کنجی میلے اس لیئے کہی کہ جس قدر فوج اور توپ خانہ اس وقت عدن میں موجود ہی اگر وہ چاہے تو ایک پرندہ کو بھی بحر احمر سے نکلنے نہ دے اس موقع کے مورچہ بنے ہوئے ہیں کہ کوئی جہاز یا کشتی یا بغلہ بلا مرضی افسر عدن اس بڑے سمندر میں جو بمبئی کے نیچے سے عدن تک ہی اور جو خلیج عرب کہلاتا ہی نہیں آسکتا *

سابق میں عدن میں سلطان روم کی عملداری تھی شاید تیس برس ہوئے ہونگے کہ سرکار انگریزی نے سلطان سے لے لیا اور جب سے سرکار انگریزی کی عملداری میں ہی اور اُس کا انتظام ہندوستان کے گورنر جنرل سے متعلق ہی لوگ بیان کرتے ہیں کہ قبلٔ عملداری انگریزی کے نہایت خراب اور ویران اُفتادہ جگہہ تھی سمالی قوم کا ایک گانوں پہاڑ پر تھا جو شاید اب بھی ہی یہہ تمام رونق جو اب ہی اور یہہ خوبصورت مکانات اور عمدہ اور عجیب سڑکیں اور پہاڑ میں نقبیں اور قلعہ کے برج اور مورچے سب گورنمنٹ انگریزی کے عہد میں بنے ہیں *

ٹرکش وال

یعنی ٹرکی عملداری کی حد کی دیوار — عدن سے ملی ہوئی سلطان روم کی عملداری ہی عدن کے نیچے جو سمندر ہی اُس میں ایک کونا زمین کا نکلا ہی جس پر سے سلطان روم کی عملداری میں چلے جاتے ہیں جب سے کہ عدن گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ میں آیا ہی اُس مقام پر ایک دیوار بہت لنبی اور چوڑی بناکر آمد و رفت کا رستہ بند کردیا ہی اور اُس دیوار پر برج اور مورچہ بندی کی ہی اور توپیں چڑھی ہوئی ہیں اور کچھہ

گورے وہاں رہتے ہیں اُس دیوار میں ایک دروازہ ہی اُس دروازہ سے لوگوں کی آمد و رفت ہی مگر سلطان روم کی عملداری کا جو شخص اُس دروازہ سے عدن میں آتا ہی تو ہتیار دروازہ پر لے لیئے جاتے ہیں ہتیار بند آنے نہیں دیتے افسوس ہی کہ اُس دیوار کے دیکھنے کا ہمکو موقع نہیں ملا *

عدن میں سمندر کے کنارہ پر ایک کل لگا رکھی ہی جس میں سمندر کا کھاری پانی میٹھا اور نہایت سبک اور شیریں ہو جاتا ہی اور اُس کا پانی خرچ میں آتا ہی اُسکی بھی ہمنے سیر کی بعد اس کے تھوڑی دیر ہوٹل میں آن کر ٹھیرے اور پھر اپنے جہاز پر چلے آئے *

عدن میں لڑکوں کا تیرنا

یہہ بھی عجیب تماشا ہی جہاں جہاز عدن میں ٹھیرا اور سمالی قوم کے بیسیوں لڑکے سمندر میں تیرتے ہوئے جہاز پاس آپہونچے کالے کالے رنگ اور سرخ بال بالکل مینڈک کی طرح تیرتے ہیں اور بخشیش مانگتے ہیں جہاں پیسہ روپیہ دوانی چوانی اٹھانی سمندر میں پھینکی اور وہ غوطہ مارکر نکال لائے ہمارے سامنے اکیس لڑکے تھے اور آٹھہ بجے سے پانچ بجے تک برابر ایک حالت پر تیرتے اور غوطے مارتے اور دوانیاں نکالتے رہے *

سترھویں اپریل سنہ ۱۸۹۹ ع روز شنبہ کو دو پہر پر پانچ بجے جہاز نے لنگر اُٹھایا اور دخانی کل نے شور مچایا اور جہاز نے سوئیس کی راہ لی عدن سے ایک مصری پیلٹ جس کو یہاں کے لوگ آرکاتی کہتے ہیں ساتھہ ہوا یہہ شخص مسلمان ہی عدن کا رہنے والا متولی اُس کا نام ہی عربی بولتا ہی مینے اُس سے سلام علیک کی بات چیت کی اُسنے اپنی قوم کچھہ نہیں بتائی کہا کہ میں عامی بر عرب کا رہنے والا ہوں بالکل ناخواندہ تھا اُس کا لہجہ سمالی قوم کے لہجہ کے بہت قریب تھا اور بے حیثیت اور میلا آدمی تھا کپڑے اچھے نہ تھے مگر انگریزی زبان اور فرنچ زبان اپنا کام کرنے کے لایق جانتا تھا *

خبر تھی کہ رات کو باب المندب میں سے جہاز گذریگا جو کہ یہہ ایک مشہور خطرہ کی جگہہ ہی مجھے اس کے دیکھنے کا نہایت شوق تھا جس وقت باب المندب قریب آیا مجھے ایک شخص نے جس سے مینے کہہ رکھا تھا اُٹھایا مینے دیکھا کہ دونوں طرف پہاڑ ہیں مگر بہت اونچے نہیں اُن میں سے جہاز جاتا ہی دونوں پہاڑوں میں ڈیڑہ دو میل کا فاصلہ ہوگا کچھہ بہت تنگ رستہ بھی نہیں ہی شاید پانی کے نیچے دونوں طرف پہاڑ ہوں اور اس سبب سے رستہ جہاز کے چلنے کا تنگ ہو غالباً بادبانی جہاز کو یا انگریزوں کے سوا اور قوموں کے جہاز رانوں کو یہاں اندیشہ ہوگا ہمارے جہاز رانوں کو تو کچھہ خیال بھی نہیں ہوا رات کے وقت میں بغیر ذرا سے بھی تردد کے فرفر جہاز کو لوئے چلے گئے حقیقت

میں یورپ کی قوم نے علم جہاز رانی کو غایت درجہ کی ترقی پر پہونچا دیا ہی ایسے ایسے عمدہ آلات جہاز رانی کے ہیں جن کی خوبی کا بیان نہیں ہوسکتا جس زاویہ پر چاہتے ہیں سمندر کی سطح پر جہاز چلاتے ہیں سیکڑوں میل تک جہاز کو سیدھا خط مستقیم پر لیجاتے ہیں جس میں ذرا بھی ٹیڑھا پن نہیں ہوتا اگر جہاز کو چکر دینا چاہیں تو مثل پٹےباز یا نہایت عمدہ گھوڑے کے جو کاوے اور اڑن پر خوب صاف ہو پھرا سکتے ہیں اور اُس کے پھرانے میں اتنا بھی تو زور نہیں لگتا جتنا کہ دس سیر بوجھہ کے ہلانے جلانے میں لگتا ہی *

رات ہی کے وقت ہمکو ایک بہت چھوٹا جزیرہ ملا جس کو پیرم کہتے ہیں یہہ جزیرہ اُسی آبنائے میں ہی جس سے بحر عرب اور بحر احمر ملتا ہی ایک میل سے بھی کم چوڑا ہی اور تخمیناً ڈھائی تین میل لنبا ہوگا اس میں بجز مینار روشنی کے اور کچھہ نہیں ہی دس بیس سپاہی رہتے ہیں اور انگریزی جھنڈا اُڑا کرتا ہی *

دس برس سے زیادہ نہیں ہوئے کہ جب تک یہہ جزیرہ محض اُفتادہ تھا کسی کا قبضہ خاص اس پر نہ تھا اور نہ کسی ملک کی سرحد خشکی کی راہ سے اس سے ملی ہوئی تھی شاید ولایت کے قوانین متعلق اقوام مختلفہ کی رو سے جو قوم چاہے اُس پر قبضہ کر سکتی تھی لوئیس نیپولین فرانس کے بادشاہ نے ایک جہاز بھیجا کہ اس بالشت بھر کے جزیرہ پر قبضہ کرلو وہ جہاز بڑے پیچ کے راستہ سے عدن تک آیا اور رات کو لنگر ڈالا کہ صبح کو اس جزیرہ پر قبضہ کرینگے عدن میں جو انگریزی افسر تھا وہ رات کو جہاز میں فرانسیسی افسر سے ملنے آیا بات چیت ہوئی کھانے پر بیٹھے باتوں باتوں میں فرانسیسی افسر نے اپنا ارادہ اور اپنے آنے کی وجہہ بیان کی انگریزی افسر نے سنتے ہی اپنی پاکٹ میں سے پینسل اور ایک ٹکڑا کاغذ کا نکالا اور میز کے نیچے ہاتھہ کرکر اپنے دخانی جہاز کے کپتان کو چٹھی لکھی کہ فی الفور انجن میں آگ جلاؤ اور جہاز طیار کرو اور خود وہیں بیٹھا رہا اور کھانے پینے کی باتوں میں مصروف رہا تھوڑی دیر بعد گڈنائیٹ کرکر اور ہاتھہ ملاکر رخصت ہوا اور فی الفور اپنے جہاز میں آن کر اُسی وقت روانہ ہوا اور رات ہی کو اُس جزیرہ پر پہونچکر انگریزی حکومت کا جھنڈا گاڑدیا اور پھریرا اُڑا دیا صبح کو فرانسیسی افسر جہاز لیکر پہونچا دیکھا کہ جزیرہ پر انگریزی جھنڈا اُڑ رہا ہی اور اُنہوں نے قبضہ کرلیا ہی لاچار مایوس ہوا اور پھر کر چلا گیا سنا ہی کہ اس بات سے نیپولین بہت ناراض ہوا اور لندن میں بہت خط و کتابت کی مگر کچھہ نہوا نیپولین کا ارادہ تھا کہ اپنے ہاں کے دخانی جہازوں کے لیئے اس جزیرہ میں اسٹیشن مقرر کرے *

اٹھارھویں کی صبح سے پھر ہمنے دریاے ناپیدا کنار دیکھنا شروع کیا دو دن بعد پھر پہاڑ و زمین دکھائی دینی شروع ہوئی اور جوں جوں چلتے گئے ایک طرف عرب کا کنارہ اور

دوسري طرف افريقه کا کنارہ برابر دکہائي دينا شروع هوا دونوں کناروں کے پہاڑ نہايت خوشنما معلوم هوتے تهے اور عجيب کيفيت دکهائي ديتي تهي سب سے زيادہ عجيب بات يهه تهي که دونوں طرف کے پہاڑوں پر کوئي درخت اور ذرا سا بهي سبزہ اور مطلق آبادي نه تهي محض ويران لق و دق جنگل اور بے آب و بے برگ و شجر پہاڑ تهے *

بائيسويں تاريخ رات کے وقت حامد تو نہيں معلوم که جہاز کے کس کونه ميں جاکر سو رها تها اور ميں اور خداداد بيگ اور محمود کمرہ ميں اپنے اپنے پلنگوں پر اور چهجو پلنگ کے نيچے سوتا تها اور کمرہ کي کهڑکي سمندر کي طرف کي هوا آنے کو بسبب شدت گرمي کے کهلي هوئي تهي که رات کو دفعتاً تند هوا چلي اور سمندر ميں موجيں اُٹهيں اور اُچهل کرکے سمندر کا پاني کهڑکي کے اندر اس قدر آپڑا که تمام پلنگ اور بچهونے اور هم سب اور چهجو شور بور هوگئے اُسي وقت هم گهبراکر کمرہ ميں سے بڑے کمرہ ميں نکل آئے اُس وقت تمام انگريزوں نے بهي اپنے اپنے کمروں کي کهڑکياں کهول رکهي تهيں هماري طرف کي لين ميں سب کا يهي حال هوا سب بڑے کمرہ ميں نکلے هوئے تهے اور ايک دوسرے سے کهتا تها که تمهارے کمرہ ميں بهي پاني آگيا غرض که استورڈ کو اُسي وقت پکارا کهڑکي بند کي بچهونے اُٹها ديئے اور جس طرح هوا رات کاٹي محمود کو بہتيرا منع کيا پر وہ گيلے بچهونے پر سو رها صبح کو جب اُٹها تو اُس کي بانهه ميں درد تها دوسرے دن تک جاتا رها جب پاني آيا قريب دو ڈهائي گهنٹه کے رات هوگي کچهه وقت کپڑے اُتارنے اور نماز کي تياري ميں گذرا ميںنے صبح کي نماز پڑهي اور دم بدم هوا تيز هوتي گئي بالکل سيدهي مخالف هوا تهي اور نہايت هي تند تهي اور جهاز اُٹهتا تها اور بيٹهتا تها اُس دن طبيعت نہايت متغير هوئي سر کي عجيب کيفيت تهي جي متلاتا تها اور قي نهيں هوتي تهي اور ايسي تکليف دہ حالت تهي که بيان نهيں هوسکتي انگريز جو جهاز ميں تهے وہ کهتے تهے که هم ايسے صاف سمندر ميں جو تالاب کي طرح کهڑا هے تمهارا يهه حال هے يهه هوا اور يهه حرکت جو اس وقت هے کچهه بهي نهيں هے اور همکو تو ذرا بهي نهيں معلوم هوتي مگر ميں نے ديکها که بعض انگريزوں کو کسي قدر تغير تها اور تين چار ميموں کو بهت زيادہ تغير تها مسس اسمت بهي پڑي هوئي تهيں ميںنے پوچها که کيا حال هے اشارہ سے کها که سر پهرتا هے طبيعت اچهي نهيں ايک ميم صاحبه کو ميںنے ديکها که منهه سے بے اختيار بهت سے کف اور پت ذرا سي اُبکائي کے ساتهه نکل پڑے آج تو مرزا خداداد بيگ کا بهي برا حال هوا اور چهکے چهوٹ گئے اور هم سب سے زيادہ اُن کا پتلا حال تها اور حامد آج پهر اپني اُسي پہلي کيفيت کو جا پهونچے بعد اس کے هوا دهيمي هوني شروع هوئي اور جهاز کا هلنا بهي کم هوا اور قريب چار بجے کے بهت کم هوگيا مجهکو تو بهت تخفيف هوئي مگر اور سب همارے ساتهيوں کا وهي حال رها ايک ميم صاحبه ميرے پاس آئيں اور نہايت

مہربانی سے مجھہ سے کہا کہ تم نشہ کے لیئے شراب مت پیؤ بوی ہی میں بہی کبہی نہیں چھوتی مگر دوا کے لیئے ایک تولہ بھر برانڈی پی لو میں اسٹورڈ کو بلاکر منگا دیتی ہوں فی‌الفور تکلیف جاتی رہیگی میں نے اُن کی مہربانی کا بہت سا شکر کیا اور کہا کہ نہیں میں نہیں پی سکتا *

اسی تاریخ ہمکو (گنگا اسٹیمر) ملا جو ہمسے تین دن پہلے بمبئی سے روانہ ہوا تہا پہلے دونوں جہازوں میں جہنڈیوں سے صاحب سلامت ہوئی پہر آپس میں بات چیت ہونی شروع ہوئی پہلی دفعہ جو جہازوں میں بات چیت ہوئی تہی تو مجھے یہہ خیال ہوا تہا کہ چند باتیں جو خاص متعلق جہاز ہونگی اُنہیں کے اشارات معین ہونگے مگر معلوم ہوا کہ نہیں اُن چند کپڑے کے ٹکڑوں کے وسیلہ سے تمام دنیا کی باتیں کر سکتے ہیں چنانچہ اس وقت ان دونوں جہازوں میں کوئی خاص بات چیت نہیں ہوئی خیر و عافیت کی علامت دکہا دینے کے بعد گنگا اسٹیمر نے کہا کہ رسی ڈال کر مجھے بہی کہینچے لیئے چلو ہمارے جہاز نے کہا کہ پیچھے پیچھے چلے آؤ اسی طرح چند اور باتیں ہنسی ہنسی کی آپس میں ہوئیں معلوم ہوا کہ امریکا اور یورپ کی قوموں کے سوا اَوْر کسی قوم میں یہہ فن نہیں ہی جہاز پر ایک کتاب رہتی ہی اور شاید اتفاقیہ یا حفاظت کے لیئے اُس کے پٹہوں میں قفل لگا ہوا تہا اُس میں تمام کام متعلق جہاز مندرج ہیں وہ سب کام ایسے آسان طرح پر ہوتے ہیں کہ جہاز میں جو چہوتے چہوتے عہدہ‌دار ہیں اور صرف بطور حرف شناسی کے لکہنا پڑہنا جانتے ہیں وہ سب اُن کاموں کو انجام دیتے ہیں یہہ نتیجہ صرف اس بات کا ہی کہ تمام علوم و فنون اُسی زبان میں ہیں جو زبان وہ لوگ بولتے ہیں اگر آج انگریزی زبان میں تمام علوم و فنون نہوتے بلکہ لیٹن میں یا گریک میں یا فارسی عربی میں ہوتے تو آج تک تمام انگریز ایسے ہی جاہل اور بے علم اور لاکہوں ناخواندہ ہوتے جیسے کہ بدنصیبی سے ہم لوگ ہندوستان میں جاہل ہیں اور آیندہ کو بہی جب تک کہ تمام علوم و فنون ہماری زبان میں نہونگے جاہل اور نا لایق رہینگے اور کبہی عام تربیت نہوگی *

اسی دن ہمکو حضرت موسی علیہ‌السلام کا پہاڑ یعنی جبل سینا دور سے دکہائی دیا اور دوربین کے ذریعہ سے کسی قدر کیفیت اُس کی معلوم ہوتی ہی سنا ہی کہ اُس کی چوٹی پر کسی رومن کیتہلک پادری کا ایک بہت قدیم گرجا ہی *

رات کو جزیرہ شروان ہمکو ملا جو افریقہ کے متعلق ہی کوئی چیز اُس میں کی بسبب رات ہونے کے دکہائی نہیں دی سنا ہی کہ ولایت سے جو تیلی گراف آتا ہی اُس کا ایک اسٹیشن اس جزیرہ میں ہی یہہ جزیرہ بہت چہوٹا شاید آٹھہ دس میل کا لنبا اور دو تین میل کا چوڑا ہوگا

۲۳ اپریل سنه ۱۸۶۹ ع روز جمعه کو هم سب مع الخیر سات بجے صبح کے *سوئیس میں پہونچے جہاز نے لنگر کیا اور هم سب جہاز پر سے اُترے بروده جہاز کو ڈنفوت کر رخصت کیا اور سوئیس هوٹل میں جاکر تھیرے اب یہاں سے عملداري ویسراے مصر کي شروع هوئي جونهي هم هوٹل میں گھسے پہلا نشان عملداري ترک کا همنے یهه دیکها که هوٹل کے چپراسیوں کي چپراس پر عربي اور انگریزي میں یهه عبارت کنده تهي ٭

Sewis Hotal.

لوکاندةالسوئیس

مجھے نہیں معلوم که لوکاندة کس زبان کا لفظ هی شاید ترکي هوگا مگر تمام مصري عربي گفتگو اور عربي تحریر میں اس لفظ کو بمعني هوٹل مستعمل کرتے هیں ٭

سوئیس کا هوٹل بہت اچها هی چاروں طرف دو منزله مکانات اور کمرے مسافروں کے لیئے بنے هوئے هیں بیچ میں صحن هی اُس صحن میں کاٹ کے محرابوں دار ستون کهڑے کرکر اُس پر شامیانه کهنچا هی اور اُس کو اور تمام صحن کو پهولوں سے آراسته کیا هی تمام پهول گملوں اور کاٹ کي بالٹیوں اور پیپوں میں لگے هوئے هیں اور زمین پر اور تپائیوں پر بطور چمنوں کي روشوں کے به ترتیب لگائے هیں اور بیچ میں جو جگهه بطور چمن کے خالي رهي هی وهاں چهوٹي سي میز اور کرسیاں لوگوں کے بیٹهنے اور سیر کرنے کے لیئے بچهائي هیں ٭

وهاں شہر کي سیر کرنے اور سوئیس کي نہر دیکھنے جانے کو سواري کے لیئے بہت سے گدھے زین کسے هوئے موجود تھے بہت سے انگریزوں نے سوئیس کي نہر دیکھنے کا اراده کیا وه مقام جہاں دیکھنے جاتے تھے وهاں سے پانچ میل تها همنے بهي وهاں جانے کا اراده کیا مگر جب لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم هوا که جس مقام کو لوگ دیکھنے جاتے هیں وهاں بجز اسکے که زمین کهودي جا رهي هی اور کچهه نہیں هی همارا اراده سست هوگیا همارے شفیق میجر ڈاڈ صاحب نے اور اُن کے چند دوستوں نے ملکر ایک گاڑي تین گهوڑوں کي کہیں سے منگائي اور چند انگریز اور دو ایک میمیں اُس پر سوار هوکر گئیں همنے بهي چاها که اگر سہل طور پر همکو بهي گاڑي ملجاوے تو هم بهي جاویں مگر همکو نہیں ملي بہت سے انگریز اُنهي گدهوں پر سوار هوکر گئے اور میں نے دیکها که ایک میم نے بهي ایک گدها کرایه کیا اور اُس پر نہایت چالاکي اور خوبي سے سوار هوکر روانه هوئي ٭

جس وقت کوئي انگریز گدها کرایه کرنا چاهتا تها اُس وقت عجیب سیر هوتي تهي گدهے والوں نے جہاں دیکها که گدها کرایه کو چاهتے هیں اور دس دس باره باره آدمي اپنے

اپنے گدھے لیکر دوڑے اور ہر شخص ایک کے گدھے کو دھکا دیکر ہٹاتا ھی اور اپنا سامنے کرتا ھی اور چلاتا ھی کہ " ڈانکی سر ڈانکی سر ڈانکی سر " یعنی صاحب گدھا صاحب گدھا اور کبھی یہہ کہہ کر چلاتے تھے ویریگوڈ ڈانکی سر ویریگوڈ ڈانکی سر یعنی صاحب بہت اچھا گدھا صاحب بہت اچھا گدھا اور اس قدر غل ہوتی تھی اور اتنے گدھوں میں آدمی کو گھیر لیتے تھے کہ لینے والا گھبرا جاتا ھی جب تک کہ وہ کسی نہ کسی گدھے پر سوار نہولے اُس وقت تک وہ اسی آفت میں پڑا رہتا ھی *

تھوڑی دیر تک ہمنے سمندر کے کنارہ کی اور ہوٹل کی سیر کی اور پھر شہر کی سیر کو گئے ایک بہت چھوٹا تنگ بازار دیکھا ہر قسم کے لوگ مصری اور ترکی اور جرمنی اور یونانی دوکاندار وہاں تھے اور بہت سے آدمی عربی بولتے تھے بازار میں جو نئی بات تھی وہ یہہ تھی کہ سارا بازار تختوں سے پٹا ہوا تھا پانی کا تو مطلق رکاؤ نہ تھا مگر دھوپ بالکل بازار میں نہ تھی غالباً یہاں مینھہ بہت کم برستا ھی ہمنے بازار کے لوگوں سے جو عربی بولتے تھے دیر تک باتیں کیں حامد و محمود و مرزا خدا داد بیگ نے سرخ ترکی ٹوپیاں اور چاکو خرید کیئے بازار سے عربی روٹی خرید کی جو در حقیقت نہایت عمدہ اور بہت ھی مزیدار تھی وہاں سے ہم ریل کے اسٹیشن کو دیکھنے گئے وہاں ایک ترکی افسر کو دیکھا جس کے لباس میں اور انگریزوں کے لباس میں بجز سرخ ٹوپی کے اور کچھہ فرق نہ تھا الا ایک تسبیح اُن کے ہاتھہ میں تھی میںنے اُن سے سلام علیک کی اُنہوں نے جواب دیا مگر میری طرف کچھہ زیادہ ملتفت نہیں ہوئے وہاں سے پھرتے وقت بازار میں ایک بزرگ عمامہ باندھے کھڑے تھے میںنے اُن سے سلام علیک کی مصافحہ کیا عربی زبان میں بات چیت شروع کی شیخ اسمعیل اُن کا نام ھی شہر سربایا علاقہ جاوہ کے رہنے والے ہیں شیخ عثمان اُن کا بیٹا جس کی عمر اٹھارہ اُنیس برس کی ہوگی اُن کے ساتھہ تھا شیخ اسمعیل سیاح آدمی ہیں در اصل سریا کے رہنے والے ہیں پچیس برس سے جاوہ میں جارہے ہیں چین اور اسٹریلیا اور ہندوستان اور دکھن کی سیر کی ھی اور اب بھی صرف سیاحت کو اُٹھے ہیں کسی قدر اُردو میں بھی بات چیت کرسکتے ہیں اسی ہوٹل میں منشی محمد طاہر سے ملاقات ہوئی جو نواب ناظم مرشد آباد کے ہاں منشیوں میں نوکر ہیں نواب صاحب اُن کو لندن ساتھہ نہیں لائے تھے اب بلایا ھی وہ بھی لندن جاتے ہیں سوتھمپٹن کی راہ سے جاوینگے *

نقشہ مندرجہ ذیل سے معلوم ہوگا کہ ہم عدن سے کس راہ ہوکر سوئیس میں پہونچے اگر کوئی نقشہ جغرافیہ کا لیکر بموجب عرض و طول مندرجہ ذیل کے نشان لگائے جاوینگے تو جس راہ ہمارا جہاز چلا وہ معلوم ہو جاویگی

تاریخ	عرض مقام		طول مقام		رفتار جهاز دو پهر سے دو پهر تک
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه	
۱۸ مئي سنه ۱۸۶۹ع روز یکشنبه	۱۳	۴۲	۴۲	۵۶	۱۶۹ میل
۱۹ مئي ...	۱۷	۳	۴۰	۴۹	۲۴۰
۲۰ مئي ...	۲۰	۳۹	۳۸	۳۰	۲۵۳
۲۱ مئي ...	۲۴	۲۶	۳۶	۱۰	۲۶۲
۲۲ مئي ...	۲۷	۴۲	۳۴	۴۷	۲۳۵
۲۳ مئي ...	۳۰	*	۳۲	۴۰	۲۶۰ تخمیناً
					مقام سوئیس

عدن سے سوئیس تک متعدد مینار روشني کے هیں جهاں کهیں جهاز کو خطرہ هی، یعني پاني کم هی اور پاني کے نیچے پهاڑ چهپے هوئے هیں جن سے جهاز کي پیندي کو صدمہ پهونچنے کا اندیشه هوتا هی وهاں وهاں روشني کے مینار بنائے هیں آدمي متعین هیں شام سے صبح تک برابر ایک بهت بڑي لال ٹین میں روشني هوتي رهتي هی اور بهت دور سے دکهائي دیتي هی میں نے قصد کیا تها کہ تمام میناروں کو جو رستہ میں پڑیں دیکهوں اور غالباً سب کو دیکها شاید کوئي ایک آدہ رهگیا هو اور رات کو سوتے میں گذر گیا هو مگر جتنے میناروں کو میں نے دیکها اُن کي تفصیل بقید عرض و طول مقام کے لکهتا هوں *

نام مینار	عرض مقام		طول مقام	
	درجه	دقیقه	درجه	دقیقه
پیرم ...	۱۲	۴۰	۴۳	۴۵
ابوالخیصان یا ڈیڈلس شول ...	۲۵	*	۳۶	*
اشرفي ...	۲۷	۴۰	۳۳	۴۰

مینار ابوالخیصان بالکل پاني میں هی ایک أنگل بهر زمین بهي أس کے گرد نہیں هی دو یا تین انگریز أس مینار پر دن رات رهتے هیں اور کهانا پینا اپنے ساتهه رکهه لیتے هیں اور شاید تیسرے مہینے أنکي بدلي هوتي هی ایسي سخت نوکري هی که خدا پناه میں رکهے أسکے خیال سے دل گهبراتا هی قید تنهائي سے بهي زیاده سخت هی *

اشرفي مینار نہایت عمده هی اور سوئیس کے قریب هی پاني کي سطح سے ایکسو چالیس فیت بلند هی اور بالکل لوهے کا بنا هوا قابل دیکهنے کے هی *

اب همارا رسته سوئیس سے اسکندریه تک خشکي کا هی اور یہاں سے اسکندریه تک ریل هی جو والي مصر کي عملداري میں گذرتي هی اور والي مصر هي ریل کا مالک هی اور تمام کار کن مصري اور ترکي اور شاید کوئي کوئي یوناني بهي هیں *

عربي زبان میں مصري ریل کي سڑک کو " سکةالحدید " اور " وابورالبر " کہتے هیں اور لفظ ثاني کو لفظ اول سے زیاده تر فصیح جانتے هیں اور فصیح گفتگو میں یہي نام لیتے هیں *

غرضکه ۲۳ مئي سنه ۱۸۶۹ ع روز جمعه کو قریب شام کے هم سوئیس سے " وابورالبر " پر سوار هوئے اور اسکندریه کو چلے همنے سنا تها که اس رسته میں بجز ریگستان اور جنگل کے أور کچهه نہیں هی پاني بهي رسته میں نہیں ملیگا اور اسي لیئے همنے تین صراحیاں پاني کي بهري هوئي خرید کر ریل میں رکهه لیں تهیں رات کو هم سب ریل میں سورهے همکو نہیں معلوم که رات کو کیا کیا گذرا مگر رات کو جو میري آنکهه کهلي تو میں نے ریل کو ایک بڑے استیشن پر کهڑا دیکها استیشن بهي اچها تها روشني لالٹینوں کي اچهي تهي اور اسي قطع کي لالٹینیں تهیں اور اسي طرح پر لگي هوئي تهیں جیسیکه همارے ملک کے استیشنوں پر هیں جب میں نے دریافت کیا تو معلوم هوا که استیشن طنطنا هی طنطنا ایک بهت بڑا قصبه یا شهر مصر کي عملداري کا هی مگر رات کے سبب همکو شهر مطلق نہیں دیکهائي دیا *

صبح کو ایک نہایت عمده اور نفیس آباد‌ان شهر دکهائي دیا مکانات أس کے بالکل انگریزي شهرونکے مکانات کے قطع پر تهے مگر هر طرف لنبے لنبے مینار مسجدوں کے جنکو (مأذنه) کهتے هیں دکهائي دیتے هیں مصر کي مسجدوں میں دو مینار بنانے کا دستور نہیں هی بلکه مسجد کے صحن میں یا کسي طرف میں ایک بلند مینار اذان دینے کو بناتے هیں جیساکه دلي میں درگاه قطب صاحب کے پاس مسجد قوةالاسلام کا ایک مینار بنا هوا هی جسکو قطب صاحب کي لاٹهه کهتے هیں میں أس شهر کو دیکهکر بهت خوش هوا اور دریافت کرنے سے معلوم هوا که " کفرالزیات " اس شهر کا نام هی یہاں کسي بزرگ بدوي کا مزار هی نہایت مقدس هی بزارو یتهرک کچهه

میں چڑھے هم ایک اسٹیشن پر اُترے جو روہ نیل کے قریب هی وهاں ایک عمدہ هوٹل بنا هوا هی وهاں کافی یعني قهوہ پیا نان پاؤ اور مکهن کهایا اُس هوٹل کے طریق میں اور انگریزي هوٹل کے طریق میں کچهه فرق نہ تها الا کهانا کهلانے اور قهوہ پلانے والے بالکل انگریزوں کے سے کپڑے لال ٹوپي پهنے هوئے ترک تهے میز کرسي لگي هوئي تهي کانٹا چهري دهرے هوئے تهے اور بلا تمیز انگریز و مسلمان کے سب ملے هوئے تهے قهوہ جو ترکوں نے بناکر پلایا جس میں نہایت عمدہ گاے کا دودہ پڑا هوا تها ایسا خوش ذایقہ اور مزے دار تها کہ میں نے تمام عمر نہ گهر میں اور نہ کسي هوٹل میں ویسا مزیکا پیا تها ●

اُس هوٹل میں کها پیکر پهر ریل پر سوار هوئے تهوڑي دور آگے بڑهے تهے کہ دریاے نیل کي زیارت هوئي اُس پر آهني پل بندها هوا تها ریل اُس پر سے گذري اگرچہ معلوم هوتا تها کہ وہ پل نہایت مستحکم طور پر بنا هوا هی الا کچهه خوبصورت نہ تها بلکہ کہنا چاهیئے کہ نہایت بد صورت تها همارے ملک کے آهني پل دیکهنے میں بهي نہایت خوبصورت هیں تهوڑي دور اور چلے تو شهر دمنهور کا اسٹیشن ملا اُس سے اگلا اسٹیشن اسکندریہ کا تها چنانچہ اسکندریہ میں جا پهونچے همارے لئے جهاز طیار تها اس لئے همکو شهر کے اسٹیشن پر نہیں اُتارا بلکہ جهازوں کے لنگر گاہ تک لیئے چلے گئے اور بندر کے اسٹیشن پر اُتارا هم اُترتے هي سیدهے جهاز پر چلے گئے اور پونا نامي جهاز کے کمرہ میں جو همارے لئے موجود تها جا بیٹهے ●

افسوس هی کہ همکو اسکندریہ دیکهنے کي ذرا بهي فرصت نہیں ملي کوئي چیز اسکندریہ کي همنے نہیں دیکهي بجز سمندر کے اور اُس کے کنارہ کے مکانات کے یعني جو جهاز میں سے دکهائي دیتے تهے سمندر کے کنارہ پر بهت کثرت سے جهاز دخاني اوربادباني اور اور چهوٹے بجرے کهڑے هوئے تهے ایک جنگي جهاز فرانسیسوں کا بهي کسي کام کو آیا هوا تها اور ویسراے مصر کي سواري کا دخاني جهاز جو نہایت عمدہ اور بهت تیاري کا هی کنارہ پر کهڑا هوا تها سنا هی کہ وہ دخاني جهاز انگلستان کا بنا هوا هی کنارہ پر کے بهت سے مکانات اور کارخانجات دکهائي دیتےتهے ایک یا دو مقام پر سمندر کےکنارہ پر مورچال بنےهوئے تهے اور توپیں چڑهي هوئي تهیں ویسراے مصر کے آنے اور اُترنے کے لئے سمندر کے کنارہ پر ایک بهت بڑا مکان بنا هوا تها مگر باهر سے کچهه ایسا خوبصورت نہیں معلوم هوتا تها اُسي کے قریب چهوٹي سي پهاڑي پر ایک مینار روشني کا بنا هوا هی بهر حال سمندر کے کنارہ کي فضا بهت اچهي هی کچهه بري نہیں ●

مصر کے ملک کے اس قدر حصہ کے دیکهنے سے جهاں همارا گذر هوا اور جسکو نہایت سرسري طور پر ریل کي سواري میں همنے دیکها هماري عقل حیران هوگئي میں نے مالوہ بهي دیکها هی جو هندوستان میں نہایت زر خیز اور عمدہ پیدا وار کا ملک مشهور هی

مگر مصر کے ملک کے سامنے اُس کی کچھہ بھی حقیقت نہیں ہی مصر کی زمین کی خوبی اور اُس کی کثرت پیداوار کا اندازہ نہیں ہوسکتا ہر جگہہ زمین کی ایسی صورت ہی کہ گویا نہایت عمدہ کھاد ملی ہوئی ہی *

اس ٹکرہ ملک میں جس قدر نہروں کی کثرت دیکھی یہاں نہیں ہوسکتی چپے چپے پر نہر جاری ہی اور نہر میں سے بیسیوں شعبے نکلے ہیں جہاں تک میں نے دیکھا میری دانست میں کوئی کھیت ایسا نہیں ہی جس میں نہر کا پانی نہ آتا ہو *

نہر کے بنانے کا فن مصر والوں کو بخوبی معلوم ہی ہر مقام پر پانی تقسیم کرنے کے دھانے اور پانی اُنچا کرنے اور نیچا کرنے کی جھالیں اور تختے سب بنے ہوئے تھے نہر کے پاس جو اُنچی زمینیں ہیں اور جن میں نہر کا پانی بہاؤ سے نہیں جاسکتا اُن زمینوں کے سیراب کرنے کے لیئے نہر کے کنارہ پر کاٹ کا خانہ‌دار ایک پہیہ لگایا ہی اور بذریعہ ایک ٹٹو یا یابو یا بیل کے پھرتا ہی اور بخوبی کھیتوں میں پانی پہونچاتا ہی مگر یہہ پہیہ پانچ چھہ فیٹ اُونچی زمین پر پانی پہونچا سکتا ہی اس سے زیادہ اُونچی زمین پر پانی نہیں پہونچا سکتا ہمارے ملک میں جو یہہ دستور ہی کہ تھوڑی سی اُونچی زمین پر پانی پہونچانے کو دو آدمی ایک چھاج رسیوں میں باندھکر پانی اولیچتے ہیں اُسکی عوض اگر اس پہیہ کا رواج دیا جاوے تو بلاشبہہ فائدہ مند ہوگا *

ایک جگہہ کنوئیں سے بھی پانی دیتے ہوئے دیکھا مگر بذریعہ رہٹ کے پانی دیتے تھے پانی پت اور کرنال کے ضلعوں میں جس قسم کے رہٹ جاری ہیں اُسی قسم کا رہٹ مصر میں بھی جاری ہی مگر اُس ضلع کے رہٹوں سے بھی ہلکا اور بہت کم لاگت کا معلوم ہوتا ہی *

ہل بھی چلتے ہوئے یہاں دکھائی دیئے ظاہرا اُسی طرح پر ہل چلتے ہیں جیسے ہمارے ملک میں دو گھوڑوں یا ٹٹوؤں سے بھی ہل چلتا تھا دو بیلوں سے بھی چلتا تھا ایک جگہہ ایک بیل اور ایک بھینسا اور ایک جگہہ دونوں بھینسے ہی ہل میں جوتے ہوئے دیکھے *

مصر کی " وابورالبر " یعنی ریل کا بھی کچھہ حال لکھنا بہتر معلوم ہوتا ہی مصر کی ریل کی گاڑیاں فرسٹ و سکنڈ کلاس کی ہمنے دیکھیں کیونکہ ہم اکسپرس بلکہ اسپیشل ٹرین میں گئے تھے اور اُس میں صرف دو درجہ کی گاڑیاں تھیں تمام گاڑیاں ولایت کی " برمنگہم " کی بنی ہوئی تھیں سکنڈ کلاس کی گاڑیاں جس میں چھجو ہمارا خدمتگار بیٹھا تھا ہمارے ملک کے سکنڈ کلاس سے اچھا تھا یعنی اُس میں بھی چمڑے کی گدیاں لگی ہوئی تھیں فرسٹ کلاس نہایت عمدہ اور مکلف آرام کا تھا مگر ہر درجہ میں آٹھہ آدمیوں کی نشست ہی چار ایک طرف چار ایک طرف سونے کی کوئی تدبیر اُس میں

نهیں هی بیٹھے بیٹھے اس طرح پر سو سکتے هیں جیسے که آرام کرسي پر آدمي سو سکتا هی رفع حاجت کے لیئے گاڑي میں کوئي تدبیر نهیں هی سوائے استیشن کے معلوم هوا که تمام یورپ میں اُسي قسم کي گاڑیاں هیں ریل پر کام کرنے والے اور ریل چلانے والے اور گاڑ خلاصي چپراسي وغیره سب مصري اور ترک هیں اور نهایت مشاق هیں اور بهت هوشیاري اور چالاکي سے کام کرتے هیں مصر کي ریل کے کارخانه میں جو چیز که قابل غور کے تهي وه یهه هی که تمام گاڑیاں اور پمپ اور پاني دینے کے ستون اور ریل کي سڑک اور هر قسم کي کلیں جو کچهه که ریل کے کارخانوں میں درکار هوتا هی یهاں تک که لوهے کي ایک کیل بهي وه سب انگلستان یا فرانس کا بنا هوا تها اُن میں سے کوئي چیز بهي مصر یا ترکستان کي بني هوئي نه تهي البته به نسبت هندوستان کے مصر والوں کي استدر تعریف کرني چاهیئے که وه خود اُن سب چیزوں سے کام کرنے اور کام لینے کے لایق هیں هندوستاني بد بخت اس لایق بهي نهیں هوئے اور جب تک که تمام علوم و فنون اُنهي کي زبان میں نه مروج هونگے اُس وقت تک هرگز لایق نهونگے مصر والوں کو جو اس قدر لیاقت آئي هی صرف اُس کا بڑا سبب یهي هی که ان چیزوں سے کام لینے کے فنون اُنهي کي زبان میں مروج هوگئے هیں *

دوسري بات قابل افسوس کے یهه تهي که تمام کارخانه به نسبت انگریزي کارخانه کے نهایت میلا کچیلا تها ریل کي سڑک اور استیشنوں میں مطلق صفائي نه تهي لال ٹینیں ایسي میلي تهیں که شاید مهینوں میں صاف هوتي هونگي انجن میں پاني دینے کے آهني ستون نهایت عمده اور خوبصورت بیل بوٹے مرغوله دار بنے هوئے تهے مگر اُن پر اُنگل اُنگل بهر موٹي کائي اور خاک مٹي جمي هوئي تهي نهروں کا جو میںنے بیان لکها اُن کا بهي یهي حال تها کسي جگهه میںنے پٹري بني هوئي نهیں دیکهي نهر کهودتے وقت جو کناروں پر مٹي ڈالي تهي اُسي طرح پر پڑي هوئي معلوم هوتي تهي بلا شبهه صفائي اور هر کام میں خوبصورتي یورپ کے لوگوں کي طبیعت میں ماں کے پیٹ سے پیدا هوتي هی اور ملک کے لوگوں کي طبیعت میں یهه بات نهیں هی البته ایشیا کے بعض ملک کے لوگوں میں نفاست بلا شبهه هی *

بهر حال همارا پونا جهاز ۲۴ اپریل سنه ۱۸۶۹ع روز شنبه کو قریب دوپهر کے اسکندریه سے مارسلیس کو روانه هوا اور مڈیٹرینین سے یعني بحر قلزم کو همنے طی کرنا شروع کیا اور ۲۹ اپریل روز پنجشنبه کو رات کے وقت قریب سات آٹهه بجے کے بخیروعافیت تمام مارسلیس میں داخل هوئے *

جب هم اسکندریه سے روانه هوئے تو الحاج احمد بکري اسکندریه کا رهنے والا پهلٹ یعني آرکاٹي همارے ساتهه هوا یهه شخص نهایت لئیق اور ذي وجاهت هی لباس بهي

بہت اچھا اشرافوں کا پہنے ہوئے ہی کالي بانات کا لنبا کوٹ ہی قریب قریب انگریزي کوٹ کے پاجامہ مصري قطع کا ہی اوپر سے بہت ڈھیلا اور نیچے سے تنگ اور مہاني ٹخنوں تک کوٹ کے نیچے قمیص ہی اور اُس پر شالي پٹکہ سے کمر بندھي ہی سر پر لال ٹوپي اور اُس پر نہایت چھوٹا کپڑا بطور عمامہ لپٹا ہوا ہی لکھا پڑھا قابل آدمي ہی عربي تو نہایت عمدہ اور صاف بولتا ہی اور انگریزي اور فرانسیسي بھي جانتا ہی مجھہ سے اُن سے بہت ملاقات ہوگئي جب فرصت ہوتي آپس میں ایک جگہہ بیٹھہ کر عربي میں کچھہ کچھہ باتیں کرتے ملک مصر اور دارالحکومت قاہرہ اور شہر اسکندریہ کي بہت تعریف کرتا تھا جب سے اُس نے یہہ جانا کہ میں بني ہاشم سادات رضوي سے ہوں میري نہایت خاطر اور تعظیم کرنے لگا اُردو کا ایک لفظ نہیں جانتا تھا جغرافیہ سے بالکل ناواقف تھا یہاں تک کہ شہر دھلي کو بھي نہیں جانتا تھا اور شاید کبھي اُس کا نام بھي نہیں سنا تھا پوچھنے لگا کہ ہندوستان جس پر انگریزي عملداري ہی کتنا بڑا ملک ہی اور اور کسي کي بھي عملداري ہی یا نہیں مینے سب حال وسعت و آبادي ملک ہند و حکومت انگریزي کا اُس سے بیان کیا *

پونا دخاني جہاز پہلے جہاز سے بھي نہایت عمدہ اور مستحکم اور پہلے سے بھي بڑا ہی سنہ ۱۸۶۲ ع میں بنا تھا تین سو ساٹھہ فیٹ لنبا اور اکتالیس فیٹ چوڑا اور اکتیس فیٹ گہرا ہی چھہ سو گھوڑوں کے زور کا انجن اُس میں لگا ہی اُس کا انجن ایک نئي قطع کا ہی اور تمام پرزے اُس کے دکھائي دیتے ہیں اور ہر ایک کل چلتي ہوئي معلوم ہوتي ہی دو ہزار دوسو ٹن بوجھہ اُٹھا سکتا ہی ایک سو اکیس آدمي اُس میں نوکر ہیں مگر سب کے سب یورپین ہیں کوئي اَوْر کسي ملک کا نہیں مسٹر ویٹ اور مسٹر کیس اور مسٹر مڈل اس جہاز میں افسر ہیں مسٹر ویٹ کپتان جہاز کے بمبئي میں بھي رہے تے اور اس لیئے تھوڑي تھوڑي اُردو بول سکتے تے اور فرانسیسي بہت اچھي بولتے تے *

ہمارے ساتھہ کے اکثر مسافر سوتھمپٹن کي راہ کو گئے اور بعضے ٹریسٹ کي راہ کو اس لیئے چند قدیم مسافر ہمارے ساتھہ ہوئے اور کچھہ نئے مسافر آن ملے چنانچہ اس جہاز میں سو مسافر جمع ہوگئے اور نئے آدمیوں کے ملنے اور دیکھنے سے اور پرانے رفیقوں کے جدا ہونے سے ایک اَوْر ہي کیفیت معلوم ہوئي مگر ہمارے شفقت فرما میجر ڈاڈ صاحب اور میجر بنگٹن اور مس کارپینٹر اور ہمارے صاف طینت دوست میجر فریزر اسي جہاز میں رہے *

اس جہاز میں جو خاص بات قابل ذکر کے ہی وہ یہہ ہی کہ اس جہاز کا غسل خانہ بہ نسبت پہلے جہاز کے غسل خانہ کے اَوْر طور کا ہی سوئیس تک نہانے کے لیئے گرم پاني کي حاجت نہ تھي اب اسکندریہ سے یورپ شروع ہوگیا اور سردي ہونے لگي اس لیئے اس

جہاز کے غسل خانہ میں پانی گرم کرنے کی نہایت عمدہ تدبیر ھی غسل خانہ میں اُسی طرح کا حوض ھی جیسے کہ پہلے جہاز میں تھا الا لوھے کا ھی جس پر نہایت عمدہ روغن کیا ھوا ھی اُس میں دو نل اور تین ہتیاں ھیں ایک ہتی سرد پانی کی ھی جہاں اُسکو گھمایا اور سرد پانی حوض میں آن بھرا دوسری ہتی اُس پانی کو گرم کرنے کی ھی جہاں اُس کو پھرایا اور انجن میں سے صرف گرم بھاپ پانی میں آنی شروع ھوئی اور اتنا کثیر پانی حوض کا جو کئی قلتین کی برابر ھی پانچ منٹ میں نہایت گرم ھوجاتا ھی اور بعضی دفعہ پھر ٹھنڈا پانی ملانے کی حاجت ہوتی ھی اور جہاں تیسری ہتی کو پھرایا اور ایک بدرو کھلی اور ایک منٹ میں تمام پانی نکل گیا اور حوض خالی ھوگیا *

جس دن پونا دخانی جہاز روانہ ھوا اُسی دن کھانے کے بعد میجر ڈاڈ صاحب نے مجھہ سے کہا کہ اب یورپ میں آپہونچے میں نے ادب آمیز اخلاق سے اُس کو تسلیم کیا اور بشاشت کے ساتھہ یہہ بات کہی کہ ھاں آج ھماری پہلی منزل یورپ کے ملک میں ھی *

ڈاڈ صاحب نے کہا کہ ھاں اب پیغمبر کا ملک چھوٹا اور کافروں کا ملک آیا اگرچہ اس میں اُنہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی جس میں ھم کچھہ برا مانتے اور جو سخت اور یا نامناسب لفظ اُنہوں نے کہا وہ اپنی یا اپنی قوم کی نسبت کہا مگر اُن کا یہہ طرز کلام مجھکو نہایت ناپسند آیا اور طبیعت کو بہت ناگوار گذرا اور میں نے خیال کیا کہ ایسی لئے میں گفتگو کرنا کیسا اخلاق اور تہذیب کے برخلاف ھی اور ایسے عمدہ اور متین اور حلیم ڈائرکٹر پبلک انسٹر کشن کی زبان سے اس طرز پر کیوں گفتگو ھوئی خیر میں نے چند دم توقف کر کر کہا کہ یوں نہ کہیئے بلکہ یوں کہیئے کہ اھل کتاب کا ملک آیا مگر کئی گھنٹہ تک مجھکو بڑا خیال رھا اور میں سوچتا رھا کہ اُن کی طینت اور طبیعت کس قسم کی ھی مگر آخر کو میں نے خیال کیا کہ غالباً اُن کی یہہ گفتگو کسی قسم کے تعصب کی راہ سے نہ تھی اتفاقیہ سہل طور پر اُن کی زبان سے نکل گیا اور جو کبیدگی میرے دل میں آئی تھی اُس کو میں نے نکال دیا *

اس جہاز میں بھی کئی نئے صاحبوں سے ملاقات ھوئی اتفاق سے تبی فینز پیٹرک صاحب سابق ڈپٹی کمشنر دھلی بھی اس جہاز میں تھے اگرچہ مجھہ سے اور اُن سے پہلے کبھی ملاقات نہیں ھوئی تھی مگر نہایت مہربانی سے ملے ایک دن پنجابی انتظام کی بھلائی برائی کا ذکر آیا میں نے کہا کہ ھاں ایک ڈسپاٹک گورنمنٹ ھی اور بلاشبہہ سکھوں کی عملداری سے ھزاروں درجہ بہتر ھی شاید پنجاب کے لوگ خوش ھوں اور پسند کرتے ھوں کیونکہ اُن کو آگ میں سے (یعنی سکھوں کی عملداری میں سے) نکال کر دھوپ میں بٹھایا ھی مگر ھم لوگ اُس کو پسند نہیں کرسکتے پنجاب گورنمنٹ یا

بے قانوني ملک کي گورنمنت کي بهلائي يا برائي دهلي پاني پت رهتک حصار سرسه وغيره اضلاع سے پوچهني چاهيے جو ايک زمانه مين قانوني ملک تها اور اب بے قانوني تحت انتظام پنجابي هے جهان تک مجهکو معلوم هے وه يهه هے که لوگ يهه خيال کرتے هين که غدر مين جهان اور سزائين اهل دهلي اور اُس کے متعلق اضلاع کو دي گئين منجمله اُنهي سزاؤن کے ايک يهه بهي سزا هے که دهلي اور اُس کے متعلق اضلاع مين پنجابي انتظام کيا گيا اور بے قانوني ملک بنايا گيا *

حقيقت يهه هے که [illegible] وه زمانه نهين رها جس مين ڈسپاٹک گورنمنت کو لوگ پسند کرتے تهے اور نه اب وه [illegible]لائيان هين جو هزارون برائيون کے ساتهه اگلے زمانه کي ڈسپاٹک گورنمنت مين [illegible] هوتي تهين اور جن سے اُن برائيون کا علاج هوتا تها –

[illegible]ب زن که جراح و مرهم نه است

اب اُن کا هونا کسي ڈسپاٹک گورنمنت مين ممکن نهين هے وه لوگ جو يهه خيال کرتے هين که هندوستان مين بجاے کانسٹيٹيوشنل گورنمنت کے ڈسپاٹک گورنمنٹ جيسي که قديم سے تهي زياده تر مفيد هوگي وه نهايت غلطي مين هين اُن کي ايسي مثال هے جيسے که کوئي شخص کسي باغ کو صرف موسم خزان مين ديکهه کر اُس کي بهلائي برائي کي نسبت راے لگائے اور موسم بهار کا کچهه بهي خيال نه کرے *

نهايت خوشي اور بهت هي مبارکي جو اس جهاز مين هوئي وه مسٹر ڈي لسپس صاحب بهادر کي ملاقات هے تمام دنيا جانتي هے که يهه صاحب وه فرانسيسي انجنير هين جنهون نے نهر سوئيس بنانے کي تجويز کي اور با وجوديکه تماما يورپ کے بڑے بڑے انجنير کهتے تهے که اس نهر کا بننا غير ممکن هے مگر صرف اِسي عالم اور دانا اور دلاور انجنير کي تجويز تهي که بے شک بنيگي اور مين بناؤنگا چنانچه جيسا اُس نے کها تها ويسا کر دکهايا دو سمندرون کو ملايا اور سوئيس کي نهر کو بنايا *

يهه صاحب جناب پرنس آف ويلز کے ساتهه تهے جبکه جناب ممدوح نهر سوئيس کے ملاحظه کو تشريف لائے تهے اور سوئيس سے اس جهاز مين سوار هوئے تهے ايک دن کے بعد مجهے اُن کا حال معلوم هوا وه انگريزي بهي نهين جانتے تهے همارے جهاز کے کپتان صاحب نے جو فرانسيسي جانتے تهے ميري ملاقات کرائي نهايت اخلاق اور تواضع سے ملے اور نهايت خوشي سے هاتهه ملايا اُسوقت معلوم هوا که کسيقدر عربي بولتے هين مين نهايت خوش هوا اور چند باتين عربي مين کين مگر عربي مين بهي بهت تهوڑي معمولي باتين بول سکتے هين کوئي مضمون يا لمبي بات نهين کهه سکتے اُس دن سے برابر هميشه نهايت مهرباني سے ملتے رهے اور هر روز گهنٹون تک مين اور وه ايک ميز پر بيٹهے لکها کرتے تهے ايک دن اُنهون نے سب لوگون کے سامنے نهر سوئيس کا حال بيان کيا اور بعضي پراني نشانيان

حضرت موسى عليه‌السلام کے وقت کي جو أس کے قرب و جوار میں هیں بیان کر[illegible]سے
کہنے لگے کہ جب تم ولایت سے پهروگے تو أمید هی کہ نهر [illegible]هارا جهاز [illegible]ویگا انکا
بیان هی کہ چهہ مهینہ بعد نهر بالکل جاري هو جاویگي اور [illegible] بڑے جهاز و استیمر أس
میں آمد و رفت کرینگے غرضکہ ایسے شخص کي ملاقات سے جو دلیري اور جرأت میں بهي
ایسا هي کامل هی جیساکہ اپنے فن میں اور حقیقت میں یکتاے دهر و بے‌مثل و نظیر
هی مجهے نهایت خوشي هوئي بلکہ میں نے اپنا فخر سمجها *

جبکہ ایک دن ملر سلیس پهونچنے کا باقي رها تو تمام [illegible] نے جو جهاز میں
تهے صلاح کي کہ ڈي لسپس صاحب کو أن کي کامیابي نهر [illegible] پر ایک اڈریس بطور
مبارکبادي کے دي جاوے چنانچہ ۲۸ مئي کو کهانے کے بعد [illegible] پیش کي گئي اول
کپتان میٹهون صاحب نے بهت لنبي اسپیچ کي اور پهر [illegible]زلي نے ا[illegible] کے بعد
جنرل ٹهپ صاحب نے أس کے بعد مسٹر بیٹلمٹ نے أس کے پیچهے مسٹر سانڈرس نے تب
ایک مختصر اڈریس مبارک بادي انجام و کامیابي نهر سوئیس جسپر تمام لوگوں کے جو
جهاز پر تهے دستخط تهے أن کو دي گئي أنهوں نے کهڑے هوکر أس کو لیا اور جواب میں
ایک لنبي اسپیچ بطور شکریہ فرانسیسي زبان میں کي عمدہ الفاظ قابل یادگاري جو ان
تمام اسپیچوں میں تهے وہ یہہ هیں جنرل ٹهپ صاحب نے اپني اسپیچ میں کہا تها کہ
نهایت زیبا هی کہ بجاے نهر سوئیس کے نهر لسپس اسکا نام رکها جاوے بلاشبهہ أن کا یہہ
کہنا بهت بجا تها کہ ایسے آدمي کي جهاں تک قدر اور یادگاري اور عزت کي جا سکے وہ
کي جاوے جبکہ مسٹر ڈي لسپس نے اسپیچ کي تو أس میں أنهوں نے کہا کہ میري
خوشي اور میرا فخر اس میں نهیں هی کہ اس نهر کا نام نهر لسپس هو بلکہ میري خوشي
اور میرا فخر اس میں هی کہ یہہ نهر فرنچ نهر کهلاوے جس وقت کہ میں نے بذریعہ
ایک دوست کے جو وهاں موجود تها یہہ مضمون سمجها میرے دل میں ایک ایسا جوش
پیدا هوا کہ گویا میں أس کي آواز سنتا تها اور میں نے أس دلاور آدمي کي اس فیاضي پر
کہ اپني قوم کي نام آوري پر ایسا غش هی کہ اپني خوشي اور اپني عزت أس میں
سمجهتا هی هزار هزار آفرین کي اور اپني قوم پر جن کا کام بجز حسد اور بغض اور اپني
ذاتي جهوٹي شیخي جتانے کے اور کچهہ نهیں هی افسوس کیا اور یقین جانا کہ ایسي
هي بد خصلتوں سے أن کو ایسي بد نصیبي و ذلت نے گهیرا هی لعل‌الله یحدث بعد ذلک
امرا *

یہہ بهي واضح هو کہ در حقیقت یہہ نهر فرنچ نهر کے نام سے مشهور هی سوئیس میں
عموماً تمام آدمي قلي سے لیکر بهلے مانس تک فرنچ کنال فرنچ کنال أسکا نام لیتے هیں
در حقیقت فرانسیسوں نے یہہ ایسا بڑا کام کیا هی کہ اگر اس سے نیا سال شروع کیا جاوے
تو بهي زیبا هی

ایک مربع تختہ بنا ھوا تھا اور اُسپر حسب مندرجہ ذیل خانے بناکر ھندسہ لکھہ دیئے تھے

*	۱۰	*
۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

اور جست کي گول گتیاں ھتیلي کي گہرائي کي برابر بني ھوئي تھیں اور فاصلہ معین سے وہ گتیاں خانوں میں ڈالتے تھے ھر شخص کے ھاتھہ میں چھہ چھہ گتیاں ھوتي تھیں جو شخص ایسے خانوں میں گتیاں ڈالے جن کے اعداد کا مجموعہ زئیس ھو وہ مدري ھوتا ھی انگریزي میں اس کھیل کا نام بال ھی اس لیئے کہ بال بیال کو کہتے ھیں اور جہاں میفے پھول بنا دیئے ھیں وھاں بیل کي صورت بني ھوئي ھوتي ھی *

دوسرا کھیل یہہ تھا کہ لوھے کے موتے تاروں کی محترابیں اس طرح پر ٹیڑي کي تھیں جیسیکہ نقشہ میں ھیں اور ایک کاٹ کي موگري سے کاٹ کي گتیاں معین محترابوں سے

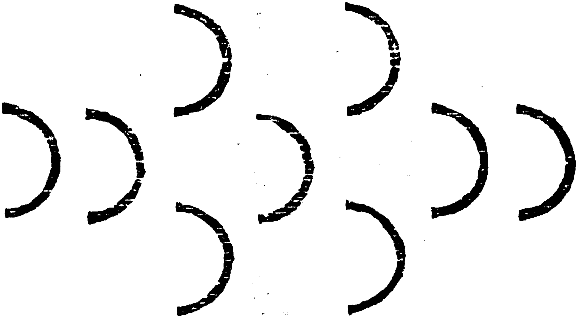

نکالتے ھیں زمین پر جب یہہ کھیل کھیلتے ھیں تو بجائے کاٹ کي گتیوں کے کاٹ کے انتے ھوتے ھیں جہاز کي حرکت کے سبب بجائے انتوں کے چپٹي گول گتیاں بنائي ھیں اس

کھیل کو مسٹر ٹی لسپس اور اُن کی بہو اور بیٹی اور فرنچ مسافر جو جہاز میں تھے بہت کھیلتے تھے انگریزی میں کروکی اس کھیل کا نام ہی ٭

نقشہ مندرجہ ذیل سے معلوم ہوگا کہ ہمارا جہاز سمندر میں کس راہ ہوکر مارسلیس میں پہونچا اور کس قدر روز چلا ٭

تاریخ	عرض مقام		طول مقام		رفتار جہاز بحساب میل
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
۲۵ اپریل سنہ ۱۸۶۹ع	۴۳	۲۹	۲۵	۲۳	۲۶۳
۲۶ اپریل سنہ ۱۸۶۹ع	۳۵	۳۰	۲۱	۲۲	۲۴۴
۲۷ اپریل سنہ ۱۸۶۹ع	۳۷	۴۲	۱۶	۲۲	۲۷۴
۲۸ اپریل سنہ ۱۸۶۹ع	۴۰	۱۷	۱۱	۵۴	۲۷۲
۲۹ اپریل سنہ ۱۸۶۹ع	۴۲	۲۷	۶	۴۰	۲۷۳

مارسلیس کی لنگرگاہ بھی نہایت عجیب و غریب ہی سمندر کے کنارہ دیوار اُٹھا کر بہت بڑا چبوترہ بنایا ہی جہاں چبوترہ کی دیوار بنائی ہی وہاں اتنا گہرا پانی ہی کہ بڑے سے بڑا جہاز چبوترہ کی دیوار تک چلا جاتا ہی چنانچہ ہمارا دخانی جہاز بھی اُس چبوترہ کی برابر جالگا اور جہاز میں سے قدم اُٹھا کر چبوترہ پر رکھہ دیا ٭

مارسلیس فرانسیسیوں کی عملداری میں ہی تھوڑی دیر پہلے جہاز کے پہونچنے سے تمام صندوق اور بکس جس قدر تھے وہ جہاز کے تہ خانوں میں سے نکال کر جہاز کی چھت پر رکھہ دیئے تھے اور ہر ایک کے نام کا یا کسی حرف کا ٹکٹ ہر ایک شخص کے صندوقوں پر لگا دیا تھا جب جہاز کنارہ پر پہونچا اُسی وقت فرانسیسی افسر پرمٹ کے محصول لینے والے آئے اور سب صندوق اُن کے سپرد ہوگئے اُنہوں نے کسٹم ہوس کے نہایت بڑے کمرے میں میزوں پر ہر ایک کے نام کے یا ہر ایک حرف کے صندوق چنکر علحدہ علحدہ لگادیئے اور تمام مسافر ایک نہایت اچھے کمرے میں جو اُس کے پاس تھا اور جس میں کرسیاں اور کونچیں نہایت عمدہ لگی ہوئی تھیں جا بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد ایک پتلا سا دروازہ کھلا جو اُس بڑے کمرے یعنی کسٹم ہوس میں جانے کی راہ تھی

مسافر هجوم کرکے جلدي سے اندر جانا چاهتے تھے مگر محافظ دروازہ تعداد مناسب سے زیادہ کو اندر جانے نہیں دیتا تھا وهاں اُن صندوقوں کو کھولکر تلاشي لیتے تھے کوئي محصولي مال تو نہیں هی مگر تلاشي نہایت نرمي اور آساني سے لیتے تھے بعضي دفعہ اشراف صورت کي بات پر کہ کوئي محصولي مال نہیں هی اکتفا کرتے تھے اور اگر کوئي اشراف صورت کہتا تھا کہ اس قدر فلاں مال محصولي هی تو بلا تکرار اُسي قدر کا محصول لے لیتے تھے همارے پاس دس صندوق تھے اور اُن صندوقوں میں ایک جوڑہ شال کا نیا علحدہ پلندہ میں بندها هوا تھا بعض دوستوں نے کہا کہ اگرچہ یہہ مال محصول کا نہیں هی کیونکہ استعمال کے لیئے هی پھر علحدہ پلندہ بنانا کچھہ ضرور نہیں چنانچہ همنے پلندہ کھولکر شال کو اپنے کپڑوں کے ساتھہ رکھدیا جب همارے صندوقوں کي نوبت آئي تو مرزا خدا داد بیگ اور محمد حامد معہ چھجو کے اُس کمرہ میں گئے وهاں کے افسر نے پوچھا کہ پہلنے کے کپڑے هیں کوئي محصولي چیز تو نہیں مرزا صاحب نے کہا کہ کوئي محصولي چیز نہیں اُس نے پوچھا کہ تماکو تو نہیں اُنہوں نے کہا نہیں اُس افسر نے کہا کہ اچھا لیجاؤ اُسي وقت قلیوں نے جو وهاں موجود تھے هاتوں هاتھہ اسباب اُتھاکر باهر رکھدیا اور مہر تلاشي هو جانے کی کردي واضح هو کہ یہہ طریقہ اُسي اسباب کي تلاشي کا تھا جو مسافروں کے ساتھہ کا تھا غالباً کل مسافروں کي تلاشي میں دو ڈیڑہ گھنٹہ سے زیادہ نہ لگا هوگا ٭

ذکر پیننشولا اوریئینٹل کمپنی جہاز هاے دخاني

یہہ وہ کمپني هی جس کے دخاني جہازوں میں همنے بمبئي سے مارسلیس تک سفر کیا یہہ کمپني صرف مارسلیس تک مسافروں کے پہونچانے کا کرایہ کرتي هی چنانچہ جو ذمہ داري اُس کي تھي وہ اس مقام پر ختم هوئي اس لیئے هم مناسب سمجھتے هیں کہ جو هماري راے نسبت اس کمپني کے کار و بار اور انتظام کے هی وہ بھي لکھیں ٭

میں حد سے زیادہ اس کمپني کي خوبي اور انتظام کي اور جو آسایش کہ مسافروں کو اس کمپني کے جہازوں میں تھي تعریف کرتا هوں بمبئي میں همنے تمام اسباب جو صندوقوں میں بند تھا اور جن پر همارے نام کے ٹکٹ لگے هوئے تھے کمپني کے گودام میں سپرد کردیا ایجنٹ نے ایک ٹکٹ دیا کہ فلاں وقت پر فلاں گھاٹ پر ایک چھوٹا اسٹیمر مسافروں کو بڑے جہاز تک لیجانے کو آویگا آپ اُس پر سوار هوں کیونکہ بڑا جہاز بمبئي کے کنارہ تک نہیں آتا چنانچہ هم اُسي طرح سوار هوئے جب جہاز میں پہونچے تو اپنا کمرہ آراستہ اور مرتب پایا اور همارا اسباب کمرہ میں نہایت خوبي سے سجا هوا تھا اور جو غیر ضروري تھا وہ تہ خانہ میں رکھدیا گیا تھا سوئیس سے الکزنڈریہ تک ریل کے سفر کا بھي ذمہ اُسي کمپني کا تھا کمپني کے ایجنٹوں نے ایسي عمدگي سے انتظام کیا تھا کہ گاڑیاں

تجویز کرکے هر ایک نام کے تکٹ گاڑیوں پر لگا دیئے تھے همارا نام جس گاڑي پر تها هم سب لوگ بآرام اُس میں جا بیٹهے جب الکذنڈریه میں پهونچے اور پونا جهاز ملا ریل پر سے اُتر جهاز میں چلے گئے وهاں اپنا کمرہ مرتب پایا اور سب اسباب سجا هوا ملا هم نهیں جانتے که وهاں تک کون اسباب لیگیا اور الکذنڈریه یا سوئیس میں کچهه تلاشي هوئي یا نهیں مگر همارے پاس کوئي اسباب محصولي نه تها اور همنے قواعد معینه کمپني سے ذرا بهي تجاوز نهیں کیا تها جب سب لوگ ریل پر بیٹهه لیئے تو ایجنٹ کمپني نے هر گاڑي میں آکر سب کا حال دریافت کرلیا *

جهازوں پر کهانا نهایت عمدہ اور متعدد اقسام کا بافراط تها اور تر و خشک میوہ جسقدر کهاسکو میز پر موجود تها شراب اسقدر افراط سے پینے والوں کو پینے کو ملتي تهي که میں دیکهه کر حیران هوگیا بعض انگریز شکایت کرتے تهے که بمبئي سے سوئیس تک کهانا اچها نهیں ملتا مگر یهه شکایت میري دانست میں صحیح نه تهي کیونکه گرم ملک میں گوشت نهایت اچها نهیں هوتا بلاشبهه الکذنڈریه سے مارسلیس تک جیسا عمدہ گوشت تها همنے تو آج تک ویسا عمدہ گوشت نهیں دیکها تها غرض که یهه کمپني نهایت عمدہ هے اور تمام مسافروں کو اُس کا شکر گذار هونا چاهیئے *

جب که هم لنگر گاہ مارسلیس میں جهاز سے اُترے تو همنے دیکها که بهت سي گاڑیاں اور آمني بس کهڑي هوئي هیں اور وهاں چند شخص نهایت معقول اور اشراف صورت کهڑے هوئے هیں (یهه لوگ هوٹلوں کے کمشنر تهے) اُنهوں نے پوچها که آپ کس هوٹل میں تشریف لیجاوینگے همنے کها که (هوٹل دالوور) میں همنے پهلے سے ٹهیرا لیا تها که اُس هوٹل میں اُترینگے یهه سنتے هي اُس هوٹل کا کمشنر همارے پاس آیا اور آمني بس جو اُس هوٹل کا تها حاضر کیا اور همارے تمام اسباب کي خود سربراهي کرکے سب لدوا لیا همکو کچهه بهي کرنا نهیں پڑا اسي طرح اور مسافروں کو بهي جو اُس هوٹل میں جانے والے تهے اُس نے لیا اور آمني بس هنکوا هوٹل میں جا اُتارا *

رسته میں همارا گذر شهر مارسلیس میں هوا رات کا وقت تها اور یهه پهلا یورپ کا شهر هے جس کو همنے دیکها جبکه همارا آمني بس بازار میں پهونچا هم دیوانوں کي طرح اِدهر اُدهر دیکهنے لگے کبهي ایسا آراسته بازار اور اس قدر روشني شیشه آلات میں همنے کبهي دیکهي نه تهي دیوالي میں جو روشني هندوستان میں هوتي هے اُس کي کچهه حقیقت بهي نه تهي دوکانوں کا رخ جو بازار کي طرف هے نهایت آراسته هے اور بالکل سر تا سر شیشوں کے دروازے اور شیشه کي دیواریں بني هوئي هیں ایک ایک شیشه دس دس فٹ لنبا اور بعضا اسي قدر چوڑا اور بعضا اس سے کم لگا هوا هے ایک دروازہ میں ایک شیشه عموماً لگاهوا تمام اسباب جو دوکان میں سجا هوا هے باهر سے بالکل

دکھائي دیتا هی اور ایسي خوبي سے آراستہ هی کہ ایک باغ معلوم هوتا هی عموماً دوکا میں لئمپ اور فانوسیں اور جھاڑ اور سڑک پر نہایت نفیس لال تھفیں گیاس کي روشني سے روشن هیں اور اُن کا عکس جو شیشوں میں پڑتا هی ایک عجیب کیفیت دکھاتا هی جو کہ ایسا شہر اور اس قدر آراستہ هونا همارے خیال میں بھي نہ تھا بلکہ همنے هندوستان میں کسي امیر کا دولت خانہ بھي ایسا آراستہ نہیں دیکھا تھا اس واسطے حقیقت میں هم حیران اور متحیر هوگئے کہ یہہ کیا چیز هی *

اُسي بازار میں دو تین مکان نظر پڑے جو سب سے زیادہ آراستہ تھے اُنکي دیواریں اور دروازے جو بازار کي جانب تھے بالکل اُسیقدر بڑے بڑے شیشوں کے تھے اور چھت بھي جو ماھي پشت یا کھپریل نما تھي وہ بھي بالکل اُسیطرح شیشہ کي تھي اور اندر نہایت نفیس چیني کے گملوں میں طرح طرح کے درخت اور پھول اور بیل دار درخت لگے هوئے تھے کہیں کہیں سرو کے درخت بھي گملوں میں لگے هوئے رکھے تھے اور نفیس نفیس نہایت خوبصورت کوسیاں بچھي هوئي تھیں اور ایک میز آگے لگي هوئي تھي اور بہت سے لوگ اُس میں بیٹھے هوئے تھے اور کچھہ کچھہ عورتیں بھي دور دور دکھائي دیتي تھیں اور متعدد جھاڑ اور لئمپ اور فرشي جھاڑ گیاس کي روشني سے روشن تھے میں نے هرگز کوئي مکان ایسي خوبصورتي سے آراستہ هوا نہیں دیکھا تھا اُس وقت مجھکو یقین هوا کہ کوئي بہت بڑي شادي هی اور لوگ جمع هیں اور مکان آراستہ هی مگر جب صبح کو دیکھا اور تحقیق کیا تو معلوم هوا کہ عام لوگوں کے شراب پینے کے لیئے شراب خانے هیں لوگ جمع هوتے هیں اور شراب پیتے هیں اور اسیطرح کے بہت سے شراب خانے هیں اور ایک ایک سے زیادہ اور عمدہ آراستہ هی کیا خدا کي قدرت هی کہ عام لوگوں کو بھي یہاں تک کہ قلي اور مزدوروں کو بھي ایسي خوبي اور آراستگي سے شراب پیني میسر هی کہ جمشید کو کبھي خیال میں بھي میسر نہوئي هوگي *

هوٹل مارسلیس کا جس کا نام هوٹل ڈي دلوور هی اور جسمیں هم ٹھہرے تھے نہایت عجیب اور عمدہ هوٹل هی بیچمیں بطور بیضئي دائرہ کے صحن هی اور چاروں طرف کمرے بنے هوئے هیں سات منزلہ هوٹل هی اور اوپر تلے کمرے بنتے چلے گئے هیں اور صحن کے اوپر شیشہ کي چھت هی جسکے سبب سے پاني برف کچھہ نہیں آسکتا اور روشني بخوبي هی همکو پانچویں درجہ میں کمرے ملے تھے کیونکہ اور سب گھرے هوئے تھے ایکسو بیس سیڑھیاں چڑھے تب اپنے کمروں میں پہونچے هر جگہہ گیاس کي روشني تھي اور هر کمرہ نہایت خوبي سے آراستہ تھا ایک نوکر هوٹل کا همارے ساتھہ تھا وہ کمروں میں پہونچاکر چلا گیا میرے دل نے اُسیوقت چاء پینے کو چاھا میں حیران هوا کہ نوکر کو کیونکر بلاؤں اور اسقدر نیچے کون جاوے اسي فکر میں تھا کہ مجھے خیال آیا کہ ولایت کے بڑے هوٹلوں میں ایک کل

[illegible]ی که جہاں اُس کو ہاتھہ لگایا اور برقي قوت سے یا پہیہ کي حرکت سے گھنٹہ بجا اور آدمي آیا اسي خیال میں میں ادھر اودھر دیکھہ رہا تھا که یکایک موري نگاہ دیوار پر پڑي وہاں ہاتي دانت کا نہایت خوبصورت پہول لگا ہوا تھا میں نے خیال کیا کہ وهي چیز ہی میں اُس کے پاس گیا اور انگوتھا لگاکر ذرا دبایا ارر جہاں نوکر بیٹھے رہتے ہیں وہاں گھنٹہ بجا ایک دو منٹ نہیں گذرنے پائے تھے نوکر آ حاضر ہوا اُس کو چاہ کے لئے کہا اُسیوقت بنا لایا مگر مجھکو یہہ خلجان رہا که اسنے یہہ کیونکر جانا که فلاں کمرہ میں بلایا ہی خیر رات کو سورہے صبح کو اُتھکر میں اُس کمرہ میں گیا جہاں خدمت گار ہوتل کے جمع رہتے ہیں میں نے دیکھا کہ وہاں ایک گھنٹہ لگ رہا ہی اور گھنٹہ کے نیچے ایک تختہ لگا ہوا ہی اور اُس میں بہت سے خانے بنے ہوئے ہیں جس کمرہ میں مسافر نے اُس پہول کو دبایا اُسیوقت وہ گھنٹہ بجا اور فی‌الفور ایک خانہ میں ایک نمبر دکھائي دیا مثلاً ۴ یا ۶ یا ۹ وغیرہ پس خدمت گار نے جانا که فلاں نمبر کے کمرہ میں بلایا ہی پھر یہہ نمبر از خود آهسته آهسته دو منٹ کے عرصہ میں غایب ہو جاتا ہی آهسته آهسته اسلیئے غایب ہوتا ہی کہ اگر شاید خدمت گار وہاں حاضر نہو اور گھنٹہ کي آواز سنکر دوڑے تو نمبر موجود رہے تاکہ اُس کو دیکھہ کر جان لے کہ کس کمرہ میں جانا ہی ٭

ذکر شہر مارسلیس

فرانس کي سلطنت کے شہروں میں مارسلیس کچھہ بڑا شہر نہیں ہی تھوڑے دنوں سے اُس کي ترقي اور آبادي شروع ہوئي ہی حال کي خانہ شماري کي رو سے تین لاکھہ ایکسو اکتیس آدمي اُس میں رہتے ہیں انجنیر کے متعلق کار خانوں میں سات ہزار آدمي نوکر ہیں باون دخاني کلیں ہیں جو صابن بناتي ہیں اور ہر سال سولہ لاکھہ اسي ہزار من صابن بنتا ہی اتھائیس دخاني کولو تیل بنانے کے ہیں اور ایک لاکھہ بارہ ہزار من ہرسال تیل بنتا ہی ہر سال سرخ ترکي توپي پچاس ہزار تیار ہوتي ہیں گرجا اور میوزیم اور پبلک کتب خانہ اور پکچر گیلري اور تھي ایٹر زولا جیکال گارڈن موجود ہیں ٭

تیسویں اپریل سنه ۱۸۶۹ ع روز جمعہ کو ہم نے وہاں مقام کیا تاکہ ایسا خوبصورت شہر دن میں دیکھا جاوے ایک گاڑي دو گھوڑوں کي منگائي اور قریباً تمام شہر میں پھرے ایسي وسیع اور صاف اور خوبصورت اور ایسي ایسي عمدہ آراستہ دوکانیں دیکھنے میں آئیں کہ بیان نہیں ہوسکتا بازاروں میں مٹي یا تنکے یا کوڑے کا نام تک نہ تہا تمام عمارت نہایت صاف اور اوجلي زن و مرد نہایت صاف اور وضع دار ہر طرح کي خوبصورتي میں آراستہ نظر آئے میوزیم نہایت عمدہ اور خوبصورت مکان تعمیر ہوا ہی اور کسیقدر اُس وقت بھي بن رہا تھا زولا جیکل گارڈن نہایت خوبصورت ہی اور ہر قسم کے عجیب عجیب جانور

وہاں ہیں زرافہ ایک احاطہ میں پھرتا ہی او سردی میں اُس کے رہنے کے لیئے ایک پکّا بنا ہوا ہی اُس مکان پر مسلمانوں کے جھنڈے کا نشان ہی اور یہہ عربی عبارت کھدی ہوئی ہی خدیو مصر نے یہہ تحفہ اس میوزیم میں بھیجا ہی † *

نقل کتبہ

ماشاء اللہ مما خلق

کیف لاینتہ شریہا * لطلعت زرافۃ المعانی من ینظرہا

من المحاسن و اللطایف

اس گارڈن میں ایک ہاتھی بھی ہی اور نہایت عجائبات سے گنا جاتا ہی اور اکثر لوگ اُس کو دیکھنے ہیں متوسط قد کا ہاتھی ہی مگر نہایت دبلا ہو رہا ہی بیچارہ ایک مکان میں بند ہی *

اُسی باغ میں ایک نہایت بڑی مچھلی کا پورا ڈھانچہ ہی لوہے کی سلاخوں پر زمین سے قد آدم اونچا رکھا ہوا ہی اب بھی وہ ڈھانچہ اکیس قدم لنبا ہی نہایت عجیب قابل دیکھنے کے تھا *

نہایت عمدہ اور نئی عمارت اس شہر میں (نیو کیتھیڈرل) یعنی نیا صدر گرجا ہی یہہ گرجا ایک چھوٹے سے پہاڑ پر بنایا گیا ہی سفید پتھر کا نہایت ہی خوبصورت ہی ہم اس کے اندر گئے اور نہایت عمدہ عمارت اور بہت ہی خوبصورت دیکھی جہاں بشپ بیٹھتا ہی اور نماز پڑھاتا ہی وہاں پوری قد آدم سنگ مرمر کے پتھر کی حضرت مریم کی مورت بنی ہوئی کھڑی ہی اور اُن کی گود میں حضرت عیسی ہیں غرضکہ ہندوؤں کے دھرہ میں اور اُن کے گرجا میں کچھہ بھی فرق نہیں تھا آج کے دن ہزاروں عورت و مرد اس گرجا میں آتے تھے اور بطور میلہ کے ہر قسم کی دوکانیں پہاڑ پر لگی ہوئی تھیں اور کافی اور شراب کی دوکانیں اکثر جگہہ تھیں *

اس پہاڑ پر سے شہر نہایت خوبصورت دکھائی دیتا ہی اور سارا شہر اور اُس کے بڑے بڑے مکانات سب پہاڑ کے نیچے معلوم ہوتے ہیں پہاڑ کے اوپر بہت دور تک بگی و چرٹ برابر اوڑے ہوئے جاتے ہیں پھر بہت سی شاید کئی سو سیڑھیاں چڑھکر گرجا تک پہونچنا ہوتا ہی *

یہاں ایک عجیب بات چرٹ اور فٹن وغیرہ میں دیکھی پہاڑ پر چرٹ کو چڑھا لیجاتے ہیں باوجودیکہ نہایت پھسلواں اور ڈھلواں سڑک ہوتی ہی جب اُس ڈھال پر سے چرٹ اُترنے کو ہوتا ہی تو کوچوان ایک کل پھراتا ہی اور فٹن یا چرٹ کے پچھلے دونوں پہیوں میں ایک پرزہ لوہیکا جا جمتا ہی جس کے سبب سے وہ دونوں پہیے پھرنے سے بند ہوجاتے ہیں

---

† یہہ کتبہ بعینہ نقل ہی ــــ

صرف اگلے دو پہیے پہرتے ھیں اور نہایت آھستگي سے گاڑي اُترتي ھی اور ڈھولکنے کا مطلق خوف نہیں رھتا •

رات کو ھم پہر شہر دیکھنے کو نکلے اور اکثر بازاروں میں وھي کیفیت بلکه اُس سے زیادہ دیکھی ایک مکان بہت بڑا اور ایسا ھي مکلف جیسے که شراب خانوں کے مکانات تھے دکھائي دیا ھوٹل کا کمشنر جو ھمارے ساتھه تھا اُس نے کہا که یهه کزنیو ھی یعنی ھر روز گانا ھونے کا مکان ھی ھم بھي اُس میں گئے دیکھا که نہایت آراسته مکان ھی اور باغ سا لگا ھوا ھی شیشوں کا اور شیشه آلات کا کچھه حساب نہیں سیکڑوں کرسیاں بچھي ھیں اور ھر کرسي کے سامنے چھوٹي سي میز ھی کوئي چاہ پیتا ھی کوئي کافي کوئي شراب خدمتگار متعین ھیں اور سب چیز حاضر کرتے ھیں اور سامنے نہایت مکلف شه نشین بني ھوئي ھی اُس میں گانے والے اور گانے والیاں اور باجا بجانے والے ھیں جو شخص چاھے ٹکٹ لے اور اُس مکان میں جاوے جب تک چاھے گانا بجانا سنے قیمت ٹکٹ کي بقدر چھه آنه ھندوستان کے ھی ھم تھوڑي دیر وھاں ٹھیرے اور تماشه دیکھه کر چلے آئے کہانیوں میں بھي ایسي کیفیت نہیں سني تھي جو آنکھوں سے دیکھي •

یکم مئي سنه ۱۸۶۹ ع روز شنبه کو ھم مارسلیس سے روانه ھوئے وھي عمده آمني بس جو ھمکو لنگر گاه مارسلیس سے ھوٹل میں لایا تھا حاضر ھوا افسران ھوٹل نے سب ھمارے بکس اسباب کے لے لیئے اور اُن پر اپنے دفتر نے ٹکٹ لگا دیئے اور سب اسباب آمني بس کي چھت پر رکھدیا اور ھم سب لوگ آمني بس میں جس میں نہایت نفیس دو گھوڑے جتے ھوئے تھے سوار ھوئے کمشنر ھوٹل ھمارے ساتھه ھوا اور عین وقت پر ریل کے اسٹیشن پر پہونچایا کمشنر ھوٹل نے ریل کے ٹکٹ لا دیئے اسباب تلوا دیا ریل کي گاڑي میں سوار ھونے کے بعد رخصت ھوا جتنا که ھمکو ھندوستان میں ریل کا ٹکٹ لینے اور سوار ھونے میں تردد یا فکر کرنا پڑتا تھا اُتنا بھي نہیں ھوا بلکه کچھه بھي نہیں ھوا •

جب که ھم مارسلیس سے چلے اور ٹرین نے نہایت نرمي اور سبکي سے قدم اُٹھایا اور میدان اور کھیت اور گانوں ھماري نظر سے گذرے تو ھمکو ایک اَوْر ھي عالم دکھائي دیا مارسلیس میں تو جو کچھه تماشا تھا وه سب انسان کي کاریگري کا تھا مگر یہاں قدرت کي خوبي اور خوبصورتي اور انسان کي کاریگري اور عقلمندي نے ملکر عجیب ھي کیفیت دکھلائي تھي ملک کي خوبي اور سرسبزي و شادابي اور مٹیلے چڑوتے چھوٹے ٹیلوں کي بلندي اور پستي اور سرو نما اور گمٹی دار درختوں کي سبسبزي اور خوبصورتي دل کو لبھائے لیتي تھي اس قدرتي خوبصورتي پر انسان نے یهه کاریگري کي تھي که اُس کا حسن دوبالا ھوگیا تھا تمام زمین جہاں تک نگاه جاتي تھي نہایت خوبصورت چمن بندي و تختہ بندي سے آراسته تھي اُن تختوں میں گھاس کاشت ھوئي تھي نہایت سبز و شاداب

و دلکش چپہ چپہ پر نہر جاري تهي اور ہر کہیت و چمن و تختہ میں اُس کي جدولیں بہہ رهي تهیں اُن سبز تختوں میں پاني کي نہریں اور پتلي پتلي جدولیں ایسا لطف دکهاتي تهیں کہ بیان نہیں ہوسکتا اور ان سب پر طرہ یہہ تها کہ اُس سبز گیاس کے تختوں میں ایک قسم کا سرخ پهول جابجا کہلا ہوا تها اور جیسے کہ نیلے آسمان میں تارے چمکتے ہیں ویسے اُن سبز تختوں میں وہ قدرتي اُگے ہوئے پهول چمکتے تهے ہزاروں بیگہہ زمین میں انگور بوئے ہوئے تهے بالکل انگور اسي طرح پر ہزاروں بیگہہ میں بوئے ہوئے تهے جیسے کہ فرخ آباد و میرٹهہ میں آلو بوئے جاتے ہیں یا غازي پور میں گلاب کے تختے لگاتے ہیں ایک عجیب بات یہہ تهي کہ متیلے چهوٹے چهوٹے پہاڑ نما جو ٹیلے تهے اُن کي جڑ سے چوٹي تک چاروں طرف انگور کے درخت لگائے ہوئے تهے اور ایسا معلوم ہوتا تها کہ بہت بڑے ڈول اور بیضئي برجوں پر انگور کي بیلیں لگا دي ہیں انگور کي تاکوں کي بیلیں ابهي تک بہت بڑي نہیں ہوئي تهیں انگور پهتاؤ پر تها اور نئي نئي پتي نکل رهي تهي اور بیلیں بڑهتي جاتي تهیں اور اس سے اور بهي زیادہ خوبي اور خوبصورتي ہوگئي تهي مجهے تها کہ سعدي کا یہہ فقرہ " تو گوئي خوردہ مینا بر خاکش ریختہ و عقد ثریا بر تاکش آویختہ " حقیقت میں اسي جگہہ موزوں ہے *

غرض کہ اسي طرح کا تماشا اور عجائبات قدرت کو دیکهتے ہوئے لینز اسٹیشن پر پہونچے ہم سب لوگ گاڑي پر سے اُترے اور اسٹیشن میں جاکر کچہہ کہایا چاء پي اور کچهہ کهانے کي چیزیں اور دو بوتلیں پاني کي اور کچهہ میوہ خرید کیا اور وہاں سے روانہ ہوئے رات ہوئي اپني گاڑي میں سوتے کہاتے اور ہنستے بولتے ساري رات چلا کئے صبح دوسري مئي سنہ ۱۸۶۹ ع روز یکشنبہ کو ساڑهے سات بجے صبح کے پیرس میں داخل ہوئے چونکہ ہمنے دو روز تک پیرس میں رہنے کا قصد کیا تها اس لیئے وہاں اُترے مارسلیس کي طرح وہاں بهي ہوٹلوں کے کمشنر موجود تهے اُنہوں نے پوچها کہ آپ کس ہوٹل میں جاوینگے ہمنے کہا کہ میورس ہوٹل میں اس لیئے کہ ہمنے تحقیق کرلیا تها کہ وہاں اکثر انگریز اُترتے ہیں اور اس سبب سے وہاں کے اہلکار انگریزي زبان بخوبي جانتے ہیں کمشنر نے ہمارے لیئے دو گاڑیاں حاضر کیں اور ہم ریلوے اسٹیشن سے وہاں آئے کوچوان نے کچهہ ہمسے فرنچ زبان میں پوچها ہم کچهہ نہیں سمجهے اور نہ وہ کچهہ ہماري سمجها *

میورس ہوٹل اگرچہ عمدہ ہے مگر بہت عمدہ نہیں ہے مارسلیس کا ہوٹل اور وہاں کا نہانے کا عمدہ کمرہ اور کہانا کہلانے کا نہایت عمدہ طریقہ اور کہانا کہلانے والوں کي نہایت نفیس وردیاں ہماري آنکهہ میں سمائي ہوئي تهیں اس لیئے یہہ ہوٹل ہماري نگاہ میں کچهہ نہیں جنچا *

ہمنے وہاں کہانا کہایا اور اس خیال سے کہ آج اتوار ہی کچھہ سیر و تماشہ کا قصد نہیں کیا (یہہ ہماري غلطي تھي پیرس میں اتوار کو سب دوکانیں اور سیر و تماشہ سب کہلے رہتے ہیں) مگر ہمنے ہوٹل کے کمشنر کو جو انگریزي جانتا تہا ساتھہ لیا اور پیدل ٹہلنے اور کچھہ ادھر اور اُدھر پھرنے کا ارادہ کیا *

ہوٹل کے سامنے ایک بہت وسیع میدان نظر آیا جس کے دروازے نہایت عمدہ تھے اور لوہے کا قد آدم جنگلہ نہایت خوبصورت لگا ہوا تہا ہمنے کہا کہ یہہ کیا ہی کمشنر نے جواب دیا کہ فلاں مکان ہی ایک نہایت وسیع میدان کئي میل مربع کا گھرا ہوا ہی اُس میں نہریں اور حوض اور فوارے بنے ہوئے ہیں اور جا بجا پورے پورے قد کي سنگ مرمر کي مورتیں کھڑي ہیں کسي جگہہ چمن بندي ہی اور پھول پھلواري کھلي ہوئي ہی کسي جگہہ تختہ بندي ہی اور ذرا قداور خوبصورت درخت لگے ہیں اور کسي جگہہ گھاس کے نہایت خوبصورت چمن ہیں اور نہایت نفیس و خوشنما روشیں بني ہوئي ہیں اور کہیں نہایت بڑے تناور درخت مگر بہت خوبصورت ہیں اور کل میدان نگاہ میں سبزہ دکہائي دیتا ہی اور موقع موقع پر ہزارہا کرسیاں رکھي ہوئي ہیں ہر روز زن و مرد اور بچے نہایت عمدہ عمدہ کپڑے پہنے ہوئے ان میدانوں میں چہل قدمي کرتے پھرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں بیٹھتے ہیں اور سیر کرتے ہیں کھانے پینے کے لیئے جو کچھہ چاہیئے سب مہیا و موجود ہی ہم بھي اُس میں خوب پھرے اور خوب سیر کي جب سب دیکھہ چکے تب ہماري خوش نصیبي نے زور کیا اور ہمنے کمشنر سے کہا کہ اَور کسي اچھي جگہہ لیچلو اُس نے کہا کہ وارسیل چلو وہ آج کہلا ہوا ہی اور ہر مہینہ پہلے اتوار کو کہلتا ہی نہایت عمدہ جگہہ دیکھنے کے قابل ہی ہم پیدل اُس کے ساتھہ چلے اور جونکہ بہت پھر چکے تھے میں تھک گیا اور وہ لیئے جاتا ہی کبھي دوکانات اور مکانات اور بازاروں کو دیکھہ کر حیران ہو جاتے ہیں اور تھکن کا مطلق خیال نہیں رہتا اور کبھي پھر تھکن کے سبب طبیعت اُکتا جاتي ہی اور کمشنر قدم اُٹھائے لیئے چلا جاتا ہی اور ہم کچھہ نہیں جانتے کہ وارسیل کیا ہی اور کتنے دور ہی غرض کہ خدا خدا کرکے ایک نہایت بڑے مکان کے دروازہ میں گھسے وہاں بہت غول آدمیوں کا جمع تہا اور ایک اور دروازہ میں وہ لوگ گھسے چلے جاتے تھے کمشنر نے ہمکو ایک جگہہ ٹہیرایا اور کہا کہ میں ٹکٹ لے آؤں اور جہٹ پٹ وہ ٹکٹ لے آیا اور کہا چلو ہمنے یقین کیا کہ اب جس دروازہ میں گھستے ہیں وہي وارسیل ہی جب اُس میں گھسے تو دیکھا کہ نہایت عالیشان ریل کا اسٹیشن ہی اور ٹرین تیار کھڑي ہی اُس کو دیکھہ طبیعت نہایت منغص ہوئي تمام رات ریل کا سفر کیئے چلے آتے تھے اور پھر پھرتے پھرتے دق ہوگئے تھے اب پھر ریل میں بیٹھنا ایسا ناگوار معلوم ہوا اور ایسي طبیعت دق ہوئي کہ بیان نہیں ہوسکتا کمبخت کمشنر

هماري بغير اجازت کے دوسرے درجه کا ٹکٹ لے آیا تها یہاں کي گاڑیاں دوهري هیں اندر تو فرسٹ کلاس کے مسافر بیٹهتے هیں اور چهت پر دوسرے درجه کے جب یهه معلوم هوا که چهت پر بیٹهنا پڑیگا تو اور بهي طبیعت دق هوئي اور جب یهه معلوم هوا که یہاں سے تیس میل جانا هی تب تو ایسا دل ناراض هوا که ٹرین پر سے اُترنے کا ارادہ کیا اتنے میں انجن نے سیٹي بجائي اور چلدیا اور هم لاچار بے بس نہایت دق و رنجیدہ اُس پر چلے جاتے هیں جب تهوڑي دور چلے اور چهت پر سے دور دور کي فضا اور خوبصورت خوبصورت مکانات اور هرے هرے میدان دکهائي دینے لگے تب تو سب کچهه بهول گئے اور کہا که کمشنر نے نہایت عقلمندي کي جو چهت پر بیٹهنے کا ٹکٹ لیا اب طبیعت خوش هوگئي اور یهه کہنے لگے که اگر بہت دور تک اسیطرح چلے چلیں تو نہایت خوب بات هی غرض که جسقدر رسته ریل کا تها وہ طی کیا اور وارسیل میں پهونچے *

ریل کے اسٹیشن سے تهوڑي دور جاکر ایک دروازہ ملا جو بند تها مگر اُس کے کواڑ آهني جالیدار تهے جس میں سے اندر کي سب چیزیں دکهائي دیتي تهیں همنے دیکها که اندر مکانات هیں باغ و چمن بندي هی اور نہریں اور حوض فوارے هیں اب معلوم هوا که یهه محل هیں جن میں فرانس کے بادشاہان سابق رها کرتے تهے اور اب بهي سب مرتب و آراسته هیں اور هر مہینه کے پہلے یکشنبه کو اسلیئے کهولے جاتے هیں که عام رعایا آوے اور سیر و تماشه دیکهے اور بادشاهي محلوں کو دیکهے اور اُس میں جو جو کچهه عجائبات اور کاریگریاں اور قومي نام آوریاں هیں اُن کو دیکهه کر خوش هو پاني کي لہروں اور فواروں کے اُچهلنے کا مزہ اُٹهاوے اور جو لطف بادشاہ اُٹهاتے هیں اُس میں رعایا بهي کچهه حصه لیوے *

بیان وارسیل کے شہنشاهي محل کا

ایک زمانه میں یہاں صرف میدان تها اور کچهه نه تها شہنشاہ لوئي سیزدهم ایک شکار کے پیچهے دوڑا اور تن تنہا یہاں آنکلا بمشکل ایک جهونپڑي ملي وهاں جاکر ٹهرا اور فضا اُس میدان کي اُسکو نہایت پسند آئي وهاں شکار گاہ بنائي اور فرانسس دي کوندي آرک بشپ سے وہ زمین خرید کرلي اور سنه ۱۶۳۲ ع میں وهاں ایک چهوٹا محل بنایا لمرسر معمار نے اُس محل کو بنایا تها جس کا نام اب تک مشہور هی *

شہنشاہ لوئي چهاردهم نے سنه ۱۶۶۱ ع میں وهاں ایک اَور عمدہ محل بنانا شروع کیا اور اگرچه سنه ۱۶۸۲ ع میں اُسنے اُس محل میں دربار کیا الا اُسوقت تک وہ پورا بن نه چکا تها مان سرٹ اور گبریل جو بڑے نامي معمار تهے اُن محلوں کي تعمیر میں اُنکي فن معماري کي یادگاریاں اب تک باقي هیں *

اس محل کے احاطه کے دروازہ کے پاس جو اب تک بند تها بهت سے مرد اور عورتیں نهایت عمدہ عمدہ اور نفیس خوشنما لباس پهنے هوئے کهڑے تهے هم بهي وهاں جاکر تهیرے تهوڑي دیر میں وهاں کے گرجا کے افسر کا حکم دروازہ کهولنے کا آیا اور دروازہ کهولا گیا هم سب اُس میں گهسے جب اندر گئے تو همنے جانا که هم دنیا میں نهیں بهشت کے کسي محل میں چلے آئے هیں حوض اور نهروں اور فواروں کي خوبي و خوشنمائي اور جس جس خوبصورت اور قدرتي بناوت کي سي چیزوں اور مورتوں اور جانوروں کے مونهوں سے فوارے چهوٹنے کي ترکیب رکهي تهي اور جس کج و پیچ و خوبصورتي سے حوض و نهریں بنائي تهیں اور جس خوبصورتي سے جا بجا نهایت تداور اور چهوٹے درخت لگے هوئے تهے اور سب کے سب بڑے سے چهوٹے تک قینچي سے نهایت خوبصورت کترے هوئے تهے اور بعضي جگهه اپني قدرتي حالت میں تهے کهیں ایک دوسرے کے گلے میں بانهیں ڈالے کهڑا تها کهیں کوئي کسي سے هاتهه ملا رها تها کهیں باهم هم آغوش تهے کسي مقام پر چمن چمن پهولوں اور عجیب عجیب خوشنما پتوں کے پودوں کي چمن بندي تهي ان تمام چیزوں کو دیکهکر هماري عقل حیران هوگئي اور همکو اُس وقت قلعه دهلي کي مشهور مار پیچ نهر جو دیوان خاص میں هوکر رنگ محل میں جاتي تهي اور جس کے پاني سے هم بهي ایک زمانه میں کهیلا کرتے تهے اور مهتاب باغ کا حوض جس کے کناروں سے تین سو ساٹهه فوارے چهوٹا کرتے تهے اور اُسي قلعه کا اور ڈیگ کهمیر بهرت‌پور کي عملداري کا ساون بهادوں یاد آیا اور بلا مبالغه اتنا هي فرق پایا جتنا که نهایت خوبصورت اور نهایت بد صورت آدمي میں *

همارے ملک کي شهنشاهي عمارتوں کي قطع اور یهاں کي عمارتوں کي قطع بسبب اختلاف آب و هوا کے مختلف هی — یهاں عمارت کا طریق یهاں کي آب و هوا کے نهایت مناسب هی مگر همارے ملکوں کي عمارت کا طریق اس ارادہ سے که وہ زیادہ خوبصورت هوں اور بلحاظ وهاں کي آب و هوا کے وهاں کے عام و خاص لوگوں کے لیئے زیادہ تر مفید و صحت بخش هوں بهت زیادہ ترمیم و اصلاح کے قابل هی *

بااین همه صرف عمارت جیسي عمدہ و مستحکم اور نهایت هي خوب همارے ملکوں کي هی اب تک یهاں دیکهنے میں نهیں آئي بلا شبهه تاج محل کے روضه اور قطب کي لاٹهه سے هندوستان کي عمارت کو فخر هی *

غرض که باهر کي فضا کي سیر کرتے هوئے هم اندر محل میں داخل هوئے اُس کي خوبي و خوبصورتي بهي اور کمروں کي تقسیم اور اُن کي قطع اور وسعت نهایت هی عمدہ اور عجیب تهي مگر سب سے زیادہ جو کام مصوري کا تها جس کا بیان آگے کرونگا اُس کو دیکهه کر همارا تو تصویر کا عالم هوگیا آنکهیں مل ملکر دیکهتے تهے که حقیقت میں یهه تصویر

هی یا سچ مچ سب لوگ زندہ موجود ہیں ہر چند دل کو یقین دلاتے تھے کہ تصویر ہی مگر جہاں غور سے ٹکٹکی باندہ کر دیکھنا شروع کیا وہ یقین جاتا جاتا تھا *

غرض کہ ہم سب مکانوں اور کمروں کی سیر کرتے پھوے اور اُس کمرہ میں جہاں شہنشاہ لوئی چہاردہم دربار کرتا تھا اور تمام رئیس اور اُمرا وہاں آنکر ملازمت کرتے تھے پھونچے *

اُس کے بعد ہم ایک اَور کمرہ میں گئے جہاں شہنشاہ لوئی چہاردہم اپنی شہنشاہی پوشاک پہنتا تھا اور جو طرح بطرح کی تصویروں سے آراستہ تھا اور آخر کار جس کو اُس بادشاہ نے اپنی خوابگاہ بنا لیا تھا اور اُسی کمرہ میں سنہ ۱۷۱۵ ع میں مرا تھا اُس کے سونے کا پلنگ جس پر وہ مرا تھا اب تک اُسی طرح سجا ہوا بچھا تھا اور عبرت اور دنیا کی نا پائداری بلند آواز سے پکار رہی تھی کہ او لوئی کہاں ہی تو کہ تیرا پلنگ خالی پڑا ہی *

شہنشاہ لوئی چہار دہم کے دربار کا کمرہ ۲۴۰ فیٹ کا چوڑا چکلا اور ۴۲ فیٹ بلند ہی سات بڑی بڑی محرابیں ہیں اس کمرہ کو لیبرن نے جو معمار بھی تھا اور مصور بھی تھا آراستہ کیا تھا لوئی پانزدہم نے سنہ ۱۷۳۸ ع میں اُس کو اپنی خوابگاہ بنایا *

اُسی جگہہ ایک کمرہ ہی جس میں بلیرڈ بادشاہ کھیلا کرتا تھا لوئی پانزدہم نے اُسکو نہایت عمدہ نقش و نگار سے آراستہ کیا تھا اُس کے دروازہ پر اُس بادشاہ کی دختر نیک اختر کی قد آدم تصویر ہی اور اُس کے مقابلہ میں اُس بادشاہ کی جوانی کی اور اُس کے بعد اُس وقت کی جبکہ وہ تخت پر بیٹھا تھا — یہہ بادشاہ سنہ ۱۷۷۴ ع میں اسی کمرہ میں مرا ہی *

اسی جگہہ ایک اپیرا ہی اٹھائیس ستونوں پر بنا ہوا سنہ ۱۷۵۳ ع میں بننا شروع ہوا اٹھارہ برس میں یعنی سنہ ۱۷۷۰ ع میں ختم ہوا اس کے سوا ایک گرجا ہی سولہ ستونوں پر بنا ہوا مارن سرت معمار نے سنہ ۱۶۹۹ ع میں بنانا شروع کیا اور سنہ ۱۷۱۰ع میں ختم کیا *

اسی تمام محل میں مصوروں کا کام بے نظیر ہی لیبرن — مکنارڈ — گوبل — ریکارڈ — جوئی نت — لیموں جو نہایت نامی مصور تھے اُن سب کا اس میں کارنامہ ہی وہ کمرہ جو تصویر خانہ سلطنت کے نام سے مشہور ہی اور جس میں تیرہ کمرے اور شامل ہیں نہایت عمدہ بنا ہوا ہی اور اُس میں ایک سو تیس کارنامے تصویروں کے پورے پورے قد کے بنے ہوئے ہیں شہنشاہ نیپولین اول کی فتوحات اور محاربات کی تصویریں پورے پورے قد کی بنی ہوئی ہیں *

ایک اَور بہت بڑا کمرہ ہی جس کا نام کمرہ کروسیڈ ہی اُس کمرہ میں تمام واقعات و محاربات کی تصویریں جو کروسیڈ کی لڑائی میں ہوئی تھیں بنی ہوئی ہیں *

اُس کمرہ کے اوپر ایک اَوْر کمرہ ھی اور اُس میں تمام واقعات اور محاربات الجزایر تصویریں بنی ہوئی ھیں *

ایک بہت بڑے کمرہ میں جو ۳۷۳ فیٹ لنبا اور ۴۲ فیٹ مرتفع ھی تمام لڑائیوں تصویریں جو فرنچ لڑے ھیں بنی ہوئی ھیں *

تصویروں کی خوبی بیان نہیں ھوسکتی بلکہ یہہ کہنا چاھیئے کہ سب کچھہ سچ مچ کا ھی جو لوگ زخمی ھوئے ھیں صاف گولی لگی ھوئی اور گوشت اُبھرا ھوا اور پھٹا ھوا اور خون بہتا ھوا معلوم ھوتا ھی *

یہہ تصویر خانہ نہیں ھی بلکہ قومی ھمت اور قومی جرأت اور قومی شجاعت بڑھانے کا آلہ ھی کچھہ شبہہ نہیں ھی کہ تمام قوم فرنچ کی جب ان تصویروں کو دیکھتی ھوگی اور اپنے بزرگوں کی بہادری اور شجاعت اور میدان جنگ میں مرنا اور اپنے تن بدن کو زخموں سے چور کرنا اور مرنا یا مارنا خیال کرتی ھوگی اُس کی ھمت اور شجاعت دوگنی ھوجاتی ھوگی اور چلوؤں خون بڑہ جاتا ھوگا *

اس تمام تصویر خانہ میں صرف ایک ھی بات تھی جو فرنچ کی شجاعت اور سویلیزیشن کو بٹہ لگاتی تھی اور مجھکو اُسے دیکھہ کر نہایت تعجب ھوا کہ ایسی بہادر اور شجاع اور سپاھی قوم نے جو سویلیزیشن کے زیور سے بھی نہایت آراستہ ھی ایسی عجیب بات جو اُن سب خوبیوں کے برخلاف ھی کیونکر کی ھی الجزایر کے محاربات کی تصویروں کے کمرہ میں امام عبدالقادر کی عورتوں کو گرفتار کرنےکی تصویر بنائی ھی اُس کی عورتیں اُونٹ پر کجاوہ میں تھیں فرنچ سپاھیوں نے اُونٹ کو بٹھا کر کجاوہ گرادیا ھی اور عورتیں اُس میں سے نکل پڑتی ھیں اور اُن کے بدن پر سے کپڑا ھٹ گیا ھی اور فرنچ سپاھی سنگین اُٹھائے ھوئے اور اُن کی نوکیں عورتوں کی طرف کیئے ھوئے کہ گویا اب ماریںگے کرد کھڑے ھوئے ھیں کیا فرنچ کو یہہ زیبا تھا کہ عورتوں کی گرفتاری کی تصویر اپنے محل میں لگاتے کیا عورت پر سنگین سیدھی کرنی اور اُس کو کجاوہ میں سے گرا دینا فرنچ سپاھیوں کی بہادری کی یادگاری تھی کیا ایک عورت کا تصویر میں کپڑا بدن پر سے ھٹا ھوا بنا دینا (بالفرض اگر ایسا ھوا بھی ھو) فرنچ کے سویلیزیشن کے مناسب تھا *

امام عبدالقادر نہایت سچا بہادر سپاھی ھی جب کہ وہ الجزایر کا بادشاہ تھا اور جو عزت کہ اُس وقت لوگوں کی آنکھہ میں اُس کی تھی اب بھی اُس میں کچھہ کمی نہیں ھی نہایت بہادری اور سچائی سے بغیر دغا و فریب کے بیس برس تک تن تنہا لڑتا رھا انجام کو شکست ھوئی جس سے کچھہ بھی اُس کی سپاہ گری یا مشہور عزت میں فرق نہیں آیا پس ایسی تصویریں بنانے سے بعوض اس کے کہ اُس کی کچھہ حقارت ھو اُسکی جرأت و شجاعت ثابت ھوتی ھی *

مگر اُسي کے پاس ایک دوسري تصویر ھی جس سے فرنچ کي اور خصوصاً حال کے شہنشاہ نیپولین کي نہایت فیاضي اور دانائي اور ھمت اور تمام خوبیاں ثابت ھوتي ھیں یعني جبکہ شہنشاہ حال تخت پر بیٹھا تو امام عبدالقادر کو قید سے چھوڑ دیا خود شہنشاہ قید سے اُس کو چھوڑ رھا ھی شہنشاہ نیپولین کے پورے قد کي تصویر ھی اُس کے پاس امام عبدالقادر کھڑا ھی اور اُس کے سامنے امام عبدالقادر کي ماں باھو پھرنے کي پوري دریس پہنے ھوئے کھڑي ھی شہنشاہ نیپولین امام عبدالقادر کي ماں سے شیک ھینڈ کررھا ھی اور عبدالقادر کي آزادي کا حکم دیتا ھی درحقیقت اس تصویر میں شہنشاہ نیپولین پر شہنشاھي برس رھي ھی اور تمام قوم فرنچ کا فخر اور عزت اور سویلیزیشن کي آراستگي اُس سے معلوم ھوتي ھی *

غرض کہ یہہ سب سیر بخوبي کي - شام کے قریب وھاں سے چلے اور ریل میں سوار ھوکر اسٹیشن پیرس میں پہونچے وھاں سے آمني بس میں بیٹھے اور ھوٹل میں آئے چھجو ھمارا نوکر ھوٹل میں تھا وہ یہہ جانتا تھا کہ ھم سب ھوٹل کے دروازہ پر کھڑے ھیں جب ھم نہ آئے تو اُس کو تردد ھوا جب سارا دن گذرگیا اور رات ھوگئي جب بھي نہ آئے تو اُس نے رونا شروع کیا ھمنے آنکر اُسے روتا ھوا پایا جب پوچھا کہ ارے تجھے کیا ھوا تو کہا کہ اجي آپ کہاں چلے گئے تھے *

ھمنے رات کو کھانا کھاکر سیر کا ارادہ کیا اور کمشنر ھوٹل کو ساتھہ لیکر بازاروں کي اور دوکانوں کي سیر کي اور مارسلیس کي جتني خوبي تھي وہ پیرس کے مقابلہ میں نہایت کم معلوم ھوتي تھي ادھر مکانات کي خوبصورتي اور دوکانوں کي آراستگي اور شیشہ آلات کي روشني اور نہایت طرح دار خوش لباس زن و مرد کا پھرنا جو عالم دکھا رھا تھا وہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ھی اس قدر روشني بازاروں اور سڑکوں پر تھي کہ اگر سوئي گرپڑے تو آدمي اُتھالے سکتا ھی ھر جگہہ ایسي تھي کہ اُسي کے دیکھنے کو بے اختیار دل چاھتا تھا اور ٹھیک ٹھیک یہہ شعر اُس پر صادق آتا تھا ——

ز فرق تا بقدم ھر کجا کہ می نگرم * کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

غرض تھوڑي دیر سیر کرکر ھم چلے آئے سو رھے صبح کو یعني تیسري مئي روز دوشنبہ سنہ ۱۸۶۹ ع کو بازاروں کي سیر کو پیدل نکلے اور رمشلیو - ریولي - سوئنت ھونور - وایوین بازاروں کي سیر کي پھر آن کر کھانا کھایا اور دو گھوڑوں کي گاڑي منگا کر سوار ھوئے کمشنر ھوٹل کو ساتھہ لیا اور کہا کہ ھم کہیں اُترنے کے نہیں صرف عمدہ مقاموں کي باھر سے سیر کرنا اور ایک سرسري نظر سے ھر چیز کو دیکھہ لینا منظور ھی اگرچہ کمشنر ھر ایک عمدہ جگہہ لے جاتا تھا اور نام بھي ھر جگہہ کے بتاتا جاتا تھا مگر فرنچ نام یاد نہیں رہ سکتے تھے علاوہ اس کے ھم کمشنر کي بات سنیں یا مکانات کو اور بازاروں کي

خوبصورتي کو دیکھیں ایک ایک بازار اور ایک ایک مکان اور ایک ایک دوکان تصویر کا عالم تھا مکانوں پر اور بازاروں میں صفائي اس قدر تھي کہ ایک تنکا بھي پڑا نہیں دکھائي دیتا تھا میلے کچیلے کا تو کیا ذکر ھی جیسي صفائي کہ ھمنے پیرس کے عام بازاروں میں دیکھي اُس کو بیان کرنا لوگ مبالغہ سمجھینگے ہر ایک بازار میں سے دن رات میں ہزارہا اور بعضے میں لاکھوں بگھیاں و چرٹ و کیب و آمنی بس اور چھکڑے اور ھاتھہ کي گاڑیاں گذرتي ھیں اور آدمیوں کا تو کچھہ شمار ھي نہیں اور اس پر کوئي بازار میلا نہیں لید کا یا اَور کسي میلي چیز کا دکھائي دینا تو درکنار حقیقت میں تنکا تک بھي پڑا دکھائي نہیں دیتا برابر صفائي ھوتي رھتي ھی ایک کل کي گاڑي دیکھي جو سڑک پر دو گھوڑوں سے چلتي ھی اُس میں ایک بیلن دو ڈھائي گز کا موٹا برش کا لگا ھوا وہ سب سڑک پر برش کرتا ھی اور کل کیچڑ اور میلا جو کچھہ ھی از خود اُس گاڑي کے ایک مخفي صندوق میں بھرتا جاتا ھی علاوہ اس کے ھر جگھہ آدمي سڑک پر صفائي رکھنے کو متعین ھیں نہایت نفیس اور خوبصورت لالٹینیں جو گیاس سے روشن ھیں ھر سڑک پر نہایت کثرت سے اور بہت قریب قریب لگي ھوئي ھیں اور دوکانداروں کي روشني اور شیشہ آلات کے روشن کرنے کا تو کچھہ ٹھکانا ھي نہیں ھی بے انتہا ھی پیرس میں رات اور دن میں کچھہ فرق نہیں ھی *

پولیس کا انتظام ظاھرا نہایت ھي عمدہ معلوم ھوتا ھی ھر مقام پر دو دو سو قدم کے فاصلہ پر کانسٹبل نہایت صاف خوبصورت شان دار بانات کي وردي پہنے ھوئے کھڑا ھی کسي سے کچھہ نہیں کہتا ھر ایک کي طرف نرم نگاہ سے اور اخلاق سے اور اس دلي خیال سے کہ ھم ان لوگوں کي آسایش اور اُن کو آرام دینے کے لیئے کھڑے ھیں دیکھتا ھی ھر ناواقف اُنہیں سے رستہ پوچھتا ھی دوکانداروں کي دوکانیں بعضي دفعہ لوگوں کے گھر پوچھتا ھی اور وہ نہایت خوشي اور خندہ پیشاني سے بتاتے ھیں پوچھنے والا نہایت اخلاق سے اُس کا شکر (مي اوبلي) کہکر ادا کرتا ھی اور چلا جاتا ھی *

پیرس میں جنگي فوج اسقدر دکھائي دي کہ کیا بیان کریں ھمنے تو ھر گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد کسي نہ کسي ٹکڑہ فوج کو شہر میں جاتے ھي ھوئے دیکھا وردي فوج کي ھمکو نہایت پسند آئي بہت خوش وضع تھي اور سب سے زیادہ یہہ خوبي تھي کہ نہایت اُجلي اور صاف براق ھمنے سنا کہ شہنشاہ نیپولین فوج کو بہت] دوست رکھتا ھی اور فوج بھي اُس سے نہایت خوش ھی اور بہت چاھتي ھی *

پیرس کے بازار نہایت چوڑے اور دل فزا ھیں دلي میں جو چاندني چوک کا بازار ھی جس کے بیچ میں نہر ھی اور ایک سڑک نہر کے ایک طرف اور ایک سڑک نہر کے دوسري طرف ھی اُن دونوں سڑکوں کو معہ نہر کے ملا لو تو اسقدر چوڑے بازار تو اکثر بلکہ

عموماً هیں جو همنے دیکھے اور بعضے اس سے زیادہ چوڑے اور اُن کي خوبصورتي تو بیان سے باهر هی بولیوارڈ سیباستپول اور بولیوارڈ ڈو ٹمپل بڑي بڑي دو چوڑي سڑکیں هیں جن کے گرد نہایت خوبصورتي سے سایہ دار درخت لگے هوئے هیں اور جگہہ بہ جگہہ لوگوں کے آرام کے لیئے اور بیٹھنے اور فرحت حاصل کرنے کے لیئے اُس قسم کي کرسیاں جو باغچوں میں بچھائي جاتي هیں بچھي هوئي هیں اور زن و مرد بے غم چلتے هیں جہاں چاهتے هیں بیٹھتے هیں اپنے دوستوں سے باتیں کرتے هیں اور دل خوش کرتے هیں یہاں کے میونیسپل کمشنروں کا ایسا عمدہ انتظام هی کہ اگر شاید بہشت میں بھي اس عہدہ کي ضرورت هوتي تو بلاشبہہ پیرس کے میونیسپل کمشنر وهاں کے عہدوں کے بھي لایق هیں *

کاتھیڈرل آف نوٹرڈیم ایک بہت بڑا مشہور و معروف گرجا هی همنے سواري میں اُس کو باهر سے دیکھا بلا شبہہ نہایت عمدہ و خوبصورت هی اور اندر سے اور بھي عمدہ هوگا پالیس الایسي نیپولین جہاں اب شہنشاہ رهتا هی دور سے سڑک پر جاتے هوئے دیکھا وہ مینار اور فواروں کے نہایت خوبصورت حوض جن کي تصویریں هم سین ٹیفک سوسئیٹي کے هال میں دیکھا کرتے تھے اور تعجب کیا کرتے تھے اُن کو سچ مچ اپني آنکھہ سے دیکھا دن رات وہ فوارے چھوٹتے رهتے هیں اور ایسے خوبصورت معلوم هوتے هیں کہ بیان سے باهر هی پس یہہ دل چاهتا هی کہ انهیں کے پاس کھڑے رهیئے اور دیکھا کیجیئے ایک دروازہ نہایت عالیشان سنگ مرمر کا دیکھا جس پر شہنشاہ نیپولین کي فتوحات کي تصاویر سنگ مرمر میں کھدي هوئي هیں اور قومي همت اور قومي جوش اور قومي بهادري اور قومي عزت بڑھانے کو نہایت عمدہ اور نہایت بے نظیر چیز هی کون کمبخت هوگا فرانس میں جو اُن تصویروں کو دیکھہ کر اُسي طرح سے بهادري کرنے کي آرزو اپنے دل میں نہ رکھتا هوگا *

غرض کہ همسے شہر میں جہاں تک پھرا گیا پھر کر شہر کي حد سے باهر چلے شہر کي حد سے باهر چلنا میننے کہا اور شہر سے باهر چلنا نہیں کہا اُس کا سبب یہہ هی کہ اُس حد کے باهر بھي ویسے هي مکانات ویسے هي بازار تھے حال کے شہنشاہ نیپولین نے اُسوقت کے موجودہ شہر کے گرد خندق کھود کر بطور قلعہ برج و فصیل کے بنالي هی مگر چونکہ شہر بڑھتا جاتا هی اب اُس حد کے باهر بھي ایسي هي جیسي کہ اندر هی آبادي هی مکانات و بازار هیں یہہ فصیل و برج بالکل زمین دوز هیں اور جیسا کہ انگریزي جنگي قلعوں کا دستور هی اُسي قاعدہ پر فصیل و خندق و برج و بارہ هی مگر نہایت هي خوبصورت و خوشنما هی اور صفائي تو ایسي هی کہ بیان سے باهر هی *

غرض کہ هم اُس حد کے باهر هوئے اور چند میل چلے گئے کہ دفعتاً همارے سامنے ایک بہشت کا ٹکرہ آیا یعني پارک ایک نہایت وسیع میدان کوسوں کا محدود کیا هی اُس میں

نهایت نفیس و خوبصورت سڑکیں بنائي هیں وہ تمام میدان بالکل سبز و گلزار هی سایہ دار درخت نہایت خوبصورتي سے لگائے هیں اُن کو عجیب عجیب قدرتي خوبصورتیوں سے سنوار هی جابجا کرسیاں اور بینچیں نہایت خوبصورت و خوشنما آهني اور چهني کاري کي بچهي هوئي هیں' کہیں نہایت خوبصورت پیچدار اور عجیب عجیب تراش کي چمن بندي هی طرح بطرح کے درخت پهولدار بیلدار رنگ برنگ کے سرو نما کمٹي دار جهومنے والے لگے هوئے هیں متعدد بڑے بڑے تالاب هیں اور اس وضع سے بنئے هیں جو بنائے هوئے نہیں معلوم هوتے بلکہ صرف قدرتي معلوم هوتے هیں جہاں تک نگاہ کام کرتي هی بجز گلزار یا سبزہ زار کے اور کچهہ نہیں معلوم هوتا هر روز هزاروں آدمي سیر کرتے پهرتے هیں امرا اور رؤسا بگهیوں پر اور نہایت عمدہ اور نفیس نفیس جوڑیوں پر چڑہ کر آتے هیں ایک خاص جگهہ درختوں کے جهنڈ میں بني هوئي هی وهاں سب سواریاں جا کهڑي هوتي هیں لوگ سیر کرتے پهرتے هیں وهاں گهوڑوں کي خورش کي دوکانیں! موجود هیں گهوڑے ملے جا رهے هیں بگهیاں دهوئي جاتي هیں گهوڑوں کو خورش کهلائي جاتي هی جب آقا سیر کرچکے اور حکم دیا سواري اور جوڑي ویسي هي نفیس اُجلي بڑّاق گهوڑے تازہ دم آ حاضر هوئے وہ سوار هوئے اور چلدیئے اس مجمع کے دیکهنے سے اور فرنچ هوتلوں میں کهانے سے همکو یقین هوا هی کہ فرنچ کي برابر کوئي قوم وضعدار خوش لباس خوش خوراک نهوگي *

غرض کہ اسي پارک میں سیر کرتے کرتے هم ایک جگهہ پهونچے جہاں قدرتي چشمہ بنایا هی اُسي کے قریب گهوڑوں کے آرام لینے اور سواریوں کے ٹهرنے کا جهنڈ اور اُسي کے پاس ایک مکان نہایت نفیس خوبصورت آراستہ! بنا هوا هی جس میں هر شخص سیر کرنے والا جاکر بیٹهہ سکتا هی اور هر قسم کا کهانا اور شراب اور دنیا کي نعمتیں موجود هیں بیٹهو آرام کرو کهاؤ پیؤ دام دو اور چلے جاؤ اس مکان میں جو تمام کارخانہ لاکهوں روپیہ کا هی یہہ صرف سوداگروں کا هی *

جس وقت هماري گاڑي اس مکان کے دروازہ پر ٹهیري ایک] خدمت گار نہایت عمدہ وردي پہنے هوئے آیا اور سر جهکا کر ادب ادا کیا اور گاڑي کا دروازہ کهول دیا هم اُترے اور چونکہ همکو وهاں کچهہ کهانا منظور نہ تها هم مکان کے اندر نہیں گئے اُس خدمتگار کا شکر فرنچ الفاظ میں (سي اوبلي) کہکر ادا کیا یہہ فرنچ لفظ همنے مارسلیس کے هوٹل میں سیکهہ لیئے تهے اور همنے اُس سے کہا کہ هم ابهي پهرینگے اور سیر کرینگے *

وهاں سے هم چلے اور اُس قدرتي بنائے هوئے چشمہ کي سیر کرني شروع کي بیچ میدان کے پہاڑ بنایا هی اُس میں کهو کاٹي هی هرگز نہیں معلوم هوتا کہ یہہ قدرتي هی یا مصنوعي اور وہ پہاڑ جهرتا هی اور ایک جگهہ سے چادر هوکر گرتا هی اس کے اوپر بڑے بڑے

درخت کہڑے هیں اور پہاڑ پر چڑھنے کي بتہاں بني هوئي هیں اور هزاروں سایه دار درخت لگے هوئے هیں اور بے انتہا کوسیاں بچھي هوئي هیں پس هم اس کي خوبي اور فضا اور خوبصورتي بیان نہیں کرسکتے هم بہت دیر تک وهاں بیٹھے رهے اور خدا کي قدرت کو یاد کیا کوئے سبحان الله خدا نے اپني دنیا میں کیا کیا کچھه پیدا کیا هی *

اسي مقام کے قریب ایک اور نفیس میدان گھوڑدوڑ کا تھا اُس کو جاکر دیکھا اور چوبي مکانات جو لوگوں کي سیر کرنے کے لیئے بنے هوئے هیں اُن کو دیکھا اس کے پاس ایک پمپ چل رها تھا جس کے پنکھوں کو صرف هوا سے حرکت هوتي تھي اور بہت پاني نکالتا تھا وهاں ایک مرد اور اُس کي جورو ایک چھوٹے سے گھر میں رهتے تھے جو اُس پمپ پر نوکر تھے اُن کے رهنے اور بیٹھنے کے طریق کو دیکھه کر مجھے هندوستان پر نہایت افسوس هوا میئنے اُن سے اوپر جانے اور دیکھنے کي اشارہ سے اجازت چاهي اُنهوں نے مسافر سمجھکر بہت اخلاق کیا اور وہ مرد همارے ساتھه هولیا اور سب چیز بخوبي همکو دکھائي همنے اُس کا شکر کیا اور اخیر وقت یعني قریب شام کے اپنے هوٹل میں لوٹ آئے *

همنے سنا که پیرس کے لوگ پیرس کو پیرس نہیں کہتے بلکه (پیریڈائیز) کہتے هیں یعني بہشت اور کچھه شک نہیں که پیرس دنیا میں بہشت هی *

اگر فردوس بر روے زمین است * همین است و همین است و همین است

رات کو پھر هم بازار میں نکلے اور هاتوں کے داستانے مول لینے کا ارادہ کیا ایک داستانه والے کي دوکان میں گئے دیکھا که ایک جوان خوش رو عورت کرسي پر میز کے اُس طرف بیٹھي هی نہایت خوش لباس پہنے هوئے جوں هي هم اندر گھسے وہ کھڑي هوگئي اور تدرے خم هوکر ایسي حالت بنائي جیسے کوئي خواهشمند هی که آپ کیا کہتے هیں یہه بات اُس نے اس لیئے کي تھي که وہ نہیں جانتي تھي که هم کونسي زبان جانتے هیں اتنے میں هم میں سے کسي نے انگریزي میں اُس سے داستانوں کو کہا پھر تو بلبل کي طرح انگریزي بولنے لگي هر ایک کا هاتھه دیکھا اور فيالفور اُسي کے لایق داستانے لے آئي اور اپنے هاتھه سے پنہا دیئے اور اس تمام وقت میں نہایت شایسته گفتگو کرتي جاتي تھي جب هم سب پہن چکے تو اُس سے دام لینے کو کہا اُس نے کہا که کیا تم ایک هي ایک جوڑا لوگے اوُر اُس نے اس بات پر رغبت دلانے کو که هم لوگ متعدد جوڑے لے لیں نہایت شیریں گفتگو کي کبھي تو یہه جتایا که پیرس سے بہتر کوئي فیشن نہیں هی اور یہاں کے داستانوں سے بہتر کسي ملک کے داستانے نہیں هیں ڈنر پر جانے کے لیئے لیڈیز سے ملنے کو جانے کے لیئے ملکه پاس ایمپرر پاس جانے کے لیئے داستانے درکار هونگے مجھے افسوس هی که کسي جگهه تمکو تکالیف نهو اس لیئے متعدد جوڑے رکھه لو تو بہتر هی میئنے کہا تمهاري مہرباني کا شکر مگر همکو ضرورت نہیں هی هم صرف بازار کي سیر کرتے هیں نہیں سے

کچھہ خرید بھی لیتے ھیں معلوم ھوا کہ وہ عورت چار زبانیں جانتی تھی فرنچ انگریزی اٹالی اور جرمن اور چاروں میں نہایت عمدہ گفتگو کرتی تھی اور یہہ صرف اسی لیئے سیکھی تھی کہ جس ملک کا خریدار آوے اُس سے بآسانی گفتگو کرسکے ھمنے اُن کی قیمت اُس کو دیدی اور اسی طرح متعدد بازاروں کی سیر کرکر واپس آئے ٭

آدھی رات کے وقت ھم پھر بازار میں گئے اور مرزا خدا داد بیگ کے لیئے گرم کوٹ اور پتلون خرید کیا درزی کی دوکان میں گئے چند کمرے نہایت آراستہ تھے اور ھر کپڑا نمبر سے رکھا ھوا تھا اُس نے یہہ بات دریافت کرکر کہ کس قسم کے کپڑہ کا خریدنا ھی مرزا کا بدن ناپا اور اپنے اسسٹنٹ سے کہا کہ فلاں نمبر کا کوٹ پتلون لاؤ اُس نے حاضر کیا افسر نے ایک آراستہ کمرہ بتا دیا مرزا اُس میں گئے اور کپڑے بدل کر برش آئینہ کنگھی کرکر ایک خوبصورت جوان بنے ٹھنے نکل آئے اُس وقت بھی تمام بازار کھلے ھوئے تھے دوکانیں آراستہ تھیں ویسی ھی روشنی تھی اُسی طرح لوگ پھر رھے تھے ٭

چوتھی مئی سنہ ۱۸۶۹ع روز سہ شنبہ کو پونے آٹھہ بجے ھم پیرس سے روانہ ھوئے کیلے پر انگلش چینل تک ریل پر آئے وھاں دخانی کشتی ھم مسافروں کے لیئے تیار تھی ھم ریل پر سے اُتر کر اسٹیمر میں گئے انگلش چینل بہت بڑا چوڑا نہیں ھی صرف ڈھائی تین گھنٹہ کا رستہ ھی مگر اُس کے پانی کو ایک عجیب قسم کی حرکت ھی کہ جہاں اسٹیمر چلا اور پانی نے اُس کو ھلایا اور آدمی کو قی آئی ٭

کپتان جہاز نے ھم سب کو اُس بڑے کمرہ میں جگہہ دی جو فرسٹ کلاس کے مسافروں کے لیئے تھا جب ھم اُس کمرہ میں داخل ھوئے تو عجب تماشا دیکھا کہ ھر مسافر کے لیئے لیٹنے کی جگہہ بنی ھوئی اور تکیہ رکھا ھوا ھی اور ایک برتن چینی کا قی کرنے کو رکھا ھوا ھی جو لیڈیاں ھم سے پہلے وھاں چلی آئی تھیں وہ لیٹی ھوئی ھیں اور آنکھیں بند کرکر سونے کا قصد کر رھی ھیں تاکہ سونے کی حالت میں وہ رستہ طی ھو جاوے ھمکو تعجب تھا کہ ایسی کیا حرکت ھوئی ھم سب اپنی اپنی جگہہ بیٹھے ھوئے تھے اور مرزا خدا داد بیگ نے شیخی میں آکر قی کرنے کا برتن پرے ھٹا کر رکھہ دیا تھا اتنے میں جہاز کھلا کوئی سو گز چلا ھوگا کہ ھم سب کا جی متلایا سب لیٹ گئے اور آنکھیں بند کرلیں اور کچھہ غفلت سی ھوئی تھوڑی دیر بعد خدا داد بیگ گھبراکر اُٹھے اور اُبکائی لی اور قی کرنے کے برتن کو جسے پرے ھٹا دیا تھا گھبراھٹ میں ٹٹول نے لگے اُن کے قریب ایک میم صاحبہ لیٹی ھوئی تھیں اُنہوں نے جانا کہ اس جنٹلمین نے مجھہ پر قی کی وہ جلدی اُٹھہ بیٹھیں اور نہایت مہربانی سے اپنا برتن اُٹھا کر دیا خداداد بیگ اُسی گھبراھٹ کی حالت میں تھینکیو کہتے تھے آدھا لفظ نکلا اور اُو کرکے قی کی زرد پانی بالکل پت اور پھر بیہوش ھوکر پڑگئے اور بہت سے انگریز اور لیڈیاں قی کرتی تھیں اور پڑ پڑ جاتی تھیں محمود نے

بھي تي کي حامد کا جي متلايا کيا پاني مونه ميں بھر بھر آيا مگر قي نهيں هوئي ميرا بھي يهي حال هوا اور غفلت سي هوگئي خدا خدا کرکے وه رسته طی هوا کناره آيا ڈوور ميں اُترے اور ريل پر سوار هوئے سات بجے کے قريب چيرنگ کراس استيشن واقع لندن ميں اُترے *

پيرس سے اس طرف ملک کي اور انگور کي کاشت کي وه کيفيت نه تهي جو مارسليس سے پيرس تک تهي اس تمام رسته ميں متعدد جگهه پهاڑ کي بڑي بڑي نقبيں مليں جن ميں سے ريل گذرتي تهي اور بمبئي کے رسته ميں جو نقبيں ديکهي تهيں اُن سے بهت زياده بڑي بڑي تهيں رسته ميں بهت جگهه پاني کهينچنے کے پمپ ديکهے جو هوا سے چلتے هيں بلاشبهه نهايت مفيد چيز اور کم خرچ هي اور هندوستان کے ليئے بهت مفيد معلوم هوتے هيں *

همارے ايجنٹ مسٹرز هنري ايس کنگ اينڈ کو نے مسٹر اسٹارر کو ريل کے اسٹيشن پر بهيج رکها تها که همکو آرام سے هوٹل ميں ٹهيراويں جس وقت ترين ٹهيري مسٹر اسٹارر هم سے ملے اور نهايت آرام سے همکو چيرنگ کراس هوٹل ميں اُتارا *

همارا سفر لندن تک کا ختم هوا اب ميں اراده کرتا هوں که اول کچهه راے لکهوں نسبت سفر متعصب يا نيم هندو مسلمانوں اور اپنے هموطن بهائيوں هندوؤں کے که وه کس طرح يهه سفر کر سکتے هيں اُس کے بعد لندن کا جو حال پيش آتا جاويگا لکهتا جاؤنگا *

ايک اطلاع نسبت سفر متعصب يا اهل تقوی و ورع مسلمانوں اور هندوستان کے هندوؤں کے

جو طريقه سفر کا همنے اختيار کيا اُس کي نسبت اُن مسلمانوں کو جنهوں نے ائمه مجتهدين رضي الله تعالی عنهم اجمعين اور علماے اُمت کو جنکي سعي اور کوشش کا تحقيق مسائل دين ميں تمام مسلمانوں پر بهت کچهه احسان هي بطور پيغمبر اور نبي صاحب الشريعة کے قبول کيا هي اور اُن کے اقوال اور اجتهادات کو اگرچه قولاً نهيں مگر فعلاً قرآن و حديث سے بهي زياده واجب التسليم مانا هي جو ميرے اعتقاد ميں شرک في النبوة هي بهت بڑا اعتراض يهه هي که مينے يهه بات لکهي اور اس پر عمل بهي کيا که عيسائيوں کے هاتهه کے مارے هوئے جانور کو جس طرح پر که اُن کے علما کے نزديک مارنا درست هو اور گو وه طريقه کيسا هي همارے مذهب کے طريق ذبح سے مختلف يا متناقض هو اور گو بموجب همارے اصول مذهب کے اُس پر ذبيحه کا اطلاق هي نهو سکتا هو کهانا شرعاً درست هي چنانچه مينے کها بهي اور کيا بهي مگر ميں افسوس کرتا هوں که لوگوں نے اس پر غل تو بهت مچائي مگر کوئي ايسي بات جو کچهه بهي التفات کے لايق هو بيان نهيں کي،

اور نه کسي کو اتني جرأت هوئي که " و طعام‌الذين اوتوالکتاب " میں جو تعمیم هی أسکو قرآن میں سے نکال ڈالے اور حدیث مندرجه ذیل دونوں میں سے مٹا دے *

عن ابن عباس قال الله تعالی فکلوا مما ذکراسم الله علیه و لا تاکلوا مما لم یذکراسم‌الله علیه فنسخ و استثنی من ذالک فقال و طعام‌الذین اوتوا الکتاب حل‌لکم و طعامکم حل‌لهم (ابو داؤد باب ذبائح اهل کتاب) *

مگر هم اس جهگڑے کو چهوڑ دیتے هیں اور یهه بات عرض کرتے هیں که جهاز میں جو همنے انگریزوں کے هاتهه کا ذبح کیا هوا یا گردن مروڑي هوئي مرغي و کبوتر کهایا یهه امر اضطراري نه تها بلکه اختیاري تها پس همارے مسلمان بهائي متعصب (نهیں نهیں اهل تقوی و ورع) اگر أس کو ناجایز سمجهتے هیں تو أن کو اختیار هی که أسکو نه کهاویں مگر أن کو جهاز میں نه کچهه تکلیف هوگي نه کچهه زیاده خرچ دینا پڑیگا زنده مرغیاں جهاز میں کپتان جهاز کي طرف سے بلا قیمت بعوض أس قیمت* کے جو اول کهانے کي دي هی مل سکتي هیں چنانچه همنے بهي ایک آده دفعه لي اور چهچو سے هندوستاني طریق پر قورما پکوایا مچهلیاں اور انڈے برابر مل سکتے هیں اور خود بهي رکهه سکتے هیں عدن میں سوئیز میں اسکندریه میں سب جگهه مل سکتي هیں بمبئي سے سوئیز تک بهت سے خلاصي مسلمان هوتے هیں أن کو ایک بهیڑ نهایت عمده ملتي هی وه خود ذبح کرتے هیں اور أس میں سے بهي گوشت مل سکتا هی وه ایسے خلیق هوتے هیں که بلا قیمت بهي دیدیتے هیں اور اگر قیمت لیکر دیں تو بهي کچهه مشکل و دقت نهیں هی پس یهه تصور کرنا نهیں چاهیئے که بغیر أس طریقه کے جو همنے اختیار کیا لندن کا سفر هو هي نهیں سکتا *

میں نهیں خیال کرسکتا که جو متعصب لوگ انگریزوں کے ساتهه کهانا نا جائز سمجهتے هیں وه جهاز میں بهي أسکے جواز کے قایل نهیں هیں کیونکه میرے سامنے هندوستان میں جسقدر بحث هوئي تهي اسکا نتیجه یهه تها که کبهي کبهي ساتهه کهالینا درست هی اور اسلیئے میں سمجهتا هوں که اتفاقیه جهاز میں جمع هو جانا اور چند روز سفر کرلینا أسي کبهي کبهي میں داخل هی لیکن اگر یهه بهي أنکے مرغوب خاطر نهو تو وه علاحده اپنے کیبن میں بهي منگاکر کهاسکتے هیں پس کیسا هي متعصب هو وه اپنے بد تعصب کو سفر لندن میں بدستور قایم رکهه سکتا هی *

اب همکو اپنے شیعه بهائیوں کي نسبت غور کرني چاهیئے وه قرآن مجید کي اس آیت سے که " انما المشرکون نجس مشرکین " میں نجاست ظاهري سمجهتے هیں اور أنکے هاتهه اور بدن کو مثل اور نجس چیزوں کے نجس جانتے هیں اور گو مشرکین کتنا هي هاتهه اور بدن دهوئیں نجس هي رهتے هیں بلکه تر هونے سے زیاده نجس هو جاتے هیں اور اگرچه هم سنیوں کا یهه اعتقاد نهیں هی هم کسي انسان کو اور کسي انسان کے جهوٹے کو

نجس نہیں سمجھتے لیکن اگر ہم اس میں کچھہ بحث نکریں اور اس آیت کے یہی معني رهنے دیں جو ہمارے شیعہ بھائي لیتے ہیں تو بھي ہمکو یہہ بحث باقي رهتي هی کہ قرآن مجید میں جن لوگوں پر مشرک کے لفظ کا اطلاق آیا هی اُنہی لوگوں میں اس قسم کي نجاست پائي جاویگي نہ اَوْر لوگوں میں پس اب ہمکو بتاؤ کہ قرآن مجید میں یہودیوں اور عیسائیوں پر کس جگہہ خدا نے مشرکین کے لفظ کا اطلاق کیا هی بلکہ اُنکو مشرکین سے مستثنی کیا هی جہاں مشرکات سے نکاح کرنا منع اور کتابیات سے درست فرمایا هی مگر ہمارے شیعہ بھائیوں کے ہاں ایک یہہ آفت هی کہ مجتہدالعصر والزمان نے جو کہدیا اُس میں کچھہ عذر نہیں هوسکتا اور نہ اُسکے برخلاف کچھہ کہا جاسکتا هی اس لیئے ہم بھي کچھہ عذر نہیں کرتے اور پکے شیعہ بنکر اپنے شیعہ بھائیوں کے سفر کي نسبت لکھتے ہیں ٭

سب سے بڑي آسان حکمت تو یہہ هی کہ ہمارے شیعہ بھائیوں کے ہاں یہہ مسئلہ مسلم و مفتی بہ هی کہ جب کوئي مسلمان کوئي چیز پختہ یا غیر پختہ لاکر دیوے تو اُس کي یہہ تفتیش کہ کہاں سے لایا اور کس سے لایا ضرور نہیں هی بے پوچھے کھالے پس اُن کو چاہیئے کہ ایک دوست یا خدمت گار سني مذہب کا لے لیں وہ سب چیزیں جہاز میں اُن کو لاکر دیگا عذاب ثواب اُس کي گردن پر وہ بے پوچھے چین سے کھایا پیا کریں اور کچھہ تکلیف نہ اُٹھاویں یا جب تک جہاز میں رہیں بلحاظ ضرورت اباحت پر کام فرماویں اور اگر ایسا منظور نہو تو بموجب مسئلہ شرعي کے بھي اُن کو کچھہ تکلیف نہوگي سب سے مقدم چیز پاني هی تو جہاز میں پاني کا یہہ حال هی کہ نہانے کے لیئے پاني بذریعہ پمپ کے سمندر میں سے آتا هی اور ایک حوض میں جو قلتین سے بہت بڑا هی جمع هوتا هی وہاں سے نہانے کے کمرہ میں بذریعہ نل کے پہونچ جاتا هی پس اُس میں کچھہ شبہہ کي جگہہ نہیں هی پینے کا پاني اس طرح پر بنتا هی کہ دھوئیں کي کل میں جو پاني بذریعہ پمپ کے سمندر سے آتا هی وہ جوش هوتا هی اور بطور عرق کے ایک جگہہ کھنچ کر جمع هوتا هی اور نہایت عمدہ میٹھا پاني بن جاتا هی اور بذریعہ ٹونٹي کي ذات هلانے کے دوسرے برتن میں بھر لیا جاتا هی پس ہمارے شیعہ بھائي بھي اسي طرح پي سکتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کرنے میں اُن کے نزدیک بھي کچھہ هرج نہیں هی کھانا وہ خود پکا لے سکتے ہیں آٹا اور ترکاري اور گوشت مسلمان کا حلال کیا ہوا یا زندہ مرغي جہاز میں اُن کو بخوبي مل سکتي هی پس یہہ سب کام اپنے آپ کرنے میں جو کچھہ مشکل هو سو هو الا اس کے سوا اَوْر کوئي بات دقت یا مشکل کي نہیں هی مارسلیس سے لندن تک پہنچنے میں بھي اسي طرح سب کام کرنے هونگے کہ گویا اب تک جہاز هي میں ہیں ٭

ھمارے ھموطن ھندو بھائیوں کو کسي قدر اس سے زیادہ تکلیف اُٹھاني ھوگي میں نھیں جانتا که جو حالت پاني دستیاب ھونے کي میں نے اوپر بیان کي ایسي حالت میں وہ پاني ھندو بھي استعمال کرسکتے ھیں یا نھیں ھندوستان میں جو لوگ ھندؤں کي ترقي کے خواھاں ھیں وہ اس مسئلہ کي تحقیقات کرینگے اگر وہ پاني قابل استعمال کے ھو تو بلاشبھه نھایت بڑي مھم اُنھوں نے فتح کرلي اور اگر نھو تو اُنکو ایک مھینے تک کا پاني اپنے ساتھه تانبے کے پیپوں میں جو کاٹ کے صندوق میں رکھے جاویں بھر لینا ھوگا اور ایسے طور پر بند کرنا ھوگا نه اگر کوئي دوسرا شخص اُس صندوق کو چھو لے تو پاني ناقابل استعمال نھو جاوے ھندوؤں کو جھاز میں چوکا کر کر کھانا پکانا غیر ممکن ھی بمبئي سے چلکر سات روز بعد عدن میں جھاز ٹھرتا ھی اکثر سارے دن ٹھر جاتا ھی مگر کبھي چند گھنٹه کے سوا نھیں ٹھرتا پس اِسبات پر که عدن میں کھانا پکا لیا جاویگا بھروسا نھیں ھوسکتا سات دن بعد جھاز سوئیز میں پھونچتا ھی وھاں بھي مسافروں کے ٹھرنے کا ویسا ھي حال ھی جیسا عدن میں ھی وھاں سے چلکر سات آٹھه دن میں مارسلیس پھونچتے ھیں اب جھاز سے کچھه کام نھیں رھا وھاں سے ریل ھی چلنا اور ٹھرنا اپنا اختیاري کام ھی وھاں بخوبي سب چیز پک سکتي ھی اگرچه شھر میں میونیسپل کمشنر چوکا کرنے اور پکانے کے ضرور مانع ھونگے لیکن میدان میں جاکر سب کچھه ھوسکتا ھی لیکن وھاں بھي اِس طرح سے کھانا چوکا کر کر پکاتے ھوئے دیکھه کر ھزاروں آدمي تماشه کو جمع ھوجاوینگے نه پولیس کي سنینگے نه میونیسپل کمشنروں کي مانینگے پس میرے نزدیک صلاح یھه ھی که وھاں بھي کچھه پکانے کا قصد نه کیا جاوے دو دن اور صبر ھو اور لندن میں پھنچ کر جو چاھو سو کرو پس حساب سے پچیس روز کا کھانا ھندوستان کا پکا ھوا مثل پوري کچوري مٹھائي بالو شاھي دال موٹ کے رکھه لیني چاھیئے اور یھه بات کچھه مشکل نھیں ھی پس اگر کوئي ھندو ذرا ھمت کرے اور کچھه سختي بھي اپنے پر گوارا کرے تو وہ بخوبي یورپ کا سفر کرسکتا ھی اور کوئي بات بھي برخلاف اُس کے مذھب اور اعتقاد کے اُس کو پیش نھیں آتي خدا ھمارے ھموطن بھائي ھندوؤں کو بھي توفیق دے که وہ اپنے ملک سے قدم باھر نکالیں اور دنیا کا تماشا اور خدا کي قدرت کا کارخانه دیکھیں اور شایستگي و سویلیزیشن کي روشني سے روشن ضمیر ھوں وما علینا الاالبلاغ

لندن کے سیاح کو مفصل میں جانا اور انگلستان کے قصبوں اور گانؤں اور کھیتوں کو دیکھنا اور گنواروں کي طرز زندگي بسر کرنے سے واقف ھونا اور جو متمول لوگ مفصل میں اپنے رھنے کے مکانات بناتے ھیں اورجس طرح پر اپني زندگي بسر کرتے ھیں اُس سے بھي واقف ھونا نھایت ضرور ھی مگر ھم افسوس کرتے ھیں که ابھي تک ھمکو یھه موقع نھیں ملا مگر بسبب ایک خاص ضرورت کے ھم کو کلفٹن اور برسٹل جانے کا اتفاق ھوا جس کا حال ھم اب بیان کرتے ھیں

همارے نہایت شفیق اور عزیز دوست جان هالیت بٹن صاحب بہادر سابق کمشنر آگرہ ڈویزنس سے جہاں وہ اب رہتے هیں چند هفتہ کے لیئے کلفٹن میں جو برسٹل کے پاس هی تشریف لائے تھے هم یکم مارچ سنہ ۱۸۷۰ ع کو سوا دس بجے دن کے اُن سے ملنے کے لیئے یہاں سے روانہ هوئے پیڈنگٹن ریلوے استیشن پر جاکر ٹکٹ لیئے اور روانہ هوئے *

برسٹل لندن سے جانب غرب ایک سو اٹھارہ میل دور هی اور برسٹل سے کلفٹن تین میل کے فاصلہ پر هی بلکہ یوں کہنا چاهیئے کہ ملا هوا هی برسٹل میں ریل کا استیشن هی اور وهاں کیب اور آمنی بس مسافروں کے هر طرف اور هر جگہہ پہونچانے کو موجود رهتے هیں غرض کہ هم ساڑھے تین بجے برسٹل کے استیشن پر پہونچے اور وهاں سے کیب کرایہ کر کلفٹن کے هوٹل میں اُترے اگرچہ جناب بٹن صاحب نے همکو لکھا تھا کہ تمهارے لیئے اُسی مکان میں جس میں میں رهتا هوں میں نے تین بیڈ روم درست کرلیئے هیں مگر هم نے اُنکو لکھا تھا کہ آپ تکلیف نفرماویں کیونکہ آپ بھی وهاں مسافر هیں اور هوٹل میں بہت زیادہ آرام سے رهنا متصور هی *

جب کہ هم کلفٹن هوٹل پر اُترے تو همکو معلوم هوا کہ جناب مسٹر بٹن صاحب هم سے چند گھنٹہ پہلے هوٹل میں تشریف لائے تھے اور همارے لیئے کمرے پسند کر گئے هیں چنانچہ هم هوٹل میں داخل هوئے وهاں کے منیجر نے تین بیڈ روم جو نہایت آراستہ تھے اور ایک ڈرائنگ روم یعنی بیٹھنے کا کمرہ جو نہایت صفائی اور خوبی سے آراستہ تھا نفیس نفیس کرسیاں اور میزیں اور قد آدم آئینے اور جھاڑ گیاس کی روشنی کے لگے هوئے تھے اُترنے کو بتا دیا جس خوبی اور خوش سلیقگی اور انتظام اور صفائی سے وہ مسافروں کی سرائے آراستہ تھی هندوستان کے کسی نواب صاحب یا راجہ صاحب کے اجلاس و دربار کا بھی مکان آراستہ نہیں دیکھا (چپ چپ ایسا مت کہو هندوستان کے لوگ ناراض هونگے) هوٹل کے منیجر نے ایک خاص نوکر همارے کہانا کہلانے وغیرہ کار و بار کو متعین کیا اگرچہ وہ خدمت گار تھا مگر میں سچے دل سے کہتا هوں کہ مجھہ سے زیادہ سویلائزڈ تھا اُسکا ادب اور لیاقت نہایت عمدہ تھی چند منٹ نہیں گذرے تھے کہ جناب مسٹر بٹن صاحب هوٹل میں تشریف لائے اُنکو همارے ملنے سے اور همکو اُنکے ملنے سے ایسی خوشی هوئی کہ بیان سے باهر هی بٹن صاحب حامد و محمود کو دیکھہ کر نہایت خوش هوئے اور تھوڑی دیر تک اِدھر اُدھر کی بات چیت کر کر اُٹھے اور کہا کہ رات کو ڈنر همارے ساتھہ هوگا اور مسس بٹن تم سے ملنے میں نہایت خوش هونگی *

رات کو هم تینوں آدمی مسٹر بٹن صاحب کے هاں گئے اور حقیقت میں میم صاحبہ همسے ملکر نہایت خوش هوئیں میں نے کہا آپ بتائیئے اِن میں حامد کون هی اور

محمود کون مکرر آدمی کے دونوں کو بخوبی پہچان لیا اگرچه اُنہوں نے اُنکو چھوٹی عمر میں دیکھا تھا هم سب نے وهاں نہایت خوشي سے کہانا کہایا اور گیارہ بجے تک باتیں کرتے رهے سینی تهنک سوسئیٹی کا اور اُس کے آنریری سکرتری راجه جیکشن داس بہادر کا بہت حال پوچھتے رهے میں نے سب حال کہا اور یهه بهي کہا که راجه صاحب کو سکرتر کہنا اُنکي حق تلفي هی بلکه اُسکو سیویئر آف دي سوسئیٹي کہنا چاهیئے ان سب باتوں کے بعد هم هوٹل میں چلے آئے اور سو رهے *

برسٹل میں جناب سرایڈورڈ اسٹریچي صاحب بهي آئے هوئے تھے دوسري مارچ کو هم تینوں شخص اور جناب بٹن صاحب اُنکي ملاقات کے لیئے ڈاکٹرواسمنڈ صاحب کے گھر جہاں وه ٹھہرے هوئے تھے گئے لیڈي اسٹریچي اور سر ایڈورڈ اسٹریچي صاحب نہایت مهربانی سے پیش آئے اور جناب مسٹر بٹن صاحب اور جناب آنریبل جان اسٹریچي صاحب کے سبب سے اُنہوں نے هم پر ایسي مهرباني فرمائي جیسي کوئي قدیم ملاقاتي سے کرتا هی لیڈي اسٹریچي اور سر ایڈورڈ اسٹریچي صاحب نے فرمایا که ذرا موسم اچها هوجاوے اور درخت هرے اور پھول کھل جاویں تو هم تمکو سٹن کوٹ (یهه ایک جگهه دارالریاست سر ایڈورڈ اسٹریچي کي هی) آنے کي تکلیف دینگے میں نے اُنکي اس مهرباني کا بہت بہت شکر ادا کیا لیڈي صاحبه نے هم سب کو چاء پلائي اور بہت دیر تک هر طرح کي خوشي و فرحت آمیز باتیں هوتی رهیں *

اس کے بعد هم تینوں شخص اور جناب بٹن صاحب اور اُنکي میم صاحبه رخصت هوکر کنارہ پہاڑ کي سیر کرتے هوئے جنرل سر ابراهیم رابرٹس صاحب – کے – سي – بي – کے گهر اُن سے اور لیڈي رابرٹس سے یعني اُنکي میم صاحبه سے ملنے کو آئے یهه لیڈي صاحبه نہایت قریب رشته مند جناب مسٹر بٹن صاحب کي هیں وه دونوں ایسي مهرباني سے پیش آئے جسکا بیان نہیں هوسکتا اور جنرل صاحب تو هم لوگوں کو دیکهه کر ایسے خوش هوئے که کچهه کہا نہیں جاسکتا اِن جنرل صاحب کو تمام هندوستان بسبب اُن محاربات کے جو اُن سے کابل اور غزنین کي لڑائیوں میں هوئے هیں بخوبي جانتا هوگا نہایت سچے بہادر آدمي هیں اور پٹهانوں کي صرف اُن کے بہادر هونے کے سبب نہایت تعریف کرتے هیں بلکه میں دیکھتا هوں که پٹهانوں سے محبت رکھتے هیں اگرچه ضعیف هوگئے هیں الا چستي و چالاکي اور سپاهیانه پن ویسا هي جوان هی اُردو زبان مطلق نہیں بھولے نہایت صاف اردو میں بلکه بعض بعض دفعه فارسي لفظوں میں بات چیت کرتے تھے رخصت هوتے وقت لیڈي صاحبه نے همسے فرمایا که کل بعد دو پهر کے چاء همارے ساتهه پینا همنے نہایت شکر کیا اور رخصت هو آئے رات کو پھر بدستور ڈنر مسٹر بٹن صاحب کے هاں کہایا اور هندوستان کے انگلستان کے اور اور بہت سے ذکر اذکار نہایت خوشي سے رهے *

تیسري مارچ کو جناب سر ایتورڈ استریچي اور جناب مستر بتن صاحب گیارہ بجے هوتل میں همسے ملنے کو تشریف لائے اور ایسي عنایت و اشفاق سے سر ایتورڈ استریچي صاحب ملے که مجهکو بے اختیار اُنکي صورت سے اور اُنکے اشفاق و عنایت سے آنویبل جان استریچي صاحب یاد آتے تھے اِن دونوں بهائیوں کي صورت ایسي ملتي هی که بے کهے آدمي جان سکتا هی *

ایک بجے هم تینوں شخص اور جناب بتن صاحب اور اُنکي میم صاحبه ایک گاڑي میں سوار هوکر سر ولیم میلز کے مکان ورمنه کي سهر کو گئے جسکا حال میں الگ بیان کرونگا اور وهاں سے مراجعت کر کر جنرل صاحب کے هاں آئے اور چاه پي اور بتهانوں کي تصویریں دیکهیں اور خوب باتیں ادهر اُدهر کي کیں اور اُنسے اور لیتي صاحبه سے رخصت هوکر چلے آئے رات کو پهر بدستور جناب مستر بتن صاحب کے ساتهه ڈنر کهایا اور گیارہ بجے تک جلسه رها *

چوتهي مارچ کو گیارہ بجے هم تینوں شخص جناب بتن صاحب کے گهر گئے اور وهاں تهوڑي دیر بیتهے رهے اور اُنسے اور جناب میم صاحبه سے رخصت هوکر ریلوے استیشن پر آئے اور قریب پانچ بجے کے لندن میں آپهونچے *

برستل ایک مشهور شهر انگلستان کا هی دریاے ایون کے مهانه پر واقع هی اِسکے نیچے اسقدر عمیق پاني هی که استیمر شهر کے کنارہ تک چلے آتے هیں جس سے سوداگري کو بهت فائدہ هی ایک لاکهه چون هزار آدمیوں کي آبادي هی تهئیس هزار پانسو نوہ گهر آباد هیں اور معه کلفتن کے تهئیس اسکول هیں اور نو خورات خانے اور دس بنک اور قریب چالیس کے تام لوگوں کے لیئے مکانات هیں *

برستل اور کلفتن دونوں چهوتے چهوتے پهاڑوں پر آباد هیں اُنکي فضا نهایت دلچسپ اور بهت هي خوبصورت هی آب و هوا بهي نهایت عمدہ هی مشهور هی که تمام انگلستان میں نهایت خوبصورت خوشنما اور خوش آب و هوا یهه تکرہ هی *

اگرچه هر ایک جگهه یهاں کي نهایت دلچسپ هی مگر چار چیزیں ذکر کرنے کے ضرور لایق هیں چنانچه هم اُن چاروں کا بیان کرتے هیں *

لتکوان آهني پل کلفتن کا

اس پل کو دیکهه کر خدا کي قدرت اور علم و فن کي قوت کا دل پر نهایت اثر هوتا هی اور اُسي کے ساتهه اُس قوم کي عزت اور قدر و منزلت اور عظمت اور شوکت دل میں بیتهتي هی جس نے ایسے ایسے عمدہ اور عجیب و غریب کام دنیا میں کیئے هیں اور جب یهه خیال هوتا هی که یهه کام جس کا انجام دینا شاید ایک بادشاه کي قوت سے بهي خارج

تھا صرف رعایا کي همت اور سخاوت اور علم و هنر سے انجام پایا هی تو اُس قوم کي اور بھي زیادہ قدر و منزلت دل میں نقش پذیر هوتي هی اور جب یہہ خیال آتا هی کہ یہہ پل نہ کسي بادشاہ کا قلعہ هی نہ کسي امیر کا محل نہ کسي کے باپ دادے کا مقبرہ نہ کسي راجہ بابو کي چھتري بلکہ صرف رفاہ عام کے لیئے بنایا گیا هی تو کیا کچھہ اثر دیکھنے والے کے دل پر هوتا هوگا خصوصاً اُس بد بخت هندوستاني پر جو اپنے ملک کي بہبودي کا جوش رکھتا هو اور اُسي کے عوض اپنے هموطنوں کي سختي سہتا هو اور اپنے هموطنوں کو خود غرضي اور نفس پروري اور حسد اور تعصب کے دریا میں ڈوبا هوا یقین کرتا هو ‍*

کلفٹن کے نیچے پہاڑوں کي گھاٹي کے بیچ میں دریاے ایون بہتا هی جو تھوڑي دور پر جاکر سمندر میں گرتا هی اور سمندر کي جزر و مد سے صبح کو بہت چڑھا هوا هوتا هی اور اخیر دن کو اُتر جاتا هی مگر اتنا بڑا دریا هی کہ اُس میں اسٹیمر چلتا هی اُس دریا پر یہہ پل بندھا هوا هی یہہ پل اپني اونچائي اور لمبائي دونوں میں بے نظیر اور مشہور هی پاني کي سطح سے پل کي پٹري جس پر رستہ چلتا هی اور آدمي اور گاڑي چھکڑے پھرتے هیں ۲۳۰ فیٹ اونچي هی اور وہ حصہ پل کا جو دریا پر معلق لٹکرها هی اور جس کے نیچے پاني بہتا هی سات سو فیٹ لنبا هی اور علاوہ اُسکے دو دو سو فیٹ لنبے اُس کے اِدھر اُدھر کے سرے لوهے کے بنے هوئے هیں جس سے کل لنبان پل کے قریب گیارہ سو فیٹ کي هی اور جو کہ وہ لٹکواں پل هی اس لیئے کوئي دریا محراب یا پایہ اُس کے بیچ میں نہیں هی بلکہ صرف سات سو فیٹ چوڑا ایک در هی *

یہہ پل اس طرحپر بنا هی کہ سنہ ۱۷۵۳ ع میں مسٹر وک صاحب شراب کے سوداگر نے مرتے وقت دس هزار روپیہ دیا تھا اس مطلب سے کہ اس دریا پر کوئي پل بنانے میں صرف کیا جاوے وہ روپیہ تجارت وغیرہ کے کام میں لگتا رها یہاں تک کہ سنہ ۱۸۳۴ ع میں اُس کا نفع جمع هوتے هوتے وہ دس هزار روپیہ اسي هزار هوگیا مگر سنہ ۱۸۳۱ ع میں تمام برسٹل اور کلفٹن کے لوگوں نے آپس میں صلاح کي کہ مسٹروک جو ایک نیک ارادہ کر گئے تھے اب اُسکو پورا کردینا چاهیئے اور جسقدر اور روپیہ درکار هو اُسکے لیئے چندہ کیا جاوے چنانچہ چندہ کیا گیا اور وہ کام بھي شروع هوا اور لیڈي الٹن صاحبہ کے هاتھہ سے ۲۰ جون سنہ ۱۷۳۱ ع کو ایک طرف کے پایہ کي بنیاد کا پتھر رکھا گیا اور دوسري طرف کے پایہ کي بنیاد کا پتھر ۲۷ اگست سنہ ۱۸۳۶ ع مارکوئیس آف نارتھمٹن کے هاتھہ سے رکھا گیا اور مسٹر آئي کے برونل اُس کے بنانے کے لیئے انجنیر مقرر هوئے *

مسٹروک صاحب کے سرمایہ سے اَسي هزار روپیہ جمع هوا تھا اور تین لاکھہ ستر هزار روپیہ چندہ سے جمع هوا جس کا کل روپیہ چار لاکھہ پچاس هزار هوا یہہ کل روپیہ صرف

... مول لینے اور پاؤں کے کنؤں کے گلانے اور پائے بنانے اور کچھہ لوھا خریدتے میں ... گیا اور سنه ١٨٣٩ ع میں اُس کا کام بند ھوگیا *

... ١٨٦٠ ع میں لندن کے سول انجنیر انسٹیٹیوٹ کے ممبروں نے کہا کہ ھمارے مسٹر ... برونل نے جو انجنیری کا ایک کام شروع کیا تھا جو پورا نہیں ھوا اس سبب سے ... نیری کے پیشه کو داغ لگتا ھی بہتر ھی که ھم لوگ اُس کام کو پورا کردیں اس میں ... تو ھمارے دوست مسٹر برونل کی یادگاری بھی ھو جاویگی اور ھمارے پیشه پر جو بٹه ... ھی وہ بھی رفع ھو جاویگا *

اس ارادہ سے اُن لوگوں نے اپنی ایک کمپنی بنائی اور جو لوگ که پہلے اُس پل ... رہے تہے اُن سے وہ ادھورا پل معه تمام اسباب کے بیس ھزار روپیه کو خرید لیا اور ... بھی حصے جاری کیئے گئے چنانچه بہت لوگ حصه دار ھو گئے اور تین لاکھه پچاس ھزار روپیه حصه داروں کا جمع ھوا جو اُسکے بنانے کے لیئے کافی تہا *

اُسی زمانه میں ٹیمز دریا کا ایک آھنی لٹکواں پل اُتارا جاتا تہا اسلیئے که وھاں ریل ... کے لیئے پل بنانا منظور تہا اس کمپنی نے وہ تمام پل اور اُس کا سامان خرید لیا اور مسٹر ... ھاک شاپ انجنیر مقرر ھوئے اُنھوں نے یہه پل بناکر طیار کردیا جو اٹھویں دسمبر سنه ١٨٦٤ ع کو کھولا گیا *

اب یہه پل اُس کمپنی کی مالیت ھی اور اس لیئے تھوڑا سا محصول آمد و رفت کا اُس پر لگایا گیا ھی اور وہ بیس ھزار روپیه قیمت کا جو کمپنی سے لیا گیا ھی جمع ھی ... تجارت وغیرہ میں لگ رھا ھی جب وہ اسقدر ھو جاویگا که اس کمپنی کا روپیه ادا کرے ... تو اُسی وقت کمپنی سے یہه پل مول لیلیا جاویگا اور پھر کچھہ محصول اس کی آمد ... رفت پر نه رھیگا *

اب میں اپنے ھموطنوں سے نہایت دست بسته اور ادب سے پوچھتا ھوں که یہه لوگ آدمی ھیں یا ھم جو صرف حیوانوں کی طرح اپنی خود غرضی میں مبتلا ھیں اور ... صاحب ہمت ایسے ھیں که ھر ایک کام میں کہتے ھیں که گورنمنت بندوبست کرے ... لڑکیوں کے پڑھانے کا بھی گورنمنت بندوبست کرے لڑکوں کے پڑھانے کا بھی گورنمنت کرے اُن کو اُن کا مذھب سکھانے کا بھی گورنمنت ھی بندوبست کرے افسوس صد افسوس ھزار افسوس حقیقت میں ڈوب مرنے کی جگہه ھی ھم اس قابل بھی نہیں ھیں که کسی تربیت یافته ملک کے لوگوں کو اپنا منہه بھی دکھلاویں *

یہه پل نہایت خوشنما ھی پل کے اوپر پھرنے سے گھاٹی کی خوبصورتی اور پہاڑوں کی اونچان نیچان جو نہایت ھری گھانس سے زمرد کی طرح پرسبز ھیں اور اُن پر خوبصورت خوبصورت درختونکا اوگا ھوا ھونا اور نیچے دریا کا بہتا ھوا دکھائی دینا اور اُس میں اسٹیمرون ١٠

اور کشتیوں کا چلنا اور فرحت بخش ھوا ایسي اچھي معلوم ھوتي ھی جس کا بیان انسان کي طاقت سے باھر ھی دریا کے کنارہ پر سے وہ پل پل نہیں معلوم ھوتا بلکہ ایک کہکشان دکھائي دیتي ھی جس سے آسمان کو رونق ھوگئي ھی میں کئي دفعہ اس پل پر گیا اور ٹہلتا رھا اور سیر کرتا رھا *

لنگر گاہ اسٹیمروں و جہازوں کا برسٹل میں

وہ ٹکڑا پاني کا جو شہر کے اندر گھس آیا ھی نہایت خوبصورت ھی اُس کے کنارہ پر مکانات بنے ھوئے ھیں اور جہاز شہر کے اندر چلے آتے ھیں وھیں سے اسباب لدتا ھی اور مسافر وھاں سے سوار ھوکر اور اطلانٹک سمندر میں ھوکر امریکا کو جاتے ھیں یہاں جہازوں کا آنا جانا کھڑے رھنا نہایت خوبصورت معلوم ھوتا ھی *

رصد خانہ کوہ سینٹ و نصینٹ کلفٹن میں

اُسي پل کے قریب جس کا ھمنے ذکر کیا ایک چھوٹا سا پہاڑ ھی بہت اونچا نہیں ھی مگر خوبصورت اور خوش قطع ھی اُسپر سے کلفٹن اور اُس کا جنگل اور پہاڑ بہت خوبصورتي سے دکھائي دیتے ھیں وھاں ایک رصد خانہ مسٹر وست کي ملکیت ھی چند دوربینیں پراني سڑیل خراب اور چند اَوْر آلے رکھے ھوئے ھیں اور سب چیز نہایت خراب اور بے مرمت ھی اُس کي چھت پر ایک کمرہ بنا ھوا ھی اور اُس کي چھت کے بیچوں بیچ میں ایک شیشہ لگا ھوا ھی جو چاروں طرف پھرتا ھی جس طرف اُسکو پھیر دیتے ھیں اُس طرف کے تمام مکانات اور دریا اور جنگل اور درخت اور آدمیوں کي تصویر کمرہ میں آکر بن جاتي ھی اور تمام آدمي چلتے پھرتے معلوم ھوتے ھیں یہاں تک کہ پہچانے جا سکتے ھیں چنانچہ اتفاقاً اُس شیشہ کو جو ایک طرف پھیرا اُس طرف ایک سڑک پر ایک شخص اِسکاچ چلا جاتا تھا جس کو ھم جانتے تھے بمجرد اُس کي تصویر کمرہ میں آنے کے ھمنے پہچان لیا کہ فلاں شخص چلا جاتا ھی *

اُسي کے پاس ایک اَوْر چھوٹا کمرہ ھی اُس میں جو شیشہ ھی وہ حرکت نہیں کرتا مگر بڑي تصویر اور مفصل دکھاتا ھی آدمي کي تصویر تخمیناً دو فٹ کي دکھائي دیتي

کمرہ کے باھر جو شخص اُس شیشہ کے مقابلہ میں جا کھڑا ھو یا لوگ جو رستہ چلتے ھیں اُس شیشہ کے مقابلہ میں آجاتے ھیں اُن کي تصویر کمرہ میں بن جاتي ھی خوبي یہہ ھی کہ بدن کا اور کپڑوں کا رنگ بھي بالکل ویسا ھي ھوتا ھی جیسا کہ اصلي کا ھی *

همکو یقین هی که اگر هم اپنے ملک کے کسي بڑے قبلہ و کعبہ جناب مولوي صاحب سے اِس کا سبب پوچهینگے تو ایک لفظ منهہ سے نہیں نکلنے کا مگر اُمید هی که شاید اس بات کو سنکر همارے زمانه کے علماء اور فلسفي اور منطقي ضرور شرم کرینگے که یهہ تمام کارخانہ ایک عورت کے سپرد هی اور جسقدر آلات که اب اُس میں موجود هیں اور جو جو عمل اِس سے هوسکتے هیں وہ عورت کرکے دکهاتي هی میں دو دفعہ اُس میں گیا اور اُس عورت نے سب کام کرکر دکهایا مجهکو تو اپني سفید ڈهاڑي پر اُس عورت کے سامنے شرم آئي مگر افسوس هی که همارے هموطنوں کو شرم بهي نہیں آتي اور جب سچي بات اُنکو لکهي جاتي هی تو اُلٹا برا کہنے اور الزام دینے کو موجود هیں اور مہذب مہیب آوازیں سناتے هیں ٭

اِسي پہاڑ میں ایک غار هی نوہ فیت گہرا اور اخیر میں کچهہ کچهہ چوڑي جگهہ هی اور یهہ اِس قسم کے غار هیں جہاں اگلے زمانہ میں عیسائي درویش بیٹهہ کر عبادت کیا کرتے تهے اور شاید اِسي سبب سے یهہ پہاڑ سینٹ ونسینٹ کے نام سے مشہور هی ٭

مکان سر ولیم میلز کا قریب کلفٹن کے

یہاں کے امیروں اور متمول لوگوں کا یهہ دستور هی کہ اپني سکونت کے لیئے ایک مکان مفصل میں یا جنگل میں کسي عمدہ جگهہ پر بناتے هیں اور طرح طرح پر آراستہ رکهتے هیں اور اُس میں رهتے هیں اِسیطرح پر سر ولیم میلز نے جو ایک بڑے سوداگر هیں یهہ مکان اپنے لیئے بنایا هی ٭

ایک نہایت وسیع احاطہ گهیرا هی شاید پندرہ بیس میل مربع کا هوگا اُسمیں هر قسم کے خوشنما درخت لگے هوئے هیں اور تمام احاطہ سر سبز و شاداب هی باغ کا جنگل کا سبزہ زار کا سب کا اُس میں لطف آتا هی چرند اور پرند جنکا شکار هوتا هی اُسمیں مثل جنگل کے میدان کے چهوٹے پهرتے هیں اور جب شکار کرنے کو دل چاهتا هی اُسي طرح اُنکا شکار هوتا هی جیسے جنگل کے جانوروں کا اُس میدان احاطہ کے بیچ میں ایک نہایت عمدہ نفیس عالیشان کوٹهي بني هوئي هی اُسکے کمرے ایسے آراستہ هیں کہ دیکهنے سے تعلق هی هر مقام پر پهولوں کي آراستگي ایسي خوشنما تهي کہ دلکو لبهائے لیتي تهي ایک وسیع کمرہ میں کتب خانہ آراستہ تها اور هر قسم کي کتابیں زرنگار جلدوں کي نفیس نفیس الماریوں میں رکهي هوئي تهیں اور سب سے شاندار اور خوبصورت یهہ کمرہ تها صاحب خانہ کا مشغلہ بعد ستہ ضروریہ کے کتابوں کا پڑهنا اور کچهہ تصنیف کرنا کوئي آرٹیکل لکهنا کوئي ایس سے تصنیف کرنا تها دل بہلانے کے لیئے ایک کمرہ میں عمدہ عمدہ قسم کے باجے بهي تهے اور تمام میدان ریاضت بدني کے لیئے هر قسم کے سپاهیانہ هنر کو اکهاڑہ موجود

تها اِن کمروں میں نہایت عمدہ اور نفیس اور بڑي بڑي تصویریں نامي آدمیوں اور مشہور واقعات کي زریں چوکھٹوں میں جا بجا لگي هوئي تهیں اور تاریخانہ واقعات کو یاد دلاتي تهیں اور نیکي اور عمدہ اخلاق کا هر وقت بن بولے سبق پڑھاتي تهیں همنے بخوبي تمام چیزوں کي سیر کي اور اِسبات کے خیال سے کہ همارے ملک کے متمول اور دولتمند لوگ کیسي بري طرح اور بد اخلاقي میں اور خراب عادتوں میں زندگي بسر کرتے هیں اور یہاں کے لوگ کیسي خوبي سے اپني زندگي کو صرف کرتے هیں دل جل کر کباب هوگیا اب میں زیادہ اور کچھہ نہیں لکھہ سکتا کیوںکہ مجھکو کانپور کي مہیب آواز کا بڑا اندیشہ هی اور مجھکو اپنے ملک کے نہایت لایق اور عالي طبیعت اور تربیت یافتہ و شایستہ لوگوں کا جو اپنا نظیر کسي کو نہیں سمجھتے برا مان جانے کا اندیشہ هی *

فاعتبروا یا اولی الابصار

از مقام لندن
۱۱ مارچ سنه ۱۸۷۰ ع

راقـــــــــم
سید احمد

شایستگي اهل هند

اهل هند کي شایستگي اور آسودگي کے لیئے کس قسم کے انشا پرداز اور کس قسم کي انشا پردازي اخباروں اور رسالوں اور کتابونکے لیئے درکار هی

کسي ملک کے علم ادب کي خوبیوں اور نیکیوں کا اندازہ اور تخمینہ نہیں هوسکتا جب تک یہہ نہ معلوم هو کہ ملک کي گورنمنٹ نے اهل ملک کي ذهانت اور تصورات اور خیالات کو کس حد تک آزادي عطا کي هی اور کس حد تک روک رکھا هی — ایک زمانہ میں آریا یہاں فرماں روا رهے اُنکے پیچھے مسلمان حکمراں هوئے اب انگریز بادشاہ هیں — اول دو قوموں کي عہد سلطنت میں جیسي اهل ملک کي ذهانت اور خیالات کو آزادي تهي اُس کو سب جانتے هیں — آریا کي قوموں نے تو یہاں تک آزادي کا ناقیہ بند کر رکھا تها کہ واقعات تاریخي کي نظم بهي موزوں نہ هوسکي کیا کسیکا مقدور تها کہ جو کچھہ گذرا هو اُس کو سچ سچ لکھہ سکے — اهل اسلام کي عہد سلطنت میں گو یہہ قید ایسي سختي کے ساتھہ نہ تهي مگر کوئي عام راے آزادانہ مہمات ملکي میں نہیں دے سکتا تها اور دونوں کے زمانہ سلطنت میں تہذیب اور شایستگي اور اخلاق میں بهي وهي مضامین لکھہ سکتا تها کہ جہاں تک مذهب اجازت دیتا تها اُس کے خلاف میں کوئي

زبان نه هلا سکتا تها — اسلیئے همارے ملک کے علم ادب میں اس عالم کی واقعات کا ایسا ذکر نهیں هی جیسا که عالم خیالات کا بیان هی — سارا علم ادب اُن تصورات مصنوعي اور خیالات اختراعي سے بهرا پڑا هی جن کا مصداق نه خارج میں کبهی هوا نه کا اب هاں اس انگریزي عملداري میں همارے مبارک دن آئے هیں که ذهانت اور خیالات کو آزادي حاصل هی همارے دل و دماغ پر کوئي دربان پاسبان ایسا نهیں بیٹها که وه همارے خیال کو باهر نکلنے نه دے اور اندر هي اندر گلا گهوٹ دے هاں اگر قید هی تو فقط اتنی که هم اپني ذهانت اور عقل و فهم و خیال کو اَوْرون کي مضرت اور نقصان میں کام میں نه لائیں یهه قید بهي آزادي سے زیاده سود مند هی — پس اب هم اپنے ملک کي شایستگي اور آراستگي اور آسودگي کے لیئے جو چاهیں سوچیں اور اُس کو بےباکانه اور آزادانه ایسا مشتهر کریں که خاص اور عام سب کو اُس پر اطلاع هو اور اُس کا اثر بهي اُن پر کچهه هو غرض همارے خیالات اور ذهانت پر کوئي روک اس گورنمنت میں پهلے سے نهیں هی که جو دانش آموز مرشد هادي هوں وه فقط گهر بار کي مسرت اور تمدن معاشرت کي برکت کا ذکر اُتنا هي کرسکیں جتنکي مذهب اجازت دیتا هو — اس میں شک نهیں که بزرگ دانش آموزوں کے بیانات قید مذهب کے ساتهه نهایت پاکیزه اور بامزه هیں مگر وه همارے زمانه کے موافق نهیں اور جو امراض کے علاج اُنهوں نے لکهے هیں وه همارے زمانه کي آب و هوا هماري طبیعت اور مزاج کے لیئے ساز گار نهیں هونے دیتي بلکه اور بگاڑ پیدا کرتي هی *

اب هم اپنے ملک کي کتابوں پر جو شمار سے باهر هیں نظر ڈالتے هیں تو ایک انبار کا انبار مذهبي کتابوں کا هی اُن میں جو اصل کتابیں اور مولی دستکیں هیں وه هماري زبان میں نهیں — اُن کے ترجمے اور تفاسیر اور شرحیں جو هماري زبان میں هیں وه ایسے تاریک اور باریک محاوروں میں هیں جنکو خواص سمجهه سکتے هیں عوام کي فهم سے اُنکا سمجهنا بهت دور هی — گو ان کتابوں کا انسان پر بڑا احسان یهه هی که اُنهوں نے بڑي بڑي برائیوں سے بچنے کي راه بتلائي اور بڑي بڑي نیکیوں کي راه پر چلنے کے لیئے رهنمائي کي اور جهاں سب کو جانا هی وهاں کا بیان خوب مفصل کیا هی خواه وه خیالي هو یا واقعي ایسے بیان کو انسان خوب کان لگاکر سنتا هی اسلیئے که جهاں جانے کا قصد انسان کا هوتا هی وهاں کا بیان وه بهت اشتیاق سے سنتا هی — مگر انسان کو اپني زندگي میں بڑے بڑے بهلے کاموں کے کرنے کا اتفاق اتفاقاً هوتا هی اسلیئے یهه احکام مذهبي وهاں تو اپنا اثر دکها سکتے هیں مگر یهه جو انسان کے روز مره کے چهوٹے چهوٹے کاموں میں برے بهلے کاموں کے کرنے کي ضرورتیں زمانه کے موافق پڑتي هیں اُن میں اُن احکام کا اثر کچهه نهیں هوتا اور وه عوام کے دلوں پر اثر کرنے کے اندر کالعدم هوتے هیں اگرچه مهابهارت میں لکها هو

کہ جو زبان خدا کا نام نہ لے وہ مینڈک هی جو برسات میں ٹراتا هی- جو هاتھہ دان نہ کرے وہ کاٹھہ کا کرچھا هی — جو کان نصیحت نہ سنے وہ سانپ اور بچھو کا بل هی — جو پیر جاترا کو نہ جائیں وہ درخت کا تنہ هی — جو آدمی خدا کا خیال نہ کرے وہ گھوڑا گدھا هی — یا زندہ مردہ هی — اب ان تشبیہات کا اثر هندوؤں پر بہت کم دیکھنے میں آتا هی — همارے ملک کی سب قوموں کی مذهبی کتابوں میں لکھا هوا هی کہ جھوٹ بولنا سب گناهوں کی جڑ هی جھوٹ بولنے والے پر خدا کی لعنت هوتی هی اور وہ جهنم میں ڈالا جائیگا — اب اس حکم مذهبی کا اثر هم پر بہت کم هی اُس کی تصدیق همارے کام کر رهے هیں — اور بتلا رهے هیں کہ یہہ حکم همکو جھوٹ بولنے سے باز نہیں رکھہ سکتا اگر وہ باز رکھہ سکتا تو هم ساری دنیا میں جھوٹے کیوں مشہور هوتے — کیوں اس ملک میں جھوٹ اسقدر رواج پاتا جسکا کچھہ ٹھکانا نہیں — اگر غور کرکے دیکھو تو اس جھوٹ کے سبب سے هم ایک دوسرے کی بات پر اسقدر کم اعتبار کرتے هیں کہ جھوٹ بولنے سے چنداں کچھہ نقصان نہیں هوتا اسلیئے کہ جھوٹ سے تو جب نقصان هو کہ هم اُس کو سچ جانیں — ایک میاں بزاز سے پوچھتے هیں کہ لالہ یہہ نین سکھہ روپیہ کا کتنے گز دوگے وہ کہیگا کہ اوروں کو تو چھہ آنے گز دیا هی مگر آپکو پانچ آنے گز دونگا یہہ اُس کے جواب میں کہتا هی کہ اس سے اچھا نین سکھہ فلانے بزاز کی دوکان پر تین آنے گز ملتا هی غرض نہ یہہ اُس کی بات کو سچ جانتا هی نہ وہ اس کی بات کو سچ سمجھتا هی — اب انشا پرداز کا یہہ کام هی کہ وہ اپنے ملک کی حالت پر غور کرکے یہہ سوچے کہ زمانہ نے کیوں همکو اتنا جھوٹ بولنے پر مجبور کر رکھا هی اور همارے مذهبی حکم کو معزول و منسوخ کردیا هی کیوں لعنۃاللہ علی الکاذبین سے کام نہیں نکلتا - اُس سے همارے کیا کیا نقصان هوتے هیں - هم اس مجبوری کی قیدوں سے کیونکر آزاد هوسکتے هیں اور یوں آزاد هوکر کن فائدوں سے بہرہ مند هوسکتے هیں — غرض مذهبی کتابوں کے احکام همارے زمانہ کے موافق اس معاملہ میں نہیں هیں اس لیئے وہ اپنا اثر پورا پورا نہیں کرتے — اب اُس عاقل دانشمند فرزانہ انشا پرداز کا یہہ کام هی کہ ان مضامین کو اس طرح لکھے کہ کسی مذهبی حکم کی تعظیم اور تکریم میں فرق نہ آئے اور عوام کو اس بدکاری اور برائی سے نجات هو جائے — غرض جو کام واعظوں سے ممبر پر بیٹھہ کر سمجھانے سے نہیں هوسکتا وہ یہہ کر دکھائے *

بعد مذهبی کتابوں کے هم دیکھتے هیں کہ علم اخلاق اور علم حکمت اور علم تصوف (جس کو هم ایک قسم کا فلسفہ خیال کرتے هیں) کی بہت سی کتابیں هیں - اُن کو بڑے بڑے زبردست صاحب کمال عالموں اور فاضلوں اور حکیموں نے خون جگر کھاکر لکھا هی اور دلایل ساطع اور براهین قاطع کے ساتھہ بتلایا هی کہ انسان کے نفس کو کمال کس

طرح پیدا هوتا هی اور کیونکر وہ رذایل سے خالي اور فضائل سے معمور هوتا هی - نفس لوامه کي آفات سے اور نفس اماره کي مهلکات سے نجات کے طریقے بتلائے هیں اور نفس مطمئنه کے پیدا کرنے کي راهیں دکھلائي هیں اور انسان کے قواء نفساني و بهیمي اور ملکي پر مباحث خوب خوب لکھے هیں - بے شک اُن کا اثر خواص پر هوتا هی مگر وہ سب ایسے دقیق محاوروں اور مشکل عبارتوں میں لکھے هیں که وہ عوام کي سمجھه میں نهیں آتے — بعض مسائل تو اُن کے ایسے دقیق اور مغلق هیں که وہ خود اُن کے مصنفوں کي سمجھه میں بھي شاید عمر بھر میں دو چار لمحه آئے هوں اور مختلف اوقات میں مختلف طرح سمجھے هونگے اس لیئے جب وہ اُن کو مختلف اوقات میں بیان کرتے هیں تو ایک اپني نئي طرز پر بیان کرتے هیں جس سے مختلف معني پیدا هوتے هیں — غرض یهه مسایل خواہ في نفسه کیسے هي عمدہ هوں مگر اُن سے هماري کارروائي اُن معاملات اور کاموں میں جو روزمرہ همکو اپني زندگاني میں پیش آتے هیں زمانه کے موافق نهیں هوسکتے — یهه عملیات ایسے جزئیات پر حاوي نهیں هیں که وہ هر زمانه میں کام آسکیں - اب انشا پرداز کا یهه کام هی که وہ یهه دیکھے که همارے ملک کے آدمیوں پر اُن کے قواء نفساني اور شهواني اور بهیمي کیا کیا عمل اپنے زمانه کي مجبوري سے کر رهے هیں اور کیا کیا اُن کے اوضاع و اطوار میں اپنا رنگ دکھا رهے هیں پس اُن کو سمجھکر وہ مضامین عام فهم اور خاص پسند ایسے لکھے که وہ اُن قواء کے برے اثروں سے اُن کو بچائے — اب بعد ان کتابوں کے قوانین اور آئین ملکي کي کتابیں هیں اور ایسي کتابیں هیں که جن سے آزادانه راے دینے کا ملکه پیدا هوتا هی اُن کي تعداد هماري زبان میں بهت نهیں هی مگر قوانین ملکي تو بڑے بڑے جرموں سے انسان کو روک سکتے هیں - اگر ایک آدمي ایک آدمي کو قتل کر ڈالے تو وہ اُس کو مجرم ٹهرا کر رسي میں لٹکا دینگے - یا کوئي کسي کا مال چورا لے تو اُس کے پیر میں کڑا ڈال کے چکي پیسنے کے لیئے بٹھا دینگے مگر یهه جو صبح سے شام تک ایک آدمي دوسرے آدمي کي زندگي تلخ سیکڑوں طور سے کر رها هی اُس کا علاج وہ کچھه نهیں کرسکتے - پس انشا پرداز کا یهه کام هی که وہ ایسے مضامین پر تاثیر لکھے که وہ هم میں سے اُن برائیوں کو دور کرے جنکا دور کرنا قوانین ملکي کي حد اقتدار اور احاطه اختیار سے باهر هو - وہ همکو همارے روز مرہ کي گفتگو میں بتلائے که اگر اُس راہ میں قدم رکھوگے تو ڈھیلے اور پتھر ایسے تمھارے پیروں تلے آئینگے که ٹھوکر هي کھا کھا کر اُوندھے منھه گروگے - ان ڈھیلے اور پتھروں سے جس طرح میں راہ صاف کرتا هوں تم بھي اُنھیں چن چناکر راہ سے علاحدہ کرڈالو اور اپنے لیئے راہ صاف بنالو - بعد ان کتابوں کے هم بڑے بڑے حجم کي کتابوں کا هجوم اُن مضامین کا دیکھتے هیں که جو شاعروں نے هماري تفریح طبع اور دل بھلانے کے لیئے موزوں کي هیں - اس میں شک نهیں که بعض شاعروں نے

قواء باطني کا بیان اور اُن کے اثر سے جو افعال که انسان سے خارج هیں صادر هوتے هیں یا خیالات میں پیدا هوتے هیں اُن کا ذکر ایسا کیا هی که ایک تصویر اُن کي بولتي چالتي اور چلتي پهرتي نظر آتي هی - اگر غیض و غضب کا ذکر هی تو غضب هی اور اگر رحم و رافت کا بیان هی تو سبحان الله — انتقام کے بیان میں وہ سحر بیاني کي هی که تمام اُس کي وحشیانه حرکتوں سے وحشت پیدا هوتي هی - مگر یهه سارے مضامین شاعرانه ان قوتوں کی نسبت اُن حالتوں کے هیں جن میں وہ اپنے پرلے درجه کا اثر دکہاتے هیں — اس لیئے وہ بیان روز مرہ کي زندگي کے اندر کچهه کام نهیں کرسکتے - طیش اور غضب جو انسان کو سارے دن میں چهوتے چهوتے کاموں میں آتا هی اور وہ مفلس اور دولت مند فاضل اور جاهل میں جدا جدا رنگ پیدا کرتا هی — اور پهر خوشامد کا اثر جو اُن پر هوتا هی اُن کے علاجوں کا ذکر اُن میں نهیں هوتا *

عشق کا جذبه اور محبت کا ولوله انسان کے دل میں ایسا هی که کوئي زمانه دنیا میں اُس سے خالي نهیں سارے زمانوں میں اور سب حالتوں پر وہ اپنا اثر ایک هي کرتا چلا آیا هی مگر اُس کے قاعدے کچهه قواء شهواني اور نفساني نے نهیں مقرر کیئے بلکه زمانه کي رسم اور عادت نے اُن کو مقرر کیا هی پس یهه شاعر عشق کي تاثیروں کو تو خوب بیان کرتے هیں مگر زمانه کي رسم اور عادت جو اُن پر اثر کرتي هیں وہ نهیں بیان کرتے رقابت اور رشک و حسد کے مضامین کو خوب صفائي اور خوبي سے تحریر کرتے هیں مگر روز مرہ جو انسانوں کے دلونمیں چهوتي چهوتي باتوں میں و عشق بازي میں نشتر چبهوتي هیں اُسکا بیان نهیں هوتا - اب مضمون نگار کا یهه فرض هی که وہ اپنے زمانه میں دیکهے که روزمرہ کے کاروبار میں انسان کس طرح رشک و حسد سے رنجیدہ خاطر اور آزردہ دل هوتے هیں عشق کا تیر کیونکر اُن کے جگر کے پار هوتا هی - جس کا دل قوي نهیں هی اُس پر اس زخم کاري کا کیا اثر هوتا هی — پهر غیض و غضب و طیش و غیرت و حیا و وفا اُن کے دلوں پر کیا اثر کرتے هیں — اپنے مقصد و غرض کے حاصل کرنے میں کیا کیا سازشیں اور کارستانیاں اور بکهیڑے کرتے هیں یهه جذبات کهاں کهاں کشاں کشاں اُن کو لیجاتے هیں ان سب باتوں کو سوچ کر اور مقتضاے زمانه کو دیکهه کر وہ مضمون نگاري کریں که جس سے اُن کي برائیاں دور هوں اور اور بهلائیاں پیدا هوں *

همارے ملک کي کتب قصص سب سے زیادہ ارذل تصنیفات میں سے هیں اور وہ اس کثرت سے هیں که عمر عیار کي زنبیل میں بهي نهیں سما سکتیں - گو اُن سے دل بهلتا هی مگر وہ یهه همکو سکهاتي هیں که بدکاري کے عیب میں ساري مسرت اور راحت هی اور برے کاموں سے نفرت کرنے کي برابر کوئي حماقت نهیں - جن لوگوں نے تماشوں اور قصوں کو یهه سمجها هی که وہ قوم کي اصلاح اور فلاح کرتے هیں وہ بڑي غلطي میں پڑے هوئے

ہیں — تماشا گر اور قصہ طراز کبھی مصلحان قوم میں سے ہوئے نہیں — اُن سب کی تاریخ پڑھیئے تو سواے عیاشی اور اوباشی اور رند مشربی اُن سے کوئی اَوْر نتیجہ نہیں پیدا ہوا - اگر اُن کی تحریروں کے یہہ ثمر نہیں تو اُن کے ہرے بھرے باغ بھی بنجر زمین نظر آتے ہیں - ظرافت اور لطافت کے وہ مضامین جو عصیان اور گناہ میں بھی داخل نہیں ہیں انسان میں ہنسی اور ٹھٹول کرنے کی عادت پیدا کرتے ہیں اور اُن سے کوئی رنج اور غم اُن پر ایسا عائد نہیں ہوتا کہ وہ عمر بھر اُس کا خمیازہ بھگتا کریں - مگر گھنٹوں تو ضرور اُن سے غم رہتا ہے اور یہہ جو ظاہر میں قہقہے اور چہچہے اُن کے سنائی دیتے ہیں اُس کو ایسی بیماری سمجھنا چاہیئے کہ جس میں منہہ کھل جاوے دانت نکل پڑیں پیٹ ہلنے لگے قاہ قاہ کی آواز نکلنے لگے وہ اصلی انبساط کے سبب سے نہیں ہوتا تھیٹر (تماشا گاہ جو کچھہ تھوڑے سے ہمارے ملک میں ہیں) وہ نیک تعلیم کے لیئے مدرسہ اور خانقاہ نہیں بن سکتے اُن سے تعلیم و ہدایت کی توقع نہیں ہوسکتی - اُنمیں وہ باتیں بے شک ہوتی ہیں جو انسان پر گذر چکی ہیں اُن میں کوئی بات ایجاد کی نہیں ہوتی - وہاں فقط اوضاع انسانی اور قواء بشری کی تصویر پردوں کے اندر سے دکھلائی جاتی ہی کوئی اصلاح کا نقش دل پر نہیں جمایا جاتا - کیا تعجب ہی کہ یہہ ہماری تھیٹر ہمارے اخلاق کو بد سے بدتر کردیں - مطلب اس تمام بیان کا یہہ ہی کہ نہ ہماری مذہبی کتابیں نہ ہمارے اخلاق اور فلسفہ اور حکمت اور تصوف کی تصنیفات نہ ہماری نظم و نثر کی کتابیں اس بات کے لیئے کافی وافی ہیں کہ ہم اپنے اُن دکھہ رنج تکالیف کو جو زمانہ کے موافق ہمارے روز مرہ کے چھوٹے چھوٹے کاموں میں پیش آتے ہیں دور کرسکیں زمانہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہی وہ ہر چیز کو مٹاتا رہتا ہی - نئی نئی باتیں بتلا کر علم کو بڑھاتا رہتا ہی — وہ ایک ہی قسم کی باتوں کو قایم نہیں رکھتا پس انشا پرداز اور مضمون نگار وہی ہمیشہ کام کے ہوتے ہیں جو زمانہ کے موافق انسانوں کی روز مرہ کی زندگی کے چھوٹے چھوٹے کاموں کو سنواردیں اور اُن کا سرانجام دینا اور انصرام کرنا اس طرح سکھا دیں کہ اُن میں تکلیف کم ہو اور راحت زیادہ ہو مگر کوئی اس تحریر سے ہماری یہہ نہ سمجھے کہ ہم مذہب کے اصلی احکام کو بالاے طاق رکھتے ہیں نہیں اُس کو ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اُن کو سب کاموں میں مقدم اور اہم سمجھیں *

غرض اس ملک کی اصلاح اور فلاح ایسے مضمون نگاروں کی جماعت پیدا ہونے پر موقوف ہی کہ اُن کے کلام میں فصاحت اور اُن کی زبان میں تاثیر اور بلاغت ہو — اُسکا مذاق سخن لطف کے ساتھہ ہو اور صحیح اصول پر مبنی ہو - اول وہ یہہ سمجھے ہوں کہ ہمارے زمانہ میں ہمارے ملک میں کیا کیا ہو رہا ہی وہ انسان کی زندگی کے روزمرہ کے حالات پر پورا علم رکھتے ہوں وہ جذبات انسانی کی وحشت سے واقف ہوں شایستہ

قوموں کي ناشایسۂ حرکات کو خوب سمجھتے هوں وہ یهہ بتلا سکتے هوں که کب همکو بولنا چاهیئے کب چپکا رهنا چاهیئے - کس طرح انکار کرنا چاهیئے - کس طرح چیزوں کو قبول کرنا چاهیئے - سخن سنجي اور علم میں یهہ قدرت رکھتے هوں که وہ تمام فلسفه اور حکمت اور مذهب کي کتابوں اور مکلتبوں سے علم کو نکال کو عوام کے جلسوں اور سوسئیتیوں اور کلبوں میں رکھہ دیں اور ایسے چھوتے چھوتے مضمون لکھیں که جن کو کاهل بیکار بهي پڑھ لیں اور قلیل الفرصت باکا بهي مطالعه کرلیں وہ اس بات کو بهي خوب سمجھیں که همارے اهل ملک کا جو اختلاط غیر قوموں کے ساتھہ هو رها هی وہ اُن کي اس صحبت سے کیونکر ساري اچھي باتیں سیکھہ سکتے هیں - اُن کو اس بات کے کہنے میں ذرا بهي شرم اور حیا نه آتي هو که همارے باپ دادا نے جوان دانشمند قوموں کے هتیاروں اور لباسوں اور اوضاع اور اطوار اور علم و اخلاق کو ناپسند کیا تها وہ اُن کی بڑي حماقت تهي - اور یهہ امر اُن کي اولاد کے حق میں زهر هوا - اُس نادانی سے بهت سي جهوتي بناوتیں اور بے حیائي کی باتیں خواص اور عوام میں داخل هوگئیں - اُن کو صحیح باتوں پر علم نه تها - اُس کا یهہ برا ثمرہ اولاد کے لیئے هوا غرض وہ ایسا حکیم حاذق بنے که جن امراض کا علاج تعلیم و مذهب کا طبیب نهیں کرسکتا اور نه اُن کے لیئے دوا رکھتا هی اُن کو جڑ پیڑ سے دور کرے - اور سمجھا دے که بزرگوں نے جن عقلمندوں کی باتوں کو اپنی همت دهرمی سے ناپسند کیا هی وهي همارے اپنے فائدہ مند هیں - تجارت کے باب کو کھول کر دکھائے که وہ ملک پر کیا اثر پیدا کر رهي هی کس کس قسم کي نئي خصلت کے آدمي وہ بنا رهي هی - کیسے طریقے آزادي کے وہ سکھاتي هی وہ ان باتوں کو تشریح کے ساتھہ لکھے که باهم صحبت اور جلسوں کے کیا کیا اثر هوتے هیں - اُن میں رایوں کا تبادله آپس میں آزادانه هوتا هی یا نهیں - لباس کا مذاق کیسا هی اسباب خانه داري اور نمایشي میں کیا کیا تکلفات بڑھتے جاتے هیں — عورت مرد کے اختلاط کي کیا کیفیت هی - شادي غمی کي رسموں میں کیا کیا برائیاں پهیل رهي هیں جنهوں نے تهنیت کي شادي کو گهتا دیا هی تعزیت کے رنجوں کو بڑھا دیا هی - حصول دولت کے اصول کیا هیں وراثت پانے کے لیئے کتنے آدمیوں کی اولاد دهرم شاستر اور فرایض کي تلاش کر رهي هی — غضب و غصهٔ انساني کیا کیا حرکات ناشایسته اور عصیان کاري کرا رها هی - عداوت کیسے انتقام کے جوش دلا رهي هی محبت کیسي همدردي پر آمادہ کر رهي هی — محبت کا اثر انسانوں پر کیا هو رها هی — کیونکر دوستوں کا انتخاب بغیر غلطي کے هوسکتا هی — دوستي کتنی طرح کي هوتي هی — ظاهري باطني دوستي میں کیونکر تمیز هوتي هی — دوستوں کے هاتھوں سے کیا کیا اذیتیں روزانه باهم پهونچتي هیں — کیونکر اُن میں ایک دوسرے سے مایوس هوتا هی — تصوں کا اثر طبیعتوں پر

کیا هو رها هی — وه کتني دیر رهتا هی اور کیونکر مٹ جاتا هی مکانوں اور لباس کي آرایش ظاهري کیا لوگوں کے دلوں پر اثر کرتي هیں حسد و رشک میں کیا فرق هی — غرور و علوء مرتبگي میں کیا تمیز هی – انتقام و عداوت میں کیا تفاوت هی – شراب خواري اور قمار بازي کیوں همارے روز حالت کو تباه کر رهي هی — شاید یهه دو عیب جیسي خرابي اس ملک میں پهیلا رهے هیں ایسے کوئي اور عیب نهیں هیں — ایسے قمار باز کون سے هیں جو تمسک لکهه کر جوئے کا قرض ادا کرنا بڑي عزت اور ایمانداري سمجهتے هیں اور اس قرض کے نه ادا کرنے کو قضاء فرض جانتے هیں — ایسے میخوار کونسے هیں جو سب سے زیاده شراب پینے کو اپني عزت سمجهتے هیں جن پر مذهب اور عقل دونوں فتوے دے رهے هیں – ان دو بڑے کاموں کي مذمت همیشه هوتي هی مگر بڑي مشکل اس مذمت کي حد کا مقرر کرنا هی – کوئي حرکت و عادت ایسي نا خدا پرستي اور بد اخلاقي کي نهیں هی که وه مصائب زندگاني کو نه بڑهاتي هو اور مذلت اور ناوقت تباهي و بربادي کو نه پیدا کرتي هو – مگر جن لوگوں نے اپنا دل سخت کرلیا هی وه تمام اصول اخلاق کے خلاف کام کرتے هیں اور تمام شایسته قوموں کے قوانین اور عادات اور حرکات و سکنات کو برا ٹهہراتے هیں — غرور اور بے شرمي نے اُن کو پاک شهدا بنا دیا هی اور کوئي دلیل عقلي اور ذهن و فراست کي بات اُن پر اثر نهیں کرتي پس مضمون نگاروں کا یهه بڑا کام هی که وه اُن کي حقارت جهاں تک هوسکے کریں – گو اُن کي یهه حقارت اُن پر اثر نه کریگي مگر وه اوروں کو ان بدکاریوں میں داخل هونے سے روکیگي اور ڈراویگي وه ایک گروه اپنے ملک میں دیکهینگے که تجارت نے اُس کو ذلیل و رذیل حالت سے نکال کر مالدار بنایا هی اور اُس کو بهي هوا امارت کي لگتي جاتي هی — وه تمام مکان باغ سواري لباس پوشاک غرض سارا ٹهاٹهه امیروں کا رکهتا هی جس کو پهلے شریف اور امیر دیکهه دیکهه کر دل هي دل میں کباب هوئے جاتے هیں – مگر اس جلنے کي کوئي وجهه نهیں اور اُن پر اعتراض کرنے کي کوئي دلیل کافي نهیں جب خدا نے اُن کو دولت دي هی تو اُس کا اظهار وه کرتے هیں اور احتظاظ اُٹهاتے هیں — اگر اس تقلید میں کوئي شیخي اور بیهودگي اور حماقت نهیں هی تو اُس کے کرنے میں کوئي گناه نهیں هی – اگر کوئي مفلس تنگ مایه کسي اپنے سے برتر کي تقلید کرے تو البته وه مسخرا بن جاتا هی اور اُس کے حق میں یهه کام مضر هوتا هی وه اُن لوگوں پر نظر ڈالے جو اپني شرافت و نجابت حسب نسب پر فخر کرتے هیں اور قدیمي وضع کے تعصب کي بلا میں مبتلا هیں — شیخي اور نمود اُن کے مزاج میں رهتي هی که اپنے ذرا ذرا سے کاموں کو بڑا جتاتے هیں اور اگر اُن کاموں کي شهرت نهو تو اُنکو لطف زندگي نهیں آتا بعض آدمي

ایسے هوتے هیں که اُن کو اپني علوه مرتبگي کا ایسا خیال هوتا هی که اپنے کم مایه آدمیوں کے ساتهه کسي چیز اور کام میں اشتراک هي نهیں چاهتے *

جواں مردي اور نا مردي ایسي دو چیزیں هیں که اُنهوں نے انسانوں کو دو قسم میں منقسم کردیا هی اور وہ دونوں ایسے همسایه میں رهتي هیں که اُن کي امتیاز کرنے میں همیشه اشتباہ هوتا هی — سچي جواں مردي اور دلیري انسان کو جهوتي چمک دمک اور خوشامد چاپلوسي سے دور رکهتي هی اور دل میں ایسي جرأت اور همت پیدا کرتي هی که وہ زمانه کي رسم و عادت و رواج سے خوب کله به کله مقابله کرتي هی اور احمقوں کو حقارت کي نظر سے دیکهتي ہی — گو زمانه کي رسم عادت کبهي ایسي قوي هوتي هیں که اُن کے مقابله میں یهه ساري همت اور جرأت اپنا کچهه کام نهیں کرسکتي مگر یهه مجبوري هی — مضمون نگار کو جواں مرد اور آزاد منش بننا چاهیئے اور ایسے کام میں شهرت اور ناموري کا طالب هونا چاهیئے اگر وہ یهه کام نه کرسکیگا تو عزت کے جهوتے خیالات اُس کو گناهوں میں ڈبودینگے — اور عوام پر تهذیب کے لیئے سرزنش نکرنا اس خوف سے که وہ اُس پر لعنت ملامت کرینگے اُس کي بد ایماني کي معذرت قبول نه هوگي — خلاصه یهه هی که مضمون نگار کا اول کام یهه هی که وہ انسان کي اصل زندگي کا حال لکهے اور جسطرح اُس کے زمانه میں قواء نفساني عمل کر رهے هوں اُن کو بالتفصیل بیان کرے — پهلے وہ یهه سمجهے که میرے اهل ملک کس امراض میں مبتلا هیں اُن کي تشخیص کرنے میں اُن کے علاج اور درمان بتلانے ایک بڑي بات جو اُس پر ترقي اور تهذیب کے لیئے ضرور هی وہ یهه هی که زمانه کي رسم و عادت جو تمدن و معاشرت میں مقرر هوتي هیں وہ انسان کي مسرت اور خوشي کے لیئے مدتوں کے تجربه سے مقرر هوتي هیں — اسلیئے اگر پهلے زمانه کي تمام رسم و رواج سے هاتهه اوٹها لیا جاے تو گویا هم کو پهر نئے سرے سے تمدن و معاشرت کي کتاب کي الف بے تے شروع کرني هوگي بڑي بات جو اُس کے اندر قابل غور هی وہ یهه هی که وہ رسم اور عادت جسکا موضوع مسرت انساني هی آج کے دن یهي همارے چین اور آرام کے باعث هیں یا نهیں — اگر نهیں هیں تو جو جس مقصد کے لیئے وہ موضوع هوئے تهے وہ مفقود هوگیا اب همکو اُس کي جگهه وہ رسم اور عادت اختیار کرني چاهیئے جس سے اُن کا اصلي مقصد سے مسرت انساني حاصل هو — پس رسم و عادت کا بدلنا اس اصول پر مبني هو نه اس اصول پر که هم رسم و عادت کو چهوڑتے هیں اسلیئے که وہ پراني هوگئي اور نئي رسم و عادت اختیار کرتے هیں اسلیئے کال جدید لذیذ پر عمل هوتا هی فقط جو رسم و عادت کا موضوع مسرت انساني هی اُس پر خیال رهے — ایک اَور بات پر غور کرني چاهیئے که اگر همکو کوئي نئي عمارت بناني هو تو اُس میں وہ پتهر جو دوسري عمارت میں لگے هوئے هیں جب هي کام میں آسکتے هیں

که اُس میں سے اوکھیڑے جائیں اب یا تو وہ پتھر ایسے هیں که آسانی سے اُس میں سے جدا هوسکتے هیں تو وہ آسانی سے هماری عمارت جدید میں بھی کام آسکتے هیں یا وہ چونے سے وابسته هیں اسلیئے ذرا مشکل سے اوکھڑتے هیں اور اُس سے چونا اور مصالح صاف کرکے هم اپنی عمارت میں کام میں لاسکتے هیں لیکن اگر یهه پتھر اُس مکان میں ایسے پیچی هو رهے هیں که بڑی دشواری سے جدا هوتے هیں تو بهتر هی که هم اُن کے اوکھیڑنے میں اپنا وقت نه ضایع کریں وہ هماری عمارت میں اوکھڑنے پر بھی کام کے نهیں هونگے — پس یهی حال هماری سوسئیتی کا هی که بعض تو رسم و عادت زمانه کے پابند نهیں هیں وہ تو هم جو زمانه کے موافق رسم اور عادت پسندیده بتلائینگے جلد اُسے پسند کرلینگے اور ایک وہ لوگ هیں جو پهلی رسم و رواج کے وابسته هیں مگر آسانی سے جدا هوسکتے هیں وہ هماری جماعت میں آسانی سے داخل هوجائینگے — مگر ایک لوگ اُس میں ایسے پیوسته هیں که اُن کا جدا هونا هی مشکل هی پس اُن کو جدا کرنے کی کوشش هی نهیں کرنی چاهیئے اور نه اُن کو اپنی جماعت میں داخل کرنا چاهیئے — تمام یورپ کی تاریخ شهادت دے رهی هی که تمام شایستگی اور تهذیب اور تعلیم اور دولت کے اسباب جو وهاں مهیا هوئے هیں وہ ایسے هی انشا پردازوں کی بدولت هوئے هیں — اِنهیں کی تحریروں نے ساری بهبودی اور آسودگی کے کام کر دکھائے هیں نه مذهبی کتابیں کام آئیں نه اخلاق اور فلسفه اور قصوں اور نظم و نثر کی وہ کتابیں کام آئیں جو بڑے عالی دماغوں نے لکھی تھیں — اول تو یهه کتابیں عوام تک پهونچ نهیں سکتیں اور اگر پهونچیں بھی تو اُن کے مضامین اُن کے دماغ میں نهیں سماسکتے — جب همارے ملک میں بھی ایسے انشا پرداز گروہ کے گروہ پیدا هوجائینگے تو اس ملک کے بھی بھلے دن آجائینگے — وہ همکو مذهب کی کلیات سے عقبی کی راہ بتلائینگے اور اپنی تحریروں کی جزئیات سے دنیا کے کاموں کے لیئے رہ نمائی کرینگے وہ مذهب کی مخالفت نهیں کرینگے بلکه اُس کی تائید سے دنیا کے کاموں کو چلائینگے — مذهب کا بڑا اثر انسان پر هوتا هی — اسلیئے وہ اس دنیا میں آرام و چین سے زندگانی بسر کرنے کے لیئے مذهب سے استعانت چاهینگے — هم اب تک اپنے ملک میں ایسے انشا پرداز کم تر دیکھتے هیں که وہ اپنے ملک کے آدمیوں کی اصل زندگی کا مطالعه کریں اور اُن کی آسایش اور آرام کے طریقے زمانه اور اُن کی حالت کے مطابق بتلائیں — بعض انشا پرداز بڑے بڑے لمبے لمبے چوڑے مضمون لکھتے هیں جس سے معلوم هوتا هی که اُن کے هاتھوں نے تو لکھے هیں بهت محنت کی هی مگر دل و دماغ نے اُن میں اپنی قوت و جدت نهیں ظاهر کی — اُن کے دماغ معلومات سے بھرے هوئے هیں مگر قوت سے خالی هیں اُن کا حال ایسا هی جیسا که معده ضعیف هو اور وہ بهت عمده عمده کھانوں سے حد سے زیاده بھرا جاے تو سواے اس کے ان غذاؤں سے ریاح اوٹھیں اور وہ بدن میں

درد پیدا کریں یا بد بو پھیلائیں کچھہ اور اثر نہیں ہوتا — یہي حال اُن انشا پردازوں کا هی که انگریزي زبان کي تحصیل سے دماغ تو اُن کا معلومات سے بھرا ہوا هی مگر وہ اپنے ملک کي اصلي حالت اور وہ اہل ملک کے دلوں کے حال سے آگاہ نہیں ہیں اُن کے واسطے بھي مضامین لکھنے جو آجکل شایسته ملک کے لوگوں کے لیئے لکھے جاتے ہیں بھلا اُس کا اثر اس ملک پر کیا ہوگا — اس میں شک نہیں که جب ایسے انشا پردازوں اور ایسي انشا پردازي کي مخالفت میں بھي ایک گروہ قلم کو قط سے اور کاغذ کو خط سے درست کریگا اور نکته چیني اور عیب بیني اورغلط نمائي میں تردید کے ساتھہ اپني دھن کا ڈھونسه ایسا بجائے گا نه جس کے غل میں اُن سخنوروں کي شیریں اور نرم آواز عوام کے کانوں تک نه پہونچ سکے اور یہه معلوم ہوگا که وہ اُن کو لوگوں کے دلوں سے بھلانا اور اُن کے نام کو مٹانا چاہتا هی — مگر انسان کے مذاق سخن میں خواہ کیسے ہي انقلاب واقع ہوں جو مجموعه سخن فصاحت بلاغت ملاحت حلاوت رکھتا هی وہ ہمیشه سخنور کي یادگار زمانه رهیگا جو عارف سخن کامل اُستاد گذرا اُس کو آیندہ زمانه جب اُس کا نام لیگا تو درود ہي پڑھیگا — غرض کوئي اُس کے نام نیک کو صفحه روزگار سے مٹا نہیں سکتا — گو اُس کے سیکڑوں مقلدین کے کلام اور نام زمانه کي لوح خواطر سے بالکل ڈھل کر محو ہو جائیں مگر اُس اصل امام سخن کا نام قبله خواطر رهیگا — پس جو انشا پرداز اوصاف مذکور کے ساتھہ موصوف ہوگا وہ ایک یادگار ہند ہوگا جس کے اہل ہند ہمیشه احسان مند رہینگے *

راقـــــــــم

محمد ذکاءالله

پروفیسر میور کالج الهآباد

فاتحه خواني علوم قديم

جاہلوں کے علم کو جو نسبت علوم قدیمه سے هی وهي علوم قدیمه کو علوم جدیدہ سے نسبت هی *

انتباہ — تمام مضمون میں علوم سے مراد علوم التجاربیه سے هی یعني اُن علموں سے جو تجربه اور مشاهدہ پر موقوف ہیں — علوم قدیمه سے مراد همارے اُن علوم التجاربیه سے هی جو سولهویں صدي سے پہلے تمام دنیا کي قوموں میں موجود تھے *

خدا جانے دنیا کب سے پیدا ہوئي هی اور اُس میں انسان کس دن سے بسا هی اور علم کے مکتب میں کب سے اُس نے بسم الله شروع کي هی — معلوم نہیں کیا کیا علوم کي صورتیں اُس نے بنائیں اور بگاڑیں اور کیسے کیسے فنون کي مورتیں اُس نے گھڑیں اور

تک — ابتداء عالم سے کون بتا سکتا هی که کیسے کیسے صاحب استعداد عالم و اهل کمال حکیم گذرے هیں اور اُنہوں نے کیا کیا علم و هنر میں ایجاد کیا اور کیونکر علموں کو مدون کیا غرض ایک زمانه دراز ایسا هی که اُس کا حال ایسا تاریکی میں هی که هزار چراغ خرد لیکر ڈهونڈیئے مگر کسي چیز کا سراغ نہیں لگتا — کہیں روشنی کي جهلک دکهائی نہیں دیتي پس اس عالم ظلمات کے حالات پر بحث عبث هی مگر هاں ایک زمانه اس تاریک زمانه قدیم اور زمانه روشن حال کے درمیان ایسا هي حجاب کي طرح حایل هی که اُس میں تاریخي شہادتوں سے حال معلوم هوسکتا هی اور کتابیں بهي اُس زمانه کے حکیموں اور حقیقت شناسوں کي اتني موجود هیں که هم اُس سے یهه خوب تحقیق کرسکتے هیں که اُس میں علوم کي کیا صورت تهي کہاں تک اُن کي ترقي هوئي تهي ٭

مگر اس زمانه کے بهي علوم قدیمه کسي ننهي سي ڈباري میں بند نہیں هیں که کوئي اُن کو کنڈي کهول اور ڈهکنا اُٹهاکے آساني سے دیکهه لے بلکه وه ایک وسعت عظیم میں پهر پهیلائے بیٹهے هیں اور هزاروں آدمیوں کے دلوں میں ایسا سما رهے هیں جیسے کنول میں بهونرے چهپے هوئے هوتے هیں — تهوڑے هي ایسے عالي دماغ ذهین ذکي اور صاحب فطرت حکیم هوتے هیں که وه اُن کو اس وسعت عظیم میں سے سمیٹ سمات کو اپنے ذهن میں یکجا مجتمع کریں اور اُنکے پوست و اُستخوان کو چیر کر مغز نکالیں اور پهوک کو پهینککر ست پیدا کریں اور آئینه کي طرح دکهاویں که فلاں علم کا آغاز یوں هوا اور وه اتنا سیدهي راه پر چلا — اور پهر آگے اُس کو ایسي ٹهوکریں لگنے لگیں که وه اُلٹا پهرا یا کسي پهیر کے راسته میں پڑگیا اور منزل مقصود پر نه پهونچ سکا ٭

ظاهر هی که انسان کی کسي قابلیت کا خاتمه نہیں هوگیا — جیسے پہلے انسان ذهین ذکي عاقل هوتے تهے اب بهي هوتے هیں جیسي که ذهانت اور جودت طبیعت ذکاوت حکماء متقدمین میں تهي ویسي هي حکماء متاخرین میں بهي هی مگر یهه اُن سے امتداد زمانه کے سبب سے تجربه اور معلومات میں زیاده هیں اس لیئے اُن کا علم فوقیت اور ترجیح حکماء متقدمین کے علم پر رکهتا هی پس اگر کوئي شخص یهه بیان کرتا هی که علوم قدیمه میں فلاں حکیم عالي دماغ نے یهه غلطي کي تهي اور اس زمانه میں فلاں حکیم روشن ضمیر اور حقیقت شناس نے اس غلطي کو ثابت کردیا اور صحیح بات کو دریافت کرلیا تو اُن صاحبوں کو حد سے زیاده ناگوار اور تلخ گذرتا هی جنہوں نے اپني ساري عمر علوم قدیمه میں گنوائي هی اور اُس کي تکمیل میں جان کهپائي هی اور علوم جدیده کي چاشني نہیں پائي هی وه اس بیان کرنے والے کو یهه سمجهتے هیں که وه بڑے بڑے عالي جناب حضرات کي خدمت میں گستاخي کرتا هی جن کي بات سمجهنے کا

سلیقہ نہیں رکھتا وہ اُن بزرگوں کي جو برائي ظاہر کرتا ہی تو اُس سے بڑا مطلب اُس کا یہہ ہوتا ہی کہ اپني بڑائي دکھاتا ہی اور ہمکو احمق بناتا ہی اور ہماري سمجھہ کو ناقص جانتا ہی یہہ صاحب تو صاحب علم ہوتے ہیں جو کچھہ فرماتے ہیں اُس کا کچھہ سر پیر بھی ہوتا ہی مگر ایک جاہلوں کا گروہ اُس کا ایسا مقلد ہوتا ہی کہ نہ جنکو علوم قدیمہ سے خبر ہی نہ علوم جدیدہ سے واقفیت ہی اُن کے سر پر تو ایسي باتوں کے سننے سے ایسا غیظ و غضب کا جنون سرپر چڑھتا ہی کہ تڑاتڑ پتھر مارنے لگتے ہیں اور جا بیجا جو زبان پر آتا ہی بکنے لگتے ہیں - اب کوئي اُن سے پوچھے کہ جو شخص حکماء متقدمین اور حکماء متاخرین کے درمیان ترجمان بنکر ایسي سچي باتیں بیان کرتا ہی اُس کا کیا گناہ کیا جرم کیا تقصیر ہی وہ خطاے بزرگاں گرفتن خطاست کا مرتکب ہوکر خطاء بزرگ نہیں کرتا ہی بلکہ وہ بزرگوں کی بزرگ خطائیں بتلاتا ہی جو اُن کے بزرگ تروں نے بتلائي ہیں — ہاں اگر وہ اس ترجماني میں اپنا دخل درمعقولات دے تو اُس پر خفا ہو اور چھوٹا منھہ بڑي بات کا الزام اُس پر لگاؤ — مثلاً وہ کہتا ہی کہ ایک بڑے حکیم نے جو سارے حکماء متقدمین کي ناک تھا ترازو میں ایک خالي مشک کو اور پھر اُس میں ہوا بھر کر تولا وزن دونوں کا برابر تھا اس تجربہ سے اُس نے یہہ نتیجہ نکالا کہ ہوا کا کچھہ وزن نہیں ہی - اب حکماء متاخرین نے سیکڑوں تجربوں سے ثابت کیا کہ ہوا میں وزن ہی اور انسان خود ۳۲۰ من ہوا کے بوجھہ تلے دبا ہوا ہی اور اس ہوا کے وزن کے سبب سے بہت مسائل طبعیات کہ انسان کے نہایت بکار آمد ہیں ایجاد کیئے ہیں اب فرمائیئے کہ جو شخص اس غلطي کو بیان کرتا ہی وہ کیا اُس بڑے حکیم کی خدمت عالي میں گستاخي کرتا ہی اور کیا وہ اپني عقل کو کسي اَوْر کی عقل پر ترجیح دیتا ہی اُس سے خفا ہونا جہالت و حماقت و خباثت کا کام ہی - غلطي کو تجربہ او مشاہدہ صاف ظاہر کردیتا ہی مگر جو تعصب تقلیدي کی بلا میں مبتلا ہیں وہ مشاہدہ کے بعد بھی غلطي کے قایل نہیں بنارس میں ایک پنڈت صاحب نے اپنے حکما متقدمین کي راے کے موافق ایک ڈاکٹر صاحب کے روبرو ارشاد فرمایا کہ ہوا میں وزن نہیں ہی جب ڈاکٹر صاحب نے اُنکو تجربہ سے ہوا کا وزن ثابت کیا تو پنڈت صاحب نے کہا کہ یہہ جو آپ ہوا کا وزن تجربہ کرکے دکھلاتے ہیں وہ ہوا کا وزن نہیں ہی بلکہ وہ اُس خاک دھول کا وزن ہی جو ہوا میں ملی ہوئي ہی پس ایسي بداہت سے جو انکار کرے اُس سے کچھہ گفتگو نہیں ہوسکتي - ایسے ایک پنڈت صاحب نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ انسان کے پیٹ میں کوٹھریاں بني ہوئي ہیں جن میں قواء عقلیہ رہتي ہیں جب ڈاکٹر صاحب نے ایک آدمي کا پیٹ چیر کر دکھلایا کہ پنڈت صاحب بتلائیئے کہ وہ کوٹھریاں کہاں ہیں تو اُنہوں نے کہا کہ جب آدمي زندہ تھا تو وہ کوٹھریاں موجود تھیں اور اب مردہ میں باقي نہیں رہیں - مردہ کي لاش پر آپنا قیاس

زندہ کا درست نہیں ہوسکتا — ایسے جاهلوں کا جواب کچھہ نہیں ہوسکتا – سواے اسکے ایسے آدمیوں کو بصورت انسان گاؤ خر سمجھکر چپکا هو رهے – أحمق کبھی دانائي کي بات نہیں سنتے — أن کا دل تو أنہیں باتوں کے سننے کو چاهتا هی جو پہلے سے أن کے دل میں بیٹھي هوئی هوتي هیں – وہ اپني ذهانت اور خوبي اسي میں سمجھتے هیں که دنیا سے خبر نہو که کیا کیا تجربه سے سچي باتیں دریافت هورهی هیں أن سے واقف هونا ایک عذاب جان سمجھتے هیں — ایک اَور خرابي یهه آن کے واقع هوئی هی که جو علوم قدیمه کو جانتے هیں وہ تو ان قدیمي کتابوں میں کوئی دو ورقه ایسا نہیں دیکھتے که أنمیں علوم جدیده کا حال پڑہ سکیں مگر جو علوم جدیده کو جانتے هیں أن کي تحصیل اور تکمیل میں یهه امر لازمي هی که وہ علوم قدیمه کو بھي جانیں اور هر علم کي تاریخ پر أنکو عبور هو که وہ کیا تھا اور کیونکر شروع هوا اور کسطرح وہ نوبدبان ترقي پر چڑها اور أسکا منظر بڑهتا چلا گیا – اس سبب سے أس کي نظر میں علوم قدیمه وقعت کے پایه سے گرجاتے هیں مگر علوم قدیمه کے عالموں کو علوم جدیده سے أن کي جہالت کے سبب سے ایک عداوت هوتي هی اور وہ اپنا پرانا راگ گائے جاتے هیں جو ایک وقت میں سریلا معلوم هوتا تھا مگر اب تو وہ دهوبیوں کے کهنڈوں سے بھي زیادہ دماغ خراش هوگیا هی — أردو زبان میں چھوٹي موٹي کتابیں علوم جدیده کي کچھہ موجود هیں — اور عربي زبان میں مصر و بیروت کي ترجمه کي هوئي کتابیں هندوستان میں مل سکتي هیں أن کو اگر چاهیں تو یهه علوم قدیمه کے جاننے والے پڑهکر کچھہ بصیرت علوم جدیده میں حاصل کرسکتے هیں اور شاید بعض نے حاصل کي هو اور اپنے علوم پارینه کے ورق هاے بیہودہ کو پارہ پارہ دیا هو مگر زیادہ تر هم یهه دیکھتے هیں که جنکو یهه کتابیں مل گئي هیں اور أنهوں نے أن کو پڑها هی تو یهه سمجھه کر که هم اب دونوں طرح کے علوم سے ماهر هوگئے نخوت کے مارے دماغ أن کا آسمان چهارم پر پهونچا ان عربي کتابوں میں بہت سي انگریزي اور فرانسیسي اصطلاحات کا ترجمه اچھا کیا هوا هی الفاظ مناسب أن کے واسطے تجویز کیئے هیں ●

بعض أن اشیاء کے نام بھي عربي میں لکھے هیں جنکو آساني سے وہ بیروت اور مصر میں جان سکتے هیں – اب ان حضرات نے أن اصطلاحوں کا اسطرح لکھنا شروع کیا که گویا وہ أن کو علوم قدیمه هي کي کتابوں سے معلوم هوئي هیں – مصر میں مجمع اطبا نے قدیمي و جدید طبابت کے درمیان محاکمه کرکے ایک کتاب لکھي هی أسکے مضامین کو اخباروں میں اسطرح أڑا رهے هیں که گویا یهه انہیں کي فکر دقیق کي تحقیق کا نتیجه هی – یهه سمجھے نہیں که اس سرقه سے کیا أنکو عزت تحقیقات علمي میں حاصل هوسکتي هی — شاهي کے گهروں میں سے لونڈیاں کیا زیور چراکے بیویاں بن سکتي هیں جس وقت زیور پہنینگي پکڑي جائینگي – وہ پالي هوئي مرغیوں کي طرح پرائے انڈوں کو سونے بیٹھه گئي

هيں اور يهہ نهيں جانتے كہ جب بچے نكلينگے تو حقيقت كهل جائيگي — وہ يهہ نهيں سمجهتے هيں كہ اگر اصطلاحات علوم قديمہ و جديدہ لفظاً مشترک هوں تو ضرور نهيں كہ معناً بهي متحد هوں — اگر اعمال كا نام دونوں علموں ميں ايک هي هو تو أن ميں فرق نهو — مثلاً علم‌الكيميا قديم ميں اور كمسٹري جديد دونوں ميں تولنے كا عمل هى — دونوں علموں ميں عمل كا نام ايک هي تولنا هى مگر اب أن كے فرق كو ديكهيئے كہ رائي اور پهاڑ كا هى — علم‌الكيميا ميں تولنے كا آلہ ترازو هى جسميں ايک ڈنڈي أس كے سرے پر دو برابر كے پلڑے اور ڈنڈي كے بيچ ميں ايک سوراخ اور أسميں شاهين خواہ معمولي يا كانٹے كي سي — اب عام كمسٹري كي ترازو كو ديكهيئے كہ جسميں سو سے كم پرزے نهونگے اور هر پرزا جدا جدا كام دينا هوگا اور أسميں رتي كے دس هزارويں حصہ كا فرق ايسا ظاهر معلوم هوگا جيسيكہ كانٹے ميں ۱۱ و ۱۲ ماشہ كا اب ان دونوں تولنے كو ميزان خرد ميں تول ديكهيئے تو كوہ اور كاہ كا فرق پائيگا اب اندهير هى اگر كوئي كهے كہ كمسٹري كے تولنے ميں كوئي ايجاد اور اختراع نهيں هى وهي پراني تولنے كي ترازو كي اصل كي نقل هى اسكے جواب ميں يهہ كها جاسكتا هى كہ آپكي ميزان ميں كيا اختراع هى وہ بهي نقل فطرت كي گئي هى دونوں كف دست كي جگهہ كفہ هائے ميزان اور هاتهہ كي جگهہ رسن اور گردن اورشانوں كي فصل كے قايم مقام ڈنڈي اور شاهين — وهي كف دست اٹكل سے اشياء كا هلكا بهاري هونا بتلاتے هيں وهي كفہ ميزان كا كام كرتے هيں اب دوسرا عمل طبخ هى علم‌الكيميا ميں آگ سے حرارت ليتے هيں كبهي أسكا اندازہ وقت سے بتلايا جاتا هى كبهي لكڑيوں كے وزن سے وہ ناپا جاتا هى — كبهي پاني كے بخارات بننے سے أسكا اندازہ هوتا هى يهہ سب اٹكل پچو كام هى اس سبب سے مشهور هى كہ سونے كے بننے ميں ايک آنچ كي كسر رہ جاتي هى اب اس عمل كو كمسٹري ميں ديكهيئے كہ جسقدر حرارت كي ضرورت آگ سے لينے كي هو آلات سے ناپ كر أسيقدر لي ليجاتي هى نہ أس سے وہ كبهي زيادہ هو نہ كم غرض اس بيان سے يهہ هى كہ اكر دونوں علموں ميں اصطلاحات اور اعمال كے نام الفاظ ميں مشترک هوں تو أس سے يهہ نہ سمجهنا چاهيئے كہ دونوں علم اصول اور اعمال ميں متفق هيں مثلاً جب هم أن دونوں علموں ميں [تكليس و تبريد و تجميد و تشميع و تقطير لكهيں تو يهہ سمجهنا غلطي هى كہ يهہ باتيں دونوں علموں ميں ايک هي سي هيں أنميں ايساهي فرق هى جيسا كہ توزين اور تطبيخ ميں همنے بتلايا *

ماهرين علوم قديمہ كے دل ميں اور زبان كے اوپر اور نوک قلم كے نيچے كاغذ پر يهہ بات هى كہ جو علوم قديمہ كے اصول تهے وهي علوم جديدہ كے اصول هيں بعض أن ميں جو اپنے تئيں انصاف پسند ظاهر كرنا چاهتے هيں اور آنكهوں ميں گهركرنا پسند نهيں كرتے وہ كهتے هيں كہ علوم جديدہ كي بنا علوم قديمہ پر هى اور فرق اتنا هى كہ ذرا قديمي

اصول کی جلا اور تہذیب جدید علموں میں ہوگئی ہی ــــ یہہ کہنا اُنکا ایسا ہی ہی جیسے کوئی کہے کہ جو جاہلوں کے ذہن میں علوم کے اصول ہیں وہی علوم قدیمہ کے اصول ہیں اور اُنہیں اصول پر ان علوم کی بنا ہی دونوں میں ایک ہی باتیں موجود ہیں مثلاً جاہل کے ذہن میں یہہ علم ہی کہ رات ہوتی ہی چاند نکلتا ہی ستاروں کا جھمگٹ دکھائی دیتا ہی چاند کبھی پورا ہوتا ہی کبھی آدھا ہمیشہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہی مہینے میں ایک رات کو وہ بالکل دکھائی بھی نہیں دیتا ــــ صبح ہوتے چاند کی ساری مجلس درہم برہم ہوجاتی ہی آفتاب چمکتا ہی اور سب جگہہ روشنی پہونچاتا ہی اور گرمی پہیلاتا ہی اور پہر وہ غروب ہوجاتا ہی یہی دور گردش فلکی کا چلا جاتا ہی ــــ صبح ہوتی ہی شام ہوتی ہی - عمر یوں ہی تمام ہوتی ہی - کبھی کبھی چاند سورج کو گرہن لگتا ہی ــــ کبھی دن بڑا ہوتا ہی کبھی رات بڑی ہوتی ہی عوام‌الناس کی مثل مشہور ہی کبھی کے دن بڑے کبھی کی راتیں بڑی - جاڑا گرمی برسات یہہ موسم بھی بدلتے رہتے ہیں اگر سمندر کے کنارہ پر رہتا ہی تو جوار بہاٹے کی بھی خبر تو جانتا ہی اب فرمائیے کہ سواے ان باتوں کے علم ہیئت قدیم میں کیا اور بیان ہوتا ہی جاہل کے اس علم کو جو علم ہیئت قدیم سے نسبت ہی وہی علم ہیئت قدیم کو علم ہیئت جدید سے نسبت ہی - کونسا جاہل ایسا ہی کہ اپنے گوشت پوست رگ ریشہ کو نہیں دیکھتا اور یہہ نہیں سمجھتا کہ اگر ایک رگ میں نشتر مارونگا تو پہروں خون کا فوارہ میرے بدن سے چھوٹ جائیگا ــــ اور بعض چیزوں کو جانتا ہی کہ اگر کہاؤنگا تو وہ میرے بدن میں آگ پھونک دینگی اور پیاس کی دوں ایسی لگا دینگی کہ ناک میں دم آجائیگا ــــ اُس کو کچھہ دوائیں بھی معلوم ہوتی ہیں اور اُن کے استعمال کو بھی جانتا ہی اب کوئی کہے کہ طبابت میں کیا دھرا ہی وہی باتیں ہیں جو جاہل بھی جانتے ہیں - جاہلوں کے علم میں اور علوم جدیدہ اور علوم قدیمہ میں فرق علل اور دلایل کا ہی اُس کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ کن اصول پر مبنی ہی علوم قدیمہ کے اصول ایسے نہ تھے کہ کوئی درخت ایسا قایم ہوتا کہ وہ برگ وبار اچھی طرح لاتا ــــ اگر کسی عالی دماغ کو حسن اتفاق سے کسی علم کا بیج ہاتھہ لگ گیا اور اُس نے اپنی محنت و جانکاہی کی آبیاری سے اُس کو پرورده کرکے سرسبز و شاداب کیا اور وہ برگ و بار سے ہرا بھرا ہوا تو تھوڑے دنوں بعد پھر وہ نہ پھولوں کے کام کا رہا نہ پھلوں کے کام کا - اگر کسی بادشاہ کو اپنے باغ لگانے کا شوق ہوا اُس نے تمام دنیا کے پودے باغ میں لگائے اور عمدہ عمدہ باغبان بلائے اور بڑے بڑے حکیموں کو متعین کیا کہ تمام نباتات کی کیفیات اور تاثیرات اور حالات قلمبند کریں اسطرح ایک علم نباتات کی کتاب بن گئی اُن میں درختوں کا حال کچھہ لکھا گیا کچھہ پھول پھلوں کی تصویریں بھی جھاڑ جھنکار کی صورت کالی پیلی نیلی لال بنائی گئیں ــــ اب بادشاہ

سلامت کا گل حیات پژمردہ ہوا اُسکے ساتھہ ہي اُس کا باغ اوجڑ اوجڑا برابر ہوا جو کچھہ ہرا تھا ہوا نہ ہوا برابر ہوا — کتاب معلوم نہیں ردي میں کہاں کہاں پھیکي پھري — پھر کسي زمانہ کے بادشاہ کو شوق ہوا تو اُسکو پھر نئے سرے سے بنانا پڑا اب اس زمانہ میں دیکھیئے کہ تمام تحقیقات علمیہ کے سررشتہ بالاستقلال قایم ہیں اور سلسلہ تحقیقات کبھي منقطع نہیں ہوتا جو ایک حکیم اپني تحقیق کو ناتمام چھوڑتا ہی اُسکو دوسرا تمام کرتا ہی کیا کوئي تاریخ ایسے زمانہ کي شہادت دیتي ہی کہ ایسے کارخانے تحقیقات علمیہ کے اس طرح قایم ہوئے ہوں کہ اُن کا اجرا نہ کسي کے مرنے سے بند ہو نہ کسي اَوْر آفت سماوي اور ارضي سے مسدود ہو — زمانہ قدیم کي تاریخ سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ علوم کا بیج کیا تو اتفاق سے کسي کے ہاتھہ لگ گیا یا کوئي کوئي عالي دماغ ایسا ہو گذرا کہ اُسکو قدرتي استعداد و مناسبت خدا داد کسي علم میں ایسي تھي کہ دس پانچ باتیں کام کي اپني محنت اور ریاضت سے لکھہ گیا — کچھہ تجربہ بھي کیا — مگر کہیں تاریخ سے یہہ نہیں ثابت ہوتا ہی کہ سلسلہ تحقیقات علی التواتر زمانہ دراز تک چلا گیا ہو اور آگے چلا جاے افسوس یہہ ہی کہ ہمارے اہل ملک کو نہ شوق حق ہی نہ ذوق علم ہی کہ وہ یہہ دریافت کریں کہ اور ملکوں میں محققین حقیقت آگاہ نے کیا کیا تحقیقات کي ہی اور کن کن سچي باتوں کو دریافت کیا ہی اور اُن سے کسطرح فائدہ اُٹھایا ہی *

جب کوئي آجکل تحقیقات کي بات اُن کے روبرو بیان کرتا ہی تو پہلے اس سے کہ وہ اُسکو پورا سنیں ناک بھوں چڑھا کر ایک ڈھکوسلہ اٹکل پچو ہانک دیتے ہیں اور پھر اُس کو یہہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اُس تحقیقات کو باطل کردیا — خود کسي بات کا تجربہ کرتے نہیں اوروں کے تجربہ کو مانتے نہیں — صرف الفاظ پر کج بحثي شروع کرتے ہیں ایک مولوي صاحب میرے پاس تشریف لائے اور مجھہ سے کہنے لگے کہ آپ زمین کي حرکت کو سمجھا دیجیئے میں نے کہا کہ زمین کي حرکت کا سمجھنا آسان نہیں ہی — یہہ وہ مسئلہ ہی کہ حکماء متقدمین ہزاروں برسوں تک نہ سمجھے زمین کي حرکت کو تو کیا وہ اُس پتھر کي حرکت کو بھي نہیں سمجھے جو اوپر سے نیچے گرتا ہی - پھر میں نے جب اُن کے سامنے یہہ بیان کیا کہ کشش ثقل کے اثر سے پتھر پہلے ثانیہ میں ۱۶ فیٹ اور دوسرے ۴۸ فیٹ تیسرے ۸۰ فیٹ علی ہذالقیاس گرتا ہی اور اشیاء کا وزن بھي مختلف مقامات میں مختلف ہوتا ہی اور زمین کي حرکت اور پتھر کے گرنے کا ایک ہي اصول ہی — وہ بغیر اس کے کہ سنیں کہ کیونکر یہہ باتیں تجربہ سے ثابت ہوتي ہیں الفاظ میں اُن کي ابطال کے دلایل بیان کرني شروع کیں اول تو یقین نہ تھا کہ ایسا ہي جیسا میں نے بیان کیا اور اگر ایسا ہو بھي تو اسکے ابطال کے لیئے دلایل لا طایل موجود تھیں - جبتک اس ملک میں اعلی درجہ کي تعلیم نہو اور عوام میں تعلیم کا رواج نہو ممکن نہیں کہ

بہہ جہالت داوں سے دور هو يورپ کا حال بهي پہلے ايسا هي تها جيسيکہ آج هندوستان هی — وهاں اس جهالت کے طلسم کو نقش علوم نے توڑ دیا — يہاں بهي جسقدر تعليم زيادہ هوتي جائيگي اُسيقدر يہہ جهالت کم هوتي جائيگي — اول ضرور هی کہ علم زيادہ هو پهر علم و صنعت دونوں ساتهہ ملکر ترقي پائيں - علم کي ترقي کے ليئے کتابوں کا هونا ضرور هی اور علم و صنعت کے واسطے کتابوں اور صنعت کے کار خانوں کا هونا ضرور هی — صنعت کے واسطے فقط کتابيں کافي نہيں هوتيں کيونکہ صنعت ميں عمل کرکے دکهانا هوتا هی اب اگر کوئي کہے کہ ميں کتاب سے صنعت سکهاتا هوں اور خود صنعت کرکے نہيں دکهاتا تو اُس سے کام نہيں چلتا — اُس وقت سب کي سمجهہ ميں آ جاويگا کہ علوم قديمہ کيا تهے اور علوم جديدہ کيا هيں — بالفعل تهوڑے کان هيں جو سچي باتوں کو سنا چاهتے هيں صحيفہ فطرت کي جلد چہارم ميں علوم کي تاريخ کا بيان هی افسوس هی کہ طبيعت کي علالت کے سبب وہ معرض انطباع ميں ابتک نہيں آئي اور معلوم نہيں کہ کب تک نہ آئے اُس ميں بيان علوم کا اس طرح کيا گيا هی کہ اول حکماء متقدمين کی کتب سے هر علم کا مختصر بيان لکها هی جس سے يہہ معلوم هو کہ اُس علم کي ماهيت اور جو تعريف اور اُسکے اختلافات و موضوع و مبادي و مسائل و منشاء غايت کيا تهے پهر بعد اُس کے علوم جديدہ کے موافق بتلايا هی اور پهر يہہ ثابت کرديا هی کہ جو جاهلوں کے علم کو نسبت علوم قديمہ سے تهي وهي اب علوم قديمہ کو علوم جديدہ سے نسبت هی چنانچہ اُس ميں سے علم کيميا کا بيان بطور نمونہ کے اخبار ميں تهوڑا تهوڑا چهپواتا هوں - مضمون بڑا هی اسليئے وہ تهوڑا تهوڑا آيندہ پرچوں ميں چهاپا جاويگا - اس تحرير ميں بجز ترجماني کے ميرا کچهہ دخل نہيں هی - ميں اپني طرف سے کسي حکيم اور کسي مسئلہ پر اعتراض نہيں کرتا بلکہ جو اُن کے هم رتبہ حکيموں نے اعتراض کيئے هيں اُن کو نقل کيا هی اور علم کيميا کے بيان کا مشتہر کرنے کي وجهہ يہہ هی کہ اُس ميں کيميا اور طلا کے راز و نياز کا بيان اور سنگ پارس اور آهن کي هم آغوشي کا ذکر اور اکسير اور [illegible]ات جاويد کے وصال کا حال مرقوم هوگا اور يہہ بتلايا جاويگا کہ اُس کا اثر انسان پر کيا هوا جو کيميا گر زرگر هوا وہ دريوزہ گر بنا جسنے جوڑا بنانے کا نسخہ بتلانے کا وعدہ کيا اُس نے برسر بازار بهلے مانسوں کا جوڑا اوتار ليا غرض جو ان کيميا گروں کي جهوٹ موٹ کي باتوں ميں آگيا اُسکا سچ مچ ستيا ناس مل گيا *

راقـــــــــم
محمد ذکاءالله
پروفيسر ميور کالج الہآباد

اعتقاد و اخلاق

یہہ دو شاخیں مذہب کي هیں ' ایک اس امر سے متعلق هی که کن چیزوں پر همکو یقین رکھنا چاهیئے ' اور دوسري میں اس امر کي بحث هے که همکو کیا افعال کرنے لازم هیں – اعتقاد اُن اشیاء کا یقین هی جو خدا نے بذریعه اپني کتاب یا رسول کے همکو بتائیں اور جنکا علم هم صرف اپني فطرتي روشني سے نہیں حاصل کرسکتے تھے — اخلاق سے مراد وہ فرایض هیں جن کے کرنے کے لیئے عقل یا فطرتي مذهب یا قانون فطرت حکم دیتا هی *

اگر غور سے دیکھو تو معلوم هوگا که آدمیوں کا بڑا حصه اس قسم کا هی که وہ لوگ یا تو اعتقاد میں اسقدر مستغرق هیں که اخلاق سے اُنھوں نے قطع نظر کرلي هی یا اخلاق هي پر اسقدر توجهه هی که اعتقاد کو لغو محض سمجھتے هیں – لیکن ان دونوں شاخوں پر جدا جدا لحاظ کرنے سے معلوم هوگا که کامل وهي انسان هی جو ان میں سے کسي شاخ کو ناقص نه رکھے *

باوجودیکه اعتقاد و اخلاق دونوں مذهب کي شاخیں هیں اور ان دونوں کے علحده علحده فوائد هیں تاهم اخلاق افضل و اعلی شاخ هی اور بہت سے خاص فضایل رکھتا هی *

(۱) بڑا حصه اخلاق کا مستقل و دایمي فطرت هی جسکي خوبي بعد موت ' جبکه اعتقاد کي کچھه ضرورت نہیں رهتي ' درجه یقین تک پہونچ جاتي هی *

(۲) ممکن هی که اخلاق کي وجهه سے بلا اعتقاد انسان اپنے بني نوع کے ساتھه نیکي کرسکے اور دنیا کے لیئے ایک فائده بخش آدمي بن جاے لیکن صرف اعتقاد سے بلا اخلاق یہه امر غیر ممکن هی *

(۳) اخلاق دل کا تسکین دینے والا اور جذبات و شهوات نفساني کا معتدل کرنے والا اور انسان کو اپنے ذاتي حالات میں خوش رکھنے والا هی اور انهیں ذرائع سے انسانیت کو تکمیل کے درجه تک پهونچاتا هی *

(۴) قوانین اخلاق به نسبت اعتقادات کے بہت زیاده معین و منضبط هیں — تمام اقوام دنیا کي جیساکه اعتقادات میں مختلف هیں ویساهي اخلاق کے اعلی امور میں متفق هیں – شیطان کے وجود نبوت کے ثبوت میں اختلاف هو مگر سچائي کي عمدگي دیانت کي خوبي میں سب متفق هیں *

(۵) کفر اس قدر خراب و مضر نہیں هی جیسا که وہ چیز هوتي هی جو خلاف اخلاق هو — جهل و لا علمي سے جو شخص صحیح اعتقاد نه رکھتا هو ممکن هی که خدا اُسے معاف کردے مگر صحیح اعتقاد رکھنے والا جو لوگوں کے ساتھه برائي کرے قوم

کے واسطے نیک کام کرنے میں ھارج ہو لوگوں کا مال غصب کرے جھوت بولے اُس کی معافي کي کچھہ اُمید نہیں ہی — کفر صرف خدا کا گناہ ہی جس کے بےپایاں رحم سے ہمکو ضرور اُمید عفو کي ہی لیکن امور خلاف اخلاق کا اثر دوسروں پر پہونچتا ہی اس وجہہ سے خداے تعالی کیونکر اُس کو معاف کریگا •

(۹) تمام فضائل اگر نہیں تو اصل اصول اعتقاد کا ضرور اخلاق پر مبني ہی اور اخلاق ہي کي درستي کے لیئے چند ایسي باتوں کے تعین کي ضرورت پڑي جن کو فطرتي روشني سے ہم نہیں دیکھہ سکتے تھے — امور ذیل پر لحاظ کرنے سے اس کي تشریح ہوتي ہی •

(۱) اعتقاد اخلاق کي بہت سي باتوں کو اور زیادہ عظمت دینا ہی — کلام مجید اور رسول خدا کي نبوت کا اعتقاد اُن کے احکام کو جو اخلاقي امور کي نسبت ہیں (مثلاً یتیموں کي پرورش غریبوں پر رحم قوم کي ہمدردي) انتہا درجہ کي سختي کے ساتھہ واجب التعمیل والتعظیم کرتا ہی •

(۲) اعتقاد کي وجہہ سے اخلاقي افعال پر عمل کرنے کے لیئے ایک نیا میلان طبع انسان میں پیدا ہوتا ہی — مثلاً رضاے خدا کي خوشي اور اُس کے غضب کا خوف انسان کے دل میں نیک کام کرنے اور برے افعال سے احتراز کي خواہش نئے طریقہ سے پیدا کرتا ہی •

(۳) اعتقاد کي وجہہ سے ہمارے دل میں ایک ایسا خوش آیند اور آرام دہ خیال اُس قادر مطلق کا پیدا ہوتا ہی اور اپني بے ثباتي اور اپنے بني نوع کي عزت اور فطرت کي بزائي ایسي ہمارے دل میں جم جاتي ہی کہ جس سے مصیبتوں میں ہمکو تسکین ہوتي ہی تکالیف میں ہمکو صبر و استقلال کي طرف میلان ہوتا ہی غرور و تکبر ہمارے دل سے معدوم ہوکر اُس کي جگہہ انکسار پیدا ہوجاتا ہی مخلوق پر رحم کرنے کي عادت ہوتي ہی •

(۴) اعتقاد خلاف اخلاق باتوں کي برائي و گناہ کي عظمت کو اس درجہ دل میں بٹھاتا ہی کہ انسان کي فطرت اُن باتوں سے نفرت کرنے لگتي ہی •

(۵) اعتقاد کي وجہہ سے چونکہ لوگ اخلاق کو ایک سیدھا راستہ بخشش کا سمجھنے لگتے ہیں اسوجہہ سے اخلاق کو اور بھي رونق ہوتي ہی •

یہہ میں نے صرف اشارات بیان کیئے جو لوگ کہ ایسے مضامین کا شوق رکھتے ہیں وہ اُسکو تفصیلي خیالات میں لاکر ایسے اور نتائج نکال سکتے ہیں جو اُن کي زندگي کے طریقہ میں اُن کے لیئے مفید ہوں — یہہ امر نہایت صاف و روشن ہی کہ ہر انسان اپنے اخلاق کي درستي میں کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے اخلاق کو اصلاحي اعتقادوں سے مضبوط

نه کرے - بیشک ممکن هی که کوئي شخص ایسي اعلی قوت دماغي رکهتا هو که وہ صرف کانشنس اور یوٹلٹي سے اپنے اخلاق کي کامل درستي کرسکے مگر هر شخص ایسا نهیں هی کانشنس ایک قوت هی جو نیک و بد میں تمیز کرتي هی اور یوٹلٹي حساب هی فوائد و اضرار کا دونوں کافي هادي هر ایک انسان کي نهیں هوسکتیں *

لیکن یہاں پر دو تین امور اور بهي لایق بیان هیں *

(۱) همکو اس امر سے بہت محفوظ رهنا چاهیئے که هم کسي ایسي چیز کو اپنے اعتقاد کا مقصود بنائیں جو کسي قسم سے اخلاق کي درستي یا ترقي میں اعانت نهیں کرتي *

(۲) کوئي شی معتقد علیه صحیح نهیں هی اگر وہ کسي قسم سے اخلاق کے خلاف یا اُس کي خراب کرنے والي هی *

(۳) غور سے معلوم هوگا که اخلاق یعني فطرتي مذهب کو مذهب اسلام کے صحیح اصولوں سے کوئي نقصان نهیں پهونیچ سکتا *

خلاصه یهه هی که اعتقاد جو ایک شاخ مذهب کي هی ایسے مصالح پر مبني هی اور اُس سے دوسري شاخ کو جسپر تمام سوسئیٹي کے انتظام اور انساني مسرت کا انحصار هی اسقدر مدد پهونچتي هی که اُس کو قطع کر دینا خلاف مصلحت هی *

اي مهدي حسن
منصف راے بریلي

مثنوي

تعصب و انصاف

یاں هی همکو وہ عالم اپنا * جبکه هم آپ تهے اپنے په فدا
اپني جو بات تهي خوش آتي تهي * اپني ایک ایک ادا بهاتي تهي
اپني هر آن په هم مرتے تهے * اپني رعنائي کا دم بهرتے تهے
اپنے انداز کے سودائي تهے * اپنے جلوہ کے تماشائي تهے
کان کو اپني هي بهاتي تهي الاپ * سر دهنا کرتے تهے هم آپ هي آپ
آپ خوبي په تهے اپني مفتوں * خودهي لیلی تهے هم اور خود مجنوں
جس جزیرہ میں هوئے تهے پیدا * اپني لے دے کے وهي تهي دنیا
روم کي تهي نه خبر شام کي تهي * آگهي طوس نه بسطام کي تهي
تهے تماشائي دشت پر خار * کبهي گلشن کي نه دیکهي تهي بهار

پیکے شراب هي هوتے تهے بحال * که نه چکها تها کبهي آب زلال
ناله زاغ و زغن پر تهے فدا * نه سني تهی کبهي بلبل کي صدا
سیر و انگوزه کي بو پر تهے نثار * که نه سونگها تها کبهي مشک تتار
پر نیاں جانتے تهے کمبل کو * که نه برتا تها کبهي مخمل کو
اوبهي تهي نه سني بات کبهي * بدلے دیکهے تهے نه دن رات کبهي
هم بسر کرتے تهے جس عالم میں * وهاں سماں ایک تها هر موسم میں
رخ هوا کا نه بدلتا تها کبهي * موسم آکر نه نکلتا تها کبهي
ایک هي فصل په تها دار و مدار * وهاں خزاں جاکے نه آتي تهي بهار
ایک سے رهتے تهے دن رات سدا * آسماں کو تهي نه گردش اصلا
تهي سمجه پیر و جواں کي یکساں * عقل تهي خورد و کلاں کي یکساں
رکهتے تهے ایک سبق ازبر یاد * مبتدي منتهي شاگرد استاد
وهاں نه تهي حد بلوغ صبیاں * پیر بالغ تهے نه بالغ تهے جواں
نئي بولي کا وهاں صرف نه تها * تیس حرفوں کے سوا حرف نه تها
تهے خدا کے وهي ننانویں نام * اور لینا تها وهاں نام حرام
اهل دولت کي نه تهي عام عطا * ایک هي سمت برستي تهي گهٹا
تها نه دینداروں کو غیروں سے لگاؤ * ایک هي سمت تها رحمت کا جهکاؤ
پله میزان عدالت کا سدا * ایک هي سمت جهکا رهتا تها
دعوے غیروں کے تهے سب بیصرفه * فیصلے هوتے تهے نت یک طرفه
راستہ کا تها نه غیروں په گماں * حق نه دائر تها فریقین میں وهاں
تهي عناصر میں نه وهاں آگ نه باد * خلق سے ایک موئي مٹي تهي مراد
حس و حرکت کے کوئي پاس نه تها * وهاں کا حیوان بهي حساس نه تها
تهي درختوں کو نه وهاں نشو و نما * چلنے پاتي تهي نه گلشن میں صبا
گل شگفته تهے نه پودے شاداب * وهاں زمانه په نه آتا تها شباب
وهي مرغوب تهي وهاں پوشش تن * جس سے آدم نے چهپایا تها بدن
تهے پسندیده اسي شان کے گهر * کي تهي حوا نے جهاں عمر بسر
اسي انداز کے چلتے تهے جهاز * کشتي نوح کا تها جو انداز
تهي اسي نسخه په موقوف شفا * جو تها بقراط نے ترکیب دیا
ٹوٹ سکتي تهي نه وهاں راے قدیم * تها امت لهکه گئے جو اگلے حکیم
وهاں کسیطرح نه ممکن تها خلا * وهاں نه پاني تها مرکب نه هوا
گهوڑے دوڑائے تهے اگلوں نے جهاں * وهي جولانگه مردم تهي وهاں

کي تهي جس جا قدما نے منزل * بڑهنے پاتے تهے نه وهاں سے محمل
علم و فن تهے نئے سارے مردود * غيب کے وهاں تهے خزانے مسدود
نئي لذت سے تهي هر طبع نفور * نعمتيں حق کي وهاں تهيں مستور
سب کي گدي په لگي تهيں آنکهيں * کچهه نه آگے نظر آتا تها انهيں
پيچهے گر ديکهتے تهے ريگستاں * سوجهتا تها انهيں وه آب رواں
آگے هوتا تها اگر چشمهٔ آب * وه سرا سر نظر آتا تها سراب
روشني رکهتي تهي اُن سے اَن بن * جيسے خفاش سے سورج کي کرن
تها لکير اپني په ايک ايک فقير * دل په هر نقش تها پتهر کي لکير
رسم و عادت نه بدلتي تهي وهاں * برف جمکر نه پگهلتي تهي وهاں
آگ وهاں بجهکے سلگتي کم تهي * اور سلگتي تهي تو لگتي کم تهي
شان ميں وهاں نه سنا تها حق کي * " کل يوم هو في شان " کبهي
وضع ميں تها نه تغير خو ميں * جاے دل سنگ تها هر پهلو ميں
سمجها جاتا تها وه دل بے فرماں * مهر جس دل په نهوتي تهي وهاں
بات مشکل تهي دلوں سے جاني * نقش تهے دل کے خط پيشاني
غير کي بات خطا اپني صواب * سب سوالوں کا تها وهاں ايک جواب
چڑه کے گر بحث کو جاتے تهے کهيں * فتح کا پهلے سے هوتا تها يقيں
تهي وهاں حق کي بهي تفتيش * " منهه سے جو اپنے نکلجاے سخن "
اُسي عالم ميں پلے تهے هم بهي * اُسي ساون کے تهے اندهے هم بهي

جانتے تهے که جهاں ميں هم پر * ختم هيں سارے کمالات بشر
حق نے جو هم په کيئے هيں احساں * اُن سے محروم هے نوع انساں
سب سے هر بات ميں هم هيں افضل * اب نهيں کوئي ترقي کا محل
اپنے حصه ميں هے ساري تهذيب * خانه پرور هے هماري تهذيب
جو قديم اپنا چلن هے اور چال * خورده گيري کي نهيں اُسميں مجال
هے بري عيب سے خوراک اپني * پاک دهبے سے هے پوشاک اپني
رسم اپني نهيں بے جا کوئي * طور اپنا نهيں بهونڈا کوئي
آدميت کے هميں هيں مصداق * هم سے سيکهے کوئي حسن اخلاق
سب سے عالي هيں خيالات اپنے * سب مسلم هيں کمالات اپنے
هم چلے جاتے هيں جس رسته پر * وهاں نه کهٹکا هے کهيں کا نه خطر
تهے سمائے هوئے جو دلميں خيال * تها تصور بهي خلاف اُن کے محال

جس کو ایکبار برا جان لیا * عمر بھر پھر اُسے اچھا نہ کہا
ٹوٹتی تھی نہ کبھی اپنی دلیل * وہی دعوی تھا وہی اپنی دلیل
وہم و شک کی کوئی صورت ہی نہ تھی * ہمکو تحقیق کی حاجت ہی نہ تھی
جو بدلتے تھے نہ بدلی تھی کبھی * رائے ایسی تھی پسند ایسی تھی
ہم سمجھتے تھے نہ سمجھانے سے * اور اُلجھ جاتے تھے سلجھانے سے
سچ وہی تھا جسے سچ جان لیا * جھوٹ تھا جھوٹ جسے مان لیا
حق و باطل کی یہی تھی میزان * جھوٹ اور سچ کی یہی تھی پہچان
ذات باری کو نہیں جیسے زوال * رائے اپنی بھی بدلنی تھی محال
کوہ ہٹ جائے تو یہ تھا ممکن * ہم نہ ہٹتے تھے جگہ سے لیکن
حسن ظن تھا یہ سمجھ پر اپنی * غلطی کا تھا گماں تک نہ کبھی
تھے لڑکپن کے خیالات تمام * دل میں اُترے ہوئے شکل الہام
دیکھتے سنتے تھے جو اُس کے خلاف * نظر آتا تھا وہ سب لاف و گذاف
تھی نئی بات سے یہاں تک نفرت * ہوتی تھی سننے سے پہلے وحشت
بو نئی شی کی جو پالیتے تھے * ناک بن دیکھے چڑھا لیتے تھے
عقل کی تھیں نہ صلاحیں مقبول * تھی وہ سرکار میں اپنی معزول
فکر پر زور نہ ڈالا تھا کبھی * ہوش ہم نے نہ سنبھالا تھا کبھی
جو کہ تھا اپنی کتابوں میں لکھا * کوئی حرف اُس میں جز الہام نہ تھا
جو کہانی تھی بزرگوں نے کہی * تھا وہی فلسفہ اور علم وہی
تھا لباسوں میں لباس اپنا لباس * اور سب سوختنی بے وسواس
تھی زباں اپنی زبان پاکاں * ماسوا اہل جہنم کی زباں
جلوۂ دہر کا باقی تھا نہ ہوش * تھے نشہ میں یہ خودی کے مدہوش
کانمیں پڑتی تھی جب بات نئی * غیر ہو جاتی تھی حالت دل کی
خرق عادت بھی اگر دیکھتے تھے * آنکھ اُٹھا کر نہ اودھر دیکھتے تھے
نئی آواز سے چونک اُٹھتے تھے * اوپری شکل پہ بھونک اُٹھتے تھے
ساری دنیا سے نرالا تھا مذاق * ہمکو تھا زہر بھی اپنا تریاق
اپنی حجت کو قوی جانتے تھے * بات ہر پھر کے وہی مانتے تھے
تھا نہ قصد حق و باطل مطلق * جو پڑھا تھا وہی از بر تھا سبق
خصم سے بحث اگر کرتے تھے * حق سے ہم قطع نظر کرتے تھے
کاٹ دی خصم نے جو بات کہی * بحث و تکرار کی غایت تھی یہی
خصم کی بات کو کرنا تسلیم * اپنے نزدیک مصیبت تھی عظیم

حق کا خطرہ جو کبھی آتا تھا * نفس آپ اپنے کو جھٹلاتا تھا
دشمنی کے یہی معنی تھے کہ جو * ہم کہیں بات وہ تسلیم نہو
ہم اندھیرے کو اگر کہتے تھے نور * دوستوں کو یہی کہنا تھا ضرور
گر خلاف اپنے کوئی بول اٹھا * اس سے بڑھکر کوئی بد خواہ نہ تھا
ذکر غیروں کا نہ تھا بے نفریں * کوئی مردود تھا اور کوئی لعیں
غیر کے واسطے تھی نار سعیر * باغ فردوس تھا اپنی جاگیر
اور تھے حرص و ہوا کے بندے * ہم تھے مخصوص خدا کے بندے
بخششیں ختم تھیں ساری ہمپر * وقف تھی رحمت باری ہم پر
نیک اعمال تھے غیروں کے تباہ * اور مغفور تھے سب اپنے گناہ
عین تحقیق تھی اپنی تقلید * شرک اپنا تھا سراسر توحید
تھا بدی کا نہ گنہ کا کچھ ڈر * پاس ایسی کوئی رکھتے تھے سپر
سب دعا گو تھے ہمارے ملکوت * تھے ہمیں آدم و حوا کے سپوت
حوض کوثر پہ تھا قبضہ اپنا * سلسبیل اپنی تھی طوبی اپنا
اپنی ظلمت تھی سراسر تنویر * اپنے اندھوں کو بھی کہتے تھے بصیر
رکھتے جنت میں نہ تھے ہم ساجھی * غیر ناری تھے سب اور ہم ناجی
تھے قضا اور قدر کے مالک * ہم تھے اللہ کے گھر کے مالک

عصبیت میں رہے جب تک چور * کھینچتے یونہیں رہے آپ کو دور
نظر آتا تھا نہ کچھ پست و بلند * تھے ہم ایک کلبۂ تاریک میں بند
دی جب انصاف نے دستک آکر * حجرۂ تنگ سے نکلے باہر
جلوۂ علم و یقین کو دیکھا * آسماں اور زمین کو دیکھا
رخ حقیقت نے دکھایا ہرسو * چاندنا سا نظر آیا ہرسو
کی تعصب سے جونہیں قطع نظر * ہوا ایک اور ہی عالم میں گذر
علم پر تھا نہ جہاں کوئی حجاب * دھوکا پانی کا نہ دیتا تھا سراب
جھوٹ سے سچ نظر آتا تھا الگ * دودھ پانی نظر آتا تھا الگ
نکتہ چیں یار تھے وہاں یاروں کے * قدرداں غیر تھے اغیاروں کے
دور بیگانہ نہ تھا خویش سے وہاں * خویش اول تھا نہ درویش سے وہاں
عیب سب کہتے تھے اپنے خوش خوش * دوغ وہاں اپنی بھی ہوتی تھی ترش
تھی نجس کوئی نہ انسانکی زباں * گاؤ بھی کہتے تھے اللہ کو وہاں
حق کی پہچان بجز اخلاص نہ تھی * حقکی پوشش کوئی وہاں خاص نہ تھی

ساتھ اغیار کے کھاتے تھے اگر * کبھی ایمان کا نہ ہوتا تھا ضرر
صلحا لمپ جلاتے تھے وہاں * اتقیا میز پہ کھاتے تھے وہاں
نہ سمجھتا تھا وہاں کوئی بشر * آپ کو نوع بشر سے بہتر
بھائی انسان تھے سب انسانوں کے * میت ہندو تھے مسلمانوں کے
ایک معدن کے تھے سب لعل و گہر * ایک ڈالی کے تھے سب برگ و ثمر
اشعری معتزلی لا مذہب * ایک ماں باپ کی اولاد تھے سب
اپنی ہر رائے پہ کرنا اصرار * کفر وہاں بس یہی پایا تھا قرار
ہٹ سے باز آتے نہ تھے جو زنہار * تھے وہ بو جہل کی امت میں شمار
پانوں وہاں جنکے پھسل جاتے تھے * خود پھسل کر وہ سنبھل جاتے تھے
تھیڑ وہاں دل کی نکل سکتی تھی * رائے اپنی بھی بدل سکتی تھی
دیکھ حجت کو قوی پیر و جواں * بند ہو جاتے تھے بچوں سے وہاں
حق کی آواز جہاں آتی تھی * مت کروڑوں کی بدلجاتی تھی
پاک عقلیں تھیں خطا سے نہ علوم * جز نبی کوئی نہ تھا وہاں معصوم
غور ہر بات میں کیجاتی تھی * مشورت عقل سے لیجاتی تھی
تھی وہاں عقل معطل نہ حواس * سب قوے کام میں تھے بے وسواس
آنکھ رہ سکتی نہ تھی بن دیکھے * کان سننے سے نہ باز آتے تھے
سوجھتی تھی جو انوکھی کوئی چیز * جانچتی تھی اُسے وہاں چشم تمیز
سنتے تھے بات نرالی جسدم * کستے تھے اُسکو محک پر پیہم
کڑوے اور میٹھے کو چکھ لیتے تھے * کھرے کھوٹے کو پرکھ لیتے تھے
پھول ہر خار سے چن لیتے تھے * بھوگ پنچھوں کی بھی سن لیتے تھے
عادتیں سب کی بدلتی تھیں سدا * ایک اللہ کی عادت کے سوا
عیب جس رسم میں پالیتے تھے * دل وہیں اُس سے ہٹالیتے تھے
اوجلی پوشاک جو مل جاتی تھی * مل گئے کپڑوں سے شرم آتی تھی
دیکھ لی جسنے کہ شمع کافور * تھا وہ چیکٹ بھری دیوٹ سے نفور
ہاتھ آجاتا تھا جب مال نیا * پھینک سب دیتے تھے عطار دوا
گر کے ہو جاتے تھے گھر جنکے کھنڈر * گھر کی واجب تھی مرمت اُنپر
نت نئی ریت نکلتی تھی وہاں * رت سماں روز بدلتی تھی وہاں
قافلے چلتے تھے دن رات تمام * کسی منزل پہ نہ کرتے تھے مقام
قبلہ تھا علم الہٰی اُنکا * تھا سفر نامتناہی اُن کا
تشنۂ علم تھے وہاں سب ایسے * پیاسے پانی کے ہوں طالب جیسے

نہ مجسطی پہ قناعت تھي اُنھیں * نہ اشارات کفایت تھي اُنھیں
عرش تحقیق تھا استھان اُنکا * مصر تیرتھہ تھا نہ یونان اُنکا
دیکھا جب عالم انصاف کا رنگ * ھمکو خود آنے لگا آپ سے ننگ
خوبیاں اپني تھیں جو ذھن نشیں * اُنپہ ھم کرنے لگے خود نفریں
عیب سب اپنے نظر آنے لگے * آپ ھم اپنے سے شرمانے لگے
ھوني وہ بزم خیالي برھم * تھا طلسمات کا گویا عالم
جسکو سمجھے تھے غلط ھم دریا * ایک وہ ناچیز سا قطرہ نکلا
تھا کیا جسکو یقیں چشمۂ آب * وہ نمایش تھي حقیقت میں سراب
قصر و ایواں کا گماں تھا جن پر * نکلے آخر وہ گڑھے اور کھنڈر
تھا سبک دانۂ خردل سے سوا * کوہ الوند جیسے سمجھا تھا
جب ھر اک قوم کا ساماں دیکھا * ھمنے وھاں آپ کو عریاں دیکھا
نکلے سب ھیچ خیالات اپنے * ٹھہرے سب پوچ کمالات اپنے
آپ کو اُونٹ سمجھتا تھا بڑا * نکلا جبتک کسي گھاٹي سے نہ تھا
چوٹیاں آئیں جو پربت کي نظر * پھر اُٹھایا نہ کبھي اونٹ نے سر
پُھنکا جب تک رھا گولر میں نہاں * تھا وھي اُس کے تصور میں جہاں
پر وہ گولر سے جو باھر آیا * اپني ھستي سے بہت شرمایا
پردہ جبتک رھا آنکھوں پہ پڑا * حسن پر اپنے گماں تھے کیا کیا
منھہ جب آئینہ میں دیکھا جاکر * ھمکو ایک شکل مہیب آئي نظر
ھوا حیرت سے دگر گوں احوال * ڈر گئے دیکھہ کے اپنے خط و خال
دیکھا جب آپ کو بالکل معیوب * چھپ گئے غیروں کي آنکھوں سے عیوب
یک قلم ھوگئي نخوت کافور * بن گیا رشک ھمارا وہ غرور
ناخن فکر نے کي دل میں خراش * عیب جویوں کي لگے کرنے تلاش
جنکے طعنوں کي تھي ھم پر بھرمار * اُن کے ھم دل سے ھوئے شکر گذار
ھمنے جانا کہ یہي ھیں دلسوز * چل رھے تیر ھیں جن کے دلدوز
اِنکا غصہ ھی سراسر رحمت * زھر میں ان کے بھرا ھی امرت
انھیں بندوں کے ھیں ایماں سچے * یہي کافر ھیں مسلماں سچے
قایم انصاف کا جب ھوگا نشان * مانے جائینگے انھیں کے احسان
بیخبر کب کے پڑے سوتے تھے * انکي آواز سے ھم چونک اوٹھے
ان کے طعنوں نے جگایا ھمکو * زھر نے ان کے جلایا ھمکو
یارو اغیار کے عیب اور ھنر * آشکارا ھوئے ایک ایک ھم پر

حق کے جلوے نظر آئے هر جا * اهل باطل میں بهي ایک پائي ادا
ملا هر راه میں باطل کا سراغ * اهل حق کو بهي نه پایا بے داغ
اهل تقوی کي ریائیں دیکهیں * اهل حکمت کي خطائیں دیکهیں
زشتیاں دیکهیں نکو کاروں میں * خوبیاں پائیں گنهگاروں میں
کلب کي پاک سرشتي دیکهي * پاے طاؤس کي زشتي دیکهي
عیب بهي دیکهے هنر بهي دیکهے * خار دیکهے تو ثمر بهي دیکها
هنر اغیار میں پائے اکثر * عیب اپنے نظر آئے اکثر
دفتر علم کو ابتر پایا * علم کو جهل سے بد تر پایا
مجلسیں غیبت و بهتان سے پر * صحبتیں جهوٹ سے طوفان سے پر
منقطع بهائي کي بهائي سے اُمید * اپنا بیگانه لهو سب کے سفید
پاک بندوں کي زباں پر دشنام * نه ثقات اس سے بري اور نه کرام
فقرا مکر و ریا کے پتلے * اغنیا حرص و هوا کے پتلے
شیخ عیار تو زاهد پر فن * مولوي عقل کے سارے دشمن
پیاز کیطرح نرے پوستهي پوست * قوم کے دوست مگر ناداں دوست
حالت القصه جو دیکهي اپني * کوئي کل پائي نه سیدهي اپني
سارے آوے کو ٹٹولا جاکر * کوئي برتن نه سڈول آیا نظر
پایا ایک دین کا محکم قانون * وه بهي یاروں کي بدولت مطعون
دیکهي آنکهوں سے جو یهه حالت زار * جي بهر آیا نه رها صبر و قرار
گو نه تها تلخ نوائي کا محل * آهیں دو چار گئیں دل سے نکل

تلخ گذرے جو کسیکو یهه صدا
حق میں تلخي کے سوا اور هي کیا

راقم

الطاف حسین حالي

مروت

یهه امر اکثر سننے میں آتا هی که فلاں فعل مروت میں کیا گیا فلاں شخص کو روپیه مروت میں دیا گیا فلاں بددیانت شخص کي سفارش! مروت میں کردي گئي فلاں مقدمه میں بے انصافي مروت کي وجهه سے هوگئي — اور ایسے شخص کي لوگ بهت تعریف کرتے هیں جو مروت میں حزم اور پیش بیني اور راست بازي کو جو فطرتي اخلاق هیں بالاے طاق رکهدے — جب میں ایسي مروت کا حال سنتا هوں تو مجهے خراب مروت کے مضر اثروں اور پلوٹارک کے قول کا خیال آتا هی — پلوٹارک کا قول تها که اُس شخص

کي نہایت خراب تعلیم ھی جسکو کسي چیز سے انکار کرنا نہیں سکھایا گیا — اس غلط قسم کي مروت نے مرد و عورت دونوں کو ھزارھا قسم کي خراب باتوں میں مبتلا کر رکھا ھی — اس قسم کي غلط مروت کو عقل کبھي معاف نہیں کرسکتي کیونکہ ایسي مروت سے دوسروں کے دلکي خواھش پوري ھوتي ھی لیکن اپنے تئیں اطمینان نہیں ھوتا بلکہ بطور سزا کے ایک افسوس اور حسرت دامنگیر ھوتي ھی اور یہہ افسوس و حسرت مثل اُسکے نہیں ھوتا جو ارتکاب جرایم میں دل پر طاري ھوتا ھی کیونکہ وہ افسوس تو ارتکاب جرم کے بعد ھوتا ھی لیکن یہہ افسوس عین اُسوقت ھوتا ھی جبکہ ایسي مروت کي جاے *

کوئي چیز سچي مروت سے زیادہ پسندیدہ نہیں ھی اور کوئي چیز جھوٹي مروت سے زیادہ خراب نہیں ھی — پہلي مروت نیکیوں کي حفاظت کرتي ھی اور دوسري مروت اُنکو برباد کرتي ھی — سچي مروت ایسے افعال کے ارتکاب سے شرماتي ھی جو قواعد عقل سلیم کے مخالف ھیں اور جھوٹي مروت اُن افعال کے کرنے سے محجوب ھوتي ھی جو جماعت کي طبائع کے خلاف ھیں — سچي مروت اُن افعال سے احتراز کرتي ھی جو جرائم ھیں اور جھوٹي مروت اُن افعال سے احتراز کرتي ھی جو رسم و رواج کے خلاف ھیں — جھوٹي مروت ایک غیر معین و غیر منضبط قوت حیواني ھی اور سچي مروت وہ قوت ھی جس کو پیش بیني اور مذھب نے معین و منضبط کر رکھا ھی *

غرض کہ اُس مروت کو جھوٹي کہنا چاھیئے جو انسان سے ایسا فعل کرائے جو خراب اور خلاف عقل ھی یا ایسے کام کرنے سے روکے جو اچھا اور نیک ھی — دنیا کے کار و بار روزانہ میں اکثر دیکھا جاتا ھی کہ لوگ اُتنا روپیہ دوسروں کو قرض دے دیتے ھیں جتنا کہ وہ نہیں دے سکتے تھے اور ایسے لوگوں کي مرضي کے موافق کام کرنے پر وہ مجبور ھوتے ھیں جن سے اُن کو ذرا دوستي نہیں ھی ایسے لوگوں کي سفارش کرتے ھیں جنسے وہ واقف بھي نہیں ھیں ایسے لوگوں کو جگہہ دیتے ھیں جن کي کچھہ قدر اُن کي نگاہ میں نہیں ھی ایسے طریقہ میں وہ رھتے ھیں جس کو وہ خود پسند نہیں کرتے — یہہ سب باتیں جھوٹي مروت کي وجہہ سے ھوتي ھیں یعني وہ لوگوں کي خواھش اُن کے ضرر اُن کے طریقہ کے خلاف چلنے کي جرأت نہیں رکھتے *!

یہہ جھوٹي مروت صرف وھي کام ھمسے نہیں کراتي جو خلاف عقل ھیں بلکہ وہ افعال ھمسے کراتي ھی جو جرم ھیں — رزوفن جوئے میں بازي نہ لگانے کي وجہہ سے بزدل کہلاتا تھا مگر اُس کا قول تھا کہ میں بے شک بزدل ھوں کیونکہ مجھے برے کام کرنے کي جرأت نہیں پڑتي — برخلاف اس کے جو شخص جھوٹي اور خراب مروت کا عادي ھی وہ سب ایسے کاموں کو کریگا اور صرف اُنھیں کاموں کے کرنے سے ڈریگا جن کو وہ اُس جماعت کي راے کے خلاف سمجھتا ھی جس سے اُسے تعلق ھی — یہہ عادت گو عام ھی لیکن فطرت انساني میں ایک نہایت ھنسي کے لایق بات ھی کہ کوئي شخص خلاف

عقل اور سبک امر کہنے یا کرنے سے تو نہ شرمائے لیکن موافق عقل اور دیانت کام کرنے سے صرف اس بنا پر شرمائے کہ جماعت کي راے کے خلاف ھی *

جہوٹي مروت سے اس عیب کو بھي ھر وقت خیال میں رکھنا چاھیئے کہ اس کي وجہہ سے اکثر انسان اُس فعل کے کرنے سے رکتا ھی جو اچھا اور پسندیدہ ھی — اس کي بہت سي مثالیں ھر ایک شخص خیال کرسکتا ھی لیکن دو مثالوں کو میں بیان کرنا چاھتا ھوں جو مجھہ پر خود گذري ھیں — جب میري عمر ۱۸ سال کي تھي تو میں اُس زمانہ میں مختصر نافع اور دیگر کتب فقہ پڑھتا تھا اور جیسا کہ اکثر ھوتا ھی اُس زمانہ میں فقہا کي صحبت اور فقہ کي تعلیم کي وجہہ سے ایک عجیب قسم کا شوق تقدس اور ورع کا پیدا ھوا تھا جس کے سبب سے رقص و سرود اور ایسے جلسوں سے میں احتراز کیا کرتا تھا — اتفاقاً میں ایک ایسي صحبت میں جا پڑا جہاں بجز اس کے اور کچہہ ذکر نہ تھا — مجھے آج تک یاد ھی کہ میں دل سے اُس صحبت کو پسند نہیں کرتا تہا تاھم میں چاھتا تھا کہ اُن لوگوں کو ثابت نہو کہ میں اس قدر مقدس ھوں یا ایسي صحبت کو پسند نہیں کرتا — دوسري مثال یہہ ھی کہ آج کل ھماري قوم کے نئے تعلیم یافتہ لوگوں میں اس بات سے شرم پیدا ھوئي ھی کہ وہ مذھبي آدمي یا پابند مذھب سمجھے جائیں — میں صوم و صلواۃ کا پابند ھوں لیکن چونکہ میري وضع نئي ھی لوگوں کو اس بات کا یقین نہیں ھی کہ میں نماز پڑھتا ھوں اور نہ میں یقین دلانا چاھتا ھوں ایک دفعہ مجھے اتفاق ایک صاحب کي ملاقات کا ھوا اور وہ وقت نماز عصر کا تھا — معلوم ھوتا ھی کہ وہ صاحب پابند نماز تھے کیونکہ آدمي نے اطلاع دي کہ جا نماز بچھي ھی چونکہ اُن کو گمان قوي تھا کہ میں نماز نہیں پڑھتا ھوں لہذا اُنہوں نے نہایت شرماکر آدمي کي طرف دیکھا اور کچھہ غصہ اور کچھہ ھنسي سے کہا کہ رھنے دو اور پھر مختلف تقاریر سے اُنہوں نے ثابت کرنا چاھا کہ وہ نماز کے پابند نہیں ھیں — غرض کہ اس قسم کي اور بہت سي مذھبي باتیں ھیں جنکو لوگ کرتے ھیں لیکن جماعت سے سبکي راے کو خلاف سمجھتے ھیں شرماتے ھیں — مگر میں اس کو نہایت ذلیل بات سمجھتا ھوں — جس فعل کو کہ ھم اچھا سمجھکر یا برا نہ سمجھہ کر اختیار کرلیں اُس کو پوشیدہ کرنا یا اُس سے شرمانا نہایت خلاف دیانت ھی — ایک بڑے مزہ کي بات یہہ ھی کہ میں بھي بعض مقامات پر نماز پڑھنے سے شرماتا ھوں — یعني اپني قوم کے لوگوں کے سامنے جو صرف وضع اور خیال کي تبدیلي پر فتوی کفر کا دیتے ھیں — میں اس وجہہ سے شرماتا ھوں کہ مجھے اس امر کا یقین ھوتا ھی کہ وہ میري نماز کو مکر پر مبني کرینگے *

مہدي حسن منصف
راے بریلي

ریمارک از طرف اڈیٹر

میں چاہتاہوں کہ اپنے معزز دوست منشي مہدي حسن صاحب کے اس فقرہ پر کہ " آج کل ہماري قوم کے نئے تعلیم یافتہ لوگوں میں اسبات سے شرم پیدا ہوئي ہی کہ وہ مذہبي آدمي یا پابند مذہب سمجھے جاویں " کچھہ لکھوں *

یہہ پہلي دفعہ ہی کہ اس بات کو میں نے سنا مگر ہمارے دوست کے الفاظ کسیقدر تشریح کے قابل ہیں — اس زمانہ میں مذہبي آدمي وہ سمجھے جاتے ہیں جنکے دل بہ تعصب سے پتھر سے زیادہ سخت ہوگئے ہیں سواے اپنے اہل مشرب کے سب کو نفرت کي نگاہ سے دیکھتے ہیں' اور تمام دنیا کو بلکہ اپنے اہل مذہب میں سے بہي اُن کو جو اُنکے مشرب کے برخلاف ہیں حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں — غیر مذہب کے لوگوں سے دوستي و محبت اور اُنکے ساتھہ ہمدردي کو کفر و الحاد جانتے ہیں' اُنکي حالت ایسي ہوگئي ہی کہ سواے اپنے اور کسیکو دیکھہ نہیں سکتے *

اور پابند مذہب وہ سمجھے جاتے ہیں جنہوں نے جزئیات مسایل کو فرض و واجب سے بہي اعلی درجہ دیا ہی اُنکا کام دن رات ادنی ادنی مسئلوں پر بحث و تکرار کرنا اور سر پہوڑنا اور پہوڑوانا ہی تمام دینداري اُنہوں نے اُنہي ظاہري باتوں تعصب تقشف تصلب توہب پر منحصر کي ہی اور اندروني نیکي سے کچھہ غرض اور تعلق نہیں رکھا ' ہواے نفساني کے پورا کرنیکو حیل شرعي کي ٹٹي بنائي ہی اور ٹٹي اوجھل شکار کھیلنا اپنا دیدن اختیار کیا ہی — بلاشبہہ اس زمانہ کے نئے تعلیم یافتہ ایسے مذہبي آدمي ہونے اور ایسے پابند شرع سمجھے جانے سے شرماتے ہونگے اور اُنکا شرمانا بجا و درست ہوگا ' بلکہ کون مسلمان ایسا ہوگا جو ایسا مذہبي آدمي ہونے اور ایسا پابند شرع سمجھے جانے سے نہ شرماتا ہو — اس کے سوا نئے تعلیم یافتہ لوگ تو اپنے تئیں نہایت فخر سے سچے مذہب یعني اسلام کا مذہبي آدمي بیان کرتے ہیں' اور سچے مذہب اسلام کا پابند ہونا اپنا افتخار جانتے ہیں — اداے فرایض مذہبي میں غفلت یا سستي ہوتي ہی اُسکو اپني شامت اعمال جانتے ہیں' اپنے تئیں گنہگار سمجھتے ہیں اور جو ایسے نہیں ہیں وہ نئے تعلیم یافتہ نہیں ہیں بلکہ وہ نئي تعلیم سے بے بہرہ ہیں — پس ہمارے دوست منشي مہدي حسن صاحب کو ضرور تھا کہ وہ یوں لکھتے کہ " نئے تعلیم یافتہ لوگوں میں اسبات سے شرم پیدا ہوئي ہی کہ وہ اس زمانہ کے مذہبي آدمیوں کے سے مذہبي آدمي سمجھے جاویں اور اس زمانہ کے پابند مذہب لوگوں کي مانند پابند مذہب گنے جاویں کیونکہ اُنکے نزدیک نہ وہ سچے مذہبي آدمي ہیں اور نہ سچے پابند مذہب

راقم

سید احمد

خيالي سفر نامه

جنوري سنه ۱۸۷۶ع ميں پرنس آف ويلز کے لشکر کے ساتهه ميں نے بهي هندوستان کے مختلف مقامات کي سير کا اراده کيا - شمالي هندوستان ميں جب ميں پهونچا تو ميںنے سنا که وهاں ايک پهاڑ هی جسپر عجيب و غريب اقسام اقسام کي کيفيات نظر آيا کرتي هيں اور هميشه اُسپر سے غل و شور کي صدائيں بلند رهتي هيں لوگونکا يقين يهه هی که وهاں تمام کار خانه سحر کا هی — ميںنے مصمم قصد کرليا که جو کچهه هو مگر ميں اُس پهاڑ کي سير ضرور کرونگا — فروري سنه ۱۸۷۶ع ميں جو ميري عمر کا ايک دايمي ياد کار مهينه هی ميںنے اُس پهاڑ کا سفر اختيار کيا — اُس پهاڑ کے نيچے جب ميں پهونچا تو واقعي عجيب اور حيرت آميز کيفيات وهاں نظر آئيں صبح سے دوسري صبح تک ايک شور و غوغا کي صدا بلند تهي کبهي کبهي گانے بجانے کي بهي آوازيں آتي تهيں اور کبهي ايک ايسي صدا آتي تهي که گويا کوئي شخص دور رو رها هی — يهه حالات ديکهکر اولاً خوف معلوم هوا پهر ميں نے اپنے دلميں سوچا که جس کام ميں کوئي خوف اور مشکل نهيں هی اُس کو تو هر شخص کرسکتا هی ليکن خوفناک اور مشکل کام کو کرنا همت اور جرأت اور عالي حوصلگي کي نشاني هی *

۲۲ فروري سنه ۱۸۷۶ع کي صبح کو ميں اُس پهاڑ پر چڑها ٹهنڈي ٹهنڈي صبح کي هوا — سفيد سفيد برف کي زمين جا بجا درختوں کا سبزه کهيں کهيں چشموں کا رس رس کر بهنا عجب مزا دکهاتا تها — جب ميں کلّه کوه پر پهونچا تو مجهے ايک ميدان وسيع و پر فضا نظر آيا اُس ميدان ميں کهڑے هوکر جو ميںنے غور کيا تو مغربي کونے پر مجهے ايک عظيم‌الشان پهاٹک نظر آيا — ميں نے اپنے دل ميں کها که هو نهو جادو کا مکان يهي هو - بسم‌الله کرکے ميں اُس طرف چلا - چلتے چلتے دو پهر هوگئي اُسوقت ميں اُس پهاٹک تک پهونچا پهاٹک ايک عظيم‌الشان مستحکم عمارت تها اُس کے استحکام اور مضبوطي کو ديکهکر عقل چکر ميں آتي تهي که کون لوگ تهے جنهوں نے اس کو بنايا هی ايک ايک پتهر لکهوکها من کا سمجهه ميں نهيں آتا تها که کيونکر چڑهايا گيا هوگا — معلوم نهيں که کس قسم کا مصالحه تها که باوجود مدت دراز کے اُسپر جو سفيدي تهي وه ايسي شفاف اور صاف تهي که اُس ميں اگر کوئي شخص غور سے ديکهے تو اُس کو اپنے دل کي سياهي تک صاف معلوم هوجاے ليکن جا بجا اُسپر کچهه کچهه دهبے بڑے بڑے اور چهوٹے چهوٹے نظر پڑتے تهے جس سے معلوم هوتا تها که يهه بهت پراني عمارت هی اور مختلف اوقات اور زمانه ميں اُس وقت کے لوگوں کي بے احتياطي سے يهه‌نشانات پڑگئے هيں جو آنکهوں کو ايسي صاف اور پاکيزه عمارت ميں برے معلوم هوتے هيں — ميں نے جب بهت تفصيل

سے دیکھا تو سب سے اوپر کی محراب میں نہایت خوشخط لکھا تھا — انامدینةالعلم و علي بابها — اور اُس کے نیچے لکھا تھا سنہ ۴۰ نبوي — یہہ دیکھکر میں بشاش ہوگیا اور سمجھا کہ یہہ کوئي اسلامي عمارت ہی اُس کے اندر جب میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ اُس کي دونوں طرف نہایت عمدہ اور صاف اور خوبصورت کمرہ محافظین کے رہنے کے لیئے بنے ہوئے ہیں جن کے بنانے میں تمام خوبصورتي ختم کردي گئي ہی — اُن کمروں کے سامنے دو تین ٹوٹے مونڈھے دو ایک میلے مداریئے حقے جن کي چلموں ٹوٹي حقوں پر منوں مٹي پڑي ہوئي رکھے ہیں اور تمام کوڑا کرکٹ جمع ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ کبھي جھاڑو بھی نہیں دیجاتي — میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاے افسوس یہہ پیاري عمارت کیسے محافظوں کے سپرد ہوئي ہی جو اسکو صاف تک نہیں کرتے — میں نے اُس جگہہ آواز دي کہ بھائي کوئي ہی — اسپر ایک کمرہ سے دو تین صاحب نکلے سر اُن کے مونڈے ہوئے ڈارھیاں لمبي کوئي چھیت کا پھٹا ہوا روئي دار کرتہ پہنے تھا کوئي کمر تک کي مرزائي میلي ان لوگوں کي صورت پر غربت اور فاقہ کشي اور تباھي برستي تھي میں نے اُن لوگوں سے پوچھا کہ اس مکان کا کیا نام ہی جس کا یہہ عظیم‌الشان پھاٹک ہی اور آیا ہمکو اس کے اندر جانے کي اجازت مل سکتي ہی یا نہیں — اُنہوں نے جواب دیا کہ اس عمارت عالي شان کا نام ہی اسلام اور اس میں ہر شخص کو جانے کي اجازت ہی — لیکن اگر آپ اس میں جانا چاھتے ہیں تو میں آپ کو چند قواعد دیتا ہوں اُنکو پڑھ لیجیئے تب اس کي سیر کیجیئے یہہ کہکر اُنھوں نے ایک نیا چھپا ہوا مجموعہ قواعد کا میرے ہاتھہ میں دیا — اُس کو جو میں پڑھتا ہوں تو اُس میں ہزارھا قسم کے موانع ہیں کہ اس مکان کے اندر داھنی روش پر نہ چلے اور بائیں سیڑي پر پانوں نہ رکھے — اوپر کو سر نہ اُٹھاوے — قدم بہت لانبے نہ رکھے — دوڑ کر نہ چلے — آنکھوں کو دائیں بائیں نہ پھیرے — جو چیزیں اُسکو نظر آئیں اُن کي تفتیش نہ کرے — ان قواعد کو دیکھکر میں بہت ڈرا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہم تو اس مکان کي سیر کو آئے ہیں اور قواعد ایسے ہیں جنکي وجہہ سے ہم کچھہ دیکھہ نہیں سکتے نہ پوچھہ سکتے ہیں — غرضکہ ہم آگے چلے جوں ہي پھاٹک سے نکلے کہ ایک وسیع باغ نظر آیا پیاري پیاري روشیں اور پٹریاں اور اُن کے گرد صدھا خوشرنگ پھول بوٹےہوئے عجیب مزا دیتے تھے اور وھاں جو دیکھا تو لکھوکھا آدمي بھرا ہوا ہی لیکن جتني خوبصورت روشیں اور پیاري پٹریاں تھیں اُنکے صرف نشان باقي ہیں اور اُنپر تمام گھاس پھوس جم آئي ہی صرف دو وسیع اور چوڑي سڑکیں ہیں کچھہ لوگ ایک سڑک پر جاتے ہیں اور کچھہ دوسري سڑک پر — معلوم ہوا کہ داھني طرف جو سڑک گئي ہی وہ اُس مکان کو گئي ہی جس میں ایک نامي جادو گر عورت رھتي ہی جس کا نام ہی "غلطي" اور بائیں ہاتھہ

والي سڑک اُس مکان کو گئي هے جس میں ایک دوسري کامل ساحرہ رهتي هے جسکا نام هے " راے عام " — بعض لوگ جو اپنے تئیں بہت کچھ سمجھتے هیں وہ تو سیدھے " غلطي " کے پاس جاتے هیں باقي لوگ اولاً " راے عام " کے پاس جاتے هیں وہ جب اُن کو خوب جادو کے زور سے اپنے رنگ میں لاتي هے تب اُن کو غلطي کے پاس پہونچتي هے — میں اُن لوگوں کے ساتھہ چلا جو بائیں سڑک پر جاتے تھے جب هم لوگ آگے بڑھے تو همنے دیکھا کہ میدان میں ایک بہت بڑا مکان هے مگر اُس کي ساخت سے معلوم هوتا هے کہ تھوڑے دنوں کا هے هم جب اُس کے اندر پہونچے تو همنے دیکھا کہ " راے عام " بہت سے اور لوگوں کي مہمانداري میں مشغول تھي جو همسے پیشتر وهاں پہونچ چکے تھے — اس عورت کي آواز ایسي میٹھي اور خوش آیند تھي کہ کانوں کو مزا دیتي تھي اور هر شخص کو یہہ معلوم هوتا تھا کہ یہہ همسے گفتگو کر رهي هے اور بڑے تعجب کي بات یہہ تھي کہ هر شخص کو یہہ سنائي دیتا تھا کہ وہ اُسي کي تعریف کر رهي هے اور وہ هر شخص سے وعدہ کرتي تھي کہ هم تمکو بعوض تمهاري عمدہ لیاقتوں کے دولت عظمی دلاوینگے — یہہ کہکر وہ اُٹھي اور اُس طرف چلي جهاں بیان کیا جاتا تھا کہ وہ دولت عظمی بستي رهتي هے هم سب اُس کے ساتھہ هوئے — ایک بڑے تعجب کي بات جو مجھے همیشہ یاد رهیگي وہ یہہ هے کہ تمام راہ جب تک هم لوگ اُس عورت کے ساتھہ چلے هر ایک هم میں کا یا اپنے فضائل بیان کرتا تھا یا ایک دوسرے کي مدح کرتا تھا یا هم سب ملکر کسي غیر کي غیبت کرتے تھے — غرض کہ هم ایک جگہہ پہونچے جهاں بے انتہا گنجان درخت لگے هوئے تھے کہ اُن درختوں کي وجهہ سے اُس مقام پر کسي قدر اندهیرا تھا — اُس تاریکي میں ایک اَوْر عورت بیٹھي تھي جس کا میںنے اوپر ذکر کیا یعني " غلطي " — یہہ ایک نہایت سیاہ فام عورت تھي مگر ایک سفید قبا اپنے اوپر ڈالے تھي تاکہ اپني مخالف مسماۃ " صداقت " کے مشابہہ هو جاے اور چونکہ صداقت کے ساتھہ همیشہ ایک روشني رهتي هے جو فطرت کي خوبصورتیوں کو دکھایا کرتي هے لهذا اس کے پاس بجاے اُس روشني کے ایک جادو کي چھڑي تھي — اس چھڑي سے پہلے هم لوگوں کي آنکھوں کي طرف اشارہ کیا اور کچھہ منتر پڑھے بعدہ آسمان کي طرف سر اُٹھایا اور کہا کہ نعمتوں چلو اور سامنے آؤ — یہہ اُس کا کہنا تھا کہ هوا پر هم لوگوں کو ایک نہایت خوبصورت قصر نظر پڑا — یہہ قصر " زعم باطل " کي محل سراے تھي — اس کے هر در و دیوار پر لکھا تھا کہ هم چومن دیگرے نیست *

اس محل کي بیخ و بنیاد کچھہ نہیں معلوم هوتي تھي صرف یہہ معلوم هوتا تھا کہ ابر پر ایک هوا کي عمارت بني هے اس کے ستون انگلستان کي طرز عمارت کے تھے اور اُس کے اندر جانے کي راہ یہہ تھي کہ زمین سے جهاں هم لوگ تھے اور اُس کے دروازہ

تک جو هوا پر بلند تھا ایک زینه قوس قزح کي طرح لگا هوا تھا - اس محل کي چھت گول تھي که اوپر سے ایک حباب کي شکل معلوم هوتي تھي — هم سب لوگ درائے هوئے اُس کے اندر چلے گئے نه کوئي مانع تھا نه حاجب *

جب هم لوگ بیچ کے کمرے میں پہونچے تو همنے وهاں بہت سي ارواح کو دیکھا جو هم لوگوں کو هر ایک کے مناسب مقام پر بٹھاتي تھیں — یہاں میںنے ایک شخص کو دیکھا اُس کے پاس صرف ایک جامه تھا جس کي نسبت وہ بیان کرتا تھا که اُس کے سگر دادا کو عالمگیر نے کسي کارنمایاں کي عوض میں خلعت دیا تھا — اس بیچارہ کے پاس کوئي چیز بجز اس جامه کے ایسي نه تھي جس کو یهه دکھائے یا جس پر یهه فخر کرے — اس شخص کا نام تھا " وقار تنزل " عرف " گھٹي هوئي عزت " اس کے علاوہ اور بہت سے اشخاص تھے — دو شخصوں کو میں نے دیکھا که بہت سے دھوم دھام کے کپڑے پہنے هوئے برابر دو کرسیوں پر بیٹھے هوئے تھے ایک تو دونوں آنکھوں سے اندھے تھے اُن کا نام تھا " جھوٹي شیخي " اور دوسرے صاحب کانے تھے اُن کا نام تھا " خود نمائي " — اس بڑے کمرہ کے صدر مقام پر ایک نہایت مرصع اور مکلل تخت بچھا تھا اُس پر ایک سونے کي مکلف کرسي رکھي تھي اور زریں شامیانه تنا هوا تھا اُس کرسي پر شاهانه کپڑے پہنے هوئے " زعم باطل " تشریف رکھتے تھے اُن کے پہلو میں ایک مصاحب خاص کھڑے تھے جنکے ذریعه سے لوگوں کا سلام هوتا تھا اُن کا نام تھا " تکبر " — اس تخت کے نیچے تین شاهي خواص کھڑے تھے — ایک کا نام تھا خوشامد — دوسرا خود پرستي - تیسرا وضع داري - تخت کي بائیں جانب دو شخص بہت سے خلعت لیئے هوئے تھے اُن کا نام تھا " تباهي " اور " ذلت " - جو شخص آتا تھا " تکبر " اُسکا مجرا کراتا تھا " تباهي " اور " ذلت " فوراً دوڑ کر خلعت فاخرہ اُس کو اُڑھا دیتي تھي *

یهه حالت میں دیکھه رها تھا که میرے کان میں ایک بڈھے شخص کي آواز آئي جو انسانوں کي اُس حالت پر جو " راے عام " اور " غلطي " نے جادو کے زور سے کردي تھي افسوس کر رها هے اور کہتا هے که یارو یهه سب سحر کا کارخانه هے جس میں تم سب پھنسے هو جہاں تک جلد ممکن هو اس سے نکلو یهه آواز پوري میںنے نهیں سني تھي که لوگوں نے ایک شور مچایا که اس کو گرفتار کرلو - ایک تھوڑي دیر کے بعد میںنے دیکھا که ایک بڈھے کو جس کے چہرہ اور قیافه سے استقلال اور صبر اور تحمل اور عقل و فراست ظاهر هوتي تھي گرفتار کیئے هوئے لاتے هیں اور تمام مکان میں ایک غل اور شور اور بد انتظامي هو رهي هے — وہ بیچارہ بڈھا کچھه کہتا هے مگر نه کوئي سنتا هے نه سننا چاهتا هے — جب میرے پاس سے لوگ اُسکو لیکر گذرے تو میں نے سنا که وہ کہتا هے که میں تو ایک اسم اعظم کے زور سے اس سحر کے کارخانه سے بھاگ نکلتا هوں

لیکن یہاں ایک بڑی تباہی آیا چاہتی ہی جس کو بھاگنا ہو وہ بھاگے — یہہ سنکر میرے پاس جو لوگ کھڑے تھے اُنہوں نے کہا کہ یہہ شخص مجنون ہی مگر میری داھنی طرف ایک متوسط اندام کا ذی عقل شخص کھڑا تھا اُس نے میرے کان میں جھک کر کہا کہ یار یہہ بڈھا مجنون نہیں ہی بیشک یہہ لوگ سب سحر میں پھنسے ہیں یہاں سے بھاگو — یہہ فقرہ اُس میرے دوست کا ختم نہیں ہوا تھا کہ ایک اَور شور مچا اور میںنے دیکھا کہ دروازہ سے ایک غول سیاہ فام لوگوں کا گھسا اُس میں بہت لوگ تھے "تکلیف" فاقہ کشی" "شرم" "بے حرمتی" "حقارت" وغیرہ ان لوگوں کا گھسنا تھا کہ ایک بے انتظامی پھیلی اور غل ہوا "زعم باطل" تو کون کو اپنے تخت کے نیچے چھپے اور اُن کے مصاحبین و رفقا سب ایک ایک کونہ میں چھپتے پھرتے تھے — میں اپنے دوست کے ساتھہ بھاگا اور حیران تھا کہ کدھر جاؤں کسی طرف راہ معلوم نہیں ہوتی تھی کہ اس دوڑ دھوپ میں دروازہ تک میں پہونچا وھاں سے میںنے دیکھا کہ وھی بیچارہ بڈھا اُس محل سے باھر عمدہ میدان میں کھڑا ہی اُس نے جو مجھے دیکھا تو کہا کہ لا الہ الاالله محمدالرسول الله یہی اسم اعظم ھی اس کو پڑہ یہہ سب سحر کا کارخانہ ھی — میںنے اس کلمہ کو اعتقاد دلی سے پڑھا کہ پھر جو دیکھتا ھوں تو میں اُس بڈھے کے پاس صاف اور سنہرے میدان میں کھڑا ھوں نہ وہ محل ھی نہ وہ آفت ھی — مگر میںنے اُسکے بعد سنا کہ اُس محل سے جب ھم نکل آئے تو وھاں بڑی بڑی مصیبتیں آئیں اور کوئی اُن لوگوں میں سے جن کو "غلطی" اور "راے عام" نے "نعمت عظمی" لیئے بھیجا تھا نہیں بچا *

اس کیفیت کو دیکھہ کر میرے خیال میں آیا کہ انسان میں ھزاروں نقص ھیں اور جب وہ غلطی اور لوگوں کی راے کے خوف میں پڑجاتا ھی تو عقل سلیم ھی اُس کی مدد کرے اور خدا ھی اُس کو توفیق دے تو وہ اُس آفت سے نکل سکتا ھی نہیں تو اُنہی اپنی عیوب اور نقایص کو اپنے اوصاف سمجھتا ھی اور اُنہی پر فخر کرتا ھی *

بی مہدی حسن منصف
راے بریلی

علم‌الکیمیا کا بیان کتب علوم قدیمہ سے

تعریف علم کیمیا

(۱) علوم قدیمہ کی کتابوں میں علم‌الکیمیا کی تعریف مختلف طرح سے لکھی ھی گو سب کا آخر کو مآل ایک ھی نکلتا ھی مگر سب سے زیادہ عمدہ جامع و مانع یہہ تعریف ھی کہ علم کیمیا وہ علم ھی کہ جس سے جواھر معدنیہ کے سلب و جلب خواص

کے طریقے معلوم ہوتے ہیں یعني کس طور سے جواہر معدنیہ میں ایک خاصیت معدوم ہوسکتي ہی اور ایک اور خاصیت پیدا ہوسکتي ہی اور ایک خاصیت دوسري خاصیت سے تبدیل ہوسکتي ہی *

معني لفظ کیمیا

(۲) صفدي اپني شرح لامیۃالعجم میں لکھتا ہی کہ کیمیا لفظ عبراني ہی اور اُس کي اصل کیم یہ ہی جسکے معني من جانب اللہ ہیں (علوم جدیدہ کے بیان میں وجہہ تسمیہ علم کیمیا کي بہت خوبي کے ساتھہ بیان کي گئي اُسے دیکھو) *

صفدي نے جو اختلافات اور اقوال مثبتین و منکرین علم کیمیا کے لکھے ہیں

(۳) صفدي نے علم کیمیا کے باب میں بہت اختلافات لکھے ہیں جن کا خلاصہ یہہ ہی کہ علم کیمیا کے باب میں دو فریق ہیں ارباب الراے میں سے کثرت راے اُسکي امتناع کي طرف ہی اُن میں سے ایک شیخ الرئیس ابن سینا ہی کیمیا کا ابطال مقدمات کتاب شفا میں لکھا ہی اور شیخ تقي الدین احمد بن تیمیہ نے بھي ایک رسالہ اُس کے انکار میں لکھا ہی اور یعقوب الکندي نے بھي ایک رسالہ دو مقالوں میں اُس کي ابطال میں تصنیف کیا ہی — گو ایسے بڑے بڑے عالي دماغ حکیموں نے اُسکے ابطال میں سعي اور کوشش فرمائي اور تصنیفات کے دفتر سیاہ کیئے مگر اُس سے آخر کو یہہ نتیجہ نکلا کہ علم الکیمیا کے امتناع کا ظن بھي دوسرے فریق کے ذہن میں نہ پیدا ہوا یقین کا تو کیا ذکر ہی — اب دوسرے فریق کي سنیئے جو علم الکیمیا کے امکان کے قایل ہیں اُنمیں سے سب سے بڑے حکیم امام فخرالدین رازي ہیں اس امام نے مباحث مشرقیہ میں ایک فصل خاص اُس کے امکان میں لکھي ہی — دوسرے شیخ نجم الدین بن ابي الدرالبغدادي نے شیخ ابن تیمیہ کي کتاب کي تردید میں رسالہ لکھا ہی اور ابوبکر محمد بن زکریاالرازي نے یعقوب الکندي کے رد میں رسالہ تصنیف کیا ہی — اور موئدالدین ابو اسمعیل حسین بن علي المعروف بالطغراے کي تصنیفات بہت سي اس علم میں ہیں ایک اُن میں سے حقایق الاستشہادات ہی جسمیں علم الکیمیا کا اثبات لکھا ہی اور شیخ علي بن سینا کے کلام کي تردید کي ہی — علم کیمیا کے مثبتین اور منکرین کے اقوال تھوڑے سے لکھے جاتے ہیں شیخ الرئیس نے تسلیم کیا ہی کہ نحاس یعني تانبے کے رنگ پر فضہ یعني چاندي کا رنگ اور چاندي کے رنگ پر سونے کا رنگ چڑہ سکتا ہی اور رصاص یعني سیسے میں سے بہت سے اُس کے نقص دور ہوسکتے ہیں مگر ان رنگوں کے اُترنے چڑہنے سے کچھہ کیمیا کے اثبات کا امکان نہیں ہوسکتا اس لیئے کہ یہہ امور محسوسہ ہیں اور وہ اس قابل نہیں کہ فصول ہوکر اجساد کو انواع

میں تقسیم کردیں بلکہ وہ اعراض اور لوازم ھیں اور اُن کي فصول مجہول ھیں اور جب اشیاء مجہول ھوں تو کسطرح ممکن ھی کہ اُس کي ایجاد یا افناء میں قصد کیا جاے — امام نے فلاسفہ آخر کي بہت سي حجتیں اُسکے امتناع کي بیان کیں اور پھر اُن کو باطل ثابت کیا اور جو کچھہ شیخ نے لکھا تھا اُسکو باطل ثابت کرکے اُس کے امکان کے دلایل کو اپني کتاب ملخص میں بیان کیا ھی اُسکا دعوی ھی کہ امکان عقلي تو یوں ثابت ھی کہ اجسام مشترک فی الجسمیتہ ھیں اس لیے لازم آتا ھی کہ جو چیز ایک جسم کے لیئے ثابت ھو وہ کل جسموں کے لیئے صحیح ھو اب رھا امکان وقوعي وہ یوں ثابت ھی کہ سونا معدنیات سے بوجہ رنگ اور رزانت یعني وزن کے ممتاز ھی اور ان دونوں وصفوں میں سے ھر ایک ممکن الاکتساب ھی اور ان دونوں میں کوئي منافات نہیں — ھاں البتہ اُس کے اکتساب کا طریقہ مشکل اور عسیر ھی ابوبکر ابن الصانع المعروف ابن باجۃ الاندلسي نے بعض اپني تعالیق میں ذکر کیا ھی کہ شیخ ابي نصرالفارابي کا مقولہ ھی کہ ارسطو نے کتاب المعادن میں بیان کیا ھی کہ کیمیا تحت امکان میں داخل ھی مگر وہ ایسا امکان ھی کہ اُسکا وجود بالفعل مشکل و عسیر ھی مگر ممکن ھی کہ ایسے اسباب مہیا ھوجائیں کہ وہ طریقہ سہل اور آسان ھو جاے اُسنے اول طریقہ جدل سے ثابت کردیا مگر ایک دوسرے قیاس سے حسب عادت باطل کردیا مگر پھر آخر کو ایک قیاس سے جو دو مقدموں سے مرکب ھی اس کو ثابت کردیا اول کتاب میں یہہ دونوں مقدمے بیان کیئے ھیں اول مقدمہ فلزات نوع میں واحد ھیں اور وہ اختلاف جو ان دونوں کے درمیان ھی اختلاف بالذات نہیں یعني بالماھیت نہیں بلکہ اعراض میں ھیں جنمیں سے بعض اعراض ذاتي ھیں اور بعض اعراض عارضي دوسرا مقدمہ یہہ ھی کہ جو دو چیزیں مختلف بالعرض اور داخل نوع واحد ھوں اُن میں ممکن ھی کہ ایک دوسري میں منتقل ھوجاے پس اگر وہ عرض جس میں اختلاف ذاتي ھی تو انتقال میں اشکال ھوگا اور اگر وہ عرض مفارق ھی تو انتقال آسان ھوگا — اس صنعت میں دقت سواے اس کے کچھہ اَور نہیں کہ اکثر جواھر اعراض ذاتیہ میں مختلف ھوتے ھیں اور ممکن ھی کہ چاندي اور سونے کے درمیان اختلاف تھوڑا ھو جاے — صفدي کي تحقیقات تمام ھوئي *

امام شمس الدین محمد ابن ابراھیم بن ساعدالفارسي کي راے کیمیا کے باب میں

(۴) جسوقت کیمیا گر چاھے کہ سونا مثلاً اُس سونے کے جسکو طبیعت نے زئبق (پارہ) اور کبریت طاھر سے بنایا ھی تو چار چیزیں اسکے لیئے ضرور ھیں اول ان دو جزوں کے اندازہ کي مقدار مناسب یعني کمیت دوم کیفیت سوم مقدار حرارت جو اُسکو

یکائی چہارم زمانہ اُس کا ان میں سے ہر ایک بات کا حاصل ہونا دشوار ہے یعنی ہر ایک عسیرالتحصیل ہی اور اگر مدبر یعنی کیمیاگر یہہ چاہے کہ کوئی دوا جو عبارت اکسیر سے ہی ایسی بنائے کہ وہ چاندی پر ڈالنے سے اُس کے ساتھہ امتزاج پائے اور ہمیشہ اُس کا استقرار رہے اور اُسکا رنگ اور وزن سونے کا سا کردے تو اس کام کا کرنا تجربہ پر موقوف ہی کہ استقراء سے تمام معدنیات کے حالات دریافت کیئے جائیں اور اُس کے خواص کا تفحص ہو اور اگر کوئی قاعدہ قیاساً بنایا جاوے تو اُس کے مقدمات مجہول ہونگے تو اُس میں جو مشقت اور دقت پیش آئیگی وہ ظاہر ہی *

صفدي کا مقولہ

(۵) وہ یہہ کہتا ہی کہ حکماء علوم طبیعت کا ظن ہی کہ سونے کے معدن میں ہونے کی وجہہ یہہ ہی کہ جب پارہ خوب پک جاتا ہی تو معدن کبریت اُس کو جذب کرلیتی ہی اور جوف معدن ایسی مخفی کر لیتی ہی کہ اُس پر سیل رطوبات کا سیلان نہوسکے پس جب اُن میں خوب اختلاط اور اتحاد ہو جاتا ہی اور اُن کے نفخ و طبخ میں ذب حرارت ہو جاتا ہی تو ان دونوں سے قسم قسم کے معدنیات بنتے ہیں پس اگر پارہ صاف اور گندک نقی کے اجزا مناسب ہیں اور حرارت معدن معتدل ہووے اور کوئی برد عارض اُس کو نہووے اور نہ کوئی یبس اُس تک پہونچا اور نہ ملوحات یعنی نمکوں اور شوروں میں سے اور مرارت یعنی تلخیوں میں سے اور حموضات یعنی ترشیوں میں سے اُس کو عارض نہوا تو ایک زمانہ دراز کے بعد ذهب الابریز یعنی خالص سونا بن گیا اب اس قسم کی معادن کیا تو براري الرملہ اور احجار رخوہ یعنی ریگستان اور نرم سنگستان میں بن سکتے ہیں اور مدبر یعنی کیمیاگر کو عمل ذهب میں مناسب آنچ دینے میں سخت دشواري پیش آتي ہی غرض سب باتوں میں دشواریاں ہي دشواریاں ہیں — یہہ شعر حسب حال ہی —

ویادارها بالخیف ان مزارها * قریب ولکن دون ذالک اهوال

ترجمہ

ایسا بعید گو نہیں دولت سرائے دوست * پر کیا کریں کہ راہ میں خطرے ہزار ہیں

یعقوب کندي کا قول اور اعتراض و جواب

(۶) وہ اپني کتاب میں لکھتا ہی کہ انسان اس صنعت میں معذور ہی فقط طبیعت (نیچر) ہي اُسکو کرسکتي ہی اور اهل صناعت اپني جہل سے دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں اور جو لوگ اس امر کے قایل ہیں کہ چاندي سونا مصبوغ ہوسکتا ہی اُس کے دعوی کا ابطال کرتا ہی اور جو لوگ اُس کے امکان کے خلاف اور منکر ہیں وہ یوں کہتے

هیں کہ اگر ذهب صناعي مثل ذهب طبیعي کے هو تو البتہ صناعت مثل طبیعت کے هوتي اور اگر ایسا هوتا تو چاهیئے تها کہ هم تلواریں اور تخت اور انگشتري طبیعت کے بنائے هوئے اس عالم شهود میں دیکهتے مگر یهہ ظاهر باطل هی اور یهہ بهي کهتے هیں کہ جوهر صابغہ کیا تو آگ پر زیادہ دیر تک مصبوغ سے ٹهیریگا یا مصبوغ زیادہ دیر تک صابغ سے ٹهیریگا یا دونوں برابر ٹهیرینگے پس صورت اول میں یهہ لازم آتا هی کہ مصبوغ صابغ سے پهلے فنا هو جاتا هی اور دوسري صورت میں صابغ پهلے مصبوغ سے فنا هو جاتا اور اور مصبوغ اپني پهلي اصلي حالت پر آجاتا اور صبغ سے عریاں هو جاتا هی اور تیسري صورت میں جب وہ دونوں مصبوغ اور صابغ آگ پر برابر دیر پا هیں تو وہ جنس واحد سے هیں اور کوئي اُن میں مصبوغ اور صابغ نهیں اس لیئے کہ آگ پر دونوں کو صبر برابر هی پس یهہ دلیل منکرین کیمیا کي سب سے زیادہ قوي سمجهي جاتي هی اب مثبتین کیمیا کے جواب ان اعتراضوں کے سنیئے پهلے اعتراض کا جواب یهہ هی کہ آگ قدح یعني چقماق زني سے اور اصطکاک اجرام یعني رگڑنے سے پیدا هوتي هی اور هوا پنکهوں اور دهونکنیوں سے نکلتی هی اور نوشادر شعیر سے اور ایسے بهت سے مزاجات میں سے هیں پس اگر یهہ مان لیں کہ جو چیز صناعت نهیں پائي جاتي وہ طبیعت میں نهیں ملتي تو اس سے هم پر یهہ بات لازم آتي هی کہ انکار بالجزم کریں اور امکان حصول امر طبیعي سے صناعت میں امکان عکس لازم نهیں آتا بلکہ یهہ امر موقوف دلیل پر هی دوسرے اعتراض کا جواب یهہ هی کہ صابغ و مصبوغ کے برابر آگ پر صبر کرنے سے اُن کي ماهیت میں اتحاد لازم نهیں آتا جیسا کہ ظاهر هی کہ دو چیزیں اگرچہ مختلف هوں مگر بعض صفات میں متحد هوں اس جواب میں نظر هی بعض اشخاص نے جن کي عمر اس تلاش میں گذري هی اُن میں سے نقل کي گئي هی کہ طغراے نے ایک مثقال اکسیر سے ساٹهہ هزار مثقال سونے کي اور دوبارہ دوسرے مثقال سے تین لاکهہ مثقال اور مریانس الراهب معلم خالد بن یزید نے ایک مثقال سے دس دس بیس بیس لاکهہ مثقال سونا بنایا اور مار قبطیہ کا مقولہ هی کہ اگر خدا نهوتا تو ایک مثقال سے تمام دنیا سونے سے بهر دي جاتي — قول فیصل ایک شاعر کا مقولہ هی *

کعنقاء الکیمیا لیس تري * من ناله والانام في طلبه

ترجمہ

جوهر کیمیا کي سب کو تلاش * پر جهاں میں کسیکو ملتا نهیں

صاحب الشذور جو اس فن کے اماموں میں سے ایک هی یوں تصریح کرتا هی کہ نهایت صنعت یهہ هی کہ ایک هزار کو ایک مثقال سونا بنادے اُس کا قول هی —

شعر

نعاد بلطف الحل والعقد جوهراً * يطلوع في النيران واحدة الالف

بعض لوگوں نے یهه گمان کیا هی که مقامات حریري اور کلیله دمنه بهي رموز کیمیا میں هیں *

متفرقات بیان

(۷) بعض نے اُن میں سے جنهوں نے تمام عمر اس تلاش میں بسر کي هی تصنیفات جابر تلمیذ امام جعفر صادق پر لکهدیا هی که تو کافر هی اور تیرا نام غلطي سے جابر رکها گیا هی اور تونے تمام عمر اس میں صرف کي اور رائیگاں کهوئي - بعضوں نے لکها هی که گندک اور پارہ کو آگ کي گرمي میں جمع کرنے سے اتنے استزاجات کثیر مدت قلیل میں حاصل هوسکتے هیں جو معدن میں ایک مدت دراز میں نهیں حاصل هوسکتے مگر یهه طریقه نهایت صنعت هی اور ایک عمل شاقه کا محتاج هی اور بعض اُن میں سے ترکیب معادن کو نسبت اوزان اور حجم فلزات سے تالیف کرنے لگے اور بعض اس کا خیال نهیں کرتے اُن کو اشتباہ اور التباس واقع هونے لگے اُنهوں نے نباتات و جمادات و حیوانات سب کو شامل کرلیا مگر وہ کوئي نتیجه نه پیدا کرسکے — حکما نے صنعت اکسیر کا ایک طریقه بنایا هی اور چیستاں کے طور پر اُس کي کیفیت بیان کي هی یا تعمیه کے طور پر ذکر کیا هی یا اس طرح بیان کیا هی که جس سے آدمي مغالطه میں پڑے سبب اُس کا یهه بیان کیا هی که اُس کے کتمان اور اخفا میں مصلحت تامه هی اُن کي تحریروں اور تصنیفوں سے کسي صورت سے رهنمائي نهیں هوتي والله یهدي من یشاء (خدا هي راہ دکهائے جسے دکهائے) عبدالعزیز بن نمام العراقي یهه اشارہ کرتا هی که

عبدالعزیز بن نمام العراقي يشير	جس شخص کو یهه حکمت کیمیا ملگئي اُس کو
الی مکانة الواصل لهذا الحکمة	شان و شوکت و تمکنت حاصل هوگئي اور اُس
فقد ظفرت بماله يوته ملك	چیز پر فتح و ظفر حاصل هوئي که نه بادشاہ کو
لاالمنذران ولا كسرى بن ساسان	وہ حاصل هوئي نه منذران کو اور نه کسری بن
ولاابن هند ولاالنعمان صاحبه	ساسان کو اور نه ابن هند کو اور نه نعمان کو اور
ولا ابن ذي يزن في راس غمدان	نه ذي یزن کو راس غمدان میں *

جلدکي کا بیان

(۸) الجلد کي شرح مکتسب میں اول اپنے حالات شاگردي اور خدمت گذاري شیخ جابر کے اور اپني تحصیل علم کے بیان کرتا هی اور پهر الله تعالی کي قسم کهاکے لکها هی که جابر نے بارها یهه ارادہ کیا که میں اس علم سے پهر جاؤں اُس نے مجهه

بہت سے شکوک وارد کیئے اور ہدایت کے بعد ضلالت میں ڈالنا چاہا — مگر جو اُس نے ارادہ کیا تھا وہ خدا نے پورا نہونے دیا اور میں اُس کی مراد کو سمجھہ گیا کہ حضرت کو مجھہ سے حسد ہوگئی ہی مینے اُن سے بحث کرنی شروع کی اور اس میدان میں سنان لسان اُس پر دراز کی اور وہ میرے سامنے سیف دلائل لیکر نہ کھڑا ہوسکا اور مینے برہان حق بیان کرکے اُس کو خاموش کردیا پھر وہ کھڑا ہوا اور مجھے گلے لگا لیا اور کہا کہ میں تیرا امتحان کرتا تھا واقعي تو اس فن سے ماہر ہی اور اس علم کا اہل ہی تو یاد رکہو کہ اس فن کا چھپانا ہي بہتر ہی اُس کا افشاء اُس پر جوکہ مستحق نہو حرام ہی مگر جو لوگ اُس کے قابل ہوں اُن پر اُسکا اظہار واجبات سے ہی " وضع الاشیاء في محلها من الامور الواجبة " اگر اُس کے اہل سے اخفا کیا جاوے تو تضیع فن ہی اور عالم پر ظاہر کیا جاوے تو اُس کي خرابي ہی — آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ حکمت کي بنیاد متزلزل ہو رہي ہی اور آج کل حال کے طالب العلم حیوانوں سے زیادہ جاہل اور طالب محالات ہیں مکار اور بیوقوف ہیں جو کہتے ہوں اُس کو نہیں پاتے ہیں وہ فقر کا ذکر کرتے ہیں اور کیمیا کو یہہ سمجھتے ہیں کہ وہ غناءالدہر ہی اور اُس کے واسطے زخارف حکایات جوڑتے ہیں باوجود ان سب باتوں کے کسي مسئلہ اور بات پر ایک دوسرے کے ساتھہ متفق الراے نہیں سب اپني اپني گاتے ہیں اُن کي جہالت اُنہیں ضلالت بعید میں ڈال رہي ہی پس جب ہم نے یہہ دیکھا تو اُن طالبعلموں کے لیئے جو حکمت الٰہي اور اس صنعت شریف فلسفي کو سیکھنا چاہتے ہیں نصیحت کا کرنا اپنے اوپر فرض جانا اور کتاب بغیةالخبیر في قانون طلب الاکسیر لکھي ہی اور پھر شمس المنیر في تحقیق الاکسیر — رسائل بخاري میں چھتیس دلائل عقلي و نقلي اس فن کے باب میں موجود ہیں ابن سینا نے پہلا رسالہ مرءةالعجایب اس فن میں لکھا ہی اور اُس میں علم الکیمیا سے اول بحث کي اور اور کتابوں میں بھي اس کا بیان لکھا ہی اور صنعت اکسیر اور میزان کو بہت توضیح کے ساتھہ بیان کیا ہی اور اہل اسلام کي کتب فلسفہ میں خالد بن یزید بن معاویہ بن ابي سفیان نے بہت غور اور خوض کي ہی اور جابر ابن حیان الصوفي پہلا شخص ہی جس نے اس علم کو مشتہر کیا — یہہ کہا گیا ہی کہ حضرت اُمام جعفر صادق نے اس فن اور خواب کي تعبیر کے باب میں ایک کتاب لکھي تہي وہي گویا تمام جابر کي کتابوں کا متن تھا کہتے ہیں کہ پانچ سو رسالے اُس نے لکھے تھے (ان سبکا ترجمہ لاطیني زبان میں دو ہزار صفحوں کے اندر ہی اور سترھویں صدي میں اُس کا ترجمہ انگریزي زبان میں یعني رسل صاحب نے کیا ہی پندرھویں صدي تک اہل یورپ کا سرمایہ علم کیمیا اس صاحب کمال کي کتابیں تھیں) اُس کي کتابوں میں سے ہر ایک کتاب سے فوائد متعددہ حاصل ہوسکتے ہیں اور بعد اُس کے اہل اسلام میں اس

فن کے امام یہہ لوگ ہوئے ہیں سلمه بن احمد المجریطي و ابوبکر الرازي و ابوالاصبع بن تمام‌العراقي و طغراے و صادق محمد بن امیل التمیمي و امام ابوالحسن علي صاحب الشذور غرض اُن میں سے ہر ایک نے اپنے اجتهاد میں جهد کو اپني غایت پر پہونچایا اور کیمیا کي تعلیم میں بہت کوشش کي جلدکي متاخرین میں هی *

حکماے یونا

(٩) یہہ بهي معلوم رہے که جب جماعت فلسفه نے جس میں هرمس اور اسطاتیس اور فیثا غورس جیسے حکیم تھے یہہ ارادہ کیا که اس صناعةالله کا استخراج کریں تو اُنہوں نے جنکو انفهم في مقام الطبیعة یعني اپنے نفسوں کو مقام طبیعت پر رکھا اور قوت منطقیه اور علوم تجاربیه سے دریافت کیا که ہر جسم میں حر و برد و رطوبات و یبوست میں سے داخل هوتي هیں اور وهي اجسام میں ایک سے دوسرے میں داخل هوتي هیں پس اُنہوں نے ایسي ایک ترکیب ایجاد کي جس سے تنقیض زاید اور تزئید ناقص کیفیات فاعلیه و مفعولیه و منفعلیه میں کرلیں اور اسي سے اُنہوں نے اکسیر ترابیه و حیوانیه و نباتیه جو مختلف في‌الزمان و في‌المکان هیں بنائیں اور اُسي سے اُنہوں نے تکلیس قایم کي اور مقام حرق معادن کا اور اُس کا التهاب و تسقیه و مقام تبرید و تجمید و تساوي اور مقام تخفیف و تشمیع و تخنیق اور مقام ترطیب تلیین و تقطیر اور مقام تجوهر و تفصیل اور مقام تصفیه و تخلیص و سحق و تحلیل اور مقام التیان و تمزیج و عقد اور مقام اتحاد و تمکین قایم کي اور پھر جواهر اُصول سے شي واحد کو لیا جو فاعل فعل کي تھي مگر غیر منفعل تھي اور تاثیرات مختلفه شدیدالقوت پر مشتمل تھي اور نافذةالعقل تھي اور جن جسموں سے ملتي تھي اُن میں تاثیر پیدا کرتي تھیں یہہ باتیں اُن کو الهامات سماوي و قیاسات عقلي اور حسي سے اُنہیں حاصل هوئي تھیں اور اسقلیفندر یونس اور اندرو ماخس وغیرہ نے بهي اُنہیں تراکیب سے تریاق اور معاجین و حبوب و اکتحال و مراهم بنائے اول اُنہوں نے قوت ادویه کا قیاس کیا به نسبت مزاج ابدان بشر اور امراض غامضه کے جو اُن ابدان میں هیں اور پھر ایک دوا حار و بارد و یابس و رطب سے ایسي مرکب کي که برعایت اسباب وہ علاج میں نفع کرے — حکیم دیمقراط نے صنعت اکسیر الخمر میں یهي کیا اول اُس نے دیکھا که باني خمر کے اعتدال قوام میں خلل انداز نہیں هوتے اس لیئے که وہ خمر ماء عنب هی اور خمر کے پانچ خواص دیکھے لون و طعم و رایحه و تفریح و اسکار پس یہہ دیکھہ کر اول ترکیب ادویةالعقاقیر صابغه کي شروع کي جس سے ماء میں شراب کا سا رنگ پیدا هو پھر ایسي دوائیں لیں جو اُسي طعم میں مشاکلة رکھتي تھیں پھر ایسے معطرات لیئے جو رایحه میں اُس کي متماثل تھیں پھر مفرحه پھر مسکراة لي اُن میں سے

یابسات کو پیسا اور مایعات سے اُسے تر کیا یہاں تک کہ اُن میں اتحاد ہوجاوے پس ایک دوا یابس تیار ہوگئی یہہ ارسطو کے رسالہ کا خلاصہ ہی *

جلدکی کی راے

(۱۰) جلدکی کتاب نہایت الطلب میں لکھتا ہی کہ ہر ایک حکیم کی عادت ہی کہ علم کو تمام کتاب میں متفرق کردیتا ہی اور چند کتابوں میں خاص کتابوں کے اشارہ کردیتا ہی جن سے اور زیادہ علم حاصل ہوسکتا ہی جیسا جابر نے جمیع کتب الخمسۃ میں کیا ہی اور جیسے مؤیدالدین نے مصابیح والمفاتیح میں کیا ہی اور مجریطی نے کتاب الزینۃ اور ابن امیل نے کتاب المصابیح میں کیا ہی اب جلدکی لکھتا ہی کہ تمام عطیات خداوندی کا اظہار خاص و عام کے فائدہ کے لیئے واجبات سے ہی مگر خاص یہہ موہبۃ عظمی مستثنی ہی جس کی بڑی شرط ایک اخفا ہی - خاص کر یہہ فن اُن بادشاہوں کو جو عقل سے بہرہ نہیں رکھتے بتانا ہی نہیں چاہیئے جو شخص بتلاویگا وہ بلاؤں میں مبتلا ہوگا اور اُس کی بہت سی وجوہ ہیں اگر وہ اُس شخص کو بتلائیگا جس پر حسد تمام ہوتی ہو تو وہ بلا میں پھنسیگا اس لیئے کہ اُس کے پاس مطلوب عام دیکھہ کر اُس کے تلف کرنے میں کوشش کرینگے اور اگر بادشاہ کو بتائے تو بادشاہ ہمیشہ اُس سے ڈرتا رہیگا بادشاہوں کی برابر کسی کو مال کی احتیاج نہیں ہوتی کیونکہ مال سے ہی اُس کی دولت و سلطنت کو بقا ہوتی ہی اور جس کو موہبۃ عظمی کیمیا حاصل ہوگی اُس کے نزدیک یہہ سارا دنیا کا مال حقیر ہو جاتا ہی - وہ بادشاہ کی قدر کو اخراج مال سے کم کرسکتا ہی اس لیئے بادشاہ کو کیمیا گر سے حسد ہو جاتا ہی — صاحب کنزالحکمۃ کا قول ہی کہ جو شخص کیمیا کی اصل حقیقت پر پہونچ گیا اور عارف بالحقیقۃ ہوگیا وہ اُس کو کبھی کسی کو نہ بتائے کیونکہ بتانے سے کچھہ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ایک آفت سر پر آجاتی ہی ہر عالم کا مختلف طریقہ اس حکمت پر پہونچنے کا اپنے نفس کے لیئے ہی وہ طریقہ وصل قریب ہوگا یا بعید ہوگا اور اُس کے ارشاد کا طریقہ خاص ہوگا یا عام ہوگا پس اگر طریقہ خاص اُس کا ہی تو کبھی اُس میں دو کا اجتماع نہیں ہوگا ہاں البتہ یہہ سامان اس سعادت عظمی و عنایت اللہ کے حاصل کرنے کے لیئے کردے کہ کوئی اُستاد ملجاوے اور وہ اُس کو تلقین کردے اور ایک اور صورت ہی اور اُس کے سواے کوئی اَوْر صورت نہیں کہ دو فیلسوف جمع ہوں ایک اُن میں سے واصل ہو اور دوسرا طالب اور واصل طالب سے چھپا نہ سکے ایسے واصل و طالب کا جمع ہونا گوگرد سرخ اور ابلق عقیق کے ملنے سے بھی زیادہ دشوار ہی

(باقی آیندہ)

ذکاءاللہ پروفیسر میور کالج الہ آباد

جرمي بنتهم کي کتاب يوتلتي پر

ديباچه

مؤلفۂ منشي مهدي حسن صاحب منصف راے بريلي

دنيا ميں في نفسه کوئي چيز اچهي يا بري نهيں هي بلکه صرف خارجي واقعات اور حالات کسي چيز کو اچها يا برا کر ديتے هيں — مثلاً حصول دولت اگر في نفسه اچهي شي هوتي تو هر وقت اچهي هوتي مگر هم ديکهتے هيں که چوري کے ذريعه سے جو حصول دولت هو اُسکو لوگ اچها نهيں کهتے — کسي کے جسم ميں زخم لگانا بظاهر ايک فعل بد هي مگر اکثر ضرورت ميں انسان کا عضو کاٹ ديا جاتا هي پهوڑوں ميں نشتر ديئے جاتے هيں اور اُسکو کوئي برا نهيں کهتا پس معلوم هوا که هر فعل اپنے خارجي اسباب اور اپنے نتايج کے سبب سے اچها يا برا کهلايا جاتا هي پهلي مثال ميں چونکه چوري سے دوسرونکو رنج و تکليف پهونچتي هي اسوجهه سے وه فعل برا هي اور دوسري مثال ميں چونکه مريض کي صحت مد نظر هوتي هي اسوجهه سے وه فعل اچها هي — بنتهم ايک نامي شخص لندن کا تها سنه ۱۷۴۸ ع ميں پيدا هوا تها اور سنه ۱۸۳۲ ع ميں مرا — اُسکے فلسفه کا يهه اصول تها که تمام اخلاق اور افعال انساني کا مقصود اصلي راحت و مسرت هوتا هي ' اور جس فعل سے که کوئي راحت يا مسرت منتج هو اور کسي تکليف يا رنج کي روک هوتي هو وه فعل اچها هي اور اسي صفت يعني کسي تکليف کے اندفاع اور کسي راحت کے حصول کا نام هي يوتلتي جسکا ترجمه لفظ سود مندي سے هوسکتا هي ' اب ميں اس يوتلتي کي ايک مثال ديتا هوں — مثلاً ايک شخص کو ديکها که وه بيمار هي اور سڑک پر پڑا هي اور اُسکي کوئي خبر لينے والا نهيں هي هم اُسکو اُٹها لائے همنے اُس کا علاج کيا اُس کو کهانا ديا اُس کي خبر گيري کي ' همارا يهه فعل يوتلتي کے مطابق هي کيونکه اس ميں سے حسب ذيل مسرات منتج هوتے هيں اور حسب ذيل آلام دفع هوتے هيں *

۱ جب همنے اُس شخص کو ايسي بيماري و غربت کي حالت ميں ديکها تها تو همارے دل ميں ايک الم همدردي پيدا هوا تها ' همارے اس فعل سے وه دلکا الم دور هوگيا اور اُس الم کے بجاے همارے دل ميں ايک مسرت دافع الم پيدا هوئي *

۲ لوگوں کے دل ميں جو اُس شخص کو ايسي حالت ميں سڑک پر پڑا ديکهتے تهے ' ايک رنج اور خوف و عبرت هوتي تهي وه رفع هوئي اور جب اُنکو معلوم هوا که همنے اُس کے ساتهه يهه سلوک کيا تو اُن لوگوں کو همسے نيکي کي اُميد پيدا هوئي جو

ایک قسم کي مسرت هی اور اُن کے دل میں هماري ایک عزت و قدر هوئي اور همکو اس امر کے علم سے که لوگ همیں اچها سمجهتے هیں ایک دوسری مسرت هوئي *

۳ اُس شخص بیمار کو ایک الم و درد علالت سے نجات ملي اور اسوجهه سے اُسکو بهي ایک مسرت هوئي *

۴ اُس کے اعزا و اقارب کا رنج دفع هوا اور جو لوگ که اُس کے دست نگر تهے اور اُسکي بیماري کے زمانه میں جبکه وہ کچهه معاش مهیا نهیں کر سکتا تها محتاج هوگئے تهے اُنکا الم مایوسي رفع هوا اور اُن کے دل میں مسرت اُمید و مسرت انجاح مرام پیدا هوئي *

پس اسي مسرت کي زیادتي اور الم کي کمي کا نام یوتلٹي هی اور بنتهم تمام سیاست مدن اور تهذیب اخلاق کو اسي مسرت و الم کي موازنه اور حساب پر مبني کرتا هی — وہ کسي فعل کو اسوجهه سے اچها نهیں کهتا که وہ کسي مذهب میں درست یا کسي قانون ملکي میں جائز رکها گیا هی — وہ اُس فعل کو جب هي اچها کهے گا جب که اُس کي یوتلٹي درست هو یعني وہ فعل کسي مسرت کو پیدا کرتا هو اور کسي الم کو دفع کرتا هو — بنتهم الفاظ انصاف و خلاف انصاف و اخلاق و خلاف اخلاق و غیرہ کا استعمال نهیں کرتا اور وہ یهه بهي نهیں کهتا که فلاں فعل اسوجهه سے برا هی که خلاف انصاف یا خلاف اخلاق هی کیونکه اُس کے نزدیک انصاف و اخلاق وغیرہ بجاے خود کوئي چیز نهیں هیں انصاف بهي وهي هی که جسمیں یوتلٹي هو اور اخلاق بهي وهي هی که جس میں یوتلٹي هو *

چونکه اس اصول یوتلٹي کو صاف اور مدلل کرنیکے لیئے تین امور بهت ضرور تهے *

۱ لفظ یوتلٹي کے صاف و صریح معني بیان کرنا *

۲ تمام اور اُصولوں کو جو غلطي سے اُصول یوتلٹي میں ملگئے هوں یا اس کے مشابه هوگئے هوں خارج کر دینا *

۳ کچهه ایسے صاف اور معین قواعد مقرر کردینا جس سے فوراً هر فعل کي مسرت و الم یا راحت و تکلیف کي مقدار معلوم هو جاے که اس فعل سے اس مقدار کي مسرت یا راحت حاصل هوئي اور اس مقدار کے الم یا رنج و تکلیف کا دفعیه هوا *

اسلیئے بنتهم نے اولا اُصول یوتلٹي کو بیان کیا بعدہ اُن دو اصولوں کا ذکر کیا جو اکثر اس اصول یوتلٹي میں ملجاتے هیں اور اُس کے مشابه هو جاتے هیں ' اُن میں سے ایک اصول رهبانیت هی جسکو مذهب اسلام نے یهه کهکر که لا رهبانیت في الاسلام منع کیا هی اور دوسرا اصول رغبت و نفرت هی' جو لوگ اصول رهبانیت کو علم اخلاق کا اصول قرار دیتے هیں

هیں وہ هر ایسے فعل کو برا کہتے هیں جس سے راحت یا مسرت انسانی پیدا هوتی هو اُنکا قول یہہ هی کہ دنیا نا چیز هی اس میں همکو همیشہ مصیبت اوٹهانا چاهیئے اور جسقدر مصیبت هم یہاں اوٹهائینگے اُسیقدر دوسرے عالم میں همکو راحت هوگی — پس ظاهر میں یہہ اصول رهبانیت بالکل ضد اصول یوٹلٹی کے معلوم هوتا هی ، لیکن بقول بنتهم کے یہہ لوگ جو اصول رهبانیت کی پیروی کرتے هیں خود نہیں جانتے کہ وہ کیا کہہ رهے هیں — زبان سے کہتے جاتے هیں کہ همکو راحت سے نفرت هی اور اُسی راحت کی تلاش میں سر گرداں هیں مثلاً فقرا و جوگیان و راهبان جو طرح طرح کی تکالیف اپنے اوپر اُٹهاتے هیں اور حظایظ دنیوی کو اپنے اوپر حرام کرلیتے هیں — یہہ لوگ تمام یہہ مصیبتیں صرف مسرت نام آوری اور مسرت شہرت یا کم سے کم مسرت اُمید ثواب اُخروی حاصل کرنے کے لیئے اُٹهاتے هیں — ایک لطف دوسرا یہہ هی کہ مسرت کے حصول کی خواهش کو تو لوگ برا سمجهتے هیں لیکن اسی شی کو جسکا نام مسرت هی اگر دوسرے الفاظ سے تعبیر کرو تو اُسکی خواهش کو لوگ برا نہیں سمجهتے — مثلاً اگر اس مسرت کا نام رکہا جاے عزت و شہرت و نام و وقار تو ان چیزوں کے حصول کی خواهش کو لوگ چنداں برا نہیں سمجهتے جو لوگ علم اخلاق اور سیاست مدن کو اصول رغبت و نفرت پر محمول کرتے هیں وہ هر فعل کو جو اُنکی رغبت کے موافق هی اچها اور هر فعل کو جس سے اُنکو بذاتہ نفرت هی برا کہتے هیں مگر اُنکے پاس اُن افعال کی اچهائی یا برائی کے لیئے کوئی اور دلیل بجز اُنکی ذاتی رغبت و نفرت کے نہیں هی — یہہ لوگ عجب فرضی دلایل پیش کرتے هیں — ایشیاء کے پرانے بادشاهوں کا اکثر یہی اصول رها هی کہ جو فعل اُنکی طبیعت کے خلاف هی وہ جرم هی بغیر اس امر کے لحاظ کے کہ اُس سے راحت یا مسرت انسانی منتج هوتی هی یا نہیں ؛ تعصب مذهبی بهی اسی اصول پر مبنی هی — ایک مذهب والے دوسرے مذهب کے لوگوں کو کافر اور مرتد اور واجب القتل قرار دیتے هیں — تمام جدال و قتال مذهبی جو پچهلے زمانوں میں هوئے وہ اس اصول پر مبنی تهے — بهت سے ایام سال کے هیں جس میں اگر کوئی امر کبهی کسی گروہ کے خلاف رغبت صادر هوا هی تو وہ گروہ اُن ایام کو نہایت رنج و ملال کے ایام سمجهتا هی اور اُن لوگوں سے وہ گروہ عداوت رکهتا هی جو لوگ اُسدن کوئی امر خوشی کا کریں و بالعکس — سلاطین صرف اپنے ذاتی خشم و غضب یا شوق حصول ملک و شہرت میں لکهوکہا بندگان خدا کا خون جنگ و جدال میں بہا دیتے هیں — مصلحان قوم سے نفرت نیا طریقہ اختیار کرنے پرانی راہ کو چهوڑنے کی مخالفت اسی اصول پر مبنی هی — یہہ سب مثالیں اصول رغبت و نفرت کی تهیں — چونکہ کوئی شخص صاف یہہ امر نہیں کہہ سکتا کہ جو میں کہتا هوں وهی صحیح هی اور جو اُسکے خلاف هی احمق هی یا بیهودہ هی یا کافر هی لہذا هر زمانہ میں جو اس اصول

رغبت و نفرت کے پیرو هیں مختلف طریقوں اور مختلف الفاظ میں اس اصول کو ظاهر کرتے هیں حالانکه غور سے دیکھو تو مراد اُن سب کي یهي هی که جو هماري راے هی وهی صحیح هی اور اُسکي پیروي کرنا چاهیئے — مثلاً ایک شخص کهتا هی که خدانے هم میں ایک قوت دی هی جسکا نام هی کانشنس یا وجدان ذاتي یهی قوت نیک و بد میں تمیز کرتي هی — یهه شخص کهتا هی که فلاں فعل برا هی کیونکه همارا کانشنس بتاتا هی که وہ فعل برا هی فلاں کام اچھا هی کیونکه همارا کانشنس اُس فعل کو اچھا کهتا هی — اصل میں ان افعال کي اچھائي و برائی صرف اُسکي راے کے مطابق هی لیکن اپنے تئیں الزام خود مختاري سے بچانے کے لیئے اُس نے اُس راے کو ایک فرضي شي کانشنس پر محمول کیا هی — دوسرا شخص کهتا هی که نهیں فهم ایک چیز هي جو نیک و بد میں تمیز کرتي هی وہ کهتا هی که فلاں فعل نیک هی کیونکه همارا فهم یهي کهتا هی اور جو شخص اسکے خلاف هی وہ فهم نهیں رکهتا — غرضکه یهه سب لوگ اپني راے کي فتحیابي کے لیئے اور اسواسطے که لوگ اُس راے کي پیروي کریں بے انتها کلفت اوٹھاتے هیں لڑتے هیں اور جهگڑتے هیں اور اپنے تئیں مصیبت میں ڈالتے هیں — لیکن یهه امر بهي یهاں پر ذکر کر دینا ضرور هی که یهه اصول رغبت و نفرت کبهي کبهي اصول یوٹلٹي سے منطبق هو جاتا هی ' اور اُسکی وجهه یهه هی که فطرت انساني راحت سے رغبت اور تکلیف سے نفرت کرتي هی لهذا اکثر وہ اشیاء جنسے لوگ رغبت کرتے هیں وهي هیں جو راحت بخش هیں اور وہ اشیاء جنسے نفرت هی وهی هیں جو تکلیف دہ هیں اور اصول یوٹلٹي بهی راحت افزا اشیاء کو پسند و تکلیف دہ اشیاء کو نا پسند کرتا هی' یهی وجهه هی که جرم سرقه و قتل و فریب وغیرہ تمام دنیا اور تمام قوموں میں برے سمجھے گئے هیں اصول رغبت و نفرت والے اپني فطرتي نفرت سے اُسکو برا کهتے هیں اور اصول یوٹلٹي والے اُسکو تکلیف دہ هونیکي وجهه سے برا کهتے هیں — اسیوجهه سے بنتهم نے اصول رهبانیت اور اصول رغبت و نفرت کو نهایت تفصیل سے بیان کیا هی تاکه یهه دونوں اصول یوٹلٹي کے لباس میں هوکر انسان کو غلطي میں نه ڈالیں — اسکے بعد بنتهم نے اسباب نفرت کو بیان کیا ' یعني کیا وجوہ هیں جنسے انسان خواہ مخواہ ایک شی سے نفرت کرنے لگتا هی' ان اسباب کا جاننا بهي ضرور هی کیونکه یهي اسباب انسان کو اصول رغبت و نفرت کي طرف کهینچ لیجاتے هیں اور آدمي اپني اُس نفرت کي وجهه سے جو اُس کے دل میں بیٹهه جاتي هی ایک شي کو برا سمجهنے لگتا هی بغیر اس امر کے غور کے که اُس شی سے مسرت انساني بڑهتي هی یا نهیں ' وہ اسباب یهه هیں *

اولاً تنفر حواس مثلاً کیچوا جو ایک کیڑا بد هیئت هوتا هی اور نظر کو جو منجمله ایک حواس کے هی برا معلوم هوتا هی لهذا وہ بیچارہ باوجودیکه کسیکو نقصان نهیں

پہونچاتا نجس سمجھا جاتا ھی لوگ اُس سے نفرت کرتے ھیں، یہي حال صدھا جانوروں کا ھی جو صرف اپني بد ھیئتي کے سبب یا اس سبب سے کہ اُنمیں ایک بو ایسي ھوتي ھی جو ھمارے شامہ کو تکلیف پہونچاتي ھی ھمارے ھاتھہ سے مصیبت میں گرفتار رھتے ھیں *

ثانیاً — تخالف راے وغیرہ — جو ھماري سي راے نہیں رکھتا خواہ مخواہ اُس سے نفرت معلوم ھوتي ھی *

ثالثاً — بھروسہ کا ٹوٹ جانا — فرض کرو کہ میں زید سے اپنے خیال و رغبت کے موافق اُمید رکھتا تھا کہ اگر میں اُس سے گاڑي مانگونگا وہ مجھے دیدیگا میں نے گاڑي مانگي اُسنے ندي اس سے خواہ مخواہ مجھے اُس سے ایک نفرت پیدا ھوگي اور اُسکے کسي فعل پر مجھے بھروسہ نرھیگا *

رابعاً — اس امر کي خواھش کہ لوگ ھمارے ھي مذاق اور لطف کي باتیں کریں *

خامساً — حسد مثلاً کوئي شخص نہایت غریب تھا دفعتاً امیر کبیر ھوگیا گو اُسنے ھمکو کوئي نقصان نہیں پہونچایا تاھم اس امر کا حسد ھمارے دل میں پیدا ھوتا ھی کہ وہ کیوں بڑھ گیا، اور ایسے شخص کا نام خواہ مخواہ حقارت سے لیا جاتا ھی کوئي اُسکو نوخیز کہتا ھی کوئي کہتا ھی کہ اُسکي آنکھوں میں چربي چھائي ھوئي ھی و قس علی ھذا *

بنتھم کا قول ھی کہ یہي حسد اکثر لوگوں کو اصول رھبانیت کیطرف بھي کھینچ لیجاتي ھی کیونکہ دولت کي حد اسقدر وسیع نہیں ھی اور سب لوگوں کا دولت میں برابر ھوجانا غیر ممکن ھی لیکن غریبي و مفلسي ایسي چیز ھی جو سبکو گھٹاکر ایک درجہ پر لاسکتي ھی — پس اھل حسد جب دوسروں کو اپنے سے زیادہ دولتمند دیکھتے ھیں تو اُصول رھبانیت کو خوب بڑھانا چاھتے ھیں تاکہ سب تارک الدنیا ھوکر ایک حالت پر آجائیں *

ان تمام اصولوں اور اسباب نفرت کے بعد بنتھم نے اس امر کا ذکر کیا ھی کہ علم سیاست مدن پر ان اصولوں کا کیا اثر ھوتا ھی — وہ کہتا ھی کہ اصول رھبانیت کا اثر تو بہت کم علم سیاست مدن پر ھوتا ھی کیونکہ گورنمنٹ کا مقصود ھمیشہ یہہ رھتا ھی کہ طاقت و غلبہ و دولت ھو اور اصول رھبانیت اسکے خلاف ھی لہذا کسي زمانہ میں کسي گورنمنٹ یا بادشاہ نے رھبانیت کو اصول سلطنت نہیں ٹھہرایا ھی — اصول یوتلٹي پر بھي بہت کم آج تک لحاظ ھوا بجز اس کے کہ کسي بادشاہ نے اپني رغبت کے موافق کوئي قانون جاري کیا ھو اور اتفاق سے اُس زمانہ کي حالت کے موافق وہ قانون لوگوں کے فوائد کا بھي

منتج هوگيا هو — مثلاً ايک بادشاہ نے جسکو چوري سے نفرت طبعي تهي حکم ديا که چور قتل کرڈالے جايا کريں يهه قانون اُسکا گو اُسکي ذاتي نفرت پر مبني تها مگر اُس زمانه ميں چونکه چوري بهت زيادہ هوتي تهي لوگونکے ليئے يهه قانون مفيد بهي هوگيا ' ليکن اکثر سياست مدن کا علم اصول رغبت و نفرت هي پر محول رہا هی اور سلاطين نے قوانين اپني راے اور طبيعت کے موافق بنائے هيں اسوجهه سے اکثر سلاطين نے مسرات انساني اور انسان کي بهتري کو تو جو مقصود اصلي هيں کنارے رکها اور تهذيب و تعليم اور انصاف اور دولت اور طاقت کو جو صرف وسائل مسرات انساني هيں اصل مقصود گردانا هی — تهذيب يا تعليم يا دولت مقصود بالذات اشياء نهيں هيں بلکه انکي خواهش صرف اسوجهه سے کي جاتي هی که ان سے مسرت انساني حاصل هوتي هی — اس کے بعد بنتهم نے اقسام مسرات بيان کيئے هيں ' وہ کهتا هی که مسرت مفرد هی يا مرکب اگر ايک چيز سے حاصل هو تو مفرد هی مثلاً ايک شي خوبصورت کو همنے ديکها اس سے جو مسرت حاصل هوئي وہ مسرت مفرد هی ' اور بهت سي اشياء کے مجموعه سے جو مسرت حاصل هو وہ مرکب هی مثلاً هم ايک جلسه رقص ميں شريک هوئے حسينوں کي صورت باجے کي آواز نغمه کي عمدگي اس سب مجموعه سے جو ايک مسرت حاصل هوئي وہ مسرت مرکب هی — اسطرح سے آلام کي بهي دو قسميں هيں *

اسکے بعد بنتهم نے مسرات مفردہ اور آلام مفردہ کا ذکر کيا هی ' اُس کے بعد وہ لکهتا هی که يهه مسرات اور آلام کسي نه کسي وجهه سے پيدا هوتے هيں اگر کسي طبعي وجهه سے پيدا هوں تو ان مسرات و آلام کو اقتضاے طبعي کهتے هيں – مثلاً بارش کثرت سے هوئي اور همارا مکان گرگيا اس مکان کے گرجانے کا جو رنج همکو هوا وہ اثر هی ايک طبعي اور قدرتي سبب يعني بارش کا اسوجهه سے اسکو اقتضاے طبعي کهتے هيں ' اگر وہ اثر هی کسي اخلاقي سبب کا تو اُسکو اقتضاے اخلاقي کهتے هيں مثلاً همارا همسايه همسے عداوت رکهتا تها اور اُس نے همارے مکان ميں آگ لگادي اس سے جو رنج همکو پهونچا يهه اثر هی ايک اخلاقي سبب کا اور اسوجهه سے اسکو اقتضاے اخلاقي کهتے هيں ' يا وہ اثر هی کسي پولیٹکل سبب کا مثلاً کسي جرم ميں بادشاہ وقت نے همارا مکان جلوا ديا اسکو اقتضاے مملکتي کهتے هيں ' يا وہ اثر هی کسي مذهبي امر کا مثلاً وہ گهر همارے خيال ميں خدا نے ايک گناہ کي سزا ميں جلوا ديا اسکو اقتضاے مذهبي کهتے هيں *

اسکے بعد بنتهم نے راحت و تکليف يا مسرت و الم کے اندازہ کرنيکا طريقه بيان کيا هی — وہ لکهتا هی که جب مسرت و آلام کو في نفسه خيال کرو يا اس حيثيت سے اُنکو خيال کرو که اُن کا تعلق ايک شخص خاص سے هی تو وہ مسرات و آلام چار حالات پر مبني هوتے هيں *

۱ — اُنکي مقدار یعني مثلاً کوئي الم نہایت شدید ھی کوئي الم کسیقدر کم ھی کوئي ایسا ھی کہ دلپر اُسکا بہت زیادہ اثر نہیں ھوتا *

۲ — اُنکے زمانہ قیام کي مقدار مثلاً ایک مسرت یا الم ھی کہ وہ گھنٹہ دو گھنٹہ تک قایم رھتا ھی کوئي مسرت و الم ھی جو بہت دنوں تک قایم رھتا ھی کوئي اُس سے زیادہ *

۳ — اُس کا تحقق مثلاً ایک بکس بند نیلام ھوتا ھی ھمکو معلوم نہیں کہ اُس میں جواھر ھیں یا روپیہ ھیں یا پیسے ھیں یا ٹھیکریاں ھیں لہذا اُس کے خریدنے سے جو مسرت ھمکو ھوگي وہ محقق نہیں ھی اور جسقدر وہ مسرت محقق ھوتي جاے اُسیقدر اُس بکس کي قیمت بھي بڑھتي جائیگي *

۴ — اُسکا قریب‌الوقوع ھونا — مثلاً ایک اراضي کو ھم خریدتے ھیں اور اُسپر کوئي بار رھن وغیرہ ایسا ھی جسکي وجہہ سے وہ اراضي پچاس سال کے بعد ھمارے قبضہ حقیقي میں آئیگي یعني وہ مسرت یا فوائد جو اُس اراضي سے ھمکو حاصل ھونگے پچاس سال اُسطرف ھٹے ھوئے ھیں جسقدر اُس اراضي کا ملنا قریب‌الوقوع ھوتا جائیگا اُسیقدر مسرت زیادہ ھرتي جائیگي *

پھر اگر ھم اُن مسرات و آلام کو اس حیثیت سے خیال کریں کہ اُن سے اور مسرات و آلام کے منتج ھونے کي اُمید ھی یا نہیں تو دو اور حالات پر لحاظ کرنا ھوگا *

(۱) اُن مسرات و آلام کي توریث (۲) اُنکي تخلیص' اگر وہ مسرت یا الم ایسا ھی جس سے اُسي قسم کي اور مسرت یا الم کے پیدا ھونیکي اُمید ھی تو وہ مسرت یا الم مورث ھی اور اگر وہ مسرت ایسي ھی جس سے کسي اَوْر مورث کے پیدا ھونیکي اُمید نہیں ھی یا وہ الم ایسا ھی جس سے کسي اَوْر الم کے پیدا ھونیکي اُمید نہیں ھی تو وہ مسرت یا الم خالص کہلائیگا — پھر اگر ان مسرات و آلام کے ساتھہ کسي جماعت کا تعلق خیال کیا جاے تو ایک اَوْر حالت لحاظ طلب پیدا ھوتي ھی یعني وسعت یعني یہہ کہ وہ مسرت یا الم کتنے اور اشخاص تک متعدي ھوسکتا ھی ' خلاصہ یہہ کہ مسرات و آلام کي مقدار دریافت کرنے کے لیئے ۷ حالتوں پر نظر ڈالنا پڑتا ھی — (۱) مقدار (۲) اُنکي دیر پائي (۳) اُنکا تحقق (۴) اُنکا قریب‌الوقوع ھونا (۵) اُنکي توریث (۶) اُنکا خلوص (۷) اُنکي وسعت — پس اب جس فعل کي خوبي و برائي کا اندازہ کرنا ھو تو اولاً دیکھو کہ اُس فعل سے کس‌کس قسم کي راحتیں یا مسرات کس مقدار کي منتج ھوتي ھیں اسکو تو آمدني یا منافع قرار دو ' پھر دیکھو کہ اُسي فعل سے کس‌کس قسم کي تکالیف یا آلام اور کس مقدار کے منتج ھوتے ھیں انکو خرچ یا نقصان قرار دو تب اس نقصان کو اُس منافع سے مجرا کرکے دیکھو کہ مسرت زیادہ رھتي ھی یا الم اگر مسرت زیادہ رھتي ھی تو وہ فعل اصول یوتلٹي

كے مطابق اچها هى و الا نهيں — اب ميں اسكي ايک مختصر آور سهل مثال ديتا هوں جس سے اس قاعدہ كا طريق عمل لوگوں كو معلوم هو جاے اور سمجهه ليں كه اسيطرح سياست مدن ميں بهي اس پر عمل كيا جاتا هى اور جرايم كي مقدار وغيرہ دريافت هوسكتي هى اور أسكے مطابق أسكي سزا قايم كي جاسكتي هى — مثلاً ايک شخص تنها جاتا هى اور سو روپيه أس كے پاس هيں هم چاهتے هيں كه أسے مار كر چهين ليں اب ديكهنا چاهيئے كه اس فعل كي يوتلتي كيسي هى — اس كا حساب هم يوں لگائينگے

مسرات

مقدار (۱) سو روپيه همكو ملينگے يعني سو روپيه كي مسرت همكو حاصل هوگي *

ديرپائي (۲) فرض كرو كه يهه مسرت پانچ مهينه تک قايم رهيگي كيونكه عــه ماهواري همارا خرچ هى *

تيقن (۳) فرض كرو كه ايک تهائي اس امر كا يقين هى كه وہ جرم افشا نهو اور اس مسرت سے هم مستفيد هوں *

قريب‌الوقوع هونا (۴) يهه مسرت نهايت قريب‌الوقوع هى كيونكه وہ شخص سامنے كهڑا هى اور تنها هى اسوقت اگر هم چهين ليں تو ابهي وہ مسرت سو روپيه كي همكو حاصل هوتي هى *

تبوريث (۵) يهه مسرت خالص نهيں هى كيونكه ممكن هى كه هم پهس جائيں اور اسوجهه سے يهه مسرت مورث الم هوجاے *

تعديه (۶) يهه مسرت متعدي نهيں اگر هى بهي تو صرف چند اشخاص كے ليئے جو همارے خاندان ميں هيں *

الام

(۱) أسكا سو روپيه كا نقصان هوگا اور يهه نقصان چونكه جبر كے ساتهه هوگا تو اسكا أس شخص كو رنج بهي بهت زيادہ هوگا *

(۲) يهه رنج اور يهه خوف جو أسكے دلميں پيدا هوا غير محدود زمانه تک رهيگا *

(۳) دل ميں يهه خوف يقيني هى كه اگر يهه امر كهل جائيگا تو ميں گرفتار هونگا *

(۴) اور يهه خوف افشا بهي نهايت قريب‌الوقوع هى *

(۵) يهه سو روپيه فرض كرو كه سركاري هيں اسوجهه سے ممكن هى كه أس شخص بيچارہ پر غفلت جرم لگايا جاے اور وہ نوكري سے موقوف هو جاے اور اسوجهه سے أسكو دوسرا الم لاحق هو *

(۶) اس سو روپيه كے جانے سے أس محله كے رهنے والوں اور شهر كے رهنے والوں كو خوف پيدا هوگا اور اسوجهه سے متعدي هوگا *

پس ان تمام حالات پر غور کرنیکے بعد معلوم هوسکتا هی که یہه میرا فعل کیسا هی — اب بہت سے حالات ایسے هیں جس سے اُس مسرت و الم کي مقدار اور حالت اور اُسکا اثر دلپر بڑه جاتا هی یا گهٹ جاتا هی اسوجهه سے بنتهم نے اُن حالات کا بالتفصیل ذکر کیا هی — وہ حالات بہت سے هیں ایک اُن میں سے مثلاً صحت هی — ایک طمانچه فرض کرو که هم ایک صحیح و سالم شخص کے لگائیں اس طمانچه کا اثر اُس طمانچه سے کم هوگا جو ایک بیمار و لاغر و ضعیف کے لگائیں — دوسرا اُن میں سے مثلاً خیال عزت هی ایک معزز شخص کو هم گالي دیں اُسکا اثر اُس کے دلپر به نسبت اُس گالي کے بہت زیادہ هوگا جو هم ایک کمینه کو دیں ' علی هذالقیاس اور بہت سے حالات هیں جنکا مفصل ذکر اُس نے کیا هی ' *

اس کے بعد بنتهم لکهتا هی که قانون بنانے والا یا بادشاہ اور کچهه نهیں کرسکتا بجز اس کے که ایک برائي کے ذریعه سے دوسري برائي کي روک کرے مثلاً کسیکو قید کرنا ایک برائي هی لیکن چوري کي روک نهیں هوسکتي مگر سزاے قید کے ذریعه سے لهذا قانون بنانے والے نے سزاے قید کو جو ایک برائي هی ذریعه تهرایا هی دوسري برائي کي روک کے لیئے یعني چوري کے لیئے — پس جب برائي کي روک صرف برائي کے ذریعه سے هوسکتي هی تو قانون بنانے والوں کو اس امر کا دریافت کرنا لازم هی که ان دونوں برائیوں میں سے کون برائي بڑي هی کیونکه همیشه چهوٹي برائي کے ذریعه سے بڑي برائي کي روک هونا چاهیئے ' فرض کرو که ایک شخص عــه چورائے اور اُسکو قتل کي سزا دیجاے تو طریقه مصرحه بالا پر عمل کرنے سے صاف معلوم هوجائیگا که جو مضار اُس عــه کي چوري سے پیدا هوئے وہ نهایت قلیل هیں به نسبت اُن مضار کے جو اُس چور کے قتل سے منتج هونگے — لهذا ضرور هوا که برائیوں کي تفصیل کیجاے — پس بنتهم نے اُن برائیوں کو تفصیلوار بیان کیا هی — وہ کہتا هی که جب کوئي فعل شرکسي شخص کے ساتهه کیا جاے تو اُس سے جو برائي منتج هوتي هی اُس کي دو بڑي اقسام هیں *

۱ — جو ضرر که اُس شخص خاص کو پهونچے جس کے ساتهه وہ فعل کیا گیا هی اسکو ضرر درجه اول کہتے هیں *

۲ — وہ ضرر جو اولاً ایک شخص خاص کو پهونچتا هی بعدہ تمام جماعت میں پهیلتا هی اور غیر محدود اشخاص میں پهیل جاتا هی اسکو ضرر درجه دوم کہتے هیں ' مثلاً زید نے عمرو کے یہاں چوري کي جو ضرر که عمرو کو پهونچا وہ ضرر درجه اول هی اور جو خوف که اس چوري سے تمام اُس کے محله والوں بلکه اور تمام اشخاص میں جنهوں نے یہه ماجرا سنا پیدا هوا اس کو ضرر درجه دوم کہتے هیں — پهر درجه اول کے ضرر کي دو قسمیں هیں ایک وہ ضرر جو اُس شخص متضرر کو پهونچا اسکو ضرر ابتدائي کہتے هیں دوسرا وہ

ضرر جو اُسکي وجهه سے اُسکے اهل و عيال کو پهونچا اُسکے دوست و احباب کو پهونچا اسکو ضرر منتجه کهتے هيں ' غرضکه اسيطرح اور بهت سے اقسام کي برائياں يعني اضرار هيں اور اسيطرح' اچهائيوں يعني فوائد کے بهي اقسام هيں — ان برائيوں کي تفصيل سے ظاهر هوگا که بهت سے افعال ايسے هيں جنسے برائياں به نسبت اچهائيوں کے زيادہ پيدا هوتي هيں — پس يهي افعال هيں جنکي قانون بنانے والوں کو ممانعت کرنا چاهيئے ' اور جس فعل کي که يوں ممانعت کيجائے اُسيکو جرم کهتے هيں ' اور يهه ممانعت قايم نهيں رہ سکتي جب تک که اُس فعل کے ليئے کوئي سزا نه مقرر کيجاے — اس کے بعد بنتھم نے علم اخلاق اور سياست مدن کا فرق بيان کيا هی يهه نهايت دلچسپ هی مگر زيادہ مشکل نهيں هی بعدہ اُن غلط طريقوں کا بيان کيا هی جو اکثر اشخاص مناظرہ اور بحث کے وقت اختيار کرتے هيں *

۱ — مثلاً قدامت بعض لوگ اس قدامت کو هر چيز عمدگي کی دليل قرار ديتے هيں اور کهتے هيں که فلاں امر قديم سے چلا آتا هی حالانکه قدامت کوئي دليل کافي نهيں هی *

۲ — بعض لوگ مذهب سے دليل لاتے هيں اور کهتے هيں که مذهب ميں يوں لکها هی يهه بهي دليل کوئي کافي نهيں هی کيونکه جو لوگ اُس مذهب کو نهيں مانتے اُنکے سامنے وہ کوئي چيز نهيں هی *

۳ — بعض لوگ يوں دليل پيش کرتے هيں که فلاں چيز نئي هی اور کل کي ايجاد هی اسوجهه سے لغو هی حالانکه تجديد دليل لغويت نهيں هی *

۴ — بعض لوگ اشياء کي چند فرضي تعريفات قايم کرتے هيں اور اُسپر دلايل کي بنا ڈالتے هيں حالانکه فرضي تعريفات پر کوئي دليل قايم نهيں هوسکتي — مثلاً ايک شخص مان لسکيونے قانون کي ايک تعريف کي هی جو خاص اُسکي هی اور اُسي تعريف کي بنا پر اُس نے اپنے تمام دعاوي کو قايم کيا هی حالانکه وہ تعريف خود مسلم نهيں هی ' اُس نے لکها هی که قانون چند دايمي تعلقات کا نام هی — يهه تعريف سمجهه ميں بهي نهيں آتي که اس کے معني کيا هيں *

۵ — بعض لوگ استعارات سے بحث کرتے هيں حالانکه استعارات دلايل نهيں هوسکتے مثلاً رومن کيتهلک لوگ کهتے هيں که جب کوئي مجرم کسي گرجا گهر ميں پناہ لے تو اُسکو گرفتار نکرنا چاهيئے دليل اسکي يهه هی که گرجا گهر خدا کا گهر هی اور خدا کے گهر سے کسيکا گرفتار کرنا خلاف ادب هی — گرجا کو خانه خدا بتانا صرف استعارہ هی کوئي دليل نهيں هی — ايک هندو اور مسلمان سے گفتگو هوئي مسلمان نے کها که اسلام سمندر هی جس ميں تمام دريا آکر گرتے هيں اُس هندو نے جواب ديا که اگر اسلام سمندر هی تو سمندر کا پاني نا قابل استعمال اور شور هوتا هی اسوجهه سے اسلام نا قابل قبول هی — پس ايسے استعارات کي وجهه سے دليل بجاے قوي هونے کے ضعيف هوجاتي هی *

۶ — مفروضات سے يعني ايسي اشياء سے ' جنكي اصليت كچهه نهيں هي ' بحث كرنا بهي امر لغو هي مثلاً ايک نامي مقنن بليک استون ' بادشاه كو سب سے برتر قرار ديتا هي اس دليل سے كه بادشاه هر جگهه موجود رهتا هي — اور بادشاه كبهي غلطي نهيں كرتا — مگر يهه دونوں امور صرف مفروضات هيں *

۷ — اوهام بهي دليل نهيں قرار ديئے جاسكتے — مثلاً ايک مقنن نے كها هي كه باپ كو اپني اولاد پر ايسے حقوق هيں ' جيسے ايک مالک كو اپني مملوک شي پر اور دلايل اُسكے يهه هيں – اولاً اولاد اُس گهر ميں پيدا هوئي هي جسكا مالک اُسكا باپ هي – ثانياً يهه كه جس خاندان ميں وه اولاد پيدا هوئي اُس خاندان كا افسر اُس كا باپ هي – ثالثاً يهه كه اولاد اپنے باپ كے تخم سے هي اور اُسيكا جزو هي — مگر يهه تينوں باتيں اختراع وهمي هيں فرض كرو كه زيد كي اولاد ايک ايسے گهر ميں پيدا هو جسكا مالک عمرو هو تو بموجب ان دلايل كے اُس اولاد پر عمرو كے حقوق هيں نه زيد كے فرض كرو كه زيد اپنے خاندان كا افسر نهيں هي بلكه خالد افسر خاندان هي تو بموجب ان دلايل كے خالد كا حق اُس اولاد پر هي اور جزئيت كو دليل مملوكيت سمجهنا محض ايک باطل وهم هي *

۸ — جرايم كے متعلق امور ميں اكثر رغبت و نفرت پر دلايل مبني كيئے جاتے هيں مثلاً ايک شخص نامي چور هي اكثر لوگ اس شهرت كو اسكي سزا دينے كے ليئے كافي دليل سمجهتے هيں اور كهتے هيں كه چونكه لوگ عموماً اُس شخص سے نفرت كرتے هيں پس اُسكو سزا هونا چاهيئے *

۹ — بعض لوگ ايک ايسے امر پر اپني دليل كو مبني كرتے هيں جو خود ثابت نهيں هوا — مثلاً بعض اشخاص كهتے هيں كه فلاں كام برا هي كيونكه اُس ميں خرچ زياده هي – حالانكه ابهي تک يهه ثابت نهيں هوا هي كه عموماً زياده خرچ كرنا بري چيز هي *

۱۰ — قانون فرضي بهي دليل نهيں هوسكتا ' مثلاً بعض لوگ كهتے هيں كه فلاں كام قانون فطرت كے خلاف هي حالانكه ابهي ثابت نهيں هوا كه جس امر كو وه قانون فطرت قرار ديتے هيں در حقيقت وه قانون فطرت بهي هي — غرضكه بنتهم ان تمام دلايل كو لغو سمجهتا هي اُسكا قول هي كه جس فعل كي اچهائي يا برائي كو ثابت كرو مسرت و الم كي مقدار كے حساب سے ثابت كرو اور يهي ايک عمده طريقه استدلال كا هي — اس كتاب كے ترجمه كرنے ميں مجهے نهايت دقتيں پيش آئيں اولاً تو مضمون خود خشک اور فلسفي هي نه كوئي قصه كهاني هي نه كسي نحو صرف كے قواعد هيں كه جسكو انسان پڑهتا اور سمجهتا چلا جاے ' يهه مضمون بالكل دماغ و عقل سے متعلق هي كسي زبان ميں هو مشكل معلوم هوگا — اپني اصلي زبان ميں بهي يهه كتاب ايسي مشكل هي كه كوئي شخص گو انگريزي اُسكي زبان مادري هو ليكن اگر فلسفه اور منطق سے وه واقف نهيں هي تو اس

کتاب کے اعلی مضامین کو بخوبي نهیں سمجهه سکتا --- ثانیاً یهه که گو هماري زبان اُردو باعتبار اپني بناوٹ کے ایسي وسیع هی که علمي اصطلاحات کو قرار دینے کے لیئے هر ایک زبان کے الفاظ اُس میں داخل هوسکتے هیں مگر اُن کے داخل کرنے میں جب اس امر کا خیال هوتا هی که الفاظ مانوس داخل هوں اور غیر مانوس کے داخل کرنے سے اجتناب کیا جاوے تو سخت مشکل هوجاتي هی اور جب کوئي مانوس لفظ اصطلاح میں داخل کرنے کے لیئے دستیاب هوتا هی تو ایک اور مشکل پیش آتي هی که پهلے سے اُس لفظ کا ایک مفهوم لوگوں کے ذهن میں بیٹها هوا هوتا هی اور جس مراد و مفهوم سے وه لفظ علمي اصطلاح میں استعمال کیا جاتا هی وه دوسرا مفهوم هوتا هی پس اسطرح پر اُسکو استعمال میں لانا که اُس لفظ سے لوگوں کا خیال اُس پهلے مفهوم کي طرف نه جاے بلکه اُس مفهوم کي طرف جاے جو اُس علمي اصطلاح میں قایم هوا هی نهایت هي مشکل هوتا هی اس پچهلے امر سے بچنا واجبات سے هی اور اسلیئے بعض اوقات غیر زبان کا لفظ یاغیر مانوس لفظ اختیار کرنا پڑتا هی --- میں نے اس کتاب کے ترجمه میں ان سب مشکلات پر خیال کیا هی اور جهاں تک مجهه سے هوسکا هی اُسکے حل کرنے میں کوشش کي هی --- پس تو یهه کتاب ترجمه هونے کے بعد بهي بخوبي اُنهیں لوگوں کے سمجهنے کے لایق هی جنهوں نے اپنے یهاں کے عربي فلسفه اور منطق کو دیکها هی --- بنتهم نے بهي جب اس کتاب کو لکها تها تو سمجهه لیا تها که مبتدي لوگ اسکو نهیں پڑهینگے اور اسوجهه سے اُس نے جا بجا مسائل فلسفي اور واقعات تاریخي کي طرف صرف اشاره کردیا هی اُن اشاروں کو وه لوگ نهیں سمجهه سکتے جو فلسفه و تاریخ سے ناواقف هوں --- ثالثاً یهه که طریقه تحریر انگریزي کا هماري تحریر سے ایسا مختلف هی که بعض فقرات بنتهم کا اگر ٹهیک لفظي ترجمه بلا گهٹائے بڑهائے کردیا جاے تو بالکل بے معني معلوم هو اور اسوجهه سے جا بجا تشریحات بڑهائي گئي هیں جو خطوط هلالي کے درمیان میں لکهي هیں --- اور جا بجا گهٹانے اور بڑهانے کي ضرورت هوئي هی --- اس امر کا ظاهر کرنا اپنا فرض سمجهتا هوں که ان تمام مشکلات کو طی اور حل کرنے میں بیش بها اعانت مجهے اُستادي مولوي سید امجد علیصاحب ایم اے سے ملي هی جو بالفعل مدرسة العلوم علیگڈه میں لاجک اینڈ فلاسفي کے پروفیسر هیں --- اور قوم کو جسقدر فائده که اس کتاب کے ترجمه هوجانے سے پهونچے بڑا حصه اُس کا صرف جناب مولویصاحب موصوف کي بدولت هی - لیکن جو کچهه غلطي ترجمه میں یا مضمون میں هو اُسکا الزام بالکل مجهپر هی کیونکه جناب مولویصاحب موصوف کو اسقدر وقت نه تها که وه کامل غور فرماسکتے --- دوسرا امر یهه هی که ناظرین کتاب هذا جسقدر تکرار سے اس کتاب کو دیکهینگے اُسیقدر اسکے مطالب سے اُنکو حظ هوگا *

راقـــــــم

مهدي حسن منصف

راے بریلي

آزادی راے

بعض احباب کی خواہش سے مکرر چھاپا گیا

ہم اپنے اِس آرٹیکل کو ایک بڑے لایق اور قابل زمانہ حال کے فیلسوف کی تحریر (ملز لبرٹی) سے اخذ کرتے ہیں — راے کی آزادی ایک ایسی چیز ہی کہ ہر ایک انسان اُسپر پورا پورا حق رکھتا ہی فرض کرو کہ تمام آدمی بجز ایک شخص کے کسی بات پر متفق الراے ہیں مگر صرف وہی ایک شخص اُنکے برخلاف راے رکھتا ہی تو اُن تمام آدمیوں کو اُس ایک شخص کی راے کو غلط ٹھہرانے کے لیئے اُس سے زیادہ کچھہ استحقاق نہیں ہی جتنا کہ اُس ایک شخص کو اُن تمام آدمیوں کی راے کے غلط ثابت کرنے کا (اگر وہ ثابت کرسکے) استحقاق حاصل ہی کوئی وجہہ اِسبات کی نہیں ہی کہ پانچ آدمیوں کو تو بمقابلہ پانچ آدمیوں کی رایوں کے غلط ٹھہرانے کا استحقاق ہو اور ایک آدمی کو بمقابل نو آدمیوں کے یہہ استحقاق نہو راے کی غلطی آدمیوں کی تعداد کی کمی بیشی پر منحصر نہیں ہی بلکہ قوت استدلال پر منحصر ہی جیسیکہ یہہ بات ممکن ہی کہ دو آدمیوں کی راے بمقابلہ ایک شخص کے صحیح ہو ویسے ہی یہہ بھی ممکن ہی کہ ایک شخص کی راے بمقابل نو کے صحیح ہو *

رایوں کا بند رہنا خواہ بسبب کسی مذہبی خوف کے اور خواہ بسبب اندیشہ برادری و قوم کے اور خواہ بدنامی کے ڈر سے اور یا گورنمنٹ کے ظلم سے نہایت ہی بری چیز ہی — اگر راے اِس قسم کی کوئی چیز ہوتی جسکی قدر و قیمت صرف اُس راے والے کی ذات ہی سے متعلق اور اُسی میں منحصور ہوتی تو رایوں کے بند رہنے سے ایک خاص شخص کا یا معدودے چند کا نقصان متصور ہوتا مگر رایوں کے بند رہنے سے تمام انسانوں کی حق تلفی ہوتی ہی اور کل انسانوں کو نقصان پہونچتا ہی اور نہ صرف موجودہ انسانوں کو بلکہ اُنکو بھی جو آیندہ پیدا ہونگے *

اگرچہ رسم و رواج بھی اُسکے برخلاف رایوں کے اظہار کے لیئے ایک بہت قوی مزاحم کار گنا جاتا ہی لیکن مذہبی خیالات مخالف مذہب راے کے اظہار اور مشتہر ہونے کے لیئے نہایت اقوی مزاحم کار ہوتے ہیں اِس قسم کے لوگ صرف اِسی پر اکتفا نہیں کرتے کہ اُس مخالف راے کا ظاہر ہونا اُنکو نا پسند ہوا ہی بلکہ اُسی کے ساتھہ جوش مذہبی اومنڈ آتا ہی اور عقل کو سلیم نہیں رکھتا اور اُس حالت میں اُنسے ایسے افعال و اقوال سرزد ہوتے ہیں جو اُنہیں کے مذہب کو جسکے وہ طرفدار ہیں مضرت پہونچاتے ہیں وہ خود اِسبات کے باعث ہوتے ہیں کہ مخالفوں کے اعتراض لا معلوم رہیں — وہ خود اِسبات

کے باعث هوتے هیں که بسبب پوشیدہ رهنے اُن اعتراضوں کے اُنهیں کے مذهب کے لوگ اُنکے حال پر متوجهه نهوں اور مخالفوں کے اعتراض بلا تحقیق کیئے اور بلا دفع کیئے باقي رہ جاویں — وہ خود اسباب کے باعث هوتے هیں که اُنکي آیندہ نسلیں بسبب نا تحقیق باقي رهجانے اُن اعتراضوں کے جسوقت اُن اعتراضوں سے واقف هوں اُسیوقت مذهب سے منحرف هوجاویں — وہ خود اِسباب کے باعث هوتے هیں که وہ اپني ناداني سے تمام دنیا پر گویا یهه بات ظاهر کرتے هیں که اُس مذهب کو جس کے وہ پیرو هیں مخالفوں کے اعتراضوں سے نهایت هي اندیشه هی اگر اُنهي کے مذهب کا کوئي شخص بغرض حصول اغراض مذکورہ اُنکا پهیلانا چاهے تو خود اُسکو معترض کي جگهه تصور کرتے هیں اور اپني ناداني سے دوست کو دشمن قرار دیتے هیں *

کیا عمدہ رائے اُس فیلسوف کي هی که " کسي رائے کے حامیوں کا اُس رائے کے برخلاف رائے کے مشتهر هونے میں مزاحمت کرنے سے خود اُن حامیوں کا به نسبت اُنکے مخالفوں کے زیادہ تر نقصان هی اسلیئے که اگر وہ رائے صحیح و درست هو تو اُسکي مزاحمت سے غلطي کے بدلے صحیح بات حاصل کرنے کا موقع اُنکے هاتهه سے جاتا هی اور اگر وہ غلط هی تو اسبات کا موقع باقي نهیں رهتا که غلطي اور صحت کے مقابله سے جو صحت کو زیادہ استحکام اور اُسکي سچائي زیادہ تر دلوں پر موثر هوتي هی اور اُسکي روشني دلوں میں بیٹهه جاتي هی اُس نتیجه کو حاصل کریں جو في الحقیقت نهایت عمدہ فائدہ هی " *

کچهه شبهه نهیں هی که عموماً مخالف اور موافق رایوں کا پهیلنا اور منتشر هونا خواہ وہ دیني معامله سے علاقه رکهتي هوں یا دنیوي معامله سے نهایت هي عمدہ اور مفید هی دونوں قسم کي رایوں پر جدا جدا غور کرنے کا موقع ملتا هی که اُن میں سے کونسي بهتر هی یا اُن دونوں کي تائید ایسے دلایل سے هوتي هی جو جداگانه هر ایک کے مناسب هیں همکو اسبات کا کبهي یقین کامل نهیں هوسکتا که جس رائے کي مزاحمت میں یا بند رهنے میں هم کوشش کرتے هیں وہ غلط هي هی اور اگر یقین بهي هو که وہ غلط هی تو بهي اُسکي مزاحمت اور اُسکا انسداد برائي سے خالي نهیں *

فرض کرو که جس رائے کا بند کرنا هم چاهتے هیں حقیقت میں وہ رائے صحیح و درست هی اور جو لوگ اُس کا انسداد چاهتے هیں وہ اُسکي درستي اور صحت سے منکر هیں مگر غور کرنا چاهیئے که وہ لوگ یعني اُس رائے کے بند کرنے والے ایسے نهیں هیں جنسے غلطي اور خطا هوني ممکن نهو تو اُنکو اسبات کا حق نهیں هی که وہ اُس خاص معامله کو تمام انسانوں کے لیئے خود فیصل کرلیں اور اور شخصوں کو اپني رائے کام میں لانے سے محروم کردیں کسي مخالف رائے کي سماعت سے اس وجهه سے انکار کرنا که همکو اُسکے غلط هونے کا یقین هی گویا یهه کهنا هی که همارا یقین یقین کامل کا رتبه رکهتا هی اور

اُسپر بحث و گفتگو کي ممانعت کرنا انبیا سے بھي بڑہ کر اپنا رتبه ٹھہراتا ھی اور اپنے تئیں
ایسا سمجھنا ھی که ھم سے سہو و خطا کا ھونا نا ممکن ھی *

انسانوں کي سمجھه پر بڑا افسوس ھی که جسقدر که وہ اپنے خیال و قیاس میں اپنے
سے اس مشہور مقوله کي سند پر که " الانسان مرکب من الخطاء والنسیان " سہو و خطا
کا ھونا ممکن سمجھتے ھیں اُسقدر اپني رایوں اور اپني باتوں کے عمل در آمد میں نہیں
سمجھتے اُنکي عملي باتوں سے اُسکي قدر و منزلت نہایت ھي خفیف معلوم ھوتي ھی گو
خیال و قیاس میں اُسکي کیسي ھي بڑي قدر و منزلت سمجھتے ھوں — اگرچه سب
اسبات کا اقرار کرتے ھیں که ھم سے سہو و خطا ھوني ممکن ھی مگر بہت ھي کم آدمي ایسے
ھونگے جو اُسکا خیال رکھنا اور از روے عمل کے بھي اُسکي احتیاط کرنا ضرور سمجھتے ھوں
اور عملي طور پر اسبات کو تسلیم کرتے ھوں که جس راے کي صحت کا اُنکو خوب یقین
ھی شاید وہ اُسي سہو و خطا کي مثال ھو جسکا ھونا وہ اپنے سے ممکن سمجھتے ھیں *

جو لوگ که دولت یا منصب اور حکومت یا علم کے سبب غیر محدود تعظیم و ادب
کے عادي ھوتے ھیں وہ تمام معاملات میں اپني رایوں کے صحیح ھونے پر یقین کامل رکھتے
ھیں اور اپنے میں سہو و خطا ھونے کا احتمال بھي نہیں کرتے اور جو لوگ اُن سے کسیقدر
زیادہ خوش نصیب ھیں یعني وہ جو کبھي کبھي اپني رایوں پر اعتراض اور حجت اور تکرار
ھوتے ھوئے سنتے ھیں اور کچھه کچھه اِسبات کے عادي ھوتے ھیں که جب غلطي پر ھوں تو
متنبه ھونے پر اُسکو چھوڑ دیں اور درست بات کو مان لیں اگرچه اُن کو اپني ھرایک راے
کي درستي پر یقین کامل تو نہیں ھوتا مگر اُن رایوں کي درستي پر ضرور یقین ھوتا
ھی جنکو وہ لوگ جو اُن کے اِرد گرد رھتے ھیں یا ایسے لوگ جنکي بات کو وہ نہایت ادب
و تعظیم کے قابل سمجھتے ھیں اُن رایوں کو تسلیم کرتے ھیں -- یہه ایک قاعدہ کلیه ھی
که جو شخص جسقدر اپني ذاتي راے پر اعتماد نہیں رکھتا وہ شخص اُسیقدر دنیا کي راے
پر عموماً زیادہ تر اعتماد رکھتا ھی جسکو بعضي اصطلاحوں میں جمہور کي راے یا جمہور
کا مذھب کہا جاتا ھی *

مگر یہه بات سمجھني چاھیئے که ایسے لوگوں کے نزدیک دنیا سے یا جمہور سے کیا مراد
ھوتي ھی ھر ایسے شخص کے نزدیک دنیا سے اور جمہور سے وہ چند اشخاص معدود مراد
ھوتے ھیں جنسے وہ اعتقاد رکھتا ھی یا جنسے وہ ملتا جلتا ھی مثلاً اُس کے دوستوں یا ھم
رایوں کا فریق یا اُسکي ذات برادري کے لوگ یا اُس کے درجه و رتبه کے لوگ پس اُس کے
نزدیک تمام دنیا اور جمہور کے معني اُنھي میں ختم ھوجاتے ھیں اور اِس لیئے وہ شخص
اِس راے کو دنیا کي یا جمہور کي راے سمجھکر اُسکي درستي پر زیادہ تر یقین کرتا ھی —
اِس ھیئت مجموعي راے کا جو اعتماد اور یقین اُس کو زیادہ ھوتا ھي اور ذرا بھي اُس

میں لغزش نہیں آتي اُس کا سبب یہہ هي هوتا هی که وہ اِسبات سے واقف نہیں هوتا که اُس کے زمانه سے پہلے اور زمانوں کے اور ملکوں کے اور فرقوں کے اور مذهبوں کے لوگ اُس میں کیا راے رکھتے تھے اور اب بھي اور ملکوں اور فرقوں اور مذهبوں کے لوگ کیا راے رکھتے هیں ایسے شخص کا یہہ حال هوتا هی که وہ اِسبات کي جوابدهي کو که در حقیقت وہ راہ راست پر چلتا هی اپني فرضي دنیا یا جمہور کے ذمه ڈالتا هی پس جو کچھہ اُسکي راے یا اُس کا حال هو کچھہ بھي اعتبار اور یقین کے لایق نہیں هی اِسلیئے که جن وجوهات سے وہ شخص بسبب مسلمان خاندان میں پیدا هونے کے اِسوقت بڑا مقدس مسلمان هی اُنھي وجوهات سے اگر وہ عیسائي خاندان یا ملک یا بت پرست خاندان یا ملک میں پیدا هوتا تو وہ بھلا چنگا عیسائي یا بت پرست هوتا وہ مطلق اِسبات کا خیال نہیں کرتا که جسطرح کسي خاص شخص کا خطا میں پڑنا ممکن هی اُسیطرح اُسکي فرضي دنیا اور خیالي جمہور کي تو کیا حقیقت هی زمانه کے زمانه کا اور اُس سے بھي بہت بڑي دنیا کا خطا میں پڑنا ممکن هی تاریخ سے اور علوم موجودہ سے بخوبي ظاهر هی که هر زمانه میں ایسي ایسي رائیں قایم هوئیں اور مسلم قرار پائیں جو اُس کے بعد کے زمانه میں صرف غلط هي نہیں بلکه سراسر لغو و مہمل سمجھي گئیں اور یقیناً اِس زمانه میں بھي بہت سي ایسي رائیں مروج هونگي جو کسي آیندہ زمانه میں اِسیطرح مردود اور نا معقول ٹھہرینگي جیسیکه بہت سي وہ رائیں جو اگلے زمانه میں عام طور پر مروج تھیں اور اب مردود هوگئي هیں *

اِس تقریر پر یہہ اعتراض هوسکتا هی که جو لوگ مخالف راے کو غلط اور مضر سمجھکر اُسکي مزاحمت کرتے هیں اُس سے اُن کا مطلب اِسبات کا دعوی کرنا که وہ غلطي سے آزاد و بري هیں نہیں هوتا بلکه اُس سے اُس فرض کا ادا کرنا مقصود هوتا هی جو اُن پر باوصف قابل سہو و خطا هونے کے اپنے ایمان اور اپنے یقین کے مطابق عمل کرنے کا هی اگر لوگ اس وجهه سے اپني رایوں کے موافق کاربند نہوں که شاید وہ غلط هوں تو کوئي شخص اپنا کوئي کام بھي نہیں کرسکتا — لوگوں کا یہہ فرض هی که حتي المقدور اپني نہایت درست رائیں قایم کریں اور بغور اُنکو قرار دیں اور جب اُنکي درستي کا بخوبي یقین هوجاوے تو اُس کي مخالف رایوں کے بند کرنے اور مزاحمت کرنے میں کوشش کریں — آدمیوں کو اپني استعداد و قابلیت کو نہایت عمدہ طور سے برتنا چاهیئے یقین کامل کسي امر میں نہیں هوسکتا مگر ایسا یقین هوسکتا هی جو انسان کے مطالب کے لیئے کافي هو — انسان اپني کارروائي کے لیئے اپني راے کو درست و صحیح سمجھہ سکتے هیں اور اُن کو ایسا هي سمجھنا چاهیئے اور وہ اِس سے زیادہ اَور کوئي بات اُس صورت میں اختیار نہیں کرتے جب

که وہ خراب آدمیوں کو ممانعت کرتے هیں که ایسي رایوں کے شایع کرنے سے جو اُن کے نزدیک فاسد اور مضر هیں لوگوں کو خراب یا بد اخلاق یا بد مذهب نکریں *

مگر مخالف راے کے بند کرنے میں صرف اتنا هي نہیں هوتا که اُنھوں نے اپنے تئیں قابل سہو و خطا سمجھه کر اپنے ایمان اور اپنے یقین کے موافق عمل کیا هی بلکه اُس سے بہت زیادہ کیا جاتا هی۔ اِس بات میں که ایک راے کو اس وجهه سے صحیح سمجھا جاوے که اُس پر اعتراض و حجت کرنے کا هر طرحپر لوگوں کو موقع دیا گیا اور اُس کي تردید نہو سکي اور اس بات میں که ایک راے کو اس وجهه سے صحیح مان لیا گیا که اس کي تردید کي کسي کو اجازت نهیں هوئي زمین اور آسمان کا فرق هی پس مخالف رایوں کي مزاحمت کرنے والے اپني راے کو اس وجهه سے صحیح نهیں سمجھتے که اُسکي تردید نهیں هوسکي بلکه اس لیئے صحیح تهراتے هیں که اُسکي تردید کي اجازت نہیں هوئي حالانکه جس شرط سے هم بطور جائز اپني راے کو عمل درآمد هونے کے لیئے درست قرار دیسکتے هیں وہ صرف یهي هی که لوگوں کو اس بات کي کامل آزادي هو که وہ اُس راے کے برخلاف کہیں اور اُس کو غلط ثابت کریں اس کے سوا اَوْر کوئي صورت نہیں هی که انسان جس کے قواي عقلي اور اور قواي کامل نہیں هیں اپنے آپ کو راہ راست هونے کا یقین کرسکے اهل مذاهب جو صرف اپنے معتقد فیه کي پیروي هي کو راہ راست سمجھتے هیں جب تک که وہ بهي اس بات پر مباحثه اور اظهار راے کي اجازت نه دیں که جسطرح پر اُن کا عمل درآمد اور چال چلن یا اعتقاد اور خیال هی وہ صحیح طور سے اُن کے معتقد فیه کي پیروي هی یا نہیں اُس وقت تک وہ بهي اپنے آپ کو راہ راست پر هونے کا یقین نہیں کرسکتے *

انسان کي پچهلي حالتوں کو موجودہ حالتوں سے مقابله کرنے پر معلوم هوتا هی که هر زمانه میں انسانوں کا یهي حال هی که سو میں سے ایک هي شخص اس قابل هوتا هی که کسي دقیق معامله پر راے دے اور نناوے شخص اُس میں راے دینے کي لیاقت نهیں رکهتے مگر اُس ایک آدمي کي راے کي عمدگي بهي صرف اضافي هوتي هی اس لیئے که اگلے زمانه کے لوگوں میں اکثر آدمي جو سمجھه بوجهه اور لیاقت میں مشهور تهے ایسي رائیں رکهتے تهے که جن کي غلطي اب بخوبي روشن هو گئي هی بهت سي ایسي باتیں اُنکو پسندیدہ اور اُنکے عمل در آمد تهیں جنکو اب کوئي بهي ٹهیک اور درست نهیں سمجھتا اور اِس سے ثابت هوتا هی که انسانوں میں همیشه معقول رایوں اور پسندیدہ رایوں کو غلبه رهتا هی مگر اسکا سبب بجز انسان کي عقل و فهم کي ایک عمدہ صفت کے جو نهایت هي پسندیدہ هی اور کوئي نهیں اور وہ صفت یهه هی که اِنسان کي غلطیاں اصلاح کي صلاحیت رکهتي هیں یعني انسان اپني غلطیوں کو مباحثه اور تجربه کے ذریعه سے

درست کرلینے کي قابلیت رکھتا هی پس انسان کي راے کي بتمامه قوت اور قدر و منزلت کا حصر اِس ایک بات پر هی که جب وہ غلط هو تو صحیح کي جاسکتي هی مگر اُسپر اعتماد اُسیوقت کیا جاسکتا هی جبکه اُسکے صحیح کرنے کے ذریعے همیشه برتاؤ میں رکھے جاویں — خیال کرنا چاهیئے که جس آدمي کي راے حقیقت میں اعتماد کے قابل هی اُسکي وہ راے اِس قدر و منزلت کو کس وجهه سے پهونچي هی — اِسي وجهه سے پهونچي هی که اُس نے همیشه اپني طبیعت پر اِس بات کو گوارا رکھا هی که اُس کي راے پر نکته چینیاں کي جاویں اور اُس نے اپنا طریقه یهه تهرایا هی که اپنے مخالف کي راے کو ٹھنڈے دل سے سنا اور اُس میں جو کچهه درست اور واجب تها اُس سے خود مستفید هونا اور جو کچهه اُس میں غلط اور ناواجب تها اُس کو سمجهه لینا اور موقع پر اُس غلطي سے اَوْروں کو بهي آگاہ کردینا ایسا شخص گویا اِس بات کو عملي طور پر تسلیم کرتا هی که جس طریقه سے اِنسان کسي معامله کے کل مدارج کو جان سکتا هی وہ صرف یهه هی که اُسکي بابت هر قسم کي راے کے لوگوں کي گفتگو کو سنے اور جن جن طریقوں سے هر سمجهه اور طریقے اور طبیعت کے آدمي اُس معامله پر نظر کریں اُن سب طریقوں کو سوچے اور سمجھے کسي دانا آدمي نے اپني دانائي بجز اِس طریقه کے اَوْر کسیطرح پر حاصل نهیں کي — اِنسان کي عقل و فهم کا خاصه یهي هی که وہ اِس طور کے سوا اَوْر کسي طور سے مهذب اور معقول هو هي نهیں سکتي اور صرف اِس بات کي مستقل عادت کے سوا که اپني راے کو اَوْروں کي راؤں سے مقابله کرکے اُسکي اصلاح و تکمیل کیا کرے اور کوئي بات اُس پر اعتماد کرنے کي وجهه متصور نهیں هوسکتي اِس لیئے که اِس صورت میں اُس شخص نے لوگوں کي اُن تمام باتوں کو جو اُس کے برخلاف کهه سکتے تهے بخوبي سنا اور تمام معترضوں کے سامنے اپني راے کو ڈالا اور بعوض اسکے که مشکلوں اور اعتراضوں کو چهپاوے خود اُسنے جستجو کي اور هر طرف سے جو کچهه روشني پهونچي اُسکو بند نهیں کیا تو ایسا شخص البته اِس بات کے خیال کرنے کا استحقاق رکهتا هی که میري راے ایسے شخص یا اشخاص سے جنهوں نے اپني راے کو اِسطرح پر پخته نهیں کیا بهتر و فایق هی *

جس شخص کو اپني راے پر کسیقدر بهروسا کرنے کي خواهش هو یا یهه خواهش رکهتا هو که عام لوگ بهي اُسکو تسلیم کریں اُس کا طریقه بجز اِس کے اَوْر کچهه نهیں هی که وہ اپني راے کو عام مباحثه اور هر قسم کے لوگوں کے اعتراضوں کے لیئے حاضر کرے اگر نیوٹن صاحب کي حکمت اور هیئت اور مسئله ثقل پر اعتراض اور حجت کرنیکي اِجازت نهوتي تو دنیا اُسکي صحت اور صداقت پر ایسا پخته یقین نه کرسکتي جیسا که اب کرتي هی کیا کچهه مخالفت هی جو لوگوں نے اُس دانا حکیم کے ساتهه نهیں کي اور کونسي مذهبي لعن و طعن هی جو اُس سچے اور سچي راے رکهنے والے حکیم کو نهیں دي گئي مگر غور

کرنا چاھیئے کہ اُس کا نتیجہ کیا ھوا — یہہ ھوا کہ آج تمام دنیا کیا دانا اور کیا نادان کیا حکیم اور کیا متعصب اھل مذھب سب اُسیکو تسلیم کرتے ھیں اور اُسیکو سچ جانتے ھیں اور مذھبي عقاید سے بھي زیادہ اُسکي سچائي دلوں میں بیٹھي ھی بغیر آزادي راے کے کسي چیز کي سچائي جہاں تک کہ اُسکي سچائي دریافت ھوني ممکن ھی دریافت نہیں ھوسکتي جن اعتقادوں کو ھم نہایت جایز و درست سمجھتے ھیں اُن کے جواز و درستي کي اور کوئي سند اور بنیاد بجز اِس کے نہیں ھوسکتي کہ تمام دنیا کو اختیار دیا جاوے کہ وہ اُنکو بے بنیاد ثابت کریں اگر وہ لوگ ایسا قصد نکریں یا کریں اور کامیاب نہوں تو بھي ھم اُنپر یقین کامل رکھنے کے مجاز نہیں ھیں البتہ ایسي اجازت دینے سے ھمنے ایک ایسا نہایت عمدہ ثبوت اُنکي صحت کا حاصل کیا ھی جو انسانوں کي عقل کي حالت موجودہ سے ممکن تھا کیونکہ ایسي حالت میں ھمنے کسي ایسي بات سے غفلت نہیں کي جس سے صحیح صحیح بات ھم تک نہ پہونچ سکتي ھو اور اگر امر مذکورہ پر مباحثہ کي اجازت جاري رھے تو ھم اُمید کرسکتے ھیں کہ اگر کوئي بات اُس سے بہتر اور سچ اور صحیح ھی تو وہ اُسوقت ھمکو حاصل ھوجاویگي جبکہ انسانوں کي عقل و فہم اُس کے دریافت کرنے کے قابل ھوگي اور اِس اثناء میں ھم اسبات کا یقین کرسکتے ھیں کہ ھم راستي اور صداقت کے اسقدر قریب پہونچ گئے ھیں جسقدر کہ ھمارے زمانہ میں ممکن تھا غرضکہ ایک خطاوار وجود جسکو انسان کہتے ھیں اگر کسي امر کي نسبت کسیقدر یقین حاصل کرسکتا ھی تو اُسکا یہي طریقہ ھی جو بیان ھوا اور مسلماني مذھب کا جو ایک مشہور مسئلہ ھی کہ الحق یعلو ولا یعلی یہہ اُسکي ایک ادنی تفسیر ھی *

مگر ایک بہت بڑا دھوکہ ھی جو انسانوں کو اور بعضي دفعہ نیک گورنمنٹوں کو بھي آزادي راے کے بند کرنے پر مائل کرتا ھی اور وہ مسئلہ سود مندي کا ھی جسکو غلط اور جھوٹا نام مصلحت عام کا دیا گیا ھی و للہ در من قال * برعکس نہند نام زنگي کافور * اور وہ مسئلہ یہہ ھی کہ کسي راے یا مسئلہ یا عقیدہ کي سچائي اور صحت پر بحث کرنے سے اِس لیئے ممانعت کي جاتي ھی کہ گو وہ في نفسہ کیسا ھي ھو مگر اُس سے عام لوگوں کا پابند رھنا نہایت مفید اور باعث صلاح و فلاح عام لوگوں کا ھی اور في زماننا ھندوستان میں اور خصوصاً مسلمانوں میں یہہ راے بکثرت رائج ھی بلکہ اس گناہ کے کام کو ایک نیک کام تصور کیا جاتا ھی اس راے کا نتیجہ یہہ ھی کہ مباحثہ اور رایوں کي آزادي کا بند کرنا اُس مسئلہ یا عقیدہ کي صحت اور سچائي پر منحصر نہیں ھی بلکہ زیادہ تر مفید عام ھونے پر منحصر ھی مگر افسوس ھی کہ ایسي راے رکھنے والے یہہ نہیں سمجھتے کہ وھي دعواي سابق یعني اپنے آپکو نا قابل سہو و خطا سمجھنےکا جس سے اُنھوں نے توبہ کي تھي پھر پھراکر پھر قایم ھوجاتا ھی صرف اتنا فرق ھوتا ھی کہ پہلے وہ دعوی ایک بات پر

تھا اب وھي دعوی دوسري بات پر ھی یعني پھلے اُس اصل مسئله یا عقیده کے سچ ھونے پر تھا اور اب اُس کے مفید عام ھونے پر ھی حالانکه یهه بات بھي که وہ مسئله یا عقیده مفید عام ھی اِسقدر بحث و مباحثه کا محتاج ھی جسقدر که وہ اصل مسئله یا عقیده اُسکا محتاج ھی *

ایسي راے رکھنے والے اِس غلطي پر ایک اَوْر دوسري غلطي یهه کرتے ھیں جبکه وہ یهه کہتے ھیں که ھمنے صرف اُسکي اصلیت اور سچائي پر بحث کي ممانعت کي ھی اُسکے مفید عام ھونیکي بحث پر ممانعت نہیں کي اور یهه نہیں سمجھتے که راے کي صداقت خود اُس کے مفید عام ھونے کا ایک جزو ھی ممکن نہیں که ھم کسي راے کے مفید عام ھونے پر بغیر اُسکي صحت اور سچائي ثابت کیئے بحث کرسکیں اگر ھم یهه بات جاننی چاھتے ھیں که ایا فلاں بات لوگوں کے حق میں مفید ھی یا نہیں تو کیا یهه ممکن ھی که اِس بات پر توجهه نکریں که ایا وہ بات سچ اور صحیح و درست بھي ھی یا نہیں ادنی اور اعلی سب اِسبات کو قبول کرینگے که کوئي راے یا مسئله یا اعتقاد جو صداقت اور راستي کے برخلاف ھی دراصل کسیکے لیئے مفید نہیں ھوسکتا *

یهه تمام مباحثه جو ھمنے کیا ایسي صورت سے متعلق تھا که راے مروجه اور تسلیم شده کو ھمنے غلط اور اُس کے برخلاف راے کو جسکا بند رکھنا لوگ چاھتے تھے صحیح و درست فرض کیا تھا اب اسکے برخلاف شق کو اختیار کرتے ھیں یعني یهه فرض کرتے ھیں که راے مروجه اور تسلیم شده صحیح ھی اور اُس کے برخلاف راے جسکا بند کرنا چاھتے ھیں غلط اور نادرست ھی اور اِس بات کو ثابت کرتے ھیں که اُس غلط راے کا بھي بند کرنا خالي برائي اور نقصان سے نہیں *

ھر ایک شخص کو گو اُسکي راے کیسي ھي زبردست اور مضبوط ھو اور وہ کیسي ھي مشکل اور نا رضامندي سے اپني راے کے غلط ھونے کے امکان کو تسلیم کرے یهه بات خوب یاد رکھني چاھیئے که اگر اُس راے پر بخوبي تمام اور نہایت بیباکي سے بے دھڑک مباحثه نہیں ھوسکتا تو وہ ایک مرده اور مردار راے قرار دیجاویگي نه ایک زنده اور سچي حقیقت اور وہ کبھي ایسي حق اور سچ بات قرار نہیں پاسکتي جس کا اثر ھمیشه لوگوں کي طبیعتوں پر رھے *

گذشته اور حال کے زمانه کي تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ھوتا ھی که بعضي دفعه ظالم گورنمنٹوں نے بھي نہایت سچي اور صحیح بات کے رواج پر کوشش کي اِلا اُنکے ظلم نے اُسپر آزادي سے مباحثه کي اِجازت نہیں دي اور بہت سي ایسي مثالیں بھي موجود ھیں که نیک اور تربیت یافته گورنمنٹ نے نہایت سچي اور صحیح بات کا رواج دینا چاھا اور لوگوں نے یا تو اِس خیال سے که ھمارے مباحثه اور دلایل کو اُس راے میں کچھه مداخلت

نهيں هى يا كوئي التفات نهيں كرتا از خود مباحثه كو نهيں أتهايا يا اپنے وهمي خوف سے يا اراكين گورنمنت كي بد مزاجي كے ڈرسے يا انكي خلاف راے كے كوئي بات نه كهني مصلحت وقت سمجهه كر يا يهه خيال كركو كه گورنمنت كے يا كسي كے برخلاف بحث كرنا خير خواهي نهيں هى مباحثه كو ترك كرديا تو اس كا نتيجه بجز اس كے أور كچهه نهيں هوا كه أس تجويز نے كسي كے دلوں ميں مطلق اثر نهيں كيا اور ايك مردة راے سے زيادة اور كچهه رتبه لوگوں كے دلوں ميں نهيں پايا *

يهه بات كه سچي اور درست راے بے مباحثه و دليل كے بهي طبيعتوں ميں بيتهه جاتي هى اور گهر كرليتي هى ايك خوش ايند مگر غلط آواز هى دنيا كو ديكهو كه گروة كے گروة ايك دوسرے كي متناقض راے پر جمے هوئے هيں اور وة متناقض رائيں أن كے دلوں ميں گهر كيئے هوئے هيں پهر كيا وة دونوں متناقض رائيں سچي اور صحيح هيں هاں اس ميں كچهه شك نهيں كه بهت سي باتيں بے سمجهے اور بغير دليل كے اور بغير مباحثه كے لوگوں كے دلوں ميں گهر كر جاتي هيں مگر أنكا صحيح و درست هونا ضرور نهيں سچ ميں كوئي ايسي اعجازي كرامات نهيں هى كه وة از خود دلوں ميں بيتهه جاوے أس ميں جو كچهه كرامات هى وة صرف اسي قدر هى كه مباحثه كا أس كو خوف نهيں — سچ راے بهي اگر بلا دليل و مباحثه دل ميں گهر كرلے تو وة سچي راے نهيں كهلاويگي بلكه تعصب اور جهل مركب أس كا مناسب نام هوگا مگر ايسا طريقه حق اور سچ بات كے قبول كرنے كا ايك ذي عقل مخلوق كے ليئے جيساكه انسان هى شاياں نهيں اور نه يهه طريقه راستي و حق كے پهچاننے كا هى بلكه جو حق بات اس طرح پر قبول كي جاتي هى وة ايك خيال فاسد اور باطل هى اور جن باتوں كو حق فرض كرليا هى أن كا اتفاقيه قبول كرلينا هى *

نهايت سچ اور بالكل سچ تو يهه بات هى كه جس شخص نے جو راے يا مذهب اختيار كيا هى وهي شخص أس كا جوابدة هى أس راے كے موجد يا أس مذهب كے پيشوا اور معلم اور مجتهد كچهه أس كے ذمه دار نهيں هيں مگر مسلمانوں نے اس آفتاب سے بهي زيادة روشن مسئله سے آنكهه بند كرلي هى اور رومن كيتهلك يعني بت پرست عيسائيوں كا مسئله اختيار كيا هى رومن كيتهلك مذهب ميں أن لوگوں كي جو أس مذهب پر ايمان ركهتے هيں دو فرقے قرار ديئے گئے هيں ايك تو وة جو أس مذهب كے مسائل كو بعد دليل و ثبوت كے قبول كرنے كے مجاز هيں اور دوسرے وة جن كو صرف اعتماد اور بهروسه يعني تقليد سے أنكا قبول كرلينا چاهيئے — اسي قاعدة كي پيروي سے مسلمانوں نے بهي اپنے مذهب ميں دو فريق قايم كيئے هيں ايك وة جنهوں نے مسئله مسلمه كو بعد ثبوت و تحقيقات اور اقامت دليل تسليم كيا هى اور أن كا نام به اختلاف درجات مجتهد مطلق اور مجتهد في المذهب اور مرجح قرار ديا هى دوسرا وة جن كو بے سمجهے بوجهے آنكهه بند

کرکر اُن کي پیروي کرني چاهیئے اور اُن کا نام مقلد اور اُس فعل کا نام تقلید قرار دیا هی اور اِس سبب سے مخالف راے کي مزاحمت مسلمانوں میں بہت زیادہ پھیل گئي هی اور وہ اس کي نسبت ایک نہایت عمدہ مگر ابلہ فریب تقریر کرتے هیں اور وہ یہہ کہتے هیں کہ تمام انسانوں کو اُن تمام باتوں کا جاننا نہ ضرور هی اور نہ ممکن هی جنکو بڑے بڑے حکیم یا اهل معرفت اور عالم علوم دین جانتے اور سمجھتے هیں اور نہ یہہ هوسکتا هی کہ هر ایک عام آدمي ایک ذکي اور دانشمند مخالف کي تمام غلط بهانیوں کو جانے اور اُن کو غلط ثابت کرے یا تردید کرنے اور غلط ثابت کرنے کے قابل هو بلکہ صرف اتنا سمجھہ لینا کافي هی کہ اُن کے جواب دینے کے لایق همیشہ کوئي نہ کوئي موجود هونگے جنکي بدولت مخالف کي کوئي بات بھي بلا تردید باقي نرهي هوگي پس سیدھي سادھي عقل کے آدمیوں کے لیئے یہي کافي هی کہ ان باتوں کي اصلیت سکھلادي جاوے اور باقي وجوهات کي بابت وہ اوروں کي سند پر بھروسا کریں اور جب کہ وہ خود اِسبات سے واقف هیں کہ هم اُن تمام مشکلات کے رفع دفع کرنے کے واسطے کافي علم اور پوري لیاقت نہیں رکھتے هیں تو اسبات کا یقین کرکر مطمئن هوسکتے هیں کہ جو مشکلات اور اعتراض برپا کیئے گئے هیں وہ لوگ اُن سب کا جواب دے چکے هیں یا آیندہ دینگے جو بڑے بڑے عالم هیں *

اس تقریر کو تسلیم کرنے کے بعد بھي راے کي آزادي اور مخالف راے کي مزاحمت سے جو نقصان هیں اُس میں کچھہ نقصان نہیں لازم آتا کیونکہ اس تقریر کے بموجب بھي یہہ بات قرار پاتي هی کہ آدمیوں کو اس بات کا معقول یقین هونا چاهیئے کہ تمام اعتراضوں کا جواب حسب اطمینان دیا گیا هی اور یہہ یقین جب هي هوسکتا هی جبکہ اُس پر بحث و مباحثہ کرنے کي آزادي هو اور مخالفوں کو اجازت هو کہ تمام اپني وجوهات کو جو اُس کے مخالف رکھتے هیں بیان کریں اور اُس مسئلہ کو غلط ثابت کرنے میں کوئي کوشش باقي نہ چھوڑیں *

اگر تقلید کي گرم بازاري کا جیسیکہ آج کل هی اور آزادانہ مباحثہ کي مزاحمت و عدم موجودگي کا نقصان اور بد اثر در صورتیکہ تسلیم شدہ مسئلہ یا قرار دادہ رائیں صحیح هوں اسیقدر هوتا کہ اُس مسئلہ یا اُن رایوں کي وجوهات معلوم نہیں هیں تو یہہ خیال کیا جاسکتا کہ گو وہ مزاحمت عقل و فہم کے حق میں مضر هی مگر اخلاق کو تو اُس سے کچھہ مضرت نہیں پہونچتي اور نہ اُس مسئلہ کي یا رایوں کي اُسقدر و منزلت میں کہ اُن سے نہایت عمدہ اثر لوگوں کي خصلتوں پر هوتا هی کچھہ نقصان هی مگر یہہ بات نہیں هی بلکہ اُس سے بہت بڑہ کر نقصان هوتا هی حقیقت یہہ هی کہ مباحثہ اور آزادي راے کي عدم موجودگي میں صرف مسئلہ یا رایوں کي وجوهات

هي کو لوگ نهيں بهول جاتے بلکه اکثر اُس مسئله يا راے کے معني اور مقصود کو بهي بهول جاتے هيں چنانچه جن لفظوں ميں وه مسئله يا راے بيان کي گئي هي اُن سے کسي راے يا خيال کا قايم کرنا تک موقوف هوجاتا هي يا جو جو باتيں اُن لفظوں سے ابتدا ميں مراد رکهي گئيں تهيں اُن ميں سے بهت تهوڑي هي معلوم رهجاتي هيں اور بعوض اس کے که اُس مسئله يا راے کا اعتقاد هردم تر و تازه اور زنده يعني موثر رهے اُس کے صرف چند ادهورے کلمے حافظه کي بدولت باقي رهجاتے هيں اور اگر اُس کي مراد اور معني بهي کچهه باقي رهتے هيں تو صرف اُن کا پوست باقي رهتا هي اور مغز و اصليت نابود هوجاتي هي اب ذرا انصاف سے مسلمانوں کو اپنا حال ديکهنا چاهيئے که تمام علوم معقول و منقول ميں اسي مزاحمت راے يا تقليد کي بدولت اُن کا در حقيقت ايسا هي حال هوگيا هي يا نهيں *

اس زمانه تک جس قدر که انسان کو تمام مذهبي عقايد اور اخلاقي امور اور علمي مسائل ميں تجربه هوا هي اُس سے امر مذکوره بالا کي صحت ثابت هوتي هي چنانچه هم ديکهتے هيں که جو لوگ کسي مذهب يا علم يا راے کے موجد تهے اُن کے زمانه ميں اور اُن کے خاص مريدوں يا شاگردوں کے دلوں ميں تو وه عقايد يا مسائل طرح طرح کے معنيوں اور مرادوں اور خوبيوں سے بهرپور تهے اور اُن کا اثر بے کم و کاست اُن کے دلوں ميں تها اور اُس کا سبب يهي تها که اُن ميں اور اُن کے مخالف راے والوں ميں اس غرض سے بحث و حجت رهتي تهي که ايک کو دوسرے کے عقيده اور مسئله پر غلبه اور فوقيت حاصل هو مگر جب اُس کو کاميابي هوئي اور بهت لوگوں نے اُس کو مان ليا اور بحث اور حجت بند هوگئي تو اُس کي ترقي بهي ٹهر گئي اور وه اثر جو دلوں ميں تها اُس ميں بهي جان يعني حرکت اور جنبش نهيں رهي ايسي حالت ميں خود اُس کے حاميوں کا يهه حال هوتا هي که مثل سابق کے اپنے مخالفوں کے مقابله پر آماده نهيں رهتے اور جيسيکه اُس عقيده يا مسئله کي پهلے حفاظت کرتے تهے ويسي اب نهيں کرتے بلکه نهايت جهوٹے غرور اور بيجا استغنا سے سکون اختيار کرتے هيں اور حتي‌الامکان اُس عقيده اور مسئله کے برخلاف کوئي دليل نهيں سنتے اور اپنے گروه کے لوگوں کو بهي کفر کے فتووں کے ڈراوے سے اور جهنم ميں جانے کي جهوٹي دهشت دکهانے سے سننے سے اور اُسپر بحث کرنے سے جهاں تک هوسکتا هي باز رکهتے هيں اور يهه نهيں سمجهتے که کهيں علموں کي روشني جو آفتاب کي روشني کي طرح پهيلتي هي اور اعتراضوں کي هوا اگر وه صحيح هوں تو کيا اُن کے روکے رک سکتي هي اور جب يهه نوبت پهونچ جاتي هي تو اُس عقيده يا مسئله کا جنکو اُنکے پيشواؤں نے نهايت محنتوں سے قايم کيا تها زوال شروع هوتا هي اُسوقت تمام معلم اور مقدس لوگ جو اُس کمبخت زمانه کے پيشوا گنے جاتے هيں اسبات کي شکايت کرتے هيں

که معتقدوں کے دلوں میں اُن عقیدوں کا جنکو اُنھوں نے براے نام قبول کیا هی کچھه بهي اثر نهیں پاتے اور باوجودیکه وہ ظاهر میں اُن عقیدوں اور مسئلوں کو قبول کرتے هیں مگر اُنکا ایسا اثر که اُن کے معتقدوں کا چال چلن اور اخلاق اور عادت اور معاشرت بهي اُن عقیدوں اور مسئلوں کے مطابق هو مطلق نهیں پاتے مگر افسوس اور نهایت افسوس که وہ معلم اور مقدس لوگ اتنا خیال نهیں فرماتے که یهه حال جو هوا هی جسکي وہ شکایت کرتے هیں اُنهي کي عنایت و مهرباني کا تو نتیجه هی اب میں صاف کهتا هوں اور نهایت بے دهڑک کهتا هوں که یهه جو کچھه میں نے بیان کیا اس زمانه کے مسلمانوں کے حال کا ٹهیک ٹهیک آئینه هی *

اب اس حالت کے برخلاف حالت کو خیال کرو یعني جبکه آزادي راے کي قایم رهتي هی جسکے ساتهه مباحثه کا بهي قایم رهنا لازم و ملزوم هوتا هی اور هر ایک حامي کسي عقیدہ یا علمي مسئله کا اپنے عقیدہ یا مسئله کي وجوہ کو قایم اور غالب رهنے پر بحث کرتا رهتا هی تو اُسوقت عام لوگ بهي اور سست عقیدہ والے بهي اسبات کو خوب جانتے اور سمجهتے هیں که هم کس بات پر لڑ بهڑ رهے هیں اور همارے عقیدہ اور مسئله میں اور دوسروں کے عقیدہ اور مسئله میں کیا تفاوت هی اور ایسي حالت میں هزاروں ایسے آدمي پائے جاوینگے جنهوں نے اُس عقیدہ یا مسئله کے اصول کو بخوبي خیال کیا هوگا اور هر ڈهنگ و طریقه سے اُسکو خوب سمجهه بوجهه لیا هوگا اور اُسکے عمدہ عمدہ پهلوؤں کو بخوبي جانچ اور تول لیا هوگا اور اُنکے اخلاق اور اُنکي عادت اور خصلت پر اُسکا ایسا پورا پورا اثر هوگا که جیسا که ایسے شخص کي طبیعت پر هونا ممکن هی جس میں وہ عقیدہ یا مسئله بخوبي رچ بس گیا هو — مگر جبکه وہ عقیدہ ایک موروثي اعتقاد هوجاتا هی اور لوگ باپ دادا یا اُستاد پیر کي رسم متبرک کے طور پر قبول کرتے هیں تو وہ تصدیق قلبي نهیں هوتي طبیعت اُسکو مردہ دلي سے قبول کرتي هی اور اسلیئے طبیعت کا میلان اُس عقیدہ اور مسئله کے بهلا دینے پر هوتا هی یهاں تک که وہ عقیدہ یا مسئله انسان کے باطن سے بے تعلق هو جاتا هی اور صرف اوپر هي اوپر رہ جاتا هی اور تمام اخلاق اور عادات اُس کے برخلاف هوتے هیں اور ایسے ایسے حالات پیش آتے هیں جیسے که اس زمانه میں اکثر پیش هوتے رهتے هیں جنسے ظاهر هوتا هی که وہ عقیدہ یا مسئله طبیعت کے باهر باهر رهتا هی اور بجاے اس کے که وہ دلمیں گهر کرے باهر هي باهر ایسے خراب اور کانٹےدار پوست کي مانند لپٹا هوا هی جس کے سبب وہ باتیں ظهور میں نهیں آتیں جو انسان کے عمدہ عمدہ اوصاف دروني سے تعلق رکهتي هیں بلکه اُس سے اِس قسم کي ذوت ظاهر هوتي هی جیسے کانٹےدار تهوہر کے درخت کي باڑ سے هوتي هی که وہ نه خود اُس گهیري هوئي زمین کو کچهه فائدہ دیتا هی اور نه اَوروں کو گل پهول لیجانے اُس

میں لگانے دیتا ھی اور بجز اس کے کہ دل کي زمین کو ھمیشہ خالي اور ویران اور بیکار پڑا رھنے دے اور کچھہ نہیں کرتا *

جو بات بیان ھوئي اُس کي صحت ھرایک مذھب والا اپنے حال پر غور کرنے سے بخوبي جان سکتا ھی ھرایک مذھب والا اپنے مذھب میں کسي نہ کسي کتاب کو مقدس سمجھتا ھی اور بطور قانون مذھب کے تسلیم کرتا ھی مگر یا ایقھمہ یہہ بات کہني کچھہ مبالغہ نہیں ھی کہ شاید ھزاروں میں سے ایک اپني چال چلن کي جانچ اور اس کے برے یا بھلے ھونے کي آزمایش اُس مقدس تسلیم شدہ قانون کے بموجب کرتا ھو بلکہ جس چیز کي سند اور پابندي پر وہ کام کرتے ھیں وہ صرف اپني قوم یا فرقہ یا مذھبي گروہ کا رسم و رواج ھوتا ھی نہ اور کچھہ پس حقیقت میں یہہ حال ھوتا ھی کہ ایک طرف تو وہ اخلاقي مسایل کا مجموعہ ھوتا ھی جسکي نسبت وہ اعتقاد رکھتے ھیں کہ اُنکي زندگي کے عمل درآمد کے لیئے خدانے بنایا ھی یا کم سے کم کسي نہایت نیک اور دانا عاقل نا قابل سہو و خطا شخص نے بنایا ھی اور دوسري طرف اُن رسم و رواج اور متعدد رایوں کا مجموعہ ھوتا ھی جو اُس قوم یا فرقہ یا گروہ میں مروج ھوتي ھیں اور اِس پچھلے مجموعہ کي بعض باتیں اُس پہلے مجموعہ کے بالکل مطابق ھوتي ھیں اور بعض کچھہ مطابق اور بعض بالکل برخلاف اور مذھب پر اعتقاد رکھنے والے اُس پہلے مجموعہ کي زباني تصدیق تو بلا شبہہ کرتے ھیں الا اصلي اطاعت اور رفاقت اور پابندي اُس پچھلے مجموعہ کي کرتے ھیں جسپر روزمرہ اُنکا عمل ھوتا ھی اور جسکا ترک کرنا یا اُس کے برخلاف کوئي کام کرنا نہایت ننگ و عار جانتے ھیں پس یہہ بیقدري جو اُس پہلے مجموعہ کے مسایل کي ھوگئي جسکو وہ خدا کا بنایا ھوا جانتے تھے اسي بات سے ھوگئي نہ اُس کے مسایل اور اصول پر مباحثہ بند ھوگیا اور اس سبب سے انسان کے باطن سے بے تعلق ھوگیا اور بجاے زندہ عقیدہ کے صرف بطور مردہ عقیدہ کے لوگوں کے خیال میں رہ گیا *

اس تقریر پر جو بہت بڑا اور نہایت سخت اعتراض وارد ھوسکتا ھی وہ یہہ ھی کہ صحیح اور درست علم یا تجربہ حاصل کرنے کے لیئے کیا یہہ بات ضرور ھی کہ کبھي رایوں میں اتفاق نہو بلکہ ضرور ھی کہ چند آدمي غلطي پر مصر رھیں تاکہ مباحثہ قایم رھے اور اور لوگ اُنکي بدولت حق بات حاصل کرسکیں کیا دنیا میں غلطیوں کا موجود رھنا صحیح رایوں کے حاصل کرنے کے لیئے لابد ھی جبکہ کسي عقیدہ یا علمي مسئلہ کو عموماً تسلیم کرلیا جاوے تو کیا اُسکي حقیقت بدل جاتي ھی اور اُسکي تاثیر جاتي رھتي ھی اور کیا کسي مسئلہ یا عقیدہ کا اُسوقت تک اثر نہیں ھوتا یا لوگ اُسکو بخوبي نہیں سمجھتے جب تک کہ کوئي اُسپر شبہہ نکرتا رھے جبکہ انسان کسي حق بات کو بالاتفاق قبول کرلیتے ھیں تو کیا اُسکي حقانیت معدوم ھو جاتي ھی ابتک یہہ خیال کیا گیا ھی کہ علم اور عقل

كي ترقي كا عمدہ مقصد اور اعلى نتيجه يهه هى كه تمام انسان اچهي اچهي اور عمدہ عمدہ باتوں ميں متفق‌الراے هوويں اور وہ اتفاق راے روز بروز زيادہ بڑهتا جاوے پهر كيا علم اور عقل أسوقت تک باقي رهتي هى جب تک كه أسكا مقصد اور أسكا نتيجه حاصل نهو يهه تو سنا گيا تها كه هر بات كا كمال أس كے مقصد اور نتيجه كا حاصل هونا هى مگر يهه نهيں سنا تها كه مقصد اور نتيجه كا حاصل هونا هي أسكا زوال هى *

مگر ميرا مقصد يهه نهيں هى جو اس اعتراض ميں بيان هوا ميں قبول كرتا هوں كه بلاشبهه جسقدر انسانوں كي ترقي اور تهذيب هوگي أسيقدر مختلف فيه رائيں اور مسئلے اور عقيدے گهتتے جاوينگے بلكه آدميوں كي بهبودي اور بهلائي كا اندازہ بالتخصيص أنهي حقايق كي تعداد اور مقدار سے هوسكتا هى جو غير متنازعه فيه يا حقايق محققه كے مرتبه كو پهونچ جاتي هيں اور أس كے استحكام كے ليئے انسانوں كي رايوں كا اجتماع اور اتفاق ضروري شرطوں ميں سے هى اور وہ اجتماع اور اتفاق جيسا كه غلط راے پر هونا نهايت مضر هى ويسا هي صحيح راے پر هونا نهايت مفيد هى مگر جبكه همكو غلط رايوں پر بهي اجتماع اور اتفاق هوجانے كا انديشه هى تو همكو أس سے بچنے كي فكر و تدبير سے غافل رهنا نهيں چاهيئے اور وہ تدبير يهي هى كه آزادي راے اور مباحثه جاري رهے اگر اس تدبير كے قايم رهنے كا بسبب عموماً تسليم هو جانے أس مسئله يا عقيدہ كے موقع نرهے تو همكو أسكي جگهه كوئي أور تدبير قايم كرني چاهيئے سقراط نے اسي تدبير كے ليئے فرضي مباحثه كا طريقه ايجاد كيا تها جسكو افلاطون نے نهايت خوبي سے اپنے سوال و جواب ميں بيان كيا هى *

مگر افسوس اور هزار افسوس كه اس زمانه كے مسلمانوں نے بجاے اس كے كه أس تدبير كے قايم ركهنے كا كوئي طريقه ايجاد كريں أن تدبيروں كو بهي ضايع كرديا جو سابق ميں ايجاد هوئي تهيں مسلمانوں ميں هر ايک علم كي تحصيل كا مدت سے يهه حال رہ گيا هى كه سب كے سب كيا قصه اور كهاني كي كتابوں كو اور كيا تاريخ اور واقعات گذشته كے روزنامچوں كو اور كيا توتے پهوتے اگلے زمانه كے جغرافيه كو اور كيا لولي لنجي انسان كے بدن كي تشريح كو اور كيا دقيانوسي بطلميوسي هيئت اور قديم رياضي كو اور كيا انسانوں كے اجتهاديات مسايل ديني كو جسكو علم فقهه كها جاتا هى اور كيا علم حديث اور تفسير كو اس ارادہ سے مطالق نهيں پڑهتے كه همكو أسكي اصليت اور حقيقت معلوم هو بلكه صرف يهه ارادہ هوتا هى كه جو كچهه أس كتاب ميں لكها هى خواہ غلط خواہ صحيح وہ هم جان ليں اگر مباحثه كيا جاوے تو نه اسبات پر كه وہ اصول جو أس كتاب ميں لكهے هيں صحيح هيں يا غلط بلكه اسبات پر كه اس كتاب ميں يهي بات لكهي هى يا نهيں — اس طريقه اور عادت نے آزادي راے كو كهوديا اور أس سپر كو جس سے غلطي ميں پڑنے سے

حفاظت تھي توڑدیا اُن کے تمام علم و فضل غارت ھوگئے اُن کے باپ دادا کي کمائي جس سے توقع تھي کہ اُنکي اولاد فائدہ اوٹھاویگي سب ڈوب گئي اب جو بڑے بڑے عالم اور فقیہ اور دانا رہ گئے ھیں اُنکا یہہ حال ھی کہ کسي چیز کي حقیقت سے کیا مسایل علمي اور کیا عقاید مذھبي میں کچھہ بھي واقفیت نہیں رکھتے جس شخص سے کسي بات کي حقیقت پوچھو اگر وہ بڑا ھي عالم ھی تو بجز اِس کے کہ فلاں شخص نے یہہ لکھا ھی اور کچھہ نہیں بتا سکتا تمام علوم کا مزہ اور تمام عقیدوں کا اثر دل سے جاتا رہا پس آزادي راے کے قایم نرھنے کے یہہ عمدہ اثر ھیں جنکو ھم اپني آنکھوں سے دیکھتے ھیں *

آزادي راے کے غیر مفید ھونے کے ثبوت میں یہہ بات اکثر پیش کی جاتي ھی کہ آزادي راے سے جسکے ساتھہ مباحثہ لازم و ملزوم ھی کسي راے کے حق یا سچ ھونے کا فیصلہ ممکن نہیں بلکہ ھر ایک فریق کو اپني اپني راے پر اور زیادہ پختگي اور اصرار ھوجاتا ھی میں بھي اِسبات کا اقرار کرتا ھوں اور اِسبات کو تسلیم کرتا ھوں کہ درحقیقت تمام رایوں کا یہہ خاصہ ھی کہ وہ خاص خاص فرقوں کي رائیں ھوجاتي ھیں بحث و مباحثہ کي کمال آزادي سے بھي اُس کا کچھہ تدارک نہیں ھوسکتا بلکہ اُس سے اور زیادتي ھوتي جاتي ھی اور حق کي یہہ کیفیت ھوجاتي ھی کہ بعوض اِس کے کہ لوگ اُس کو سمجھیں اور بوجھیں اِس وجہہ سے اُس کو نہیں سونچتے سمجھتے بلکہ بے سوچے اور سمجھے نہایت زور شور سے رد کرتے ھیں کہ وہ ایسے لوگوں کا قول ھی جنکو وہ اپنا مخالف جانتے ھیں یا اُن سے نفرت رکھتے ھیں مگر یہہ بھي خوب جان لینا چاھیئے کہ آپس میں رایوں کے اختلاف اور مباحثہ سے اُنھي متعصب گروھوں کو جنکے باھم بحث ھوتي ھی چنداں فائدہ نہیں ھوتا بلکہ اُسکا عمدہ اور مفید اثر اُن لوگوں پر ھوتا ھی جو اُس کے دیکھنے سننے والے ھیں اور جن کي طبیعتوں میں وہ جذبہ و حرارت اور خود غرضي اور طرفداري نہیں ھوتي جیسیکہ اُن مخالف فرقوں کے حامیوں میں ھوتي ھی اور جبکہ رفتہ رفتہ اُن متعصبوں کي بھي حرارت کم ھوجاتي ھی تو جو حق بات ھی وہ اُسکے صحیح ھونے کا اقرار اپنے دل میں یا اپنے خاص دوستوں میں چپکے چپکے کرنے لگتے ھیں گو کہ علانیہ کبھي اُس کا اقرار نکریں *

سچ بات پر سخت سے سخت نزاع کا ھونا کچھہ برائي یا نقصان کي بات نہیں ھی بلکہ اُس کا انسداد بہت بڑے نقصان کي بات ھی جبکہ لوگ طرفین کے دلایل سننے پر مجبور ھوتے ھیں تو ھمیشہ انصاف کي اُمید ھوتي ھی مگر جبکہ وہ صرف یکطرفہ بات سنتے ھیں تو اُس صورت میں غلطیاں سختي پکڑکر تعصب بن جاتي ھیں اور سچ میں بھي سچ کا اثر اس لیئے باقي نہیں رھتا کہ اُس میں مبالغے ھوتے ھوتے وہ خود ایک جھوٹ بنجاتا ھی — انصاف کي قوت جو انسان میں ھی وہ اُسوقت بخوبي کام میں

آتي هى كه هر ايك معامله كے دونوں پہلوؤں كے حامي اور معاون تصفيه كے وقت روبرو موجود هوں اور وه دونوں ايسے زبردست هوں كه اپنے اپنے دلائل اور وجوهات كي سماعت پر لوگوں كو گويا مجبور كرديں اور سواے إسكے آؤر كوئي صورت حق كے حاصل كرنے كي نهيں هى *

راے كي آزادي پر ايک آؤر چيز جسكو لوگ سند كهتے هيں كبهي كبهي مزاحمت پهونچاتي هى يهه اكثر هوتا هى كه بحث كرنے والے اپني اپني تقرير كي تائيد ميں كسي مشهور شخص كے قول كي سند لاتے هيں حالانكه كسي شخص كي سند پر اپني راے كو منحصر ركهنا خود آزادي راے كے برخلاف چلنا هى اگر هم كسي كے قول كو صحيح اور سچ سمجهتے هيں تو اُس كے قول كو پيش كرنا كچهه مفيد نهيں هى بلكه همكو وه دليليں پيش كرني چاهيئيں جنسے اُس قول كو همنے صحيح مانا هى اگر سقراط و بقراط نے كوئي ايسي بات كهي هى جو درحقيقت صحيح نهيں هى تو وه اُنكے كهنے سے صحيح نهيں هوجانے كي اور اگر كسي جاهل نے كوئي صحيح بات كهي هى تو وه إسليئے كه جاهل نے كهي هى غلط نهيں هوجانے كي كيا عمده مسئله هى جسپر هر انسان كو عمل كرنا چاهيئے مگر افسوس كه اُسپر نهايت كم عمل هوتا هى اور وه مسئله يهه هى *

فانظر الى ما قال ولا تنظر الى من قال

و لله در من قال

مرد بايد كه گيرد اندر گوش * ور نوشت است پند بر ديوار

راقـــــــم

سيد احمد

آزادي

يهه فلسفي كا ايک بڑا مبحث هى، آزادي كي دو قسميں هيں ايک وه آزادي هى جو فلسفه ميں بمقابله ضرورت استعمال هوتي هى اور جسكے ليئے مناسب لفظ آزادي قصد و خواهش هى – يعني بعض فلاسفه اس امر كے قايل هيں' كه انسان كوئي فعل قصد يا خواهش سے نهيں كرتا بلكه ضرورت اُسكو مجبور كرتي هى – دوسري آزادي وه هى جسكا نام هى سوشل اور سول آزادي – ايک لفظ ميں اسكا ترجمه كسيقدر مشكل هى — سوشل آزادي اُس حد كا نام هى جو اُن اقتدارات كے ليئے قايم كي جاے جو جماعت من حيث الجماعت اشخاص من حيث الانفراد كي نسبت استعمال كرتي هى – آينده سے اس مضمون ميں جماعت كے ليئے ميں سوسئيٹي كے لفظ كہا كرونگا – چونكه ميں اپنے

مضامین کو حتی‌الامکان عام فہم کرنا چاھتا ھوں لہذا اس مقام پر جماعت یا سوسٔیٹی کا ایک صاف خیال اپني قوم کے دلمیں ڈالنے کے لیئے ان الفاظ کي تفصیل کرتا ھوں — بني نوع انسان کي ابتدائي حالت کي تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ھوگا کہ انسان میں جب توالد و تناسل کي کثرت ھوئي تو تعداد اشخاص کي بڑھي جب ایک گھر میں نہ سماسکے تو اور گھر بنائے یہاں تک کہ ایک قریہ یا دیہہ ان سے آباد ھوا اُس سے بڑھتے بڑھتے ایک ملک بس گیا اور ایک قوم بن گئي — اس قوم و گروہ نے اپني اندروني حفاظت اور انتظام کے درست رکھنے اوربیروني حملوں اورزیادتیوں سے حفاظت کے لیئے ایک شخص کو جو اِن سب میں بزرگ تھا یا اِن سب میں قوي تھا یا کسیطرح سے ان لوگونکے خیال میں زیادہ عزت کا مستحق تھا ' اپنا سردار بنالیا اور اُسکي اطاعت اور فرمان برداري کو اپنے اوپر فرض کرلیا — اس شخص کے احکام یا اور ملکي آب و ھواکي خاصیت یا دیگر وجوہ سے ایسے گروہ یا قوم میں چند قواعد و قوانین جاري ھوجاتے ھیں جو ان لوگوں کے باھمي میل و جول و باھمي سلوک اور معاشرت کے طریقوں کا انتظام رکھتے ھیں ' یہہ قواعد اگر شاھي ' یعني اُس سردار کے احکام ھیں ' تو قانون اگر گروہ کي راے ھیں تو رسم و رواج کہلاتے ھیں' قانون خود مدتوں کے بعد جب لوگوں کو اُسکي اطاعت کي عادت ھوجاتي ھی رسم و رواج بن جاتا ھی — یہہ مجموعي حالت سوشل یا سول حالت کہلاتي ھی اور وہ لوگ من حیث‌المجموع سوسٔیٹي کہلاتے ھیں — میں نے نہایت اختصار سے اس کو بیان کیا حالانکہ یہہ نہایت مطول مضمون ھی اور کیا تعجب ھی کہ اس اختصار کي وجہہ سے بخوبي مضمون نہ ادا ھوا ھو *

اس جملۂ معترضہ سے یہہ ظاھر ھوا ھوگا کہ رسم و رواج یعني گروہ یا قوم کي راے بھي ایک قانون کا اثر رکھتي ھی اور اشخاص کو من حیث الانفراد اُسکي متابعت واجب ھوجاتي ھی اور اسي کو بنتہم سوشل سیکشن کہتا ھی — مثلاً ھمارا کوئي عزیز یا دوست صرف کسي انقلاب کي وجہہ سے محتاج ھوگیا اور فاقوں سے مرنے لگا ' ھمارا رسم و رواج قومي یہہ کہتا ھی کہ ھم دولت مند ھیں ' اُس کي کچھہ خبر گیري کریں ' گو قانون یعني حکم شاھي ھمکو اس پر مجبور نکرے ' اگر ھم ایسا نکرینگے تو قوم یا گروہ کي راے میں ھم نہایت ھي بیہودہ اور سنگدل کہلاوینگے اور اُسکي وجہہ سے شاید وہ ھمسے سوشل تعلقات کاٹ دے ' ھمسے مطلق نہ ملے ' اور یہہ گویا ایک سزا ھمکو دیجاویگي اسکو بنتہم سوشل سینکشن کي سزا کہتا ھی *

ھر ملک و ھر ملت میں ' کیسي ھي مہذب وہ کیوں نہو ' سوسٔیٹي کي راے کي متابعت عموماً واجب سمجھي جاتي ھی اور سوشل سزا عموماً زیادہ سخت تصور ھوتي ھی — انگریزوں میں باوجود تہذیب کے اُس کا اثر پایا جاتا ھی — جس قوم میں کہ

اُسکي سلطنت بھي ھی سوسئیٹي کي رائے کو اور بھي زیادہ قوت ھوجاتي ھی — اس کا ذکر عنقریب آتا ھی *

سوسئیٹي کي رائے یا رسم و رواج کي قوت کا محدود ھونا یھي آزادي ھی جس کا میں ذکر کرنا چاھتا ھوں - پس اب انسان کي سول حالت ' یعني سوسئیٹي ' میں دو چیزوں کا وجود ثابت ھوا ایک وہ قوت و اقتدار جو پادشاہ یا سوسئیٹي اشخاص من حیث الانفراد پر نافذ کرے اور ایک آزادي یعني اس قوت کا محدود کیا جانا - یہہ دونوں بالکل مخالف چیزیں ھیں — ان دونوں چیزونکا باھمي مخالف اور انکي لڑائي کا حال یونان و روم و انگلینڈ کي تاریخ سے ھمکو بخوبي معلوم ھوگا — لیکن اگلے زمانہ میں یہہ لڑائیاں صرف رعایا اور بادشاہ میں ھوا کرتي تھیں — بادشاہ وہ ھوتا تھا جس کو کسي زمانہ ابتدائي میں بضرورت سرگروہ بنالیا تھا اور اُسکو مجبوراً طاقت و قوت دي تھي تاکہ وہ قوم اور ملک کي حفاظت کرے اور دوسري قوم کے حملوں کو روکے مگر اب وہ طاقت ایسي بڑھگئي تھي کہ بادشاھت اُسکي شي موروثي ھوگئي اور کسي کو مجال نہ تھي کہ اُسکے حکم یا خواھش کي مخالفت کرسکے - پس قومي خیر خواھوں کي خواھش یہہ رھتي تھي کہ اُس شخص یعني بادشاہ کي قوت اور اقتدار کو محدود کریں اور اُسکے ظلموں کو جو وہ جماعت پر کرتا تھا روکیں اسیکا نام اُس زمانہ میں آزادي تھا - یہہ خواھش دو طرح کي کي گئي — اول تو یہہ کہ قوم وجماعت نے بڑي خونریزي کے بعد اپنے لیئے چند حقوق حاصل کرلیئے جنکا قایم رکھنا بادشاہ پر فرض کردیا گیا ' اور اگر پادشاہ اُسکي مخالفت کرے تو تمام قوم بلوہ کردینے پر آمادہ ھوجاتي تھي - دوسري طرح یہہ تھي کہ چند قومي قواعد قایم کردیئے گئے جن کي روسے پادشاہ پر فرض ھوگیا کہ امور اھم و عظیم میں ھمیشہ قوم و سوسئیٹي یا چند ایسے اشخاص کي جنکو قوم اپنا نایب مقرر کرے منظوري حاصل کرے - طریقہ اول تو عموماً یورپ میں مروج ھوگیا اور بادشاھوں نے کم و بیش اُسکو منظور کیا ' لیکن طریقہ ثاني کي بابت بڑي مخالفت ھوئي اور پادشاھوں اور رعایا میں مدتوں تکرار قایم رھي - آزادي کے جو لوگ بڑے طرفدار تھے اُنکي بڑي سے بڑي خواھش یہہ رھي کہ یہہ طریقہ جاري ھو - لیکن آخرالامر اس صدي میں وہ زمانہ آگیا جسمیں لوگ یہہ سوچنے لگے کہ ایک بااقتدار اور خود مختار پادشاہ کي في نفسہ کیا ضرورت ھی ' قوم و گروہ خود کیوں نہ اپنا انتظام کرے - جبکہ قوم و سلطنت ایک میں ھوجائینگي تو پھر آزادي اور قوت میں کوئي اختلاف نہ رھیگا ' قوم خود اپنے اوپر کوئي ظلم نھیں کرسکتي ' ان لوگوں کي خواھش یہہ ھوئي کہ قوم خود حکمراں ھو اور قوم کي خواھش کے بموجب اس میں سے لوگ حکومت کے کاموں پر مقرر کیئے جائیں تاکہ حکمراں لوگوں کي خواھش اور فوائد

عین خواهش اور فوائد قوم کے هوں — پس ایسي صورت میں قوم کو کچهه ضرورت نهوگي که اپني قوت کو اپنے اوپر محدود کرے *

لیکن جب جمهوري سلطنت کا طریقه دنیا میں جاري هوا اور بقول اُن لوگوں کے قوم خود اپنے اوپر حکومت کرنے لگي ' تو معلوم هوا که یهه جمله " قوم کو کچهه ضرورت نهیں هی که اپني قوت کو اپنے اوپر محدود کرے ' غلط هی اور وہ لوگ جن کے هاتهه میں حکومت هی وهي لوگ نهیں هیں جن کے اوپر حکومت کي جاتي هی ان کي یکدلي اور ان دونوں کي وحدت خیالي هی — ایسي سلطنتوں میں جب کہا جاتا هی که قوم کي یهه خواهش هی تو اصل میں اس سے مراد یهه هوتي هی که قوم کے اُن لوگوں کي یهه خواهش هی جو صاحبان اقتدار هیں اور جن کے هاتهه میں حکومت هی " باقي جمهور انام کی کوئي بات بهي نهیں پوچهتا — ایسي سلطنت میں کثرت راے یا ایسے لوگوں کي راے جنکي راے کثرت راے کہلاتي هی گویا بادشاہ هی اور اس بادشاہ کي زیادتیوں سے حفاظت رکهنے کے لیئے بهي اس کي قوت کو محدود کرنا ویسا هي لازمي هی جیسا که پهلي حالت میں تها — کثرت راے کے ظلم نهایت خوفناک هیں خصوصاً جبکه کثرت راے اپنے ظلموں کو اُس گروہ اشخاص کے ذریعه سے نافذ کرسکے جس کے هاتهه میں حکومت هی — مثلاً هماري قوم کي کثرت راے جو هم لوگوں پر (جو پراني باتوں میں تجدید کو جایز رکهتے هیں) ظلم کررهي هی سخت هی لیکن اگر هماري سلطنت کا طریقه ایسا هوتا که یهه کثرت راے اپنے ظلموں کو حکام وقت کے ذریعه سے نافذ کراسکتي تو یهه اور قیامت تها — عقلا نے معلوم کیا هی که جب سوسئیتي من حیث الجماعت ظالم هوتي هی ' یعني وہ اپنے اشخاص پر فرداً فرداً قوت غیر جایز نافذ کرتي هی ' تو اُس کے ظلم کے ذریعه اسي پر محدود نهیں رهتے که وہ اُن ظلموں کو اپنے پولیٹکل حکام کے ذریعه سے نافذ کرے ' بلکه سوسئیتي اپنے احکام خود جاري کرتي هی ' اور جبکه وہ غلط احکام جاري کرتي هی یا احکام ایسے امور کي نسبت جاري کرتي هی جن میں اُسکو دست اندازي نهیں چاهیئے تهي تو وہ سوشل ظلم کرتي هی اور یهه سوشل ظلم بهت زیادہ سخت هی بہ نسبت کسي پولیٹکل ظلم کے ' کیونکه گو اس سوشل ظلموں میں سزا اتني زیادہ نهیں هوتي هی مگر ان سے بچنے کے وسایل نهایت قلیل هیں اور یهه ظلم انسان کي زندگي اور روزانه معاشرت کي جزئیات اور ذرا ذرا سي تفصیلي باتوں تک پهونچ جاتے هیں اور روح میں ایک غلامي کي عادت پیدا کردیتے هیں — هماري قوم اور همارے ملک کي حالت ایک بهت عمدہ مثال اس بات کي هی ' هماري قوم میں رسم و رواج کي پابندي یا یوں کهو که سوسئیتي کي راے کي قوت اسقدر قوي هی اور وہ مدتوں سے اسقدر ظلم کرتي چلي آئي هی که اب هماري روح میں آزادي کا اثر تک باقي نهیں رها بالکل غلامي سما گئي هی — هم نهیں

دیکھتے کہ کون فعل اچھا اور کون فعل برا ھی ھم میں غور کرنیکی جرأت نہیں ھی ھم صرف أس فعل کو جایز بلکہ واجب سمجھتے ھیں جسکو سوسئیتي پسند کرتي ھی اور چونکہ سوسئیتي من حیث الجماعت تجدید کي مخالف ھی لہذا وھي دقیا نوسي حالت اور وھي دقیانوسي طریقے جاري ھیں ' گو عقلا وہ کتنے ھي مخالف زمانہ حال کے کیوں نہوں – صاف یہہ ھی کہ شرع وغیرہ جو پکاري جاتي ھی یہہ صرف ایک حیلہ ھی اصل یہہ ھی کہ قوم کسي نئي بات کو پسند نہیں کرتي چونکہ پسند و نا پسند ' جسکو بنتہم اصول رغبت و احتراز کہتا ھی ' ظاھر میں بھي ایک لغو اصول ھی اور جو شخص کسي امر کو اس دلیل سے برا کہے کہ أسکي پسند کے خلاف ھی تو وہ لغو سمجھا جاے لہذا قوم نے اپني پسند و ناپسند کو نافذ کرنیکے لیئے ایک حیلہ نکالا ھی اور ھر امر کو شرع پر محمول کرتي ھی – پس اسطرح سے ھم میں ایک غلامي کي حالت آگئي ھی ' شاہ صاحب اور مجتہد صاحب کا قول ھمارے لیئے خدا کي وحي ھی گو ھمکو یقین ھو کہ جن مصالح سے شاہ صاحب و مجتہد صاحب نے وہ راے قایم کي ھی أسکو ھم أن سے زیادہ سمجھہ سکتے ھیں – پس صرف بادشاہ اور حکام ھي کے ظلم سے اپنے تئیں حفاظت میں رکھنا ھمارے لیئے کافي نہیں بلکہ راے عام کے ظلموں سے اور سوسئیتي کے اس میلان طبع سے کہ وہ اپنے خیالات اور افعال کو بطور قانون اور طریقہ معاشرت أن لوگوں میں قایم کرنا چاھتي ھی جو أس سے متفق نہیں ھیں ' ھمکو اپنے تئیں محفوظ رکھنا چاھیئے – سوسئیتي اور قوم کے دخل درمعقولات کي ' جو ھر شخص منفرد کي خود مختاري میں وہ کرتي ھی ' ایک حد ھی ' اور أس حد کو تلاش کرنا اور أس کو قایم رکھنا مسرت انساني اور حالت قومي کي بہتري کے لیئے واجب ھی *

اب وہ سوال جس پر تمام اس مسئلہ مشکلہ کا حل منحصر ھی یہہ ھی کہ کیونکر شخصي خود مختاري اور سوشل اختیارات میں مناسب توافق پیدا کیا جاے *

وہ امر جس پر حیات انساني کا بیش بہا ھونا منحصر ھی وہ یہہ ھی کہ دوسروں کے افعال کي کسي قدر روک رکھي جاے — ھماري زندگي کسي کام کي نہیں ھی اگر دوسروں کو یہہ اختیارات حاصل رھیں کہ جب وہ چاھیں ھماري اولاد کو مار ڈالیں جب وہ چاھیں ھماري دولت کو چھین لیں ھمکو ایک منٹ کے لیئے اطمینان نہو — پس تو ضرور ھوا کہ افعال انساني کے لیئے چند قواعد مقرر کیئے جائیں یہہ قواعد اولاً تو بذریعہ قانون نافذ کیئے جائیں ' لیکن ثانیاً أن مواقع میں جہاں قانون کا عمل مناسب نہیں ھی قوم و گروہ کي راے کے ذریعہ سے قایم کیئے جائیں — مثلاً عموماً جھوت بولنا — واقعي اس سے مسرت انساني میں خلل پڑتا ھی ' جیسا کہ غور سے معلوم ھوگا ' اپنے ذاتي و خانگي معاملات میں روز مرہ جو جھوت بولا جاتا ھی أس کي ممانعت کے لیئے قانو..

بنانا بیکار هی اولاً تو قانون کا اثر اُس تک نهیں پهونچ سکتا ثانیاً اگر جزئیات زندگي کے لیئے قانون جاري هیں تو بهي سوسئیتي کي مجموعي مسرت اور اطمینان کو نقصان پهونچتا هی ' لیکن قوم کي راے کے ذریعه سے اس کي ممانعت البته هوني چاهیئے ' یعني جب قوم اُس کو عیب میں شمار کرے اور جهوت بولنے والے کو ذلیل سمجهے تو بیشک اس ممانعت کا نفاذ هوسکتا هی - پس تو معلوم هوا که سوسئیتي کي راے کو اس قدر قوت رهني چاهیئے که وه چند قواعد کو نافذ کرسکے لیکن یهه امر که وه کون قواعد هیں یهه ایک ضروري سوال هی *

باستثناے چند اُمور کے مثلاً جهوت بولنا فحش بکنا فریب دینا وغیره که اُن کي ممانعت میں تمام اقوام مختلفه کي راے متفق هی اَوْر کسي باب میں دو زمانوں کے لوگوں کي راے بلکه دو ملکونکے آدمیوں کي راے متفق نهیں هی - ایک زمانه میں ایک ملک کے لوگونکي راے ایک باب میں دوسرے ملک اور دوسرے زمانه کے لوگوں کو تعجب خیز معلوم هوتي هی - انگریزوں میں شادي کي جو بعض رسمیں هیں هندوستان والے اُنکو عجیب سمجهتے هیں — مسلمانوں میں چار ازواج کا هونا انگریزوں کے خیال کو برا معلوم هوتا هی قس علی هذا - لیکن جو قوم و گروه جو قواعد قایم کرتي هی اُسکو بدیهات سمجهتي هی اور اُسکے خیال میں اُن سے زیاده صاف و صریح اور اُن سے زیاده سچے کوئي قواعد نهیں هوتے — اس سے ظاهر هی که رسم و رواج ایک جادو هی جو لوگوں کي آنکهیں کو بند کردیتا هی - رسم و رواج جس کے ذریعه سے ایک شخص دوسرے کو ایک خاص طرز معاشرت کے لیئے مجبور کرتا هی ایک ایسي چیز هی جس کے لیئے کوئي شخص استدلال پسند نهیں کرتا - بلکه لوگ اس امر کے عادي هورهے هیں اور اسي خیال میں اُنهوں نے پرورش پائي هی که خاص رسم جس شخص نے نکالي هی وه گویا فرشته تها اور اُسکے افعال کي صرف نقل کرنا چاهیئے دلیل کي کوئي حاجت نهیں هی اور کسي رسم و رواج کي عمدگي پر اگر دلیل لائي بهي جاتي هی تو صرف اسقدر که فلاں فلاں لوگ ایسا کرتے هیں حالانکه یهه کوئي دلیل نهیں هی ' بلکه دلیل لانے والا شخص خود جبتک ایک امر کو اچها سمجهتا تها وه اُسکي ذاتي پسند تهي اب اس دلیل سے صرف اسقدر معلوم هوا که چند اَوْر اشخاص بهي اُسکو اچها سمجهتے هیں - ایک باریک بات قابل غور یهه هی که جب کوئي قوم کسي رسم و رواج کي پابند هوجاتي هی تو اپني مذهبي کتابوں کے مضمون کو ایسے تاویل کرتي هی که وه اُن کي رسم و رواج کے مطابق هوجائیں - لوگوں کي راے جو کسي فعل کي اچهائي یا برائي کي نسبت قایم هوتي هی اس پر بڑا اثر اُن وجوه کا هوتا هی جنکے سبب سے انسان کي وه خواهشیں متاثر هوتي هیں جو وه دوسروں کے افعال کي نسبت رکهتي هیں ' اس جگهه عبارت ذرا پیچیده هوگئي لهذا مثال کي ضرورت هی ' مثلاً

ميري خواهش يهه هي كه دوسرا شخص مجهكو معزز سمجهه مگر وه نهين سمجهتا لهذا مجهه أس سے نفرت هوگي قس علی هذا - جب انسانوں میں كوئي گروه اعلی هوتا هی تو اكثر تمام رسم و رواج بموجب أس اعلی گروه كے فوائد و راے كے قايم هوتے هيں - مثلاً كيا وجهه هی كه دنيا كي تمام رواسم كے بموجب مردوں كو زيادة اختيارات به نسبت عورتوں كے دیے گئے هيں اس كي وجهه صرف يهه هی كه مردوں كا گروه هر زمانه ميں زيادة صاحب قوت و غلبه رها هی به نسبت گروه عورتوں كے - هندوستان كے قوانين كے بموجب جو رعايتيں برهمن و چهتري وغيره كے ليئے بمقابله شودر كے ركهي گئي هيں اسكي وجهه صرف يهه هی كه يهه گروه به نسبت شودر كے صاحبان حكومت و اقتدار رهے هيں - ايک أور اصول جس كے بموجب افعال انساني كے قواعد مترتب هوكر بذريعه قانون يا راے جاري كيئے جاتے هيں يهه هی كه لوگ اس امر كو فرض كرليتے هيں كه خدا اس امر كو پسند كرتا هی اور اس امر كو نا پسند كرتا هی اور اس پسند و نا پسند كي غلامانه متابعت كرتے هيں *

غرض اصل ميں يهي سوسئيٹي كي پسند و نا پسند هی جو بذريعه قانون يا بذريعه راے نافذ كي گئي هی - عموماً جو لوگ اپني عقل و فراست اور خيالات كي شايستگي ميں اوروں سے بڑه گئے هيں أنهوں نے بهي اس اصول كو قايم ركها ' گو اس كي تفصيل ميں أنهوں نے كچهه اختلاف كيا هو - ان لوگوں نے بجاے اس بحث كے كه سوسئيٹي كے پسند و نا پسند اشخاص كے ليئے واجب التعميل هونا چاهيئے يا نهيں اس امر كي تفتيش شروع كردي كه سوسئيٹي كو كيا أمور پسند كرنا چاهيئے اور كيا نا پسند - حالانكه اس تفتيش كا جو نتيجه تها وه خود صرف ايک راے هی جسكو سبكے ليئے واجب التعميل هونا لازم نهيں *

مذهب ميں پهلے پهل تو بهت جنگ و جدال هوئي هر مذهب كے گروه اس امر كو واجب سمجهتے تهے كه دوسروں كو اپنے مذهب ميں مجبوراً لے آئيں ليكن جب اسميں وه كامياب نهوئے تو يهه امر جايز كرديا گيا كه هر گروه اپنے اپنے مذهب پر قايم رهے ' اور يهه مذهبي آزادي كهي جاتي هی - ليكن اصل مذهبي آزادي كسي ميں نهيں هی ' بجز چند كے ' اور أنكو لوگ لامذهب سمجهتے هيں - بڑے سے بڑے آزاد منش جو لوگ هيں وه كهتے هيں كه " سني هو يا شيعه هو كچهه پرواه نهيں هی ليكن مسلمان ضرور هو " دوسرے لوگ جو آزادي كو زيادة توسيع ديتے هيں وه كهتے هيں كه " كم سے كم يهه هی كه خدا كو ايک جانے اور آخرت كا قايل رهے " جو لوگ سب سے زيادة اپنے تئيں غير متعصب اور آزاد خيال كا سمجهتے هيں أن كا قول هی كه " جو اعتقاد انسان چاهے ركهے ليكن خدا كے وجود كا ضرور قايل هو " - ليكن يهه سب امور آزادي مذهبي كے خلاف هيں - هم جو راے چاهيں ركهيں ليكن دوسرونكو هم كيوں چاهتے هيں كه وه يهه اعتقاد ركهيں اور يهه نركهيں -

واقعي سب سے زيادہ جس نے لوگوں کو غلامانہ عادات ميں ڈالديا اور سب سے زيادہ جس چيز نے آزادي کو لوگوں کے دلوں سے نکالديا مذھبي تعصب ھی — مسلمانوں کي تمام اقوام ميں سب سے زيادہ جو گروہ اِس مصيبت ميں پھنسا ھی وہ شيعہ ھيں ' مفت ميں اپنے اوپر رنج کي تکليف اُٹھاتے ھيں ' جب دوسروں کو اپنا سا نہيں بناسکتے اور اُن افعال کا ارتکاب کرتے ھيں جنکو کوئي پوليٹکل يا سوشل يا مارل قانون جايز نہيں رکھہ سکتا *

پس اب ميں اُس حد کا ذکر کرتا ھوں جس حد تک سوسئيٹي کے اختيارات کو افراد سوسئيٹي پر توسيع دينا چاھيئے — ميرے نزديک کسي شخص من حيث‌الانفراد يا سوسئيٹي کو کسي شخص کے فعل ميں دخل ندينا چاھيئے بجز اس کے کہ اُس سے اپني حفاظت مقصود ھو — يعني سوسئيٹي کي کسي فرد پر اُس کي خواھش کے خلاف صرف اُسيوقت اختيار نافذ کرنا چاھيئے جبکہ يہہ مقصود ھو کہ کسي دوسريکو ضرر سے محفوظ رکھيں ' بلکہ اُس شخص کي خود بہتري کے ليئے ھمکو کچھہ ضرور نہيں ھی کہ اُسکی آزادي افعال ميں خلل ڈاليں — خود کشي کي ممانعت اس وجھہ سے نہيں ھی کہ سوسئيٹي کو اُس شخص کا فائدہ متصور ھی بلکہ وجھہ يہہ ھی کہ اُس شخص کے مرجانے سے خود سوسئيٹي کا نقصان ھی ' اُس نقصان سے محفوظ رھنے کے ليئے سوسئيٹي اس جرم کي ممانعت کرتي ھی — ميري مراد يہہ نہيں ھی کہ بچوں کو يا اُن لوگونکو جو بسبب عدم تعليم کے بالکل مثل بچوں کے ھيں يہي آزادي ھونا چاھيئے — اب يہہ بحث کہ وہ ضرر کس قسم کا تھا جسکي حفاظت مطلوب ھی اور کس درجہ تک حفاظت ھونا چاھيئے بالکل يوٹلٹي پر مبني ھی يعني فوائد و مضار کے حساب پر — يہہ ايک طويل بحث ھی — اس ميرے مضمون کا خلاصہ صرف اسقدر ھی کہ کسي شخص کو جايز نہيں ھی کہ دوسريکو اپني راے کے موافق ھونے پر مجبور کرے يا يوں کہو کہ خود بلا سوچے صرف عام راے کے بموجب اپنے طريق اعمال کو بنائے — آزادي راے ايک ضروري شی انسان کے ليئے ھی اگر آزادي راے اُس ميں نہيں ھی تو وہ غلام ھی *

راقـــــــم

مہدي حسن منصف راے بريلي

رباعیات

حسب حال زمانہ از نتایج طبع عالی جناب حالی

اول

کہنا واعظ کا مومنوں کو بے دین * ہی آج کل ایمان کے لیئے شرط یقین
غالب ہی کہ قبرمیں ہو مومن سے سوال * تکفیر بھی واعظوں نے کی تھی کہ نہیں

دوم

ایک گبر نے پوچھے جو اصول اسلام * واعظ نے کہا رضاے جہال و عوام
ہی شرط نجات ملت بیضا میں * کی عرض کہ قبلہ ایسی ملت کو سلام

سوم

جب تک کہ نہو دشمن اخواں پکا * ہوتا نہیں مومن کا اب ایماں پکا
ہم قوم کی خیر مانگتے ہیں حق سے * سنتے ہیں کسیکو جب مسلماں پکا